تاریخ علم الادویہ

عہد اسقلیبوس 2800 ق م – 2013

حکیم سید محمد حسان نگرامی

تاریخ علم الادویہ

(عہد اسقلی بوس 2800 ق م - 2013)

حکیم سید محمد حسان نگرامی

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

فروغ اردو بھون ایف سی، 33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولا، نئی دہلی۔ 110025

© قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

پہلی اشاعت : 2015
تعداد : 550
قیمت : -/220روپے
سلسلۂ مطبوعات : 1853

TAREEKH-E-ILMUL ADVIYA
By: Hakeem Syed Mohd. Hassan Nigrami

ISBN :978-93-5160-083-1

ناشر: ڈائریکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا،
جسولہ، نئی دہلی110025، فون نمبر:49539000، فیکس:49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک-8، آر-کے-پورم، نئی دہلی-110066 فون نمبر:26109746
فیکس:26108159 ای-میل:ncpulsaleunit@gmail.com
ای-میل:urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ:www.urducouncil nic.in
طابع: ہائی ٹیک گرافکس، ڈی 8/2، اوکھلا انڈسٹریل ایریا، فیز II، نئی دہلی-110020
اس کتاب کی چھپائی میں 70GSM, TNPL Maplitho کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

پیش لفظ

انسان اور حیوان میں بنیادی فرق نطق اور شعور کا ہے۔ ان دو خداداد صلاحیتوں نے انسان کو نہ صرف اشرف المخلوقات کا درجہ دیا بلکہ اسے کائنات کے ان اسرار و رموز سے بھی آشنا کیا جو اسے ذہنی اور روحانی ترقی کی معراج تک لے جا سکتے تھے۔ حیات و کائنات کے مخفی عوامل سے آگہی کا نام ہی علم ہے۔ علم کی دو اساسی شاخیں ہیں باطنی علوم اور ظاہری علوم۔ باطنی علوم کا تعلق انسان کی داخلی دنیا اور اس دنیا کی تہذیب و تطہیر سے رہا ہے۔ مقدس پیغمبروں کے علاوہ، خدا رسیدہ بزرگوں، سچے صوفیوں اور سنتوں اور فکر رسا رکھنے والے شاعروں نے انسان کے باطن کو سنوارنے اور نکھارنے کے لیے جو کوششیں کی ہیں وہ سب اسی سلسلے کی مختلف کڑیاں ہیں۔ ظاہری علوم کا تعلق انسان کی خارجی دنیا اور اس کی تشکیل و تعمیر سے ہے۔ تاریخ اور فلسفہ، سیاست اور اقتصاد، سماج اور سائنس وغیرہ علم کے ایسے ہی شعبے ہیں۔ علوم داخلی ہوں یا خارجی ان کے تحفظ و ترویج میں بنیادی کردار لفظ نے ادا کیا ہے۔ بولا ہوا لفظ ہو یا لکھا ہوا لفظ، ایک نسل سے دوسری نسل تک علم کی منتقلی کا سب سے موثر وسیلہ رہا ہے۔ لکھے ہوئے لفظ کی عمر بولے ہوئے لفظ سے زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لیے انسان نے تحریر کا فن ایجاد کیا اور جب آگے چل کر چھپائی کا فن ایجاد ہوا تو لفظ کی زندگی اور اس کے حلقۂ اثر میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

کتابیں لفظوں کا ذخیرہ ہیں اور اسی نسبت سے مختلف علوم و فنون کا سرچشمہ۔ قومی کونسل

برائے فروغ اردو زبان کا بنیادی مقصد اردو میں اچھی کتابیں طبع کرنا اور انھیں کم سے کم قیمت پر علم و ادب کے شائقین تک پہنچانا ہے۔ اردو پورے ملک میں سمجھی جانے والی، بولی جانے والی اور پڑھی جانے والی زبان ہے بلکہ اس کے سمجھنے، بولنے اور پڑھنے والے اب ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ کونسل کی کوشش ہے کہ عوام اور خواص میں یکساں مقبول اس ہر دلعزیز زبان میں اچھی نصابی اور غیر نصابی کتابیں تیار کرائی جائیں اور انھیں بہتر سے بہتر انداز میں شائع کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کونسل نے مختلف النوع موضوعات پر طبع زاد کتابوں کے ساتھ ساتھ تنقیدیں اور دوسری زبانوں کی معیاری کتابوں کے تراجم کی اشاعت پر بھی پوری توجہ صرف کی ہے۔

یہ امر ہمارے لیے موجب اطمینان ہے کہ ترقی اردو بیورو نے اور اپنی تشکیل کے بعد قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے مختلف علوم و فنون کی جو کتابیں شائع کی ہیں، اردو قارئین نے ان کی بھرپور پذیرائی کی ہے۔ کونسل نے ایک مرتب پروگرام کے تحت بنیادی اہمیت کی کتابیں چھاپنے کا سلسلہ شروع کیا ہے، یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو امید ہے کہ ایک اہم علمی ضرورت کو پورا کرے گی۔

اہل علم سے میں یہ گزارش بھی کروں گا کہ اگر کتاب میں انھیں کوئی بات نادرست نظر آئے تو ہمیں لکھیں تاکہ جو خامی رہ گئی ہو وہ اگلی اشاعت میں دور کر دی جائے۔

پروفیسر سید علی کریم
(ارتضیٰ کریم)
ڈائریکٹر

فہرست

	مقدمہ	xxi
1	ماقبل بقراط ادویہ کے ارتقائی مراحل	1
	4000ق م	
2	قدیم خشتی تختیاں	3
	1500ق م	
3	مصری بردی نوشتے	5
	1300ق م	
4	علم الادیہ پر دستیاب قدیم ترین علمی سرمایہ	9
	چوتھی صدی ق م	
5	بقراط	11
6	ثاؤفرسطس	14
7	ارسطوطالیس	14

پہلی صدی عیسوی

8 اندروماخس کبیر 17

9 دیسقوریدوس 18

دوسری صدی عیسوی

10 روفس افسی 23

11 سورانوس افسی 25

12 سوناخس 25

13 جالینوس 26

تیسری صدی عیسوی

14 اھرن القس 31

15 سندھشار ہندی 32

16 ابوجریج راھب 33

17 عیسیٰ بن قسطنطین 33

18 اطنوس آمدی 34

چوتھی و پانچویں صدی عیسوی

19 اوریباسوس 35

20 فیلغریوس 36

چھٹی صدی عیسوی

21 القھلمان 37

22 سرجیوس راس عینی 38

ساتویں صدی عیسوی

23 طب نبوی کی ادویہ—ایک جائزہ 39

24 حکیم الزماں عبدالمنعم جلیانی 40

25	ابن اثال	41
26	فولس الاجانیطی	41
	آٹھویں صدی عیسوی	
27	خالد بن یزید	43
28	تیاذوق	44
29	ماسرجویہ بصری	45
30	جورجس بن جبرئیل	46
31	ابوالحکم	47
32	اصبغ بن یحییٰ	47
33	خلیل بن احمد	47
34	صالح بن بہلہ	48
35	کنکہ ہندی	48
36	منکہ الہندی	49
	نویں صدی عیسوی	
37	ادویہ کی کاشت تحفظ اور ذخیرہ اندوزی سے متعلق عربوں کی پیش رفت	51
38	جابر بن حیان	52
39	نظر بن شمیل	53
40	کمال الدین حمصی	54
41	ابوعبید القاسم بن سلام	55
42	عیسیٰ بن حکم دمشقی	56
43	اسحٰق بن علی رہاوی	57
44	ابوزید انصاری	58

45	ابوسعید اصمعی	58
46	احمد بن حاتم	59
47	ابن الاعرابی	60
48	ابن السکیت	61
49	حسن بن حسین سکری	61
50	سابور بن سہل	62
51	یوحنا بن ماسویہ	63
52	یوحنا بن سرابیون	64
53	عیسیٰ بن علی	65
54	ابوعبیدہ بصری	66
55	ابوحاتم سجستانی	67
56	یوحنا بن بختیشوع	68
57	محمد بن حبیب	68
58	حنین بن اسحٰق عبادی	69
59	یعقوب بن اسحٰق کندی	71
60	حبیش الاعسم	73
61	احمد بن طیب سرخسی	74
62	ابوحنیفہ دینوری	74
63	عبدوس	76
64	علی بن ربن طبری	77
	دسویں صدی عیسوی	
65	ابن وحشیہ	79
66	ابن واضح یعقوبی	80

67	اسحٰق بن عمران	81
68	اسحٰق بن حنین	83
69	قسطا بن لوقا	84
70	ابو موسیٰ حامض بغدادی	87
71	ابو بکر محمد بن زکریا رازی	87
72	ابو عبداللہ المفجع	92
73	اسحٰق بن سلیمان اسرائیلی	92
74	ابو محمد حسن ہمدانی	94
75	احمد بن یونس	95
76	ثابت بن قرہ حرانی	95
77	ابراہیم بن بکس	96
78	ابوالحسن حرانی	97
79	احمد بن ابی الاشعث	98
80	ابن خالویہ	99
81	ابو منصور ازہری	99
82	ابن الجزار	100
83	ابن جلجل	102
84	ابو عبداللہ تمیمی	105

گیارھویں صدی عیسوی

85	اسماعیل بن حماد جوہری	109
86	ابوالفرج الطیب	110
87	علی بن سلیمان	110
88	ابن مجون	111

89	مفضل بن سلمہ	113
90	ابن بختویہ	113
91	ابن مسکویہ	114
92	ابن سینا	114
93	ابن الہیثم	131
94	ابوریحان البیرونی	132
95	علی بن رضوان مصری	134
96	موسیٰ بن عازار	135
97	ابن بطلان	136
98	ابن سیدہ	137
99	ابن وافد	138
100	ابوعبید البکری	139
101	ابن جزلہ	140
	بارھویں صدی عیسوی	
102	ابوالقاسم زہراوی	143
103	مراون بن جناح	145
104	ابوجعفر بن غزال	145
105	اسحٰق بن بکلارش	146
106	ابوالعلاء ابن زہر	146
107	ابوالصلت امیہ اندلسی	148
108	ابن باجہ	149
109	ابن العین زربی	150
110	ابوزکریا ابن العوام	150

111 سدید بن ابی البیان 152
112 ابن زہر 153
113 شریف ادریسی 154
114 ابوالفضائل بن ناقد 159
115 موفق الدین بن مطران 159
116 ابن المارستانیہ 160
117 ابن رشد 160

تیرھویں صدی عیسوی

118 ابوالفضل بن عبدالکریم مہندس 165
119 ابن خطیب فخر الدین رازی 166
120 ابن ہبل 166
121 موسیٰ بن میمون 169
122 کمال الدین حمصی 171
123 قاسم بن خلیفہ کحال 171
124 صدقہ سامری 172
125 مہذب الدین دخوار 173
126 عبداللطیف بغدادی 174
127 سیف الدین آمدی 176
128 رضی الدین رجبی 177
129 ابن قاضی بعلبک 177
130 ابوبکر بن علی بن عثمان 178
131 ابوالعباس ابن الرومیہ الحافظ النباتی 178
132 رشید الدین الصوری 181

133	رفیع الدین جیلی	182
134	ابن بیطار	183
135	الصاحب امین الدولہ	189
136	امین الدولہ ابن غزال	190
137	حسن بن محمد صاغانی	190
138	نجم الدین منفاخ	191
139	رشید الدین ابوحلیقہ	192
140	الغافقی	193
141	نجم الدین لبودی	195
142	ابن ابی اصیبعہ	195
143	عماد الدین دینسری	196
144	ابن القف مسیحی	197
145	ابن السویدی	199
146	یوسف بن عمر	199
147	نجیب الدین سمرقندی	200
	چودھویں صدی عیسوی	
148	ابن منظور	203
149	رشید الدین فضل اللہ	204
150	ابوالعباس شہاب الدین نویری	205
151	جمال الدین وطواط	205
152	حاجی زین العطار انصاری	206
153	ضیا محمد مسعود رشید زنگی	207
154	محمد بن احمد ذہبی	208

155 یوسف بن اسماعیل خوی 210

156 ابن قیم جوزیہ 210

157 شہاب بن عبدالکریم ناگوری 212

پندرھویں صدی عیسوی

158 مجدالدین فیروزآبادی 215

159 عبدالرحمٰن بن داؤد اندلسی 216

160 منصور بن محمد یوسف بن الیاس 216

سولھویں صدی عیسوی

161 بہوا بن خواص خاں 217

162 حکیم یوسفی 218

163 رستم جرجانی 219

164 حکیم میر مومن 220

165 حکیم بینا لاہوری 221

166 حکیم ابوالفتح بن عبدالرزاق کیلانی 221

167 حکیم فدائی دوائی 222

168 داؤد بن عمر انطاکی 222

سترھویں صدی عیسوی

169 حکیم ابوبکر صدیق ناگوری 229

170 ابوالقاسم فرشتہ 230

171 حکیم امان اللہ خان 230

172 حکیم محمد معصوم تستری 231

173 حکیم نظام الدین احمد گیلانی 232

174 حکیم نورالدین عبداللہ عبدالملک شیرازی 232

175	حکیم آصف الزماں	233
176	حکیم علی گیلانی	233

اٹھارھویں صدی عیسوی

177	حکیم محمد اکبر ارزانی	235
178	احمد الطبیب البرجندی، جلال الدین	239
179	حکیم محمد مہدی بن محمد جعفر بن محمد حسن طبیب اکبرابادی	240
180	عبدالرزاق الجزائری	240
181	مرتضیٰ زبیدی	241
182	حکیم محمد حسین شیرازی	242
183	حکیم احمد اللہ مدراسی	242
184	حکیم ذکاء اللہ خان	243

انیسویں صدی عیسوی

185	حکیم محمد شریف خان	245
186	حکیم محمد ارشد شفائی خاں	248
187	حکیم صادق علی خاں دہلوی	249
188	عبدالکریم معروف بخطاب خاقان	249
189	حکیم شفائی خاں	250
190	حکیم امام الدین	251
191	حکیم رضا علی خان	252
192	حکیم بوعلی خان لاہوری	253
193	حکیم محمد یٰسین آروی	254
194	حکیم وکیل احمد سکندر پوری	254
195	حکیم محمد یعقوب	255

196	حکیم عبدالجلیل سندیلوی	262
197	حکیم نور کریم دریابادی	263
198	حکیم حاجی حسن رضا خاں	263
199	حکیم مولوی ہدایت علی عثمانی	264
200	حکیم محمد حسن میرٹھی	265
201	حکیم الٰہی بخش فیروز پوری	266
202	حکیم احمد علی خاں	267
203	حکیم احسان علی خاں	268
204	حکیم فضل علی فیض آبادی	270

بیسویں صدی عیسوی

205	حکیم عبدالوحید لکھنوی	271
206	حکیم محمد اعظم خان	272
207	حکیم مرشد حسن کامل	276
208	حکیم احمد رضا	276
209	حکیم ناصر علی غیاث پوری	277
210	ابوالحذق حکیم سید مظفر علی نقوی	278
211	حکیم حسین رضا	279
212	حکیم عبدالعزیز	280
213	حکیم عبدالغنی رمضان پوری	280
214	بانی تکمیل الطب حکیم عبدالعزیز لکھنوی	281
215	حکیم بشیر احمد	282
216	حکیم احمد سعید امروہی	284
217	حکیم محمد ایوب اسرائیلی	285

218	حکیم سید عبدالحیٔ حسنی	285
219	حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی	286
220	مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان	288
221	حکیم مولانا صادق الحسین	289
222	حکیم فضل الرحمٰن	290
223	حکیم عبدالمجید عتیقی	290
224	حکیم حاجی قاضی سید کرم حسین قادری	291
225	حکیم مولانا نجم الغنی	293
226	حکیم عبدالحفیظ	295
227	حکیم محمد شریف لاہوری	295
228	حکیم محمد حسن قرشی	296
229	پروفیسر حکیم عبدالقادر احمد	298
230	حکیم محمد اظہر الدین اجملی	299
231	حکیم محمد فیروز الدین	299
232	حکیم حاجی عبدالغفور رمضان پوری	300
233	حکیم محمد عبدالحلیم لکھنوی	301
234	حکیم جلیل احمد انصاری	303
235	حکیم ابوصالح محمد سعید خان سہرامی	306
236	حکیم عبداللطیف فلسفی	306
237	حکیم خواجہ رضوان احمد	308
238	حکیم محمد کبیر الدین	309
239	حکیم تبارک کریم تکمیلی	314
240	حکیم مسیح الزماں ندوی نگرامی	316

241 حکیم مرزا عبدالنور بیگ 317

242 حکیم محمد سعید 319

243 بانی ہمدرد حکیم عبدالحمید 321

244 حکیم محمد عمر 323

245 حکیم سید احمد حسین فاروقی 323

246 حکیم نور محمد مشتاق 324

اکیسویں صدی عیسوی

247 حکیم افتخار الحق تکمیلی 325

248 حکیم عبدالخالق مصباحی 327

249 حکیم سید ایوب علی 328

250 حکیم محمد طیب 328

اکیسویں صدی کے زندہ جاوید اطبا

251 حکیم خواجہ ساجد حسن 331

252 حکیم سید ظل الرحمٰن 332

253 ڈاکٹر احتشام الحق قریشی 336

254 حکیم جلال الدین تکمیلی 337

255 ڈاکٹر انیس احمد انصاری 338

256 ڈاکٹر ابوبکر خان 340

257 حکیم محمد خالد صدیقی 341

258 حکیم سید محمد حسان نگرامی 347

259 ڈاکٹر عبداللطیف 353

260 حکیم ارشاد احمد 354

261 ڈاکٹر تاج الدین 354

262	ڈاکٹر لطافت علی خان	356
263	ڈاکٹر احسان اللہ	356
264	ڈاکٹر محمد محی الحق صدیقی	357
265	ڈاکٹر کشف الدجی	359
266	حکیم محمد آفتاب احمد	359
267	حکیم نعیم احمد خاں	361
268	ڈاکٹر اقبال احمد قاسمی	363
269	حکیم وسیم احمد	364
270	ڈاکٹر مستحسن علی جعفری	366
271	ڈاکٹر حفظ الکبیر	367
272	ڈاکٹر وامق امین	368
273	حکیم سید افتخار احمد نقوی	369
274	ڈاکٹر میر یوسف علی	370
275	حکیم ارشد علی	371
276	ڈاکٹر شارق ظفر	372
277	ڈاکٹر سہیل احمد	374
278	ڈاکٹر عابد علی انصاری	375
279	ڈاکٹر فخر عالم	376
280	ڈاکٹر مصباح الدین اظہر	377
281	ڈاکٹر غلام الدین صوفی	378
282	ڈاکٹر بلال احمد	379
283	ڈاکٹر عبدالرؤف	380
284	ڈاکٹر حامد الدین	381

285	ڈاکٹر نسرین جہاں	382
286	ڈاکٹر شمیم ارشاد اعظمی	383
287	اعتراف	384
288	علم الادویہ میں پوسٹ گریجویٹ تحقیق	385
289	مختلف کتب خانوں میں علم الادویہ پر دستیاب مخطوطات	443
290	فہرست کتب علم الادویہ	465
291	محوّلہ کتب خانوں کا تفصیلی اشاریہ	487
292	ماخذ و مصادر	493

مقدمہ

تاریخ علم الادویہ کے اولین ماخذ اور اس کی ابتدائی پیش رفت کے عہد کا تعین وجود انسانیت سے متعلق قدیم ترین ماخذ کی تلاش و مطالعہ پر منحصر ہے عہد ماقبل بقراط 460 ق م میں ادویہ کے ارتقائی مراحل کے جائزہ کی روشنی میں تارتاری ٹکیاں (Tartarin Tablet) سب سے قدیم سمجھی جاتی ہیں ان کی قدامت کے ثبوت کے طور پر ان کے آس پاس برآمد ہڈیوں پر کاربن کی موجودگی کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے جس سے ان کا عہد ساڑھے پانچ ہزار سال ق م بتایا گیا ہے۔ اہرام (Pyramid) (جنھیں اپنے دور کے میوزیم کی حیثیت حاصل تھی) سے برآمد الواح (Plates) اور ان کی دیواروں پر تحریر طبی ہدایات کا مطالعہ نامکمل ہے خشتی تختیوں (Clay Tablets) اور طبی بردی نوشتوں (Medical Clay Tablets) سے متعلق نئی دریافتوں کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ قدیم قوموں کی تہذیبی ایجاب و قبولیت (Cultural Exchange) اور ایک دوسرے پر اثر پذیری کا مطالعہ نئی سمتوں کا پتہ دیتا ہے۔ قدرت کا یہ دستور ہے کہ گردش ایام کے ساتھ قدیم تہذیبیں اپنا جلوہ بکھیر کر ماضی کا حصہ بن جاتی ہیں اور ان کی جگہ نئی تہذیبیں اپنے نئے رنگ و روپ میں اقوام و تہذیب کی علامت بن جاتی ہیں۔ یہ 'تلک الایام نداولھا بین الناس' کی سب سے معنی خیز تعبیر ہے۔

دیکھا جائے تو یہی سب کچھ طبی تاریخ کے ساتھ رہا۔ مصر، چین، ایران قدیم، ہندوستان، دجلہ وفرات کے درمیان سرگرم عمل سمیری تہذیب اور یونان قدیم سب اپنے اپنے عہد میں اہم رول ادا کر کے دنیا سے رخصت ہو گئیں لیکن اثر پذیری (Acceptability) اور اثر اندازی (Implication) کا سلسلہ آج تک جاری ہے اسی آئینہ میں ہمیں مختلف قوموں اور مختلف ادوار میں علم الادویہ کی پیش رفت کا جائزہ لینا ہے اور سمیری، بابل ونینوا، یونان، مصر، قدیم روم، مدرسہ جندی شاپور اور مدرسہ اسکندریہ کی طبی سرگرمیوں، بقراط اور جالینوس کے عہد، دور جاہلی کے تاریک دریچے سے آفتاب اسلام کی ضوفشانی، طب نبوی میں مذکورہ طبی ہدایات، اموی اور عباسی عہد میں طبی علوم کے تحفظ کے لیے منصوبہ بند کوششوں بطور خاص بیت الحکمت کا قیام، اسلامی مملکت کی توسیع (Expansion) کے نتیجہ میں دنیا کے اکثر علاقوں میں اسلامی حکومت کا قیام اور ان حکمرانوں کے ذریعہ تمام علوم وفنون خاص طور سے طب کی ہمہ جہت سرپرستی، علاقائی ہجرت (Regional Migration) کے حوالہ سے نئے ایران، عراق، شام، اندلس، مصر، ترکی، اور آخر میں ہندوستان میں طب کی آمد اور ان تمام ممالک میں ادویہ کے حوالے سے علمی کاوشوں کے تجزیہ کے بغیر کام نہیں بنتا۔

زیر نظر کتاب اسی طویل علمی سفر کے فنی اور تکنیکی جائزہ پر مشتمل ہے ہم نے عہد اسقلی بوس (2800 ق م) سے عہد حاضر 2013 کی پی۔جی۔ تحقیق تک ادویہ مفردہ، ادویہ مرکبہ، دواسازی، اوزان ادویہ، ابدال ادویہ، شناخت ادویہ، ان کی معیار بندی (Standardization)، ادویاتی (Pharmacological)، شناخت ادویہ (Pharmacognocy)، معالجاتی تجربہ (Clinical Trial)، کیمیاوی (Chemical)، بائیو کیمیاوی (Bio-Chemical) اور طبی ادب عالیہ (Unani Classics) کے تفصیلی مطالعہ کو اپنی اس پیشکش کی بنیاد بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس حوالہ سے ہم نے ان تمام شخصیات اور ان کی تصانیف، تالیف، ادویہ کے میدان میں ذاتی، سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں کی سرگرمیوں، مریضوں پر کیے گئے تجربات میں مجرب دواؤں کے بیانیہ کے تذکرہ تک اپنے کو محدود رکھا ہے اس اعتراف کے ساتھ بہت سی اہم کتابوں کے مصنف اور اہم شخصیات ہماری ناقص معلومات کی بنیاد پر ہماری نظروں سے اوجھل رہی ہیں۔ بہت سی اہم شخصیات کا تفصیلی تذکرہ صرف اس وجہ سے نہیں پیش کیا جا سکا کہ ان حضرات کی جانب سے ای میل، خطوط اور فون پر متعدد یاددہانیوں

کے باوجود ہمیں کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ این سی۔ پی۔ یو ایل کی جانب سے متعین مدت کار نے ہمیں دستیاب مواد کو آخری شکل دینے پر مجبور کیا۔ یہ ہماری اخلاقی ذمہ داری اور مجبوری تھی۔

ہماری یہ پیش کش جیسا ہم پہلے لکھ چکے ہیں اسقلی بوس 2800 ق م سے عہد حاضر گویا کوئی پانچ ہزار برس کی ادویاتی پیش رفت کا جائزہ ہے جو یونانی علم الادویہ کے تاریخی سفر خشتی تختیوں (4000 ق م) اور مصری بردی نوشتوں (Egyptian Papyrus) (3000 ق م)، معبد اسقلی بوس (2800 ق م) کی دیواروں پر لکھی ادویہ سے متعلق معلومات پھر آگے چل کر یونانی معالج افلاطن الطبیب (1400 ق م) کے شاگردوں کے ذریعہ لکھی گئی کتابوں، جنہیں محض قیاس و تجربہ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے نذر آتش کر دیا گیا تھا پر مشتمل ہے۔ بہت ممکن ہے کہ علم الادویہ کی قدیم ترین دستاویز کتاب قوثاءی مولفہ قوثاءی بابلی ق م 1300 (جسے بعد میں ابن وحشیہ نے کتاب الفلاحہ کے نام سے پیش کیا ہے) کتاب اذونائی بابلی، کتاب طاثری بابلی اور کتاب عنکبوتا اور صناعثا بابلی انھیں نذر آتش سے محفوظ کتابوں کا ایک نمونہ ہوں۔ اس کے بعد ہمیں بارہویں صدی سے چوتھی صدی ق م تک اسقلی بوس کے شاگردوں کے نام تاریخ کی کتابوں میں ملتے ہیں جنھوں نے اس سوچ کو آگے بڑھایا اس حوالے سے ہم غورس، مینس اور برمانیدس کے نام خاص طور سے لے سکتے ہیں اس طور سے یہ بات تو طے ہے کہ طب کی تدوین، اس میں تصنیف و تالیف اور معالجاتی تحقیق کا آغاز بقراط 460 ق م سے ہزاروں سال پہلے شروع ہوتا ہے۔ اس عہد کے طبیب ہرمس 500 ق م کی معالجات میں ادویہ پر بقراط سے پہلے کی ایک اہم تصنیف کہی جا سکتی ہے۔ تاہم یہ بھی سچ ہے کہ طب یونانی میں فنی، مبادیاتی، کلیاتی، فعلیاتی اور معالجاتی انقلاب کا دور بقراط سے شروع ہوتا ہے جس کی کتاب الحیوان اور کتاب الاغذیہ اس سلسلہ کی اساسی میراث ہیں۔ بقراط کے بعد فلسفی طبیب ارسطوطالیس 367 ق م کی تالیف کتاب الحیوان، کتاب فی النبات، کتاب فی تدبیر الغذاء اور کتاب الاحجار اہم فنی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہیں۔

ارسطو کے بعد ثاؤفرسطس وفات 372 ق م چوتھی صدی ق م کا نام آتا ہے۔ تیسری دوسری اور پہلی صدی ق م میں ادویہ کی پیش رفت کی صحیح تصویر اور اس عہد کی دستیاب تالیف کی نشاندہی تو ابھی تک نہیں ہوئی تاہم بقراط اور جالینوس کے عہد میں ان بارہ اطبا کا ذکر ضروری ہے

جن کے بارے میں ابن ابی اصیبعہ نے لکھا ہے کہ یہ اطباء بارہ ستاروں کی رفتار کو سامنے رکھ کر امراض کے لیے ادویہ کی ترتیب دیتے تھے۔ اور پھر ان کے بعد پہلی صدی عیسوی کے فوجی طبیب دیسقوریدوس وفات 70 عیسوی کا نام آتا ہے جسے ابن ابی اصیبعہ نے راس کل دواء مفرد لکھا ہے جس کی تالیف کتاب الحشائش کو دستیاب مفردات ادویہ پر اساسی حیثیت حاصل ہے۔ اسی عہد کے آس پاس اندروماخس وفات 68 کا تریاق اندروماخس بھی تاریخ کا اہم حصہ ہے دوسری صدی عیسوی میں طبیب جالینوس سے پہلے روفس افسسی وفات 117، سورانوس افسسی وفات 138 اور سوناخس کے اہم کارنامے حوالوں میں پڑھنے کو ملتے ہیں۔

تاہم ادویہ بلکہ تمام طب کے تمام شعبوں پر منصوبہ بند قلمی اور عملی کوششوں کا آغاز جالینوس وفات 183 کے سر جاتا ہے۔ جس نے 11 مقالات میں کتاب الادویۃ المفردہ لکھ کر دیسقوریدوس کی کتاب الحشائش کو آگے بڑھایا اور بلاشبہ ادویہ پر مختلف تصانیف کی وجہ سے اسے طب یونانی میں علم الادویہ کے حوالے سے سب سے بلند مقام حاصل ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ روم کے فنی اضمحلال نے تمام علوم وفنون کے ساتھ طب کو بھی بری طرح متاثر کیا چنانچہ آگے کی صدیوں میں ادویہ کی پیش رفت بھی سست اور اس دور کے اطباء کی تعداد انگلیوں پر گنے جانے تک محدود رہی۔

تیسری صدی ق م میں سریانی طبیب اھرن القس کی کناش، سندھشار، ابوجریج راھب، عیسیٰ بن قسطنطین اور اطنوس آمدی کی تصنیفات سے ادویہ کے موضوع پر اہم اضافے ہوئے۔ ان کتابوں کے اقتباسات زکریا رازی کی الحاوی اور ابن بیطار کی کتاب الجامع میں تفصیل سے ملتے ہیں۔ کچھ ایسا ہی معاملہ چوتھی اور پانچویں صدی میں بھی رہا اور یہاں ہماری معلومات اریباسیوس وفات 400 کی کتاب الادویۃ المستعملہ اور فیلغریوس کی الکناش الصغیر تک محدود ہیں۔

تہذیبوں کے عروج وزوال، حکومتوں کے تختہ پلٹ اور چار دانگ عالم میں سیاسی اور تمدنی انقلاب کا یہ سلسلہ تباہی مچاتا رہا اور علوم وفنون کی زوال پذیری کا سلسلہ عہد جاہلی تک جاری رہا اور پھر جب دنیا میں آفتاب اسلام طلوع ہوا تو تمام ترقیوں کے ساتھ علوم وفنون بشمول طب پر بھی توجہ ہوئی یہی وجہ ہے کہ ہمیں چھٹی صدی میں ادویہ کے حوالے القھلمان، سرجیوس راس عینی وفات 536، اور ساتویں صدی میں حکیم عبدالمنعم جلیانی وفات 615، ابن اثال، تیاذوق اور فولس الاجانیطی

وفات 690 کی الکناش کے علاوہ دوسری تالیفات کے حوالے نہیں ملتے۔

اس کے بعد ہمیں طب نبوی میں مذکورہ 70 سے زائد دواؤں سے ایک بار پھر فنی ارتقاء کا پتہ چلتا ہے آج بہت سی تحقیقات سے نبی اکرمؐ کی بتائی ادویہ کی افادیت درست ثابت ہو رہی ہے۔

عہد نبوی (571–632) میں حفظان صحت اور امراض کے علاج کے لیے ماہر اطباء سے معالجہ کے مشورہ کے علاوہ فوجی جنگوں میں مستعمل فرسٹ ایڈ کی ادویہ بھی ہنوز مطالعہ کی محتاج ہیں۔ عہد نبوی کے بعد عہد خلافت راشدہ (632–661) خاص طور سے [illegible]حات کا دور تھا تاہم تاریخ کی کتابوں اور شعراء میں فوج کے ساتھ جراح اور اطبا کی روانگی کے ذکر سے اس دور کے معالجہ میں ایک منصوبہ بند تحریک کی نشاندہی ضرور ہوتی ہے۔

خلفاء راشدین کے بعد اموی عہد (616 سے 750) میں دور دراز علاقوں تک اسلامی مملکت کی توسیع سے طب یونانی پر زبردست اثرات مرتب ہوئے۔ چنانچہ مشرق میں چین تک اور مغرب میں محیط اطلسی تک سندھ اور سمرقند بخارہ، خوارزم تا رَے، آذربائیجان، شام، فلسطین، حران، انطاکیہ اور ایشائے صغیر کے بہت سے علاقوں کے ساتھ مصر، تیونس، قبرص، اقصیٰ اور اسپین تک حکومت کا دائرہ وسیع ہونے سے ان تمام ممالک میں موجود جڑی بوٹیوں اور موزی اور حیوانی ادویہ سے متعلق معلومات کے ذخیرہ کا اضافہ ہوا اس کے علاوہ یونانی کتابوں کے عربی ترجمے، اور شفاخانہ کے قیام کے حوالے سے ادویہ پر موجود لٹریچر اور اسپتالوں میں مستعمل ادویہ کے لیے ادویہ کی حصولیابی، ان کی تیاری سے متعلق منصوبہ بند کوششوں نے اس میں مزید اضافے کیے۔

اس طور پر ہم آٹھویں صدی کو طب یونانی کے ترقی یافتہ ابتدائی دور کا عہد کہہ سکتے ہیں اس عہد کے اطباء میں خالد بن یزید وفات 704، کے ذریعہ ادویہ کی تیاری اور عرقیات کی کشید، تیاذوق وفات 708 ادویہ کے افعال کا بیان خاص طور سے بدل ادویہ پر اس کی تالیف کتاب الابدال الادویہ اہم معلومات کا ذریعہ بنی، اس کے بعد ماسرجویہ بصری وفات 730 کی ادویہ کے سلسلہ میں کوشش تاریخ میں اہمیت کے ساتھ مذکور ہے۔ ان اطباء کے علاوہ فن لغت کے حوالے سے تالیف کی گئی کتاب کتاب العین مولفہ خلیل بن احمد وفات 786، صالح بن بہلہ، کنکہ اور منکہ ہندی اور ابوالحکم کی کتابوں سے بھی بہت اہم معلومات طبی ذخیرہ کا حصہ بنیں۔

نویں صدی عیسوی ادویہ کے ارتقائی حوالے سے بے حد اہم رہی۔ امویوں کے بعد جب حکومت عباسیوں کے یہاں منتقل ہوئی تو اس عہد کے فرمانرواؤں خاص طور سے خلیفہ ہارون (809–786) اور خلیفہ مامون (833–813) میں علمی سرپرستی کی وجہ سے تمام علوم کے ساتھ یونانی طب کو بھی نمایاں فروغ حاصل ہوا۔ ان حکمرانوں نے ساری دنیا سے کتابوں/مخطوطات کو منصوبہ بند انداز سے حاصل کیا اور پھر ایک شاہی کتب خانہ میں انھیں محفوظ کیا۔ ترجمہ اور تالیف کے لیے بیت الحکمت جیسا تاریخی ادارہ قائم کیا۔ اس ادارہ میں یونانی کتابوں کے عربی تراجم سے طب یونانی میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا۔ اس کے علاوہ ان شاہان مملکت کی علم دوستی کی وجہ سے ہندوستان اور جندی شاپور سے ماہرین اطباء کی ایک بڑی تعداد یہاں جمع ہوگئی۔ بات صرف ترجمہ اور تالیف تک محدود نہیں رہی بلکہ یہ حکمراں جہاں جہاں گئے وہاں کی ادویہ، کتابوں اور طرز علاج سے مستفید ہوئے اور طب کی پرانی چھاپ ان علاقوں پر بھی رہی اسی طرح یونانی طب کو اب ساری دنیا میں بین الاقوامی حیثیت حاصل ہوئی۔ اس ارتقائی پس منظر میں ادویہ کے موضوع کو سب سے زیادہ وسعت ملی۔ تراجم کے علاوہ ادوئیہ کی کاشت، تحفظ اور ذخیرہ اندوزی سے متعلق عربوں کی تخلیقی کوششیں اس دور کی اہم دریافت ہے۔ خاص طور سے ادویہ کے ناموں کے تعین ان سے متعلق اصطلاحات اور لغت کی تیاری عربوں کا بے مثال کارنامہ ہے۔

اس حوالہ سے خلیل بن احمد متوفی، نظر بن شمیل متوفی 819، ابوعبیدہ بصری متوفی 824، ابوسعید اصمعی متوفی 831، ابوزید انصاری متوفی 832، ابوعبید القاسم متوفی 834، احمد بن حاتم متوفی 835، ابن الاعرابی متوفی 836، محمد بن حبیب متوفی 860، ابوحاتم سجستانی متوفی 866، حسن بن حسین سکری متوفی 875، ابوحنیفہ دینوری متوفی 886 کی کتابیں بے حد اہم ہیں۔ ان علماء و ماہرین فن لغت نے کتاب النبات اور کتاب الاشجار کے نام سے کتابیں لکھ کر اہم اضافے کیے اس اعتبار سے یونانی طب کو دوسرے طریقہ علاج سے امتیاز حاصل ہے کسی اور فن طب میں ادویہ کی ماہیت، شناخت اور ناموں کے سلسلہ میں اتنی منصوبہ بند جدوجہد کا حوالہ نہیں ملتا۔

یہ اتفاق رہا کہ ہم ان میں سے صرف چند ناموں سے مانوس رہے جن میں ابوحنیفہ دینوری کا نام زیادہ اہمیت کے ساتھ ہماری ادویہ کی معتبر کتابوں میں ملتا ہے۔ حوالے بتاتے ہیں

کہ نویں صدی میں ترجمہ پر مشتمل زیادہ تر تالیفات ادویہ کی کتابوں کی بنیاد بنیں اس تعلق سے یوحنا بن ماسویہ متوفی 857، یوحنا بن سرابیون متوفی 864، عیسیٰ بن علی متوفی 864، یوحنا بن بختیشوع متوفی 865، حنین بن اسحٰق عبادی متوفی 873، یعقوب بن اسحٰق کندی متوفی 873، جیش الاعسم متوفی 878 کی خدمات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اس کے علاوہ ترجمہ سے الگ ہٹ کر جابر بن حیان متوفی 815، عیسیٰ بن حکم دمشقی متوفی 825، اسحٰق بن علی رھاوی متوفی 830، سابور بن سھل متوفی 855، یعقوب بن اسحٰق کندی متوفی 873، ابوحنیفہ دینوری متوفی 886 اور علی بن ربن طبری متوفی 895 کی ادویہ مفردہ اور مرکبہ کے موضوع پر تخلیقات اہم دستاویز کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ بعد کی تصانیف انھیں عمائدین کے فکری اور فنی امتیاز کا آئینہ ہیں۔

دسویں صدی میں بھی علم لغت ادویہ پر خصوصی توجہ رہی اس کام کو ابن وحشیہ متوفی 904، ابن واضح یعقوبی متوفی 905، ابوموسیٰ حامض بغدادی متوفی 912، ابومحمد حسن ہمدانی متوفی 945، ابن خالویہ متوفی 980 اور ابومنصور ازھری متوفی 982 نے آگے بڑھایا۔ بنیادی طور سے یہ صدی ادویہ کی تخلیقی، معالجاتی، تنقیدی، تشریحی اور توسیعی منصوبوں کی علمبردار رہی اسی صدی میں اسحٰق بن عمران متوفی 907، اسحٰق بن حنین متوفی 911، قسطا بن لوقا متوفی 912، ابوبکر محمد بن زکریا رازی متوفی 925، اسحٰق بن سلیمان اسرائیلی متوفی 942، ثابت بن قرہ متوفی 951، احمد بن ابی الاشعث متوفی 975، ابن الجزار متوفی 984، ابن جلجل متوفی 987 اور ابوعبداللہ تمیمی متوفی 1000 کی کتابیں آسمان طب پر عرصہ تک جلوہ افروز رہیں۔ زکریا رازی کی ام الکتب الحاوی، تمیمی کی کتاب المرشد، ابن جلجل کی کتاب تفسیر اسماء الادویہ، ابن الجزار کی کتاب الاعتماد، احمد بن ابی الاشعث کی کتاب ترکیب الادویہ، ثابت بن قرہ کی کتاب فی اجناس الادویہ، اسحٰق بن سلیمان کی ادویۃ المفردہ، قسطا بن لوقا کی کتاب الاغذیہ، اسحٰق بن حنین کی کتاب الادویہ المفردہ، اسحٰق بن عمران کی کتاب القرابادین اس صدی کے ایسے شاہکار ہیں جن کی مثال آگے کی تاریخ میں کم ملتی ہے، مشہور مصنف ابن بیطار کے حوالے پڑھنے سے ان اطبا کے تخلیقی انداز بیان کا پتہ چلتا ہے۔

گیارھویں صدی عیسوی بھی پودوں/ ادویہ سے متعلق تصانیف کے لیے اہم رہی۔ اس صدی میں ہمیں اسماعیل بن حماد جوہری متوفی 1003 کی کتاب الصحاح فی اللغت، مفضل بن

سلمہ متوفی 1014 کی کتاب الزرع والنبات وانواع الشجر ، ابن درید متوفی 1031 کی کتاب الجمہر ہ فی اللغت اور ابن سیدہ متوفی 1066 کی کتاب المخصص کی تصانیف ملتی ہیں۔ ادویہ کی ماہیت، شناخت، اقسام اوران کے تحفظ پر مشتمل ان کتابوں میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ یہ صدی یونانی طب کے مشاہیر اطباء کی صدی کی حیثیت سے جانی جاتی ہے اس میں شیخ الرئیس بوعلی سینا متوفی 1037 کی القانون فی الطب اور الادویۃ القلبیہ جو یورپ میں 17 ھویں صدی تک طب کا بنیاد رہی، ماہر بصریات (Optics) وعلم الادویہ ابن ہیثم متوفی 1039 کی کتاب فی قوی الادویۃ المرکبہ وکتاب فی قوۃ الادویۃ المفردہ، ابوریحان البیرونی متوفی 1048 کی کتاب الصیدنہ، علی بن رضوان مصری متوفی 1061 کی کتاب فی الادویۃ المفردہ، ابن وافد متوفی 1070 کی کتاب فی الادویۃ المفردہ، ابن بطلان متوفی 1064 کی تقویم الصحۃ اور مقالہ فی شربۃ دواء المسہل ، اور ابن جزلہ متوفی 1100 کی منہاج البیان اور تقویم الابدان سے ادویہ کے ذخیرہ میں اہم اضافے ہوئے اس دور کی خاص بات یہ رہی کہ ان اطباء نے کلیات ادویہ کو مدنظر رکھ کر مریضوں پر ان کی افادیت کے تجربے کیے اور پھر انھیں اپنے اپنے انداز سے کتابی شکل عطا کی۔ اس کے علاوہ مرکبات ادویہ اور دواسازی میں بھی اہم پیش رفت ہوئی۔

بارھویں صدی ادویہ اور علم الجراحت میں نئے اضافوں کے لیے معنون ہے، ابوالقاسم زہراوی متوفی 1106 کی کتاب التصریف اس صدی کا اہم شاہکار ہے۔ ابن بیطار نے اپنی کتاب الجامع المفردات میں ادویہ سے متعلق اس کے حوالے کثرت سے نقل کیے ہیں۔ مراون بن جناح متوفی 1121 کی کتاب التلخیص میں تذکرہ ماہیت ادویہ اور اوزان سے طبی لٹریچر میں اہم اضافہ ہوا اسی صدی کے نامور مصنف اسحاق بن بکلارش متوفی 1926 کی تصنیف کتاب المجد ولہ فی الادویہ المفردہ جدول کی شکل میں ادویہ کا امتیازی نمونہ ہے، ابوالعلاء ابن زہر متوفی 1131 کی کتاب الادویہ المفردہ مرکب ادویہ کے تعلق سے ابوالصلت امیہ اندلسی متوفی 1135 کی الادویہ المرکبہ، ابن باجہ متوفی 1139 کے ذریعہ اطباء قدیم کی ادویہ میں تالیفات کی تشریحات وتنقیحات، ابوزکریا ابن العوام متوفی 1153 کی کتاب الافلاحہ میں اطباء قدیم کے اقتباسات بطور خاص ماہیت، ادویہ کی کاشت اوران کے تحفظ کے سلسلہ میں بیان، ابن زہر متوفی 1126 کی کتاب التریاق اور کتاب الاغذیہ

اہم معلومات کا ذریعہ ہیں۔ادویہ کے حوالے سے اس صدی کی مشہور ترین شخصیت شریف ادریسی متوفی 1165 کی کتاب الصید لہ اور کتاب الجامع الصفات اشتات النبات مایہ ناز کارنامہ ہے اور اس صدی کے آخری طبیب ابن رشد 1198 کی کتاب الکلیات میں ادویہ کے افعال پر فلسفیانہ پس منظر کا جائزہ اس صدی کی سب سے اہم پیش رفت ہے۔

تیرھویں صدی ادویہ کے ارتقائی پس منظر میں شاندار عہد کا عنوان ہے۔اس دور میں عرب اطباء نے بطور خاص ادویہ کی ماہیت، مترادفات، ان کی شناخت، اقسام اور افعال وخواص کو اطباء قدیم اور اپنے ذاتی تجربات کے آئینہ میں دیکھا، برتا اور پھر پودوں کی تصویر کے ساتھ اپنے اضافات سپرد قلم کیے۔ان عمائدین میں عبداللطیف بغدادی متوفی 1231 کی کتاب فی الادویۃ المفردہ، اختصار کتاب النبات، اختصار کتاب الادویہ مفردہ لوافد، کتاب التریاق اور مقالۃ فی الدواء والغذاء، ابوالعباس نباتی متوفی 1239 کی کتاب الرحلہ اور تدبیر اسماء المفردہ، رشید الدین صوری متوفی 1241 کی کتاب النبات مصور بالالوان اور کتاب الادویہ المفردہ، ابن بیطار متوفی 1248 کی جامع ترین تالیف کتاب لجامع المفردات الادویہ والاغذیہ اور شرح کتاب الحشائش، غافقی متوفی 1254 کی کتاب الادویہ اور اس کے ذاتی تجربات سے مصدقہ کتاب منتخب المفردات، کمال الدین دینسری متوفی 1282 کی المقالۃ المرشدہ فی الادویہ المفردہ، ابن القف کی کتاب العمدہ فی الجراحت، علم الادویہ کی تاریخ میں نمایاں اہمیت رکھتی ہیں۔

چودھویں صدی کی تصانیف میں ابن منظور متوفی 1311 کی لسان العرب لغت، اسماء نباتات کے سلسلہ میں اہم دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔اس کے علاوہ ادویہ کی ماہیت اور حصولیابی کے حوالے سے رشید الدین فضل اللہ متوفی 1318 کی کوششیں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔لغت اوران کے تحفظ کے سلسلہ میں ابوالعباس شہاب الدین نویری متوفی 1332 کی نہایۃ الارب فی فنون الادب، جمال الدین وطواط متوفی 1318 کی کتاب مباہج الفکر کے تیسرے حصہ میں تذکرہ حیوانات اور یوسف بن اسماعیل خوی وفات 1353 کی کتاب مالایسع الطبیب جھلہ میں مذکورہ ادویہ مفردہ اور مرکبات سے متعلق تفصیل طبی ادب عالیہ کی اہم دستاویز ہیں۔

پندرھویں صدی عیسوی میں ادویہ کے تعلق سے کسی خاص پیش رفت کا پتہ نہیں چلتا۔مجدالدین

فیروز آبادی 1415 کی القاموس المحیط فی اللغت، عبدالرحمٰن بن داؤد اندلسی متوفی 1452 کی کتاب نزہتہ النفوس فی معرفت النبات والاحجار اور منصور بن محمد یوسف بن الیاس متوفی 1473 کی کفایہ مجاہدیہ اس عہد کی اہم تالیفات ہیں۔ پندرھویں صدی کے بعد سولھویں صدی عیسوی پھر ایک بار اہم پیش رفت کی نمائندہ بنی، اس صدی میں یونانی ادویہ کے لٹریچر میں آیورویدک دواؤں کا اضافہ اور فارسی زبان میں تصنیف کارواج اطباء کی توجہ کا مرکز رہا۔ چنانچہ بھوا بن خواص متوفی 1517 کی مایہ ناز تالیف معدن الشفاء سکندر شاہی، حکیم یوسفی کی ریاض الفوائد اور فوائد العقاقیر، رستم جرجانی متوفی 1561 کی ذخیرہ نظام شاہی، حکیم میر مومن متوفی، 1552 کی اختیارات قطب شاہی اور اس صدی کی سب سے شاہکار تصنیف تذکرہ اولی الالباب والجامع للعجب والعجائب مولفہ داؤد انطا کی متوفی 1599 اس صدی کا اہم علمی کارنامہ ہے۔

سترھویں صدی عیسوی بنیادی طور سے قرابادین کی ترتیب کے لیے اہم کہی جاسکتی ہے۔ اس صدی میں حکیم ابوالقاسم فرشتہ متوفی 1623 کی مایہ ناز تالیف اختیارات قاسمی، حکیم امان اللہ خان متوفی 1637 کا گنج بادآورد، حکیم محمد معصوم تستری متوفی 1640 کی قرابادین معصومی، حکیم نظام الدین احمد گیلانی متوفی 1653 کی رسالہ قرابادین اور رسالہ شرح ادویہ مفردہ اور حکیم آصف الزماں کی قرابادین آصفی جیسی اہم کتابیں تالیف کی گئیں۔ اٹھارہویں صدی کو بھی قرابادین کے لیے اہم کہا جاسکتا ہے، اس حوالے سے حکیم محمد اکبر ارزانی متوفی 1721 کی قرابادین قادری، احمد الطبیب البرجندی متوفی 1739 کی شفاء القلوب، حکیم محمد مہدی متوفی 1759 کی مخزن اسرار الاطباء، عبدالرزاق الجزائری متوفی 1780 کی شرح العقاقیر ولاعشاب، مرتضی زبیدی متوفی 1790 کی تاج العروس، حکیم محمد حسین شیرازی متوفی 1790 کی کتاب خزائن الادویہ اور قرابادین کبیر اور حکیم ذکا اللہ خاں متوفی 1794 کی قرابادین ذکائی کو ہندوستانی اطباء کی مفرد اور مرکبات ادویہ کی پیش رفت میں سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔

انیسویں صدی طب یونانی کے ہندوستانی دور میں سب سے اہم صدی کا نام ہے، لکھنؤ اور دہلی کے طبی اسکولوں کی خدمات اور ان کے حوالے سے ادویہ مفردہ اور مرکبات پر معالجاتی تجربے اس صدی کا اہم کارنامہ ہیں۔ اس حوالہ سے خاندان شریفی کے گل سرسبد حکیم محمد شریف

خان متوفی 1807 کی علاج الامراض دراصل دہلی طبی اسکولوں کی قلمی تصویر ہے، اسی زمرہ میں عبدالکریم معروف بخطاب خاقان کی قرابادین کافی دہلی کو اس کے قرب وجوار کے مجربات نسخوں کی تفصیلی روداد کہا جا سکتا ہے، یادگار رضائی مولفہ حکیم رضا علی خاں متوفی 1855، الیاقوتی فی القرابادین مولفہ حکیم وکیل احمد سکندر پوری متوفی 1868 اس صدی کے شاہکار نمونے ہیں۔ لکھنؤ طبی اسکول کے بانی طبیب حکیم محمد یعقوب متوفی 1870 کی معلومات مطب (جو مخطوطات کی شکل میں ہے) ایک اہم طبی خانوادے کی تجرباتی پیش رفت کی داستان ہے۔ اس کے علاوہ حکیم نور کریم دریابادی متوفی 1871 کا اردو ترجمہ مخزن الادویہ، کیمیائے عناصری کے عنوان سے قرابادین کے اردو ترجمہ کو اردو دور کے ابتدائی مراحل کی بنیاد کہا جا سکتا ہے۔

لکھنؤ کے طبی خانوادے خاندان رضا کے ہونہار فرزند حکیم حاجی حسن رضا متوفی 1857 کی قرابادین خاندان رضا کے مجرب نسخوں کی اہم دستاویز ہے، اس کے علاوہ حکیم محمد حسن میرٹھی متوفی 1891 کی قرابادین اعظم حکیم احمد خاں متوفی 1896 کی قرابادین احمدیہ اور حکیم احسان علی خاں متوفی 1897 کی قرابادین احسانی انیسویں صدی کے آخری عشرہ کی نمائندہ تالیفات ہیں۔

بیسویں صدی میں طب کو بہت فروغ حاصل ہوا 1902 میں برصغیر کی مشہور درسگاہ تکمیل الطب قائم ہوا، 1904 میں ہی منبع الطب کا قیام عمل میں آیا، اسی طرح لکھنؤ طبی اسکول کے حوالہ سے یونانی کو آگے بڑھانے کی منصوبہ بند کوششوں کا آغاز ہوا، ظاہر ہے ان کے اثرات علم الادویہ کی پیش رفت پر بھی نمایاں طور سے دیکھے گئے۔ ادویہ پر شاندار شاہکار تصانیف اس صدی کی امتیازی شان بنیں ان میں حکیم محمد اعظم متوفی 1902 کی ضخیم ترین تالیف مفردات اور مرکبات پر محیط اعظم اور قرابادین اعظم، حکیم احمد رضا متوفی 1904 کی مفردات احمدی، قرابادین احمدی، بانی تکمیل الطب حکیم عبد العزیز لکھنوی متوفی 1911 کی مجربات، حکیم احمد سعید امروہی متوفی 1914 کی تذکرہ سعیدیہ، حکیم سید عبدالحیٔ حسنی متوفی 1923 کی بیاض عبدالحیٔ، حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی متوفی 1926 کی میٹریا میڈیکا اور لغات الادویہ، مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی حاذق، حکیم قاضی سید کرم حسین قادری متوفی 1935 کی بیاض، حکیم مولانا نجم الغنی کی خزائن الادویہ، حکیم محمد حسن قرشی متوفی 1944، کی تذکرۃ العقاقیر اور طبی فارما کوپیا اور حکیم فیروز الدین متوفی 1949 کی

رموز الاطباء خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

اس کے علاوہ مفردات عزیزی اور مجربات عزیزی مولفہ حکیم محمد عبدالحکیم لکھنوی متوفی 1945، حکیم جلیل احمد انصاری متوفی 1960 کی تعلیم الادویہ، دہلی کا مطب خواجہ رضوان احمد متوفی 1972، بیاض کبیر، کتاب الادویہ، مولفہ حکیم محمد کبیر الدین متوفی 1976، معلم الادویہ مولفہ حکیم محمد مسیح الزماں ندوی متوفی 1986، ہمدرد فارماکوپیا آف ایسٹرن میڈیسن، میڈیسنل ہربل اور کتاب الصیدر مولفہ ومرتبہ حکیم محمد سعید متوفی 1998 اور قرابادین ہمدرد اور ہمدرد فارماکوپیا مولفہ حکیم عبدالحمید متوفی 1999 اس دور کے اہم تصنیفی شاہکار ہیں، ان دونوں بھائیوں حمید وسعید نے یونانی دواؤں کی تیاری کے لیے ہمدرد دواخانہ قائم کر کے یونانی طب کو حیات بخشی بلامبالغہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہمدرد نہ ہوتا تو یونانی دوائیں عوام کے ذہن سے رخصت ہوگئی ہوتیں۔ادویہ کی تحقیق کے حوالے سے مختلف کالجوں میں پی جی تحقیق سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان اداروں کے علاوہ سی سی آر یو ایم نئی دہلی کی معالجاتی، معیار بندی اور ادویہ کی کاشت کے منصوبوں نے بھی اس صدی میں اسے سائنٹفک بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔اس کا سہرا یونانی کونسل کے سابق ڈائرکٹر جنرل حکیم محمد خالد صدیقی کے سر جاتا ہے جنہوں نے نہایت منصوبہ بند انداز سے ادویہ سے متعلق ادب عالیہ کی اشاعت اور تحفظ ان کو مزید سائنٹفک بنانے کا شاندار تاریخی کام کیا ہے۔

اکیسویں صدی طبی تحقیق اور تالیف کے اعتبار سے بے حد اہم ہے، اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ بیسویں صدی میں فعال بہت سے اطباء کی سرگرمیاں الحمدللہ اکیسویں صدی میں بھی جاری ہیں۔ زندہ شخصیات کے بارے میں دیانتداری سے لکھنا آسان کام نہیں ہے، پھر بھی ہم نے کوشش کی ہے کہ سن ولادت کی اولیت کی بناء پر ان عمائدین کی حیات وخدمات کا ادویہ کے حوالے سے مختصر جائزہ نئی نسل کے سامنے آجائے۔ یہی کل ہماری میراث بن گئی ان شخصیات میں استاد محترم حکیم خواجہ ساجد حسن ولادت 1932، پدم شری حکیم سید ظل الرحمٰن ولادت 1940، سابق ڈائرکٹر جنرل سی سی آر یو ایم ڈاکٹر محمد خالد صدیقی ولادت 1950، ڈاکٹر مستحسن جعفری ولادت 1957، ڈاکٹر وامق امین ولادت 1957، ڈاکٹر آفتاب احمد ولادت 1955، ڈاکٹر وہاب الرحمٰن، ڈاکٹر یوسف میر کا تذکرہ کر کے اس صدی کے باقی اطباء کو مطالعہ کے لیے چھوڑتے

ہیں۔ طب کے لیے خاص طور سے علم الادویہ کے لیے جن کی کوششیں ابھی جاری ہیں ہم ان سب کی درازی عمر وصحت کے لیے دعا گو ہیں، اللہ ان سب کے قلم وزبان میں مزید قوت واثر دے اور طب یونانی کو ان کی کوششوں سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کا موقع ملے۔

یہاں ایک وضاحت ضروری ہے، اس کتاب میں انھیں شخصیات اور کتابوں کا تذکرہ شامل ہے جو براہ راست یا بالواسطہ ادویہ کے کسی موضوع سے متعلق ہیں، پی جی تحقیق کے حوالے سے بھی یہی طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے۔ چنانچہ ہندوستان کے مختلف طبی اداروں میں صرف علم الادویہ پر تحقیقی مقالوں سے وابستہ پی جی اسکالر کا ذکر کیا گیا ہے۔ معالجات، تشریح، کلیات، حفظان صحت، تاریخ طب، منافع الاعضاء اور معالجات کے دوسرے شعبوں سے متعلق پی جی تحقیق اس زمرہ میں شامل نہیں ہے۔ ہمارے اس محدود دائرہ کار میں بہت سی طبی شخصیات کے حوالے موجود نہیں ہیں جنھوں نے طب میں نہایت اہم کارنامے انجام دیے ہیں، مگر ان کی نگارشات اور سرگرمیاں ادویہ کے علاوہ طب کے دوسرے موضوع سے وابستہ ہیں، تھوڑی سے بات ہم تاریخ علم الادویہ کے ذرائع معلومات کے سلسلہ سے کرنا چاہیں گے، اس بات سے اہل علم واقف ہیں کہ اسقلی بوس سے عہد حاضر 2013 تک دنیا کی کسی زبان میں کوئی مربوط تاریخ نہیں لکھی گئی۔ ہماری معلومات کا محور اہرام مصر کی الواح، خشتی تختیوں، مصری بردی نوشتوں سے شروع ہوتی ہیں۔ ادویہ کا سفر عربی ذرائع کے حوالے سے یحیٰ نحوی کی تاریخ الاطباء، اسحٰق بن حنین کی تاریخ الاطباء، ابن جلجل کی طبقات الاطباء، جمال الدین قفطی کی اخبار الحکماء، ابن ابی اصیبعہ کی عیون الانباء، ڈاکٹر کمال سامرائی کی مختصر التاریخ الطب العربی، ڈاکٹر احمد عیسیٰ بک کی ذیل عیون الانباء اور تاریخ النبات عند العرب سے ہوتا ہوا فارسی میں ڈاکٹر محمود نجم آبادی کی تاریخ طب در ایران۔ انگریزی میں ای جی براؤن اور ڈونالڈ کامپبل کی عربین میڈیسن، ڈاکٹر زبیر صدیقی کی اسٹڈیز ان عربک اینڈ پرشین لٹریچر اور سامی خلف ہمرمانا کی ہیلتھ ان ارلی اسلام۔ ابراہیم ورک کی فارمیسی ان اسلام اور ڈاکٹر جگی کی ہسٹری آف میڈیسن اور حکیم عبد الحمید کی فزیشین اینڈ آرتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا میڈیسن کے بعد اردو حوالوں سے جاملتا ہے۔

ادویہ کے تعلق سے اردو حوالوں/ ماخذ کی بات حکیم سید سرفراز حسین کی تذکرۃ الاطباء، حکیم

فیروز الدین کی رموز الاطباء، حکیم غلام جیلانی کی تاریخ الاطباء اور حکیم سید علی نیر واسطی تکمیلی کی طب العرب (اردو ترجمہ ای جی براؤن) میں مذکورہ تشریحات و تنقیدات سے شروع ہوکر پروفیسر سید ظل الرحمٰن کی تاریخ علم تشریح، قانون ابن سینا اور اس کے شارحین و مترجمین، حیات سید کرم حسین، دلی میں طب یونانی اور آئینہ تاریخ طب سے آگے بڑھتی ہوئی اس کی رفتار حکیم سید محمد حسان نگرامی کی تاریخ طب، از ابتدا تا عہد حاضر اور حکیم سید حبیب الرحمٰن کی ہندوستان کے مشاہیر اطباء پر تھم جاتی ہے۔ اور مورّخ کو براہ راست تاریخ طب پر دستیاب مواد سے آگے بڑھ کر حاجی خلیفہ کی کشف الظنون، ابن ندیم کی الفہرست، خیرالدین زرکلی کی الاعلام، عمر رضا کحالہ کی معجم المولفین، ڈاکٹر احسان اوغلی کی فہرس مخطوطات الطب الاسلامی جیسی بہت سی کتابوں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ ادویہ کی تاریخ کے تعلق سے لغت ادویہ کے موضوع پر کتاب النبات والاشجار پر لکھی گئی، 2 درجن سے زائد تصانیف سے کافی مدد ملی۔

یہ ساری سرگرمیاں انیسوی صدی میں یونانی علم الادویہ کی رفتار و ترقی مولفہ ڈاکٹر احتشام الحق قریشی کے تحقیقی مقالہ تک تو جاری رہیں اس کے بعد بالخصوص بیسویں صدی بالخصوص آزاد ہندوستان سے اکیسویں صدی تاریخی پس منظر کو تو ہمیں ڈھونڈھنے، کھنگالنے اور مطلب کی بات نکالنے کے لیے ذاتی کوششیں کرنی پڑیں، اس تلاش میں خدا بخش لائبریری سے چھپی طب اسلامی برصغیر میں، مذکورہ مخطوطات علم الادویہ کے بیانیہ سے بڑی حوصلہ افزائی ہوئی۔ اسی حوالے سے بانی ہمدرد حکیم عبدالحمید کی مایہ ناز کتاب فزیشین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا اور سی سی آر یو ایم کے جرنل جہان طب کے تکمیل الطب نمبر (جو بنیادی طور سے لکھنؤ کے طبی اسکول کی مستند دستاویز ہے) سے بھی اہم معلومات حاصل ہوئیں۔ اب بات آئی اکیسویں صدی کی تو زندہ جاوید طبی ہستیوں کی تو مت پوچھئے کیا ہوا۔ 70 سے زائد خطوط بھیجے، بے شمار فون کیے، ذاتی طور سے اور ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں اپنے احباب سے گزارش کی لیکن معاملہ بہت امید افزا نہیں رہا۔ آخر میں ہم نے انٹرنیٹ کا سہارا لیا کچھ کامیابی ملی۔ تاہم ہمیں اس کا اعتراف کرنے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ ابھی بہت سے مہارتھی ہماری اس کتاب میں شامل نہیں ہو سکے۔ کاش ان تمام حضرات نے میری گذارش پر جواب دے دیا ہوتا تو ہم بہت سی اہم شخصیات کے تذکرے

سے محروم نہ رہتے، نا انصافی ہوگی اگر بات ہم ان شخصیات کا شکریہ ادا کیے بغیر ختم کریں جن کی سر پرستی، تعاون کے بغیر ہم اس کام کو اس مرحلہ تک نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اس حوالہ سے ڈاکٹر خواجہ اکرام الدین، ڈائرکٹر کونسل برائے فروغ اردو زبان کا بے حد ممنون ہوں جن کی خصوصی دلچسپی سے یونانی طب میں اشاعت کا سلسلہ جاری ہے، ڈاکٹر محمد خالد صدیقی، سابق ڈائرکٹر جنرل سی سی آر یو ایم کا شکریہ بے حد ضروری ہے، جن کی ہدایت، سر پرستی اور گراں قدر تعاون سے کام پایہ تکمیل کو پہنچا، ڈاکٹر آفتاب احمد صدر شعبہ علم الادویہ، جامعہ ہمدرد نئی دہلی کے تعاون کا ذکر بھی ضروری ہے، جنھوں نے ہمدرد میں علم الادویہ سے متعلق پی جی تحقیق کی تفصیل عنایت فرمائی۔

تذکرہ ضروری ہے ڈاکٹر ارشد علی، لکچرر شعبہ علم الادویہ تکمیل الطب کالج لکھنؤ کا جن کے مشوروں، رہنمائی اور تعاون سے متعلق اداروں میں علم الادویہ میں پوسٹ گریجویٹ تحقیق پر معلومات کی حصولیابی آسان ہوئی اور ہمیں بات کرنی ہے ڈاکٹر حامد الدین لکچرر شعبہ علم الادویہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن بنگلور کے خصوصی تعاون کی جن کی وجہ سے مالیگاؤں، پونہ اور حیدر آباد میں ادویہ کی تحقیق تک ہماری رسائی ممکن ہوسکی۔

بات اپنے بیٹے جناب نعمان رؤف کی جنھوں نے انٹرنیٹ سے ہمیں طبی شخصیات کے بائیوڈاٹا اور طبی مواد ڈھونڈھ ڈھونڈ کر دیے اور دوسرے بیٹے ڈاکٹر احسان رؤف ایم ڈی اسکالر شعبہ معالجات اجمل خاں طبیہ کالج، علی گڑھ جن کی محنتوں سے ہمیں ادویہ کی بہت سے غیر معروف اور نامعلوم کتابوں سے واقفیت ہوئی۔

اخیر میں اپنی شریک حیات سیما خاتون کا جنھوں نے اس کام میں مصروفیت کی وجہ سے میری سخت کلامی اور خانگی معاملات سے عدم دلچسپی کے ماحول میں تعاون دیا اور اپنے پوتے یحیٰ نعمان کا جو بیچارا میری مصروفیت کی وجہ سے ڈانٹ برداشت کرتا رہا۔ کیا لکھا ہے کیسا لکھا ہے، اس کا فیصلہ ناظرین کو کرنا ہے ہم اس گزارش کے ساتھ بات ختم کرتے ہیں کہ ابھی آنے والے مصنف کے لیے بہت کچھ کرنے کے کام باقی ہیں۔

حکیم سید محمد حسان نگرامی
عقب مدح گنج پولس چوکی سیتاپور روڈ، لکھنؤ

ماقبل بقراط ادویہ کے ارتقائی مراحل

بقراط کے بعد کی ادویاتی پیش رفت پر قلم اٹھانے سے پہلے ضروری ہے کہ ماقبل بقراط دواؤں کے حوالہ سے گفتگو کر لی جائے کیونکہ اثر اندازی اور اثر پذیری کے بغیر قدیم روایات نہ تو ماضی کا حصہ بنائی جاسکتی ہیں اور نہ ہی جدید روایات کے جنم لینے کی بات آگے بڑھتی ہے۔ قدرت کا یہ دستور ہے کہ گردش ایام کے ساتھ قدیم تہذیبیں اپنا جلوہ بکھیر کر ماضی کا حصہ بن جاتی ہیں۔ اور ان کی جگہ نئی تہذیبیں اپنے نئے رنگ وروپ میں اقوام وتہذیب کی علامت بن جاتی ہیں۔ دیکھا جائے تو یہی سب کچھ طبی تاریخ کے ساتھ بھی ہوا مصر، چین، ایران قدیم، ہند، دجلہ وفرات کے درمیان سرگرم عمل سمیری تہذیب، یونان قدیم سب اپنے اپنے وقت میں نہایت اہم رول ادا کر کے ایک ایک کر کے دنیا سے رخصت ہوگئیں اور نئے انداز، نئے اسلوب میں نئی تہذیبیں منظر عام پر آئیں تاہم ان قدیم تہذیبوں اور پہلے کی اقوام کی سرگرمیوں کے اثرات بعد کی تہذیبوں پر بھر پور محسوس کیے جاتے رہے۔ طب کا تعلق چونکہ براہ راست بقاء صحت سے ہے لہٰذا یہاں یہ اثرات زیادہ موثر انداز میں دیکھے گئے ہم چاہے دجلہ وفرات کے درمیان علاقہ کی تہذیب کی بات کریں یا بابل ونینوا کی، یونان، مصر وروم کا جائزہ لیں یا عہد جاہلی کے تاریک دریچے سے آفتاب اسلام کی ضوفشانی کی ایک دوسرے کی اثر پذیری اور اثر اندازی کو نظر انداز نہیں کر سکتے یہی

وجہ ہے کہ خدائے صحت کے ذریعہ علاج و معالجہ سے شروع ہونے والی طب کی داستان اسقلی بوس کے معبد ساس سے ہوتے ہوئے اہرام مصر، قیاس، تجربہ اور حیل (ٹوٹکے) سے آزمائی ہوئی دوائیں اگرچہ ایک طرف مخصوص ٹھیکہ داران ملت سے وابستہ نظر آتی ہیں تو دوسری طرف مصری بردی نوشتوں میں مذکورہ روزمرہ کے امراض کے لیے مفید دوسری اور اسقلی بوس کی عصیٰ میں خطمی کا استعمال اور سانپ کی علامت ہمیں کہیں نہ کہیں محض روحانیت پر منحصر نہ رہ کر ادویاتی تاثیرات کا پیغام بھی سناتی ہیں۔ تاہم ایسا نہیں ہے کہ اس عہد میں سب کچھ دعا و تعویذ اور گنڈوں تک محدود تھا۔ بقراط سے کوئی 15 سو سال پہلے کے طبیب اور افلاطن الطبیب کے شاگردوں کی فنی مہارت اور یحییٰ نحوی کے مطابق محض قیاس اور تجربہ پر مشتمل طبی کتابوں کا نذر آتش کیا جانا اور بقراط، جالینوس، روفس، زکریا رازی، نوح القمری کی تصانیف میں قدیم اطباء کے حوالوں سے یحییٰ نحوی کے بیان کی تصدیق ہمیں ایک نئی دعوت فکر پر مجبور کرتی ہے جس کے بعد اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ بقراط 460 سے ق کی طب بطور خاص دواؤں کے افعال و خواص، ان مرکبات کی تیاری اور ہرمس دوم کے ذریعہ اس میدان کی طبی پیش رفت کا پتہ دیتی ہے۔

یہ ایک علمی سانحہ ہے کہ ہم تک ماقبل بقراط کی طبی تصویر کتابی شکل میں نہیں پہنچ سکی تاہم مستقبل کی تحقیق سے امید کی جاسکتی ہے کہ ابھی بہت سے پردے اٹھنے باقی ہیں جن کے بعد بقراط سے پہلے کی طبی تصویر اور زیادہ واضح انداز میں نظر آسکتی ہے۔

4000ق م

قدیم خشتی تختیاں

بنیادی طور سے تقریباً 4000ق مسیح سے ہی خشتی تختیوں میں لکھنے کا حوالہ ملتا ہے۔ لیکن ان کے فنی طور سے استعمال کی تاریخ کا آغاز زیادہ تر مؤرخین کے نزدیک سمیری قوم سے ہوتا ہے۔ یہیں سے ان تختیوں پر (جنہیں ان کی زبان میں پک ٹوگرامس/Pictograms کہا جاتا ہے) مضامین، قوانین، شعروشاعری اور حیوانات ونباتات سے متعلق معلومات لکھنے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے بعد میں مصر میں اسی طرح کی تختیاں بنا کر ہیروگرافس (Hierographs) کا نام دیا گیا۔ اسی کے آس پاس چین میں بھی پک ٹوگراف سے ملتی جلتی تختیوں کے موجود ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ یہی آگے چل کر لاطینی دنیا میں ویج رائی ٹنگ (Wedge Writing) کے نام سے ملتی ہے۔

قدیم سمیری تہذیب کے حوالہ سے مختلف قصوں اور کہانیوں سے آراستہ ان تختیوں میں زمانہ قدیم کے بھیانک سیلاب کی نشاندہی ہوتی ہے جسے جل گا مے ش (Gilgamesh) کا نام دیا گیا ہے۔

ان تختیوں پر سب سے پہلے جن دواؤں کے استعمال کا ذکر ملتا ہے ان میں دہی، پیاز، لہسن اور بکری کے گوشت کا تذکرہ شامل ہے۔

حوالے بتاتے ہیں کہ آگے چل کر پندرہ سے زائد مختلف زبانوں میں تحریر کی گئی یہ تختی تختیاں مختلف زبانوں اور قوموں میں سماجی اور تمدنی لین دین کا ذریعہ بنیں۔

بغداد میں دستیاب زیادہ تر تختیاں اپنے دور کے ادب، لغات (Dictionaries) اور علم نجوم سے متعلق معلومات پر مشتمل ہیں ان قدیم تختیوں کے علاوہ تارتاری ٹکیاں (Tartaria Tablets) سب سے قدیم سمجھی جاتی ہیں۔ ان کی قدامت کے ثبوت کے طور پر ان ٹکیوں کے آس پاس برآمد ہڈیوں پر کاربن کی موجودگی کو پیش کیا جاتا ہے جو ساڑھے پانچ ہزار سال ق م کا پتہ دیتی ہے۔ تاہم چونکہ مستقل آگ لگنے کی وجہ سے ان تختیوں پر کاربن موجود نہیں ملا۔ اس لیے اس دعویٰ کو کوئی مضبوطی حاصل نہیں ہو سکی۔

حوالہ جات

1. Black, Jermy Allen, George, Andrew, A0 Concise Dictionary of Akkadians, P. 415 بحوالہ وکی پیڈیا۔
2. Guisepi, Robert Anthony, F. Roy Willis (2003), Ancient Sueria, International World History Projet.
3. Hayes, Jeffery, Cuneiform Ancient History Encyclopedia N. I. March-2011

1500 ق م

مصری بردی نوشتے

قدیم مصر میں طبی معلومات کے اہم ذریعہ کی حیثیت سے آج بھی ان بردی نوشتوں کو اہمیت حاصل ہے۔ یہ پتھر اور نرکل سے تیار کیے گئے کاغذ پر لکھی گئی دستاویز ہے جس میں قدیم مصر کی تمام تہذیبی سماجی خاص طور سے طبی پیش رفت کی تفصیل ملتی ہے۔

ان میں سب سے اہم اے بے رس طبی بردی نوشتہ (Eberus Medical Papyros) سب سے قدیم بھی ہے اور اسی میں معلومات بھی زیادہ ہیں اسی حوالہ سے اس کی تفصیل نذر قارئین ہے۔

ایک تحقیق کے مطابق حضرت عیسیٰ سے پندرہ سو سال پہلے لکھا گیا ہے اور ایک حوالہ کے مطابق یہ دراصل ایک قدیم بردی نوشتہ کی نقل ہے جسے ساڑھے 3 ہزار سال ق م لکھا گیا تھا یہ اہم نوشتہ لیپزک یونیورسٹی کی لائبریری میں محفوظ ہے۔ یہ 110 صفحات کے رول پر مشتمل ہے اس کی لمبائی تقریباً 20 میٹر ہے۔

اس میں 700 جادوئی اور طبی فارمولوں کا ذکر ہے ایک باب دل کی تشریح سے متعلق ہے اس کے علاوہ دوسرے اعضاء کی تشریحی معلومات درج کی گئی ہیں۔

جہاں تک ادویہ کا تعلق ہے اس میں قبض کے لیے ایک نسخہ میں گائے کا دودھ، شہد کو ابال کر پینے پر ایک نسخہ ملتا ہے کپڑوں کو خراب ہونے سے محفوظ رکھنے کے لیے بلی کی چربی کو مفید بتایا گیا ہے۔ موت سے بچنے کے لیے پیاز کے عرق کو شراب میں ملا کر پلانے کی بات ملتی ہے۔

مارٹن لیوی نے اپنے مضمون میں ابتدائی عراق (Mesopotamia) کے حوالہ سے سیمیرین اور اکادمی خشتی تختیوں کا ذکر کرتے ہوئے دو ٹکسٹ کتابوں کا ذکر کیا ہے ان کے مطابق یہ تختیاں 2 سے 3 ہزار صدی ق م لکھی گئی ہیں۔ (1) لک سی کل ٹسٹ (2) میڈیکل ٹسٹ

ہوا یہ کہ 3 ہزار سال ق م میں بابلیوں نے مے سوپوٹے میا کے نشیبی علاقوں میں آباد سمیری قوم پر فتح کر کے قبضہ کر لیا یہ قوم اکادتھی ان کی بول چال کی زبان قاناسی می ٹک (Semetic) تھی اس قوم نے جلد ہی سمیری تہذیب اختیار کر لی ان لوگوں نے یہاں کی خشتی تختیوں کو سمجھنے کے لیے سمیری زبان سیکھی اور ان کی اصطلاحات کے ترجمے کیے اس نام میں خاص طور سے مفردات ادویہ کی تفصیل حاصل کی گئی اگر چہ ادویہ کی تقسیم ان کی ماہیت کے اعتبار سے نہیں کی گئی تھی تاہم ادویہ کے خواص کے اعتبار سے ان کی تقسیم بھی منصوبہ بند تھی مثال کے طور سے خضاب (Dyes)، مسہل (Purgative)، اناج (Cereals)، پھل (Fruits)، منوم (Narcotics)، زہر (Poision) نوعیت کی دوائیں موجود تھیں اس حوالہ سے افیون، کھیرا، حنظل، لفاح، انڈوں، انگور، سیب شراب، مٹر، تل، آلوسن نام کی دواؤں کا تذکرہ 2200 قبل مسیح لکھی گئی سمیری خشتی تختیوں میں درج ہے ان دواؤں کو بھگو کر، ابال کر استعمال کرنے کی ہدایت پر مشتمل 20 سے زائد نسخے لکھے گئے ہیں۔

حوالوں میں ملتا ہے کہ شراب کو دوا کے طور پر اور دوا کے ساتھ استعمال کرنے کا سلسلہ سمیری عہد میں بہت زیادہ رائج تھا اس کے علاوہ پوٹاشیم نائٹریٹ کو دافع تعفن (Antiseptics) کے طور پر کثرت سے استعمال کیا جاتا تھا۔ تاریخ مارٹن لیوی نے سمیری قرابادین (Sumarian Pharmacopea) کا بھی تذکرہ کیا ہے ان کی تحقیق کے مطابق سمیری تہذیب میں امراض کا

علاج دواؤں سے زیادہ ہوتا تھا اسی کے برخلاف مصر میں سرجری (جراحت) کو زیادہ ترجیح دی جاتی تھی۔

ادویہ کے علاوہ اس دور میں خوشبوئیات کا استعمال بھی عام تھا اس حوالہ سے پھولوں سے عرق کشید کرنے کے مختلف طریقے ملے۔ وج سے عرق بنانے کی تفصیل دلچسپ انداز سے لکھی گئی ہے۔

یہ اتفاق رہا کہ یونانی، سریانی، عبرانی (Hebrew) آرمیائی (Aramic) عربی اور اکادی ادب کے مابین لین دین کی زیادہ معلومات ملیں تاہم یہ طے ہے کہ یونانی طب نے قدیم مے سے پوٹو میا، پھر بابل ونینوااور مصر، سے بھرپور اثرات قبول کیے۔

1300ق م

علم الادویہ پر دستیاب قدیم ترین علمی سرمایہ

علم الادویہ پر دستیاب قدیم ترین سرمایہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی 1300 سال قبل مسیح میں عہد بابلی سے منسوب کتاب الفلاحۃ النبطیہ قدیم ترین دستاویز ہے ڈاکٹر احمد عیسیٰ نے پیرس میں اسی قدیم کتاب کی صرف چند اجزاء کی موجودگی کی نشاندہی کی ہے لیکن کولسن کی تحقیق کے مطابق اس نے اس کتاب کا مکمل نسخہ قسطنطنیہ کی لائبریری میں دیکھا ہے۔ اس کے مطالعہ کے حساب سے یہ کتاب بنیادی طور سے بابلی طبیب قوثائی کی تالیف ہے ڈاکٹر کولسن کے مطابق موجودہ کتاب من وعن (As it is) اس کتاب کا عربی ترجمہ اس نے یہ بھی وضاحت کی ہے قوثائی کا عہد حضرت مسیح کی پیدائش سے 1300 پہلے کا ہے۔

بعد میں یہی کتاب مختلف شکلوں میں تبدیل ہوتی ہوئی کتاب الفلاحہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس اہم کتاب کے ماٰخذ اور مشمولات کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کتاب میں اکثر قدیم بابلی اطباء کی کتابوں کے حوالوں سے استفادہ کیا گیا ہے جن میں بطور خاص ماشی سورانی کے شاگرد کی کتاب قوثائی، کتاب ازونائی بابلی، کتاب صغریب، کتاب

طاشری بابلی، کتاب عنکبوثا وصینا ثا، کتاب کاماش، کتاب ابن اسکولنا ساکینہ روئی کے نام اہم ہیں۔

مشتملات سے ادویہ میں اس دور کی ارتقائی تصویر کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے (جس کی تفصیل ابن وحشیہ کے بیان میں کی گئی) اس طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ طب یونانی میں علم الادویہ پر دستیاب علمی سرمایہ کا انحصار عہد بابلی کے طبیب قو ثائی ق م 1300 پر ہی ہے بعد کی تفصیلات بنیادی طور سے اس مآخذ کی ترجمان ہیں۔

چوتھی صدی ق م

بقراط

وفات384ق م

ابوالطب بقراط برصغیر کے جزیرہ اناصول میں واقع ایک مقام فو (جسے یونانی میں کاس Cos کہتے ہیں) کا باشندہ تھا۔ اس کا باپ ہیراکلی دیس Heracldes اپنے عہد کا نامور طبیب تھا۔طبی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے اپنے زمانہ کے مشہور اسکول روذس،قیندس اور مدرسہ فو سے بھی استفادہ کیا۔اس کے اساتذہ میں دیمقراطیس اور جارجیاس کے نام اہم ہیں۔طبی تعلیم کی تکمیل کے بعد درس وتدریس وعلاج ومعالجہ میں مصروف رہا مختلف دور دراز علاقوں کے سفر بھی کیے۔چونکہ بقراط تجربہ اور قیاس دونوں پر بغیر مشاہدہ کیے علاج کا قائل نہیں تھا اس لیے اس کی بہت مخالفت ہوئی لیکن بقراط اپنے نظریہ پر اٹل رہا اور اپنی محنت اور دست شفا اور کلیات پر گہری نظر کی وجہ سے وہ بلندیوں پر چڑھتا چلا گیا اسے مشرق ومغرب دونوں میں یکساں مقبولیت وشہرت حاصل ہوئی اس کا تیار کردہ معاہدہ بقراط آج کے جدید کالجوں میں بھی باعث تقلید ہے۔

اس کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے جھاڑ پھونک اور خدائی روحوں کے علاج میں پھنسی طب کو ایک فن کا درجہ دیا اس نے بتایا کہ انسانی جسم خون، صفراء، سودا، اور بلغم سے مرکب ہے اور اس میں کمیاتی Quantitative یا کیفیاتی Qualitative عدم توازن Imbalance کی وجہ سے مرض پیدا ہوتا ہے۔

کلیاتی مباحث کے علاوہ بقراط نے علاج و معالجہ و تشخیص میں بھی نئے زاویے قائم کیے اس کی کتاب فصول بقراط اس حوالہ سے اہم دستاویز ہے۔ سرجری کے لیے آپریشن ٹیبل اور مریضوں کے معائنہ کے لیے میز اسی کی ایجاد ہے۔ اس کے تشریحی کارنامے آج بھی زیر مطالعہ ہیں۔ بحیثیت مصنف بقراط کا مقام بہت بلند ہے اس کی تصانیف کی تعداد میں اختلاف ہے یہ تعداد 200 سے 280 تک پہنچتی ہے۔ تشریح، منافع الاعضاء، کلیات طب، بحران، جراحت، مختلف امراض کے علاج، حفظان صحت، فصد و حجامت، ادویہ سبھی موضوع میں اس کی تصانیف ملتی ہیں جالینوس اور اس کے بعد کے اطباء نے بقراط کی تصانیف کے ترجمے اور تشریحات لکھیں۔

اغذیہ اور ادویہ کے حوالہ سے کتاب الحیوان، کتاب الامراض الحارہ، کتاب الاغذیہ کے حوالے متقدمین کی کتابوں میں ملتے ہیں۔ خاص طور سے زکریا رازی کی الحاوی اور ابن بیطار کی کتاب الجامع لمفردات میں بقراط کے حوالے کثرت سے نقل کیے گئے ہیں نمونہ کے طور پر چند دواؤں سے متعلق بقراط کی تحریریں پیش ہیں۔

کمثری ناشپاتی کے بارے میں لکھتے ہیں:

ناشپاتی سرد خشک اور قابض ہے، نرم، پختہ اور شیریں ناشپاتی گرمی اور تری پیدا کرتی ہے اور دست آور ہوتی ہے ناشپاتی سے غذائیت سیب سے زیادہ حاصل ہوتی ہے اور یہ زود ہضم بھی ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات ابن بیطار)

دودھ کے بارے میں بقراط نے بڑی تفصیلی معلومات پیش کی ہیں۔

لکھتے ہیں: دودھ کی مختلف صفات مختلف حیوانوں، مختلف عمروں، مختلف غذاؤں نیز جانور کی محنت اور قرب زمانہ ولادت کے اعتبار سے ہوتی ہے۔ اختلاف کی بنیاد بھی اس اعتبار سے ہے دودھ کا استعمال غذائی ہے یا دوائی، اس کے علاوہ مختلف جسموں پر مختلف اثرات کے اعتبار سے

صفات مرتب ہوتی ہیں کیونکہ بعض لوگوں کو دودھ بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے چاہے وہ خوب زیادہ دودھ پی لیں لیکن بعض لوگوں میں ایسا نہیں ہوتا۔اس کے علاوہ اچھے اور برے دودھ کی پہچان میں جانور کی کھال کے پتلے ہونے، بالوں کے کم ہونے یا بالوں کے جھڑنے وغیرہ کی بڑی اہمیت ہے۔ اس طرح چارہ نہ کھانا بیماری کی نشانی ہے اس لیے کمزور جانور کے دودھ سے پرہیز کرنا چاہیے تاہم اسہال کی غرض سے پلایا جاسکتا ہے، کیونکہ پتلے جانور کا دودھ تیزی سے گزر جاتا ہے۔

آگے لکھتے ہیں: سفید جانور کا دودھ قوت کے اعتبار سے ضعیف ہوتا ہے کیونکہ سفید جانور خود بھی ضعیف ہوتا ہے۔ سیاہ جانور کا دودھ قوی اور عمدہ ہوتا ہے لیکن دیر ہضم ہوتا ہے۔ موسم ربیع کا دودھ زیادہ مرطوب اور پتلا ہوتا ہے، اور گرمی کا گرم وخشک اور عمدہ ہوتا ہے کیونکہ ان دنوں روغن والے اناج اگتے ہیں۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

اس کے علاوہ دودھ سے متعلق اور لمبی بحث حوالوں میں پڑھی جاسکتی ہے۔ بہر حال اس اقتباس سے بقراط کے مدلل انداز بیان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج1 ص24
2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی / برق ص141
3 تاریخ الاطباء والفلاسفہ، اسحٰق بن حنین ص161
4 تاریخ علم تشریح، حکیم سید ظل الرحمن، ص137
5 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص87-76
6 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار / حکیم یوسف / حکیم سید محمد حسان، ص197، ص230
7 Frontiers of Medicine, P. 36
8 Jaggi, O.P., History of Medicine, P. 803

ثاوٗفرسطس

وفات 372ق م

ثاوٗفرسطس چوتھی صدی ق م کا بڑا ماہر علم نباتات تھا ارسطو اور افلاطون سے علم وحکمت سیکھا اس نے پودوں اور ان کے خواص پر مشتمل کئی کتابیں لکھیں اس کی کتابوں کے عربی اور لاطینی ترجمے بھی ہوئے افسوس کہ اس عظیم ماہر نباتات کے بارے میں زیادہ تفصیل نہیں مل سکی۔ اس کی ایک کتاب کا انگریزی ترجمہ The Ophrastus Enquiry into Plants کے نام سے اے ایف ہارٹ نے لندن سے شائع کیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں:

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص106
2 اردو ترجمہ اخبار الحکما، قفطی/ جیلانی ص165
3 تاریخ الاطبا، حکیم غلام جیلانی، ص425
4 M. Levi Early Arabian Pharmacology. P. 26

ارسطوطالیس

وفات 367ق م

ارسطوطالیس نیقوماخس کا بیٹا تھا طب اور فلسفہ میں مہارت کی وجہ سے اسے آج بھی عظمت واحترام حاصل ہے شہنشاہ اسکندر کے والد فیلبس کا طبیب رہا۔ علم نحو، طب، علم ہیئت اور فلسفہ میں خاص طور پر ایک مخصوص نظریہ کی وجہ سے افلاطون نے اپنے ادارہ اقادیمیا میں بلایا یہاں اسی نے اہم علمی خدمات انجام دیں، فن تشریح میں اس کی اختراعی جدوجہد کا ذکر حوالوں میں ملتا ہے۔ پتھروں، علم حیوانات اور علم نباتات کے حوالہ سے ابن بیطار نے اس کے حوالے لکھے ہیں۔

367ق م میں وفات پائی۔

بحیثیت مصنف ارسطو کا مقام بہت بلند ہے 25 سے زائد کتابیں براہ راست یا بلاواسطہ طبی مضامین سے متعلق ہیں۔

اغذیہ اور ادویہ کے حوالہ سے اس کی کتاب الحیوان، کتاب طبائع الحیوان، کتاب فی النبات، کتاب فی تدبیر الغذاء اور کتاب الاحجار اس کی اہم تصانیف ہیں، ابن بیطار نے کتاب الجامع لمفردات میں اس کے حوالے نقل کیے ہیں چند دواؤں سے متعلق اس کے اقتباسات بطور نمونہ پیش ہیں۔

بادزہر سے متعلق لکھتے ہیں: سنگ بادزہر مختلف رنگوں کا ہوتا ہے بعض کا رنگ خاکستری ہوتا ہے، بعض پر دھبے ہوتے ہیں، بعض گہرے سبز اور بعض گہرے سفید ہوتے ہیں، ان میں سب سے عمدہ زرد، اس کے بعد خاکستری، اس کے بعد خراسانی جسے اہل خراسان خراسانی کہتے ہیں جس کے معنی حجر السم کے ہیں، چین، ہندوستان اور شرقی میں ملتا ہے۔ اس سے ملتے جلتے اور بہت سے پتھر ملتے ہیں جن کی تاثیر اس سے الگ ہے۔ انھیں میں سے مرمری اور بلوری ہیں جن کی وجہ سے بادزہر کی شناخت بہت مشکل ہے، حالانکہ یہ پتھر دیکھنے میں نہایت عمدہ اور چھونے میں نرم ہوتے ہیں۔

بادزہر اس کی ماہیت کی تفصیل سے ارسطو کے اسلوب بیان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

بادزہر نباتی اور حیوانی زہروں، کیڑوں مکوڑوں کے کاٹنے میں نصف گرام سفوف بنا کر کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس طرح زہریلے اثرات میل اور پسینہ کے ذریعہ خارج ہوجاتے ہیں اور زہر کھانے سے موت نہیں ہوتی۔

اس پتھر کو تعویذ کی طرح یا انگوٹھی بنا کر پہننے یا منہ میں رکھ کر چوسنے سے زہروں کے اثرات ختم ہوجاتے ہیں اور اس کی انگوٹھی کو بچھو، کیڑے مکوڑوں، تیلنی مکھی اور زیٹور جیسے اڑنے والے کیڑے کے زہر سے حفاظت رہتی ہے۔ 85 ملی گرام بادزہر کا سفوف کالے سانپ اور دوسرے سانپ کے منہ میں ڈالنے سے سانپ مرجاتے ہیں۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

بسد اور مرجان کی علامات فارقہ کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بسد اور مرجان دونوں ایک ہی پتھر ہیں فرق یہ ہے کہ مرجان جڑ اور بسد اس کی شاخ ہے مرجان کھوکھلا اور سوراخ دار ہوتا ہے اور بسد درخت کی ٹہنیوں کی طرح شاخ در شاخ پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ دونوں کو بطور سرمہ لگانے سے آنکھوں کے درد میں فائدہ ہوتا ہے۔

(کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص86

2 طبقات الاطباء، ابن جلجل، ص7

3 اردو ترجمہ، اخبار الحکما، جمال الدین قفطی / برق، ص57

4 الفہرست، ابن ندیم، ص83

5 تاریخ علم تشریح، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص157

6 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص232

7 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص102-97

پہلی صدی عیسوی

اندروماخس کبیر

وفات بعد 68

اندروماخس پہلی صدی عیسوی کا نامور طبیب تھا، باپ، بیٹے دونوں کا ایک ہی نام تھا باپ کے نام کے ساتھ کبیر اور بیٹے کے نام کے ساتھ صغیر کا نام حوالوں میں ملتا ہے۔ اندروماخس کبیر کے بارے میں صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ 54 سے 68 تک نیرو بادشاہ کا طبیب رہا، تریاق اندروماخس اس کی ایجاد ہے دواسازی سے متعلق ایک اور رسالہ کا حوالہ ملتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص 23-21

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی / برق، ص 112

3 Wikipedia, the free Encyclopedia

دیسقوریدوس

وفات70

ادویہ مفردہ کا پہلا مصنف دیسقوریدوس عین زربہ (جو آج کل ترکی میں ہے) کا باشندہ تھا حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ فوجی جرنل کی حیثیت سے اس نے مختلف مقامات کا دورہ کیا اسی دوران اسے وہاں کی جڑی بوٹیوں سے دلچسپی ہوئی۔ جہاں جہاں گیا دواؤں سے متعلق معلومات وہاں کے باشندوں سے دریافت کیں۔ پودوں کی تصویریں بنائیں۔ان کے علاقائی (Regional) نام معلوم کیے۔لوگوں سے پوچھ پوچھ کے دواؤں کے خواص لکھے اور پھران پر تجربہ بھی کرتا رہا۔ اس بات کی تصدیق دیسقوریدوس کی کتاب میں دواؤں کے بیانیہ سے ہوتی ہے اس نے اکثر دواؤں کے لیے لکھا ہے کہ میرے تجربہ سے یہ صحیح نہیں ہے۔اس طرح ایک شاندار تصنیف وجود میں آئی اس کے بارے میں صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ وہ شہنشاہ امپراطور کی فوج میں جرنل تھا اور 90 عیسوی کے آس پاس انتقال ہوا۔ جمال الدین قفطی نے بقراط کی کئی کتابوں کی شرحیں اس سے منسوب کی ہیں۔کتاب السمائم بھی اس کی اہم کتاب ہے۔

کتاب الحشائش کا فنی اور تکنیکی مطالعہ

دیسقوریدوس کی کتاب الحشائش کے کئی اور نام حوالوں میں ملتے ہیں اسے ہیولی علاج الطب اور کتاب الادویۃ المفردہ بھی کہتے ہیں ادویہ مفردہ میں سب سے اولین کتاب ہے یونانی زبان میں لکھی گئی اس کتاب کے دوبار عربی میں ترجمے ہوئے پہلی بار دارالسلام بغداد میں دوبارہ اندلس (اسپین) میں تمام اولین مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مفردات ادویہ میں اسی کتاب کو آگے کے مصنفین نے بنیاد بنایا ہے۔

یحیٰی نحوی نے دیسقوریدوس راس کل دواء مفردلکھ کراس کی تجرباتی کوششوں کا اچھے انداز سے اعتراف کیا ہے اسحٰق بن حنین نے ان کی سیاحی اور بےانتہا سفروں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عوام نے اس کا نام ازداش نبادیش رکھ دیا تھا جس کے معنی بےحد سفر کرنے والے کے ہوتے ہیں۔دیکھا جائے یہی اس کی فطرت اور عادت اس کی شہرت اور عظمت کا سبب بنی۔ ماہیت کے

پیش نظر دنیا کی بہت سے زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے انگریزی میں گریک ہربل آف ڈائس کورائڈس اور عربی میں کتاب الحشائش کے نام سے اس کے تراجم میری نظر سے گذرے ہیں۔

عربی ترجمہ کے بارے میں ابن جلجل نے لکھا ہے اس کا پہلا ترجمہ اصطفن بن باسیل نے دارالسلام بغداد میں کیا تھا بعد میں اسے حنین بن اسحٰق نے اور زیادہ فصیح انداز میں پیش کیا اور یونانی ناموں کے عربی مترادفات میں اضافے کیے۔ اس سلسلہ میں حسدائے بن بشروط متوفی 970 اور نقولا راہب کی خدمات بھی اہم رہیں۔

کتاب الحشائش کے مشمولات

کتاب 5 مقالات پر مشتمل ہے۔ اخیر میں دو مقالات حیوانات سے متعلق ہیں غالباً اس کے یہی مقالات کتاب الحیوان کے نام سے بھی حوالوں میں ملتے ہیں۔ 500 دواؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے فنی نقطۂ نظر (Technical Point of View) سے ادویہ سے متعلق تمام عنوانات شامل ہیں جن میں ماہیت (Habitat)، افعال وخواص، مقدار خوراک اور مضر و مصلح کا تفصیلی تذکرہ شامل ہے۔

پہلے مقالہ میں خوشبودار ادویہ (Aromatics)، مصالحہ جات (Spices)، روغنیات (Oils) اور صمغیات (Gums) کا ذکر کیا گیا ہے۔ دوسرے مقالہ میں حیوانات، ان سے حاصل ہونے والی رطوبات، حبوب (Cereals) گھریلو اناج، ہری سبزیوں (Green Vegetables) اور تیز ذائقہ والی سبزیوں اور دواؤں کی تفصیل ہے۔ تیسرا مقالہ دواؤں کی جڑوں کی ماہیت اور خواص، خاردار پودوں تخم اور زہریلی دواؤں پر مشتمل ہے۔ چوتھے مقالہ میں سرد و گرم قے آور (Emetics) اور دست آور (Purgative) کے ساتھ دوائی اعتبار سے مفید زہروں کا بیان ہے۔ پانچواں مقالہ انگور، شربتوں اور معدنی دواؤں (Mineral Drug's) پر مشتمل ہے۔

کتاب الحشائش کے مشتملات (Contents) سے متعلق تفصیلی معلومات ہمیں رابرٹ ٹی گنتھر کے انگریزی ترجمہ گریک ھربل آف ڈائس کورائڈس سے ملتی ہے جس میں مترجم اور اس کے ساتھیوں نے دواؤں کے نباتی نام (Botanical Name) اور فیملی کا بیان کر کے

مطالعہ کو بہت آسان بنا دیا ہے۔ ابن بیطار کے اردو ترجمہ اوران میں مذکورہ ادویہ کے نباتی ناموں کو لکھتے وقت راقم السطور کو اس سے بڑی مدد ملی۔ واضح رہے کہ سی.سی.آر.یو.ایم. نے ابن بیطار کی چاروں جلدوں کا ترجمہ شائع کیا ہے۔ ڈاکٹر احمد عیسیٰ بک نے چند دواؤں کی فہرست پیش کی ہے جس میں عربی دواؤں کے سامنے یونانی نام لکھے گئے ہیں چند نام بطور نمونہ درج ہیں:

ایلو (صبر)	Aloe
زراوند	Aristolochia
اوسوبوس (زوفا)	HysoPos
اسطوخودوس	Stocechas
ثومس (حاشا)	Thymos
ایدیدسمن (نعنع)	Edyosomon
مارن (مرماخور)	Maron
مولو (حرمل)	Moly
سلفیون (انجدان)	Silphium
راوند	Rea
آلوسن (مذہب الکلب)	Alyssum
غلوقیون (ماہیثا)	Glocium
خلبانی (قنہ)	Chalbani

ان ناموں سے اندازہ ہوتا ہے کہ اصل یونانی ہمارے پاس کن ناموں سے پہنچے۔ سچائی یہ ہے کہ عربوں کے ماہرین علم لغت اور اطبا کی محنت جن سے ہمیں ان دواؤں سے مستفید ہونے کا موقعہ ملا ورنہ ان تک پہنچنا آسان نہیں تھا۔

مختلف کتب خانوں میں کتاب الحشائش کے مخطوطات

اس کا ایک مخطوطہ جس کے نام کے ساتھ ھیولی الطب فی الحشائش والسموم درج ہے ایا صوفیا لائبریری میں 3704 نمبر پر دستیاب ہے۔ مترجم اسطفن بن باسیل ہیں۔ 5 کتابوں پر

مشتمل اس مخطوطہ کی سن کتابت پانچویں صدی ہجری ہے اسی کتب خانہ میں ایک اور مخطوطہ ہے جس میں آخر کے صرف 3 مقالات ہیں اور سن کتابت ساتویں ہجری ہے۔

اس کے دوسرے مخطوطہ میں شروع کے 4 مقالات ہیں۔ 155 اوراق پر مشتمل ایک اور مخطوطہ احمد بن ثالث کی لائبریری میں محفوظ ہے اس میں مقالات ہیں کتابت ابو یوسف تہام بن موسیٰ بن یوسف موصلی کی ہے سن کتابت 632ھ ہے یونانی سے سریانی میں اس کا ترجمہ حنین بن اسحٰق نے کیا ہے عربی مترجم مہران بن منصور بن مہران ہیں۔

احمد ثالث کی لائبریری میں ایک اور مخطوطہ ہے جس میں 7 مقالے ہیں اور 2147 نمبر پر دستیاب ہے۔ اس کا فارسی ترجمہ علی بن شریف حسینی نے کیا ہے۔

ہندوستان میں اس کے مخطوطات خدا بخش پٹنہ، ہمدرد دہلی میں موجود ہیں۔ خدا بخش کا نسخہ 222 اوراق پر مشتمل ہے اس نسخہ کی تصحیح حنین بن اسحٰق نے کی ہے اس کا ہینڈلسٹ نمبر 2189 ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ الاطباء، اسحٰق بن حنین، ص 9
2 طبقات الاطباء، ابن جلجل، ص 61
3 اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی، ص 83
4 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ج اول ص 35
5 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، ج ا ص 154
6 فہرست مخطوطات الطب اسلامی، احسان اوغلی، ص 235
7 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص 55
8 تاریخ طب از ابتداء تا عہد حاضر، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 115
9 طب اسلامی برصغیر میں، ص 4

دوسری صدی عیسوی

روفس افسسی

وفات بعد 117

روفس الکبیر دوسری صدی عیسوی کا ممتاز طبیب تھا، یونان کے شہر افسس کے باشندہ ہونے کی وجہ سے اس کے نام کے ساتھ افسسی کا اضافہ کیا جاتا ہے، اس کے عہد کے بارے میں صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ اس نے شاہ تراجان رومانی 117-98 کے عہد میں مدرسہ اسکندریہ سے طبی تعلیم حاصل کی، بقراط کے بعد جالینوس روفس کو سب سے زیادہ اہمیت دیتا تھا، علم تشریح، علاج و معالجہ، علاج بالتدابیر، علم الجراحت، حفظان صحت، ادویہ مفردہ اور ادویہ مرکبہ میں یکساں مہارت تھی۔ ایک اندازہ کے مطابق 117 تک زندہ تھا۔ 60 سے زائد تصانیف اس کی یادگار ہیں۔ علم تشریح میں اس کی عظمت کا تذکرہ حکیم سید ظل الرحمٰن نے بڑی تفصیل سے کیا ہے۔

اغذیہ اور ادویہ کے حوالہ سے کتاب اللبن، کتاب السموم، کتاب الاطعمہ، کتاب الشراب، مقالۃ فی السداب، مقالۃ فی الادویۃ القتالۃ، مقالۃ فی التین، مقالۃ فی ادویۃ الکلی اوالمثانہ اہم ہیں اس کی کتابوں کے حوالے زکریا رازی کی الحاوی اور المنصوری اور نوح القمری کی غنی منی میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

جبن (پنیر) کے بارے میں لکھتے ہیں:

پنیر بلغم پیدا کرنے کے ساتھ پیٹ میں جلن پیدا کرتا ہے، پیاس لگاتا ہے اس کے کھانے سے کھٹی ڈکاریں آنے لگتی ہیں۔ لیکن ہضم ہونے کے بعد اس سے غذائیت اچھی حاصل ہوتی ہے۔ دودھ سے بنا ہوا پنیر پنیر مایہ سے اچھا ہوتا ہے، تازہ کہنہ سے اور بریاں کیا ہوا تازہ سے عمدہ ہوتا ہے، مردار سنگ کے زہر کو ختم کرتا ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

دودھ کے بارے میں روفس کا خیال ہے:

دودھ کے اندر روغنیت ہوتی ہے جو حرارت کو جلد مشتعل کرتی ہے اسی لیے پیاس لگاتی ہے، دودھ سوداوی اخلاط اور اعضاء کے تعطل میں سب سے بہتر غذا ہے،، یہ زہروں کے لیے تریاق ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ زہر ہضم ہونے سے قبل دودھ جسم میں سرائت کر جاتا ہے۔
(کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج 1 ص 57

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی / برق، ص 164

3 الفہرست، ابن ندیم، ص 421

4 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، ج ا ص 160

5 تاریخ علم تشریح، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 198

6 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 140-136

7 Wikipedia, the free Encyclopedia

8 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم یوسف/حکیم سید محمد حسان نگرامی، ج ا ص 394

9 حوالہ سابق، ج 4 ص 228

سورانوس افسسی

وفات بعد 138

سورانوس افسسی یونان کے شہر افسس کا رہنے والا تھا اسی نسبت سے اسے افسسی کہا جاتا ہے، مدرسہ اسکندریہ سے وابستہ رہا، میتھوڈک (Methodac) اسکول کا اہم نمائندہ تھا، سوڈا کے مطابق مناندر (Menandar) اور شاہ تراجان اور ہادی ران (138-98) کے عہد میں بحیثیت طبیب اس کی بڑی شہرت تھی، تاریخ، علم الجراحت، امراض نسواں اور دواسازی میں اس نے کئی کتابیں لکھیں، علم تشریح میں اس کی ایجادات کا ذکر تاریخ علم تشریح میں تفصیل سے ملتا ہے۔

مفردات کے حوالے سے جالینوس نے دواسازی سے متعلق اس کے دو رسالوں کا ذکر کیا ہے اس کی کتابوں میں سورانوس کے حوالے ملتے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص40

2 اردو ترجمہ، اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی / برق، ص282

3 تاریخ علم تشریح، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص200

4 Wikipedia, the free Encyclopedia

سوناخس

سوناخس یونان کے شہر ایتھنز کا مشہور طبیب تھا۔ دواؤں کی ماہیت، شناخت اور دواسازی میں بڑی مہارت تھی اس کے بارے میں زیادہ تفصیلات نہیں مل سکیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص43

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص566

جالینوس

وفات183

جالینوس برصغیر ایشیا کے شہر پرکامون کا باشندہ تھا، یہ شہر آج کل ترکی میں برگاما (Bergama) کے نام سے آباد ہے، ابتدائی علوم اپنے والد ایلی اس تو خون سے حاصل کیے۔ ایلی اس تو خون اپنے عہد کے ممتاز طبیب، ماہر تعمیرات اور بڑے فلسفی تھے۔ حوالوں میں ملتا ہے کہ 19 برس کی عمر سے ہی اس نے بقراط کی کئی کتابوں کا تفصیلی مطالعہ شروع کر دیا تھا اس نے بقراطی نظریات کی تصدیق و تکذیب کے لیے مختلف علاقوں کے سفر بھی کیے۔ آخر میں اسکندریہ بھی گیا بعد میں اپنے وطن واپس آیا یہاں اس نے سرجری کے شاندار کارنامے انجام اس طرح تشریح و جراحت میں شہرت حاصل کی۔ تشریح اور جراحت کے علاوہ اس نے ادویہ، اغذیہ، علاج و معالجہ اور حفظان صحت میں خصوصی پیش رفت کی۔ 161 کے آس پاس جالینوس روم آیا یہاں اس نے اہم معالجاتی خدمات انجام دیں۔ اسی دوران مطالعہ اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رہا 183 میں وفات پائی۔ بحیثیت مصنف جالینوس کا مقام بہت بلند ہے ادویہ، تشریح، منافع الاعضاء، علم الجراحت، طبی کلیات، امراض و علاج، اور غذاؤں پر اس کی تصانیف میں مورخین کا اختلاف ہے بہر حال ایک حوالہ کے مطابق اس کی تعداد 140 سے زائد ہے۔

ادویہ کے موضوع پر کتاب ترکیب الادویہ، کتاب الادویہ التی یسھل، کتاب الادویۃ المقابلۃ للادواء، کتاب التریاق الی مغلیا، کتاب التریاق الی قیصریہ، تفسیر کتاب الغذاء الابقراط، کتاب الادویۃ المکتوبہ، کتاب الادویۃ المنقیہ اور کتاب الادویۃ المفردہ میں براہ راست ادویہ مفردہ اور ادویہ مرکبہ سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

اس کی کتاب ترکیب الادویہ سترہ مقالات پر مشتمل ہے اس میں مرکب دواؤں کا ذکر ہے۔ کتاب کے دو حصے ہیں پہلا حصہ کا عنوان کتاب فی ترکیب الادویہ علی الجمل والاجناس ہے جس میں ادویہ کی جنس کا تذکرہ ہے دوسرے حصہ کا نام فی ترکیب الادویہ بحسب المواضع ہے اس میں مقامات کے اعتبار سے تاثیرات ادویہ کا جائزہ لیا گیا ہے۔

جالینوس اور علم الادویہ

مفرد اور مرکب دواؤں کے سلسلہ میں جالینوس کو خصوصی امتیاز حاصل ہے یہ صرف اسلیے نہیں کہ اس نے ادویہ پر بہت سی کتابیں لکھیں بلاشبہ یہ بھی ایک اہم کام ہے دراصل جالینوس کو عبقریت اس کے تجرباتی ذوق تحقیق اور دور دراز علاقوں کے سفر نے وہاں کے باشندوں سے ادویہ کی تاثیرات کی معلومات پھر ان پر طبی کلیات کی روشنی میں تجربات۔یہی چیز جالینوس کو دوسرے اطباء سے ممتاز بناتی ہے۔

مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جالینوس نے بڑی محنت سے یہ معلومات قلمبند کیں۔زکریا رازی کی الحاوی ا، اور ابن بیطار کی کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ، میں ایک ایک دوا کے لیے جالینوس کے تجرباتی اور مشاہداتی سفر اس کے ثبوت ہیں۔

ذیل میں پیش کی گئی مثالوں سے اسکی مزید تصدیق ہوتی ہے۔حرشف دوا کی افادیت کے سلسلہ میں لکھتا ہے کہ اسکی جڑ کو شراب کے ساتھ پکا کر پینے سے بدبو، پیشاب کی کثرت، اسی طرح بغل اور پورے جسم کی بدبو زائل ہو جاتی ہے، اسی حوالہ سے لکھتا ہے کہ یہ افعال اس بات کی دلیل ہیں کہ اس کا مزاج دوسرے درجہ کہ انتہا اور تیسرے درجہ کی ابتداء میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔اس بیانیہ سے جالینوس نے افعال کے ذریعہ دوا کا مزاج متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔

ایک دوسری دوا حزاز الصخر کے ذیل میں لکھتا ہے۔

اس کے اندر سردی پیدا کرنے کی قوت ہوتی ہے۔یہ پتھریلی اور نمناک زمینوں میں پیدا ہوتا ہے اس پر شبنم گرتی ہے مذکورہ خاصیت کی وجہ سے گرم ورم کا زائل کرنا حیرت انگیز نہیں ہے، جہاں تک اس دوا کے خون کے بند کرنے کی خاصیت ہے جیسا دیسقوریدوس نے لکھا ہے اس سلسلہ میں میرا کوئی تجربہ نہیں ہے۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ ادویہ پر تجربہ کرنے کے بعد ہی اس کی تاثیر بیان کرتا تھا۔خار خسک کے اجزا کے ترکیب کے بارے میں وہ تجرباتی مشاہدہ کرتے ہوئے لکھتا کہ ایک پودا ہے جس کی ترتیب میں مرطوب جوہر کم اور خشک زیادہ شامل ہوتا ہے اس کے باوجود اس کا مزاج سرد وتر ہے۔خشکی میں پائے جانے والے جوہر ارضی اور پانی کے اندر اگنے

والے خارخسک میں جو ہر مائی زیادہ ہوتا ہے۔2حضض نام کی دوا کی مختلف قوتوں کا تجزیہ اس طرح کرتا ہے،''اسکے اندر متضاد قوتیں ہوتی ہیں ایک قوت تو اس کی گرم اور ملطف ہوتی ہے دوسری سرد وخشک ہوتی ہے چنانچہ یہ دوا اپنی اسی قوت کی بناء پر کسی قدر قابض ہوتی ہے''۔

اس تجزیہ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جالینوس نے محض آنکھیں بند کر کے دواؤں کے افعال نہیں بیان کیے بلکہ ان کی قوت اور اس کے تناظر میں ان کے افعال سے کلیاتی بحث کی ہے۔

اسی طرح حماض کے بارے میں جالینوس کا بیان ہے کہ " پھیکے حماض میں کسی قدر محللہ ہوتی ہے اور ترش میں قوت رادعہ اور محللہ ساتھ ساتھ پائی جاتی ہیں، تخم حماض میں ترش قوت قبض نمایاں طور سے موجود ہوتی ہے اسی لیے آنتوں کے زخموں کو زائل کرنے کے لیے اور اسہال شکم میں نفع بخش ہے۔

حمام کے بارے میں جالینوس کا ایک تجرباتی مشاہدہ ملاحظہ فرمائیں:

متقدمین اطباء کے سر کے شگاف میں کبوتر کا خون استعمال کیا ہے میں نے سر کے شگاف میں خون کی جگہ روغن گل ٹپکایا ہے اور مفید پایا ہے، مگر مریضوں میں اسے کوئی نقصان ہوتا نظر نہیں آیا۔ روغن گل میں چونکہ خون کی سی حرارت موجود ہوتی ہے اس لیے میں نے یہ سمجھا کہ شگاف مذکور میں خون کی صرف حرارت ہی مفید ہوتی ہے نہ اس کی کوئی قوت بھی پائی جاتی ہے اس لیے سر کے شگاف میں روغن سے علاج کرنا بہتر ہے۔

حی العالم کے بارے میں لکھتا ہے" حی العالم کی چھوٹی اور بڑی دونوں قسمیں کسی قدر خشکی پیدا کرتی ہیں ان دونوں قسموں کا کوئی خاص مزہ نہیں ہوتا کیونکہ دونوں میں جو ہر مائی کثرت سے موجود ہوتا ہے۔

سرو کی تاثیرات کے حوالہ سے جالینوس کلیاتی ماہیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

سرو کے اندر حدت اور تلخی اس قدر ہوتی ہے کہ کسی طرح کی چبھن اور حرارت پیدا کیے بغیر تاثیر قبض کو جسم کی گہرائی تک پہنچا دیتی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کی گرمی اور خشکی پیدا کرنے والی دوائیں جسم کی گہرائی میں جذب مادہ کو ختم کرنے کے ساتھ جسم کی دوسری رطوبات کو بھی ختم کر دیتی ہے۔ایک اور دوا اسقوطن کے افعال کے بارے میں یہ بیان جالینوس کی کلیاتی گرفت اور ادویہ

سکے مطالعہ کی تصدیق کرتا ہے۔

سمقوطن کے اندر متضاد قوتیں پائی جاتی ہیں چنانچہ یہ اپنی قوت قاطعہ کے باعث ممکن ہے کہ سینہ و پھیپھڑے میں رکی ہوئی پیپ کا تنقیہ کر دے اور اس کے اندر کسی قدر قوت ... بھی ہوتی ہے۔ اس کے اندر ایک تیسری خاصیت بھی ہوتی ہے، یعنی اس کے اند. حار رطو... اور معتدل حرارت پائی جاتی ہے جس کے باعث اسکا مزہ شیریں اور خوشبودار ہوتا ہے اس کا چبانے سے پیاس زائل ہو جاتی ہے۔

ان مثالوں سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ جالینوس نے ادویہ کے سلسلہ میں کس قدر عقل و قیاس، مبادیات مزاج اور متضاد قوتوں کو سامنے رکھ کر ان کے مزاج، ذائقہ اور تاثیرات معلوم کی ہیں جس کی وجہ سے اس کی انفرادیت آج بھی برقرار ہے، کہیں کہیں یہ چاشنی داؤد انطاکی کے یہاں ملتی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ ص89

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء قفطی/برق، ص185

3 الفہرست، ابن ندیم، ص288

4 طبقات الاطباء، ابن جلجل، ص41

5 تاریخ علم تشریح، حکیم سید ظل الرحمن، ص228-202

6 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص135-118

7 انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا، ص285

8 ڈکشنری آف سائنٹفک بائیوگرافی، ج6 ص228

9 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم یوسف/حکیم سید محمد حسان نگرامی، ج2 ص40، 68،55،46،43

10 الحاوی الکبیر، ابوبکر محمد بن زکریا رازی، جلد20، 21 دائرۃ معارف اسلامیہ حیدر آباد۔

11 کتاب الجامع لمفردات ... ضیاالدین عبد اللہ بن احمد الاندلسی المالقی المعروف
بابن بیطار (اردو ترجمہ)، ... دہلی۔
12 کتاب الجامع لمفردات ... ابن بیطار جلد 2 صفحہ 40
13 حوالہ سابق، جلد 2 صفحہ 43۔
14 حوالہ سابق جلد 2 صفحہ 46۔
15 حوالہ سابق جلد صفحہ 51
16 حوالہ سابق جلد 2 صفحہ 68
17 حوالہ سابق، جلد 2 صفحہ 73
18 حوالہ سابق جلد 2، صفحہ 91
19 حوالہ سابق جلد 2 صفحہ 32
20 حوالہ سابق، جلد 3 صفحہ 78
21 تذکرہ اولی الالباب، داؤد انطاکی، مکتبہ ملتزمہ جامع ازہر مصر

تیسری صدی عیسوی

اھرن القس

اھرن القس تیسری صدی عیسوی کا ممتاز طبیب تھا۔ علم الادویہ میں خصوصی مہارت تھی۔ کناش کے نام سے سریانی میں ایک کتاب لکھی۔ ماسرجیس نے اس کا عربی میں ترجمہ کیا تھا۔ یہ کتاب 30 مقالات پر مشتمل ہے، بقول ابن ابی اصیبعہ ماسرجیس نے دو مقالوں کا اضافہ کیا ہے۔

زکریا رازی کی الحاوی اور ابن بیطار کی کتاب الجامع لمفردات میں اس کے حوالے ملتے ہیں ایک اقتباس بطور نمونہ نقل کیا جا رہا ہے۔

بزرقطونا (اسپغول) کی افادیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

غم کو دور کرتا ہے، مروڑ، پیچش اور دردسر میں فائدہ مند ہے۔ فرج (شرم گاہ) اور آنتوں کی خشونت کو زائل کرتا ہے، ایک خیال یہ بھی ہے کہ یہ سدّوں کو کھولتا ہے سینہ اور منہ کی خشونت کے لیے مفید ہے، معدہ کی جلن کم کرتا، اس کو پیس کر نہیں کھانا چاہیے کیونکہ پسا ہوا اسپغول نقصان دہ ہوتا ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص ۱۵۱

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی، برقی، ص 125

3 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم یوسف/حکیم سید محمد حسان نگرامی،

سندھشار ہندی

سندھشار تیسری صدی عیسوی کا مشہور طبیب تھا۔ ادویہ میں اس کی خصوصی مہارت تھی اس کے بارے میں زیادہ تفصیلات نہیں ملیں۔ ابن ابی اصیبعہ نے صرف نام کا تذکرہ کیا ہے۔ الحاوی مولفہ زکریا رازی اور کتاب الجامع لمفردات مولفہ ابن بیطار میں ادویہ سے متعلق اس کے نمونے ملتے ہیں۔

لہسن سے متعلق اس کا اقتباس بطور نمونہ پیش ہے۔

ریاح، نسیان، دمہ، کھانسی، کمر کے درد، دیدان شکم میں فائدہ مند ہے، منی کو بڑھاتا ہے چنانچہ جن لوگوں کو کثرت جماع کی وجہ سے منی کی کمی ہوجاتی ہے انھیں فائدہ کرتا ہے۔ بواسیر، دستوں، کنٹھ مالا، دق اور حمل دودوھ پلانے کے زمانے میں اس کا استعمال مضر ہے۔

چرک ہندی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ لہسن اندھے پھوڑوں کے لیے بہت مفید ہے، قولنج اور عرق النساء میں فائدہ مند ہے، پھوڑے پھنسیوں کو توڑنے کے لیے اسے پانی اور دودھ میں اچھی طرح پکا کر لگاتے ہیں۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم یوسف/حکیم سید محمد حسان نگرامی، ج 1 ص 379

ابو جریج راہب

ابو جریج راہب تیسری صدی کا ممتاز طبیب اور معالج تھا۔ ادویہ مفردہ میں خصوصی مہارت تھی۔ ابن بیطار نے اپنی کتاب الجامع لمفردات میں بہت سے دواؤں کے بیان میں اس کے اقتباسات کو شامل کیا ہے۔ بطور نمونہ چند اقتباس نقل کیے جا رہے ہیں۔

افتیمون کے بارے میں لکھتے ہیں: سب سے عمدہ افتیمون وہ ہے جس کی بو تیز ہوتی ہے اور رنگ شوخ ہوتا ہے اور اسے اقریطش نامی شہر سے درآمد کرتے ہیں۔

(کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

بسفائج کے سلسلہ میں ابو جریج کا خیال ہے یہ گردہ اور مثانہ کے زخموں میں مفید ہے اس کو بطور ضماد لگانے سے پھوڑوں میں نضج آجاتا ہے، بھون کر کھانا کھانسی میں مفید ہے، کچا دست آور ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص156

2 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم یوسف/حکیم سید محمد حسان نگرامی، ج1 ص97

3 حوالہ سابق، ج1 ص23

عیسیٰ بن قسطنطین

ابو موسیٰ، عیسیٰ بن قسطنطین اپنے عہد کا نامور طبیب تھا۔ کتاب الادویہ المفردہ اور کتاب فی البواسیر اس کی قلمی یادگار ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص159

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص 1، 6

اطنوس آمدی

اطنوس آمدی اپنے عہد کا ممتاز طبیب اور معالج تھا، اس کی ایک کناش قلمی یادگار ہے جس میں مفردات کی ہیت اور خواص بھی بیان کیے گئے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص159

2 Muslim Contribution in Pharmacy, P. 6

چوتھی و پانچویں صدی عیسوی

اوریباسوس

وفات بعد 403

اوریباسوس چوتھی صدی عیسوی کا نامور طبیب تھا۔ شاہ جولین کا درباری طبیب تھا بعض مورخین نے اسے جالینوس کے پہلے کا طبیب بتایا ہے لیکن کامپبل کی تحقیق کے مطابق اس کا عہد 326-403 کا تھا۔ کتاب الی ابنہ اسطاث، کتاب مزاج الاحشاء، کتاب السبعین اور کتاب الادویۃ المستعملہ اس کی قلمی یادگار ہیں۔

مفردات کے حوالہ سے اس کی کتاب الادویۃ المستعملہ اہم تصنیف ہے، زکریا رازی نے الحاوی اور ابن بیطار نے کتاب الجامع لمفردات میں اس کے حوالے نقل کیے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج1 ص103

2 اریبین میڈیسن، ڈونالڈ کامپبل، ج1 ص11

3 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، ج 1 ص 219

4 تاریخ علم تشریح، حکیم سید ظل الرحمن، ص 231

5 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 140

6 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم یوسف/حکیم سید محمد حسان نگرامی، جلد چہارم

فیلغریوس

فیلغریوس پانچویں صدی کا ممتاز طبیب اور عظیم مصنف تھا۔ علاج و معالجہ پر اس کی تصانیف 20 سے زائد ہیں، ذیابیطس، عرق النساء، نقرس، قولنج، یرقان، قوباء، امراض لسان پر اس کے اقتباسات ذکریا رازی نے الحاوی میں کثرت سے نقل کیے ہیں۔

الکناش الصغیر کے ایک حصہ میں اس نے ادویہ مفردہ کا تفصیلی ذکر کیا ہے اس کے علاوہ امراض کے علاج کے ذیل میں مفردات اور مرکبات سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص 158

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی/ برق، ص 355

3 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 146

چھٹی صدی عیسوی

القھلمان

وفات

القھلمان غالباً چھٹی صدی عیسوی کا طبیب تھا، ادویہ مفردہ میں خصوصی مہارت تھی اس کے بارے میں زیادہ تفصیلات نہیں ملیں۔ ابن ابی اصیبعہ نے اس کی کسی تصنیف کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن ادویہ کے حوالہ سے زکریا رازی کی الحاوی اور ابن بیطار کی کتاب الجامع لمفردات میں اس کے حوالے ملتے ہیں۔

بطخ کے گوشت کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ اس کا گوشت دوسرے پرندوں کے مقابلہ میں زیادہ دیر ہضم ہوتا ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

فطر (کھمبی) کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس کی سرخ قسم مہلک ہوتی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص159

2 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم یوسف حکیم ... امی، ج1ص254

3 حوالہ سابق، ج4ص193

سرجیوس راس عینی

وفات536

سرجیوس مترجم کے حوالہ سے اس کا نام بہت اہم ہے، راس ... نا باشندہ تھا اسی نسبت سے اس کے نام کے ساتھ راس عینی لکھا جاتا ہے۔ مدرسہ اسکندریہ سے ... زبان سیکھی۔ یونانی سے سریانی زبان میں بہت سے ترجمے کیے ابن ابی اصیبعہ نے اسے سب سے پہلا مترجم لکھا ہے اس کی بہت سی کتابیں مدرسہ جندی شاپور کے طبی نصاب میں شامل رہیں۔ 536 میں وفات پائی۔ کتاب فی الاستسقا، کتاب فی مفردات الادویہ اور کتاب فی ترکیب الادویہ اس کی اہم کتابیں ہیں۔

ادویہ کے حوالہ سے آخری دو کتابوں کے حوالے زکریا رازی کی الحاوی میں ملتے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص159

2 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، ج1ص215

3 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص148

ساتویں صدی عیسوی

طب نبوی کی ادویہ — ایک جائزہ

طب نبوی کے مطالعہ میں عہد نبوی میں طب اور طب کے تعلق سے نبوی تعلیمات وہدایات کو عام طور سے ایک ساتھ ملا کے دیکھا جاتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ عہد نبوی کی طبی پیش رفت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ (632-571) کے دوران عرب اطباء کی فنی صلاحیت اور طبی نظریات کا زیادہ دخل نہیں تھا اس کے برخلاف طب نبوی کے دائرہ میں قرآن، احادیث اور مذکورہ میوہ جات، مشروب، ادویہ اور غذاؤں کی تفصیل آتی ہے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر کمال سامرائی کی یہ بات درست ہے کہ عرب اطباء کے یہاں علاج ومعالجہ کا بالکل سادہ اور آسان طریقہ رائج تھا۔ وہاں یونانی کے فلسفہ اور حکمت کا دخل بہت کم تھا تاہم عمل کی اور حجامت کے ذریعہ علاج ہوتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ حارث بن کلدہ اور ابی رمثہ تمیمی کے ذریعہ علاج ومعالجہ کی کوشش اپنے طور سے اہم تھیں۔

عہد نبوی میں طب وقائی، بقاصحت کے لیے احتیاطی تدابیر، جسم اور مکان کی طہارت، طبی تعلیم کے حصول کی ترغیب، علاج ومعالجہ میں ماہر طبیب کا انتخاب جیسے عنوانات سے طب نبوی کی جامعیت کا پتہ چلتا ہے۔

ادویہ کے حوالہ سے 70 دواؤں اور غذاؤں کے سلسلہ میں رسول اکرمؐ کی احادیث اور شہد، زنجبیل، انار جیسی چیزوں کے لیے قرآنی آیت ایک علاحدہ مطالعہ کو دعوت دیتی ہیں۔ ادویہ نبویہ کے حوالے سے ہمیں طب نبوی کی کتابوں میں اثمد، چاول، ہلیلہ، بیگن، انڈے، پیاز، خربوزہ، کچی اور پکی کھجور، بنفشہ، انجیر، لہسن، ثرید، اسپندانہ، اخروٹ، کلونجی، حلوہ، میتھی، مہندی، جنگلی تلسی، لوکی، چرائتہ، خرفہ کا ساگ، انار، ریحان، منقی، سرکہ، زیتون، ستو، بہی، سنا، صعتر، تل، مسواک، گھی، صبر، شہد، عجوہ، عود ہندی، عنبر، انگور، مسور، فاغیہ، قثاء، کدو، گنا، کافور، پیلو، برگ نیل، کماۃ، کرفس، دودھ، گوشت، کندر، آب زم زم، مرزنجوش، مسک، نرجس، چونا، ہریسہ، زعفران اور کاسنی کے بارے میں اہم ہدایات ملتی ہیں جن کی افادیت کی تصدیق روز بروز سائنسی تحقیقات سے ہورہی ہے۔ افسوس کہ ادویہ کی کتابوں میں اس کا ذکر بہت محدود ہے اسی خیال سے طب پر میری ایک جامع کتاب زیرتکمیل ہے انشاءاللہ جلد منظرعام پر آئے گی۔

اس طور پر طب نبوی میں مذکورہ غذاؤں اور دواؤں کی افادیت مزید مستحکم ہوگی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عہد مامون کی طبی وفلسفیانہ کتب کے تراجم، ایک تحقیقی مطالعہ، عشرت اللہ خاں، ص 26

2 مختصر التاریخ الطب العربی، ڈاکٹر کمال سامرائی، ج 1 ص 336

3 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 179-159

حکیم الزمان عبدالمنعم جلیانی

وفات 615

حکیم الزمان ابوالفضل عبدالمنعم بن عمر بن عبداللہ بن حسان اندلس کا ممتاز طبیب تھا۔ امراض چشم کے علاج میں خصوصی مہارت تھی اندلس سے شام آیا پھر یہیں قیام رہا ملک ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب کے دربار سے بھی وابستہ رہا۔ 615 میں وفات پائی۔

تعالیق فی الطب اور صفات الادویہ المرکبہ اس کی طبی تصانیف ہیں۔
ادویہ کے حوالے سے صفات الادویہ المرکبہ سے مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص630
2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص482

ابن اثال

ابن اثال عہد اموی (744-680) کا ممتاز طبیب تھا اور یہ خاص طور سے زہروں سے متعلق اس کی معلومات بہت اہم تھیں حضرت معاویہؓ جب دمشق کے حاکم بنے تو ابن اثال کو طبیب مقرر کیا گیا تھا۔ حوالوں میں ملتا ہے کہ زہروں سے واقفیت کی وجہ سے وہ کئی حکمرانوں کے سیاسی رقیبوں کے کام تمام کرنے میں معاون رہا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص172-171
2 طب العرب اردو ترجمہ اربین میڈیسن براؤن/ نیر واسطی، ص18
3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص3
4 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص180-179

فولس الاجانیطی

فولس الاجانیطی ساتویں صدی کا ممتاز معالج اور مصنف تھا، علم الجراحت میں خصوصی مہارت تھی۔ حوالوں میں ملتا ہے کہ اس نے براکوٹومی کیا تھا۔ کتاب علل النساء اور الکناش فی الطب

اس کی اہم قلمی یادگار ہیں اس کی کئی کتابوں کے لاطینی تراجم ملتے ہیں۔ زکریا رازی نے اس کی کتابوں کے حوالے الحاوی میں کثرت سے نقل کیے ہیں 615 سے 690 کے عہد میں زندہ رہا۔

ادویہ کے حوالہ سے اس کی کتاب الکناش فی الطب میں ماہیت، شناخت اور خواص ادویہ کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج 1 ص 220

2 الفہرست، ابن ندیم، ص 48

3 اربین میڈیسن، دونالڈ کامپبل، ج 1 ص 12

4 مختصر التاریخ الطب العربی، ج 1 ص 220

5 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 144

آٹھویں صدی عیسوی

خالد بن یزید

وفات 704

ابوالہاشم خالد بن یزید بن معاویہ اموی عہد کا نامور ماہر علم الکیمیا تھا طب یحییٰ دیلمی سے حاصل کی، فن کیمیا مریانوس رومی سے سیکھا۔ کیمیادانی کی وجہ سے ادویہ کی تیاری اور ان کے عرقیات کشید کرنے کے حوالہ سے خالد بن یزید کی خدمات بہت اہم ہیں۔ یونانی کتابوں کے ترجمہ کے لیے اس کی کوششوں کا تذکرہ حوالوں میں ملتا ہے۔ ڈاکٹر کمال سامرائی نے ۱۰ تصانیف کے نام لکھے ہیں۔ ابن جلجل نے ادویہ نباتیہ میں اس کی مہارت کا تذکرہ کیا ہے۔

فن کیمیا میں رسالۃ فی الکیمیا کا مخطوطہ رضا لائبریری رام پور میں محفوظ ہے۔ اس کے علاوہ فردوس الحکمت فی الکیمیا کے مخطوطات بیروت اور قاہرہ کے کتب خانوں کی زینت ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 طبقات الاطباء ابن جلجل، ص 67

2. عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص 485

3 الفہرست، ابن ندیم ص354
4 کشف الظنون، حاجی خلیفہ، 1784
5 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی/ برق، ص11
6 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، ج1 ص296
7 اسٹڈیز ان عربک اینڈ پرشین لٹریچر، ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی، ص13
8 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص186-185

تیاذوق

وفات 708

تیاذوق عہد اموی کا نامور طبیب تھا۔ علم الادویہ، حفظان صحت اور علاج و معالجہ میں بڑی مہارت تھی اسی وجہ سے حجاج بن یوسف ثقفی نے اسے اپنا طبیب خاص بنایا تھا۔ 708 عیسوی میں 90 برس کی عمر میں وفات پائی۔

کناش، کتاب ابدال الادویہ، الفصول فی الطب اس کی اہم تصانیف ہیں ادویہ اور معالجہ کے حوالہ سے زکریا رازی کی الحاوی، نوح القمری کی غنی منی اور ابن بیطار کی کتاب الجامع لمفردات میں اس کے حوالے ملتے ہیں۔

ابدال ادویہ کے سلسلہ میں اس کے اقتباس پیش ہیں:

بسباسہ کا بدل اس کا دو تہائی جائفل ہے، کچھ لوگوں کے مطابق اس کا ہم وزن جائفل اس کا بدل ہے۔ بورق کارمنی کا بدل اس کا ڈیڑھ گنا نطرون ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج179
2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی/ برقی ص105

3 تنقیحات طب العرب، نیر واسطی، ص210

4 کتاب الحاوی، زکریا رازی

5 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم یوسف/حکیم سید محمد حسان نگرامی، ج1 ص235

6 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص179-177

ماسرجویہ بصری

وفات730

ماسرجویہ بصری اموی عہد کا نامور طبیب تھا۔ مدرسہ جندی شاپور میں طب کی تعلیم حاصل کی بعد میں بصرہ آ کر کامیابی سے مطب کرتا رہا بہت سے مؤرخین نے اسے اولین مترجم لکھا ہے۔ ابن ابی اصیبعہ کے مطابق زکریا رازی کی الحاوی میں جہاں یہودی لکھا ہے اس سے ماسرجویہ ہی مراد ہے۔ 730 میں وفات پائی۔ کناش، کتاب ابدال الادویہ، کتاب الغذاء اور کتاب فی امراض العین اس کی قلمی یادگار ہیں۔

اغذیہ اور ادویہ کے حوالہ سے کتاب ابدال الادویہ اور کتاب الغذاء اہم ہیں زکریا رازی نے اپنی کتاب الحاوی میں اور ابن بیطار نے کتاب الجامع لمفردات میں اس کے حوالے شامل کیے ہیں۔

بوزیدان کے بارے میں لکھتے ہیں:

اس کا مزاج گرم ہے یہ دوا منی کو بڑھاتی ہے، صفراء کو براہ دست باہر نکالتی ہے خصیوں کے لیے مضر ہے رائی اس کا مصلح ہے مقدار خوراک 7 گرام ہے۔

(کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

جنطیانا کے بارے میں لکھتے ہیں:

تین گرام جنطیانا شہد میں ملا کر کھلانے سے حیض اور پیشاب کھل کر آتا ہے۔ زہریلے جانوروں کے کاٹے کے مقام پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

جند بید ستر کے بارے میں لکھا ہے:

اس کے کھانے یا نیم گرم لگانے سے جسم کی رطوبت میں گرمی پیدا کرتا ہے۔ رحم کے اندر ٹھنڈی ریاحوں کے بھر جانے میں کپڑے کے ٹکڑے میں رکھ کر حمول کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بچھو کے کاٹے کے لگانے سے درد کم ہو جاتا ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج232
2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی / برق، ص325
3 طبقات الاطباء، ابن جلجل، ص61
4 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج8 ص167
5 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، ج1 ص305
6 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص184-183

جورجس بن جبرئیل

وفات بعد 752

جورجس بن جبرئیل خلیفہ منصور عباسی کا طبیب خاص تھا یونانی سے عربی میں طبی کتابوں کے مترجم کی حیثیت سے اس کی شہرت ہوئی۔ خلیفہ منصور کے یہاں بڑی عزت، شہرت و دولت کمائی۔ 752 کے بعد وفات پائی۔

ادویہ کے حوالہ سے کناش اس کی قلمی یادگار ہے۔ حنین بن اسحٰق نے اس کا سریانی سے عربی میں ترجمہ کیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص186
2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص467

ابوالحکم

وفات بعد 756

ابوالحکم عہد اموی کا نامور طبیب تھا۔ امیر معاویہ اور عبدالملک بن مروان کے دربار سے وابستہ رہا۔ ادویہ میں اسے خصوصی مہارت تھی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص175
2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص104

اصبغ بن یحییٰ

وفات

اصبغ بن یحییٰ عہد اموی کا ممتاز طبیب تھا، خلیفہ ناصر، اموی، اندلس کے دربار سے وابستہ رہا۔ اپنے کامیاب معالجہ کی وجہ سے عوام وخواص میں مقبول تھا۔ حب انیسون اس کا مشہور مرکب ہے۔ ادویہ کے موضوع پر اسی مرکب کی وجہ سے شہرت حاصل ہوئی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص835

خلیل بن احمد

وفات 786

ابوعبدالرحمٰن خلیل بن احمد بن عمرو بن تمیم فراہیدی آٹھویں صدی کے نامور عالم لغت تھے۔ سیبویہ، اصمعی اور نضر بن شمیل جیسے علماء کے درس میں شریک رہے۔ عروض، نحو اور علم لغت پر

دس کتابیں لکھیں۔ فائیت العین اور کتاب العین نام کی کتابوں میں نباتات کے ناموں کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے۔ 74 سال کی عمر میں 786 میں انتقال ہوا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، دکتور احمد عیسیٰ بک، ص 20

صالح بن بہلہ

صالح بن بہلہ عباسی عہد کا ممتاز معالج تھا۔ ادویہ مفردہ پر اسے خصوصی مہارت حاصل تھی۔ خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ میں اس کے علاج کا ذکر حوالوں میں ملتا ہے۔ بعض مورخین نے اسے طبی کتابوں کا مترجم لکھا لیکن نام کی نشاندہی نہیں ہوسکی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج 2 ص 32
2 تنقیدات وتشریحات طب العرب، حکیم نیر واسطی، ص 168
3 خلافت عباسیہ اور ہندوستان، قاضی اطہر مبارک پوری، ص 384
4 ہماری طب میں ہندوؤں کا ساجھا، حکیم عبداللطیف فلسفی، ص 13
5 اسٹڈیز ان اربک اینڈ پرشین لٹریچر، ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی، ص 39
6 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 205-204

کنکہ ہندی

کنکہ ہندی آٹھویں صدی کا ممتاز طبیب تھا۔ طب کے علاوہ علم ہیئت، علم نجوم اور فلسفہ

میں بھی مہارت ۔ ادویہ کی شناخت کے حوالے سے تاریخ میں اس کو اہم مقام حاصل ہے۔
امراض چشم، مانیا اور اختناق الرحم پر اس کی تصنیف قلمی یادگار ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج2 ص32

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی/ برق، ص365

3 خلافت عباسیہ اور ہندوستان، قاضی اطہر مبارک پوری، ص383

4 عربک اینڈ پرشین میڈیکل لٹریچر، ڈاکٹر زبیر صدیقی، ص39

5 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص136-140

منکہ الہندی

منکہ ہندی عہد عباسی میں ہندوستان سے بغداد آنے والا زبان وطب کا ممتاز طبیب تھا، خلیفہ ہارون رشید نے اسے ایک لا علاج مرض کے علاج کے لیے بلایا۔ اس کے علاوہ عربی، فارسی اور سنسکرت میں مہارت کی وجہ سے وہ بیت الحکمت میں ترجمہ کے کام سے بھی وابستہ رہا، منکہ نے چانا کیہ کی زہروں سے متعلق کتاب کا سنسکرت میں ترجمہ کیا اور اس کا فارسی میں ترجمہ کیا، اس کے علاوہ ادویہ کے ناموں سے متعلق ایک کتاب کا ترجمہ کیا جس کا نام کتاب اسماء عقاقیر الہند رکھا گیا۔ اس کے علاوہ چرک اور سشرت کے ترجمے بھی اس کے اہم کارنامے ہیں۔

ادویہ کے حوالہ سے تفسیر اسماء عقاقیر الہند اور کتاب السموم کے علاوہ سشرت میں جراحیات مفید ادویہ سے متعلق حصے اہم یادگار ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج2 ص33

2 نزھۃ الخواطر، حکیم سید عبدالحئی، ج1 ص60 .

3 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص202-201

نویں صدی عیسوی

ادویہ کی کاشت تحفظ اور ذخیرہ اندوزی سے متعلق

عربوں کی پیش رفت

دواؤں کے ناموں کے تعین اور ان کی اصطلاحات میں عربوں کے کارنامے

عربی ادب و زبان کی فصاحت، سلاست او روانی، آسان ادائیگی اور اس کے عام فہم ہونے کی خصوصیات کا اثر صرف ادب برائے ادب تک محدود نہیں رہا بلکہ ادب برائے زندگی کے مقصد کے تحت دیگر علوم کے ساتھ طب پر بھی خصوصی توجہ رہی۔ خاص طور سے ادویہ کے ناموں کے تعین، ان سے متعلق اصطلاحات اور لغت کی تیاری عربوں کا بے مثال کارنامہ ہے۔ اس حوالہ سے ہمیں بہت سے نام تاریخ کی کتابوں میں ملتے ہیں۔ ان میں ابو مالک عمر بن کرکرہ، یونس بن حبیب، ابوزیاد کلابی، ابوسواد غذوی، ابوالسح، ابومسحل، ابن مخلم شیبانی ابوضمضم کلابی، عمر بن عمر بھدی، ابوالعمیثل، ابوخیرہ نھشل، ابن ابی صبح، محمد بن عبدالملک اسدی ایسے نام ہیں جنھوں نے ادویہ کی لغت کے حوالہ سے صرف سنی سنائی باتوں پر یقین نہ کر کے مختلف علاقوں کے سفر کیے اور

وہاں ان دواؤں کے اصل نام اور تلفظ کی تحقیق کر کے ایک معتبر دستاویز تیار کی۔ لسان العرب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ سیکران، قلار، مصاح، رشاد، فرخ کشمجہ جیسی بہت سی دواؤں کے سلسلہ میں ان علماء نے بڑی محنت سے اصطلاحات اور لغت ادویہ کا تحقیقی منظرنامہ پیش کیا۔

اس کے علاوہ نباتی دواؤں کے ناموں کے سلسلہ میں نہایت منصوبہ بند طریقہ سے ایک پوری جماعت ہے جس نے اس میدان میں شاندار کارنامے انجام دیے۔ حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ خلیل بن احمد متوفی 786، نظر بن شمیل متوفی 819، ابوعبیدہ بصری متوفی 824، ابوسعید اصمعی متوفی 831، ابوزید انصاری متوفی 832، ابوعبید القاسم متوفی 834، احمد بن حاتم متوفی 835، ابن الاعرابی متوفی 836، محمد بن حبیب متوفی 860، ابن السکیت متوفی 844، ابوحاتم بجستانی متوفی 866، حسن بن حسین سکری متوفی 875، ابوحنیفہ دینوری متوفی 886، ابوموسیٰ حامض متوفی 905، مفضل بن سلمہ متوفی 809، ابن خالویہ متوفی 970، ابومنصور ازہری متوفی 970، اسماعیل بن حسان جوہری متوفی 1003، ابن سیدہ متوفی 1066، حسن بن محمد صاغانی متوفی 1252، ابن منظور متوفی 1313، مجدالدین فیروزآبادی متوفی 1415، مرتضیٰ زبیدی متوفی 1790 نے اپنی گراں قدر کتابوں جس میں اکثر کے نام کتاب النبات یا کتاب الاشجار پر رکھے گئے ہیں، ادویہ کی شناخت، ناموں کے تعین کے حوالے سے گراں قدر تحقیقی نمونے پیش کیے ہیں۔

یہ اتفاق رہا کہ ہم ان میں سے صرف چند ناموں سے مانوس رہے جن میں ابوحنیفہ دینوری کا نام زیادہ اہمیت کے ساتھ ہماری کتابوں کی زینت رہا۔ اسی پس منظر میں عمائدین کی خدمات کا تفصیلی جائزہ صدیوں کے تسلسل کے حوالہ سے پیش کیا گیا ہے۔

جابر بن حیان

وفات 815

جابر بن حیان بن حسان بن عبداللہ الکوفی خراسان کا باشندہ تھا۔ جابر طب، علم حکمت اور کیمیا کا بڑا عالم تھا۔ اس کے اساتذہ میں امام جعفر صادقؒ حربی الحمیری کے نام ملتے ہیں خاندان

برامکہ سے وابستہ رہا اس خاندان کے زوال کے بعد اس کی زندگی پریشانی سے گذری، 815 میں وفات پائی۔ علم کیمیا میں اس کی شہرت ہوئی، مؤرخین نے اسے بہت بڑا مصنف لکھا بعض نے اس کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار تک لکھی ہے۔

ادویہ کے حوالہ سے کتاب السموم ودفع مضار ہا اہم کتاب ہے اس کا مخطوطہ ترکی کی شہید علی کے کتب خانہ میں دستیاب ہے ایک دوسری کتاب علم الکتف والخواص فی الطب کے نام سے بھی ایک مخطوطہ ملی کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ فن کیمیا میں عمل تصعید، عمل تبخیر، اس کی اہم ایجادات ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی/ برق، ص 221

2 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی، ص 158

3 اردو ترجمہ اربے بین میڈیسن، ای۔ جی۔ براؤن/حکیم نیر واسطی، ص 18

4 مشہور مسلمان سائنسداں، خواجہ جمیل احمد، ص 28

5 اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ، ج 7 ص 4

6 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 183-180

نظر بن شمیل

وفات 819

نضر بن شمیل بن خرشہ بن کلثوم تمیمی ادب، نحو کے بڑے عالم تھے۔ آپ نے خلیل بن احمد سے بطور خاص فیض حاصل کیا، زیادہ تر علمی سرگرمیاں بصرہ میں رہیں۔ مرو کے قاضی کے عہدہ پر فائز رہے۔ لغت، نحو اور حدیث کے موضوع پر ایک درجن سے زائد کتابیں لکھیں کتاب الصفات فی اللغت آپ کی اہم تصنیف ہے، 819 میں انتقال ہوا۔ نباتی ادویہ کے سلسلہ میں آپ کی کتاب

وہاں ان دواؤں کے اصل نام اور تلفظ کی تحقیق کر کے ایک معتبر دستاویز تیار کی۔لسان العرب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ سیکران، قلار، مصاح، رشاد، فرخ کشحہ جیسی بہت سی دواؤں کے سلسلہ میں ان علماء نے بڑی محنت سے اصطلاحات اور لغت ادویہ کا تحقیقی منظر نامہ پیش کیا۔

اس کے علاوہ نباتی دواؤں کے ناموں کے سلسلہ میں نہایت منصوبہ بند طریقہ سے ایک پوری جماعت ہے جس نے اس میدان میں شاندار کارنامے انجام دیے۔حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ خلیل بن احمد متوفی 786، نظر بن شمیل متوفی 819، ابوعبیدہ بصری متوفی 824، ابوسعید اصمعی متوفی 831، ابوزید انصاری متوفی 832، ابوعبید القاسم متوفی 834، احمد بن حاتم متوفی 835، ابن الاعرابی متوفی 836، محمد بن حبیب متوفی 860، ابن السکیت متوفی 844، ابوحاتم بجستانی متوفی 866، حسن بن حسین سکری متوفی 875، ابوحنیفہ دینوری متوفی 886، ابوموسیٰ حامض متوفی 905، مفضل بن سلمہ متوفی 809، ابن خالویہ متوفی 970، ابومنصور ازہری متوفی 970، اسماعیل بن حسان جوہری متوفی 1003، ابن سیدہ متوفی 1066، حسن بن محمد صاغانی متوفی 1252، ابن منظور متوفی 1313، مجدالدین فیروزآبادی متوفی 1415، مرتضیٰ زبیدی متوفی 1790 نے اپنی گراں قدر کتابوں جس میں اکثر کے نام کتاب النبات یا کتاب الاشجار پر رکھے گئے ہیں، ادویہ کی شناخت، ناموں کے تعین کے حوالے سے گراں قدر تحقیقی نمونے پیش کیے ہیں۔

یہ اتفاق رہا کہ ہم ان میں سے صرف چند ناموں سے مانوس رہے جن میں ابوحنیفہ دینوری کا نام زیادہ اہمیت کے ساتھ ہماری کتابوں کی زینت رہا۔اسی پس منظر میں عمائدین کی خدمات کا تفصیلی جائزہ صدیوں کے تسلسل کے حوالہ سے پیش کیا گیا ہے۔

جابر بن حیان

وفات 815

جابر بن حیان بن حسان بن عبداللہ الکوفی خراسان کا باشندہ تھا۔جابر طب، علم حکمت اور کیمیا کا بڑا عالم تھا۔اس کے اساتذہ میں امام جعفر صادقؒ حربی الحمیری کے نام ملتے ہیں خاندان

برامکہ سے وابستہ رہااس خاندان کے زوال کے بعداس کی زندگی پریشانی سے گذری، 815 میں وفات پائی۔علم کیمیا میں اس کی شہرت ہوئی، مؤرخین نے اسے بہت بڑا مصنف لکھا بعض نے اس کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار تک لکھی ہے۔

ادویہ کے حوالہ سے کتاب السموم ودفع مضارہا اہم کتاب ہے اس کا مخطوطہ ترکی کی شہید علی کے کتب خانہ میں دستیاب ہے ایک دوسری کتاب علم الکتف والخواص فی الطب کے نام سے بھی ایک مخطوطہ ملی کتب خانہ میں محفوظ ہے۔فن کیمیا میں عمل تصعید، عمل تبخیر، اس کی اہم ایجادات ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی/برق، ص221

2 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی، ص158

3 اردو ترجمہ ارے بین میڈیسن، ای۔جی۔براؤن/حکیم نیر واسطی، ص18

4 مشہور سلمان سائنسداں، خواجہ جمیل احمد، ص28

5 اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ، ج7 ص4

6 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص183-180

نظر بن شمیل

وفات 819

نضر بن شمیل بن خرشہ بن کلثوم تمیمی ادب، نحو کے بڑے عالم تھے۔آپ نے خلیل بن احمد سے بطور خاص فیض حاصل کیا، زیادہ تر علمی سرگرمیاں بصرہ میں رہیں۔مرو کے قاضی کے عہدہ پر فائز رہے۔لغت، نحو اور حدیث کے موضوع پر ایک درجن سے زائد کتابیں لکھیں کتاب الصفات فی اللغت آپ کی اہم تصنیف ہے، 819 میں انتقال ہوا۔نباتی ادویہ کے سلسلہ میں آپ کی کتاب

الصفات فی اللغت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ کتاب 5 حصوں پر مشتمل ہے۔

2۔ پہلا حصہ تخلیق النسان، بطور خاص خواتین کی تخلیقی صفات پر ہے۔

3۔ دوسرے حصہ میں مکانوں، پہاڑوں اور وادیوں وغیرہ سے متعلق معلومات پیش کی گئی ہے۔

4۔ تیسرے حصہ میں اونٹ، اس کی قسموں سے متعلق تفصیلات شامل ہیں۔

5۔ چوتھے حصے میں چڑیوں، چوپایوں، چاند، رات، مختلف قسم کے دودھ، مشروبات کی تفصیل لکھی گئی ہے۔

6۔ پانچواں حصہ سبزیوں، درختوں، پھلوں اور نباتات کے ناموں سے متعلق ہے جس میں بادلوں اور بارش کے سلسلہ بھی معلومات درج کی گئی ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1۔ الفہرست، ابن ندیم

2۔ ارشادالاریب۔ یاقوت حموی

3۔ تاریخ النبات عندالعرب۔ دکتور احمد عیسیٰ بک، ص20

کمال الدین حمصی

وفات 822

ابوالمنصور مظفر علی بن علی بن ناصر قرشی ملک العادی ابوبکر بن ایوب کے عہد کا ممتاز طبیب تھا۔ طب شیخ رضی الدین رجبی سے حاصل کی دمشق کے بیمارستان سے بھی وابستہ رہا۔ 822 میں وفات پائی۔ 9 کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ کے حوالہ سے الرسالۃ الکاملہ فی الادویۃ المستعملہ ، اس کی اہم کتاب ہے شارح قانون کی حیثیت سے بھی اس کی کتاب تعلیقات کلیات قانون بھی اہم تصنیف ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ ، ج415

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص669-660

3 قانون ابن سینا اور اس کے شارحین و مترجمین، حکیم سید ظل الرحمن، ص62

ابوعبید القاسم بن سلام

وفات824

ابوعبید القاسم بن سلام نویں صدی عیسوی کے ممتاز محدث اور علم لغت کے عالم تھے۔ ثابت بن نظر بن مالک کے عہد میں قاضی شہر بنائے گئے۔ عظیم مصنف کی حیثیت سے اپنی زندگی ہی میں بے حد مقبول اور مشہور تھے۔ حوالوں میں ملتا ہے کہ جب وہ کوئی کتاب مکمل کرتے تو عبداللہ بن طاہر کے پاس بھیجتے یہاں سے انھیں اس کتاب کے لیے بڑی رقم ہدیہ ہوتی تھی، اخیر عمر میں بغداد آئے اور یہاں بھی علم حکمت سے لوگوں کو فیض یاب کرتے رہے۔ 67 سال کی عمر میں 824 میں انتقال ہوا۔

دو درجن سے زائد کتابوں کے مصنف تھے۔ غریب المصنف علم نبات پر آپ کی اہم ترین کتاب ہے۔ یہ کتاب بہت سے ابواب Chapters پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں نباتات کے نام، اسکی خصوصیات اور افعال کا ذکر ہے، دوسرے باب میں پہاڑوں پر اگنے والے نباتات کا ذکر ہے۔ تیسرے باب میں نیاری زمین پر اگنے والے پودوں کا بیان ہے۔ چوتھے باب میں بالو والی زمین پر اگنے والے نباتات کی تفصیل ہے، پانچویں باب میں حمض اور خلہ کے اعتبار سے نباتات کی تقسیم کی گئی ہے ، چھٹے باب میں پھل دار درختوں کا بیان ہے، ساتویں باب میں

کماۃ (کھمبی) کی قسم کے پودے شامل ہیں، آٹھویں باب میں تلخ ذائقہ والے پودوں کا ذکر ہے، نویں باب میں حنظل کا تفصیلی ذکر ہے۔ کتاب کے مشمولات سے موضوع پر مصنف کی گرفت اور گہرے مطالعہ کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ حیرت ہے کہ آج سے ہزار سال پہلے کتنے سائنٹفک انداز سے کتاب کے بیانیہ کی تقسیم کی گئی ہے۔

مزید معمولات کے لیے ملاحظہ کریں۔

1 تاریخ النبات عند العرب، ص29

عیسیٰ بن حکم دمشقی

وفات بعد 825

عیسیٰ بن حکم دمشقی اموی عہد کا نامور طبیب تھا۔ مؤرخ یوسف نے 825 میں اپنی ملاقات کا تذکرہ کیا ہے، ابن ابی اصیبعہ نے لکھا ہے کہ یہی طبیب مسیح کے نام سے مشہور ہوا۔ واضح رہے کہ مسیح کے نام سے ابن بیطار نے اس کے حوالے نقل کیے ہیں کناش اور کتاب منافع الحیوان اس کی اہم تصانیف ہیں۔ ادویہ کے حوالہ سے اس کے اقتباسات ابن بیطار کی کتاب الجامع لمفردات میں ملتے ہیں۔ چند اقتباسات بطور نمونہ پیش ہیں۔

(بابونہ) اقحوان کے ذیل میں لکھتے ہیں: غلیظ اخلاط کو لطیف بناتا ہے اور سدوں کو کھولتا ہے، معدہ کی اصلاح کر کے بھوک لگاتا ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

بسباسہ کی افادیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

یہ قوت میں جوز بوا یعنی جاءِ پھل سے مشابہ ہے مگر اس سے زیادہ لطیف ہوتا ہے، خوشبودار ہونے کی وجہ سے ضعف جگر اور معدہ کے لیے مفید ہے۔

روغن بنفشہ کو پانی میں ملا کر ناک میں ٹپکانے سے تری کی وجہ سے پیدا ہونے والے دردسر اور شقیقہ یعنی آدھا سیسی کو فائدہ ہوتا ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج178

2 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم یوسف/حکیم سید محمد حسان نگرامی، ج1 ص113

3 حوالہ سابق، ص234

اسحٰق بن علی رہاوی

وفات بعد 828

اسحٰق بن علی رہاوی ممتاز طبیب اور مایہ ناز مصنف تھا 4 کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔ طبی مؤرخ کی حیثیت اس کے حوالے ابن ابی اصیبعہ نے کثرت سے نقل کیے ہیں۔ بختیشوع بن جبرئیل کا معاصر تھا۔ کتاب ادب الطبیب، تاریخ طب پر اہم کتاب ہے۔

ادویہ کے حوالہ سے اس کی کناش ہے، جس میں اس نے جالینوس کی کتاب المیامر کے دس مقالات کو سامنے رکھ کر اعضاء کے امراض کے اعتبار سے ادویہ کا ذکر کیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص291

2 حوالہ سابق، ص207

3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص240

ابوزید انصاری

وفات 830

ابو زید سعید بن اوس بن ثابت بن زید نویں صدی کے بڑے ماہر لغت، عالم نحو تھے۔ محدث بھی تھے آپ کی روایت بہت ثقہ سمجھی جاتی تھی۔ ممتاز عالم سیبویہ آپ کا نام بڑی عزت سے لیتے تھے۔ 90 سال کی عمر میں 830 میں انتقال ہوا۔ 20 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں ان میں کتاب الحلبہ، کتاب اللبن، کتاب الوحوش اور کتاب النبات والشجر اہم ہیں۔ آپ کی تالیف کتاب النبات والشجر موضوع کے لحاظ سے بے حد اہم ہے، نباتات کے ناموں کے حوالہ سے گراں قدر کام ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، ص 34

ابوسعید اصمعی

وفات 831

ابوسعید عبدالملک بن قریب بن عبدالملک بن علی بن اصمع لغت اور علم نحو کے ممتاز عالم تھے، خلیفہ مامون اور ہارون کے دربار میں بڑی عزت واحترام حاصل تھا۔ حضرت امام شافعی فرماتے تھے کہ اصمعی کا حسن عبارت اور سلاست میں کوئی جواب نہیں۔ 88 سال کی عمر میں 831 میں وفات پائی۔ 40 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں، جن میں اکثر حیوانات اور نباتات کی تخلیق اور ان کے ناموں سے متعلق ہیں ان میں کتاب الشاۃ، کتاب الخیل، کتاب الوحوش، کتاب الابل، کتاب اسماء الخمر اور کتاب النبات والشجر اہم ہیں۔

کتاب النبات والشجر

کتاب النبات والشجر اصمعی کی اس موضوع پر مایہ ناز تالیف ہے۔ یہ کتاب اغست ہفنر نے

بیروت سے 1908 میں شائع کی ہے۔اس کتاب میں سب سے پہلے زمین اوراس کی قسموں، پھر نباتات کے نام، ان کی کاشت، تیاری کا وقت، جمع کرنے Collection کے وقت سے تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔نباتات کے بیانیہ میں مصنف نے نباتات کوحمض اور خلہ دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔مصنف نے لکھا ہے حمض میں ہلکا نمک ہوتا ہے اس کے برخلاف خلہ میں نمک نہیں ہوتا جو اونٹوں کی مرغوب غذا ہے، دوسرے حصہ میں مصنف نے بالو اور مٹی میں پیدا ہونے والے نباتات کا ذکر کیا ہے اس حوالہ سے 280 نباتات کے نام لکھے گئے ہیں، جو اپنے طور سے نہایت اہم ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، ص23

احمد بن حاتم

وفات 838

ابونصر، احمد بن حاتم باہلی علم حیوانات Zoology اور علم نباتات Botany کے ممتاز عالم تھے۔حدیث اور فقہ میں بھی مہارت تھی۔خلیفہ مامون کے یہاں بڑی عزت تھی۔828 میں انتقال ہوا، نباتات اور حیوانات سے منطق معلومات پر حسب ذیل کتابیں قلمی یادگاریں ہیں۔

1۔ کتاب الشجر والنبات
2۔ کتاب اللبن
3۔ کتاب الابل
4۔ کتاب اشتقاق الاسماء
5۔ کتاب الزرع والنخل
6۔ کتاب الخیل
7۔ کتاب الطیور
8۔ کتاب الجراد

ان میں کتاب الشجر والنبات میں پودوں کی کاشت،ان کی تیاری سے متعلق تفصیلی معلومات جمع کی گئی ہیں۔کتاب اشتقاق الاسماء میں نباتات کے نام Nomenclature کے بارے میں تفصیلات شامل کی گئی ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 جمہرۃ اللغۃ ،ابن درید

2 تاریخ النبات عند العرب ص29

ابن الاعرابی

وفات 838

ابوعبداللہ محمد بن زیاد ذہبی صدی کے ممتاز اور مشہور علم لغت کے عالم تھے،آپ کا درس بے حد وسیع تھا۔سینکڑوں کی تعداد میں شاگرد دن بھر درس میں شریک ہوتے اور ابن الاعرابی کے لکچر سے فیضیاب ہوتے۔مجمع سے خوب سوال ہوتے ان کو اطمینان بخش جواب ملتا تھا۔ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا سلسلہ جاری رہا۔838 میں وفات پائی،دو درجن سے زائد کتابیں قلمی یادگار ہیں۔

نباتات کے موضوع پر درج ذیل کتابوں سے اہم معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

1۔ کتاب صفۃ النخل

2۔ کتاب صفۃ الزرع

3۔ کتاب النبت والبقول

4۔ کتاب النبات

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ الامم والملوک،طبری

2 تاریخ النبات عند العرب، ص30

ابن السکیت

وفات854

ابو یوسف یعقوب بن اسحٰق بن سکیت نحو اور لغت کے ممتاز عالم تھے، خلیفہ متوکل کے عہد میں شہرت وعزت کمائی 85 سال کی عمر میں 854 میں انتقال ہوا۔ 12 کتابیں قلمی یادگار ہیں۔

کتاب الوحوش، کتاب الابل، کتاب الحشرات اور کتاب النبات والشجر جانوروں اور پودوں سے متعلق ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، ص33

حسن بن حسین سکری

وفات885

ابوسعید حسن بن حسین بن عبید اللہ سکری علم نحو اور لغت کے بڑے عالم تھے، خلیفہ معتمد کے زمانہ میں 885 میں وفات پائی۔ 4 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

کتاب النبات میں نباتی دواؤں کے نام، ان کی قسموں اور ان کی کاشت کے طریقے کھیتی کے بارے میں تفصیلات لکھی گئی ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، ص34

سابور بن سہل

وفات855

سابور بن سہل ادویہ مفردہ اور مرکبہ کا نہایت ممتاز طبیب تھا، علاج و معالجہ میں بڑی مہارت تھی، بیمارستان جندی شاپور میں بحیثیت معالج خدمات انجام دیں۔ خلیفہ ایام مہتدی باللہ کے عہد میں 855ء میں وفات پائی۔ بہت سی کتابیں لکھیں ان میں القرابادین مرکبات ادویہ سے متعلق ہے اس کتاب کا لاطینی ترجمہ Ecrabadin The Medicaments Composits کے نام سے شائع ہوا ہے۔

17 ابواب پر مشتمل اس کتاب میں سابور بن سہل نے مرکبات دواؤں کے ساتھ اسپتالوں میں دوا سازی کے طریقوں سے بھی جامع بحث کی ہے، اسکا ایک مخطوطہ میونخ کی لائبریری میں دستیاب ہے۔ کتاب میں مرکب دواؤں کے نسخہ جات مفرد دواؤں اور ان کے خواص کی تفصیل بھی شامل ہے اخیر کے دو حصے مفردات اور مرکبات کے لیے مخصوص ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ص230

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، ص129

3 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، ج۱، ص343

4 تاریخ النبات عند العرب، ص63

یوحنابن ماسویہ

857

یوحنا بن ماسویہ عہد عباسی کا نامور طبیب تھا خلیفہ ہارون کے ذریعہ قائم کردہ ادارہ بیت الحکمت کے افسر الاطباء کی حیثیت سے اس کی خدمات بے حد اہم ہیں۔ سریانی اور عربی زبانوں میں ماہر تھا۔ لیکن یونانی زبان اچھی نہیں جانتا تھا بغداد کی مجلس علمی میں اس کے طبی درس کا ذکر حوالوں میں ملتا ہے۔ کمال سامرائی نے اسے تشریح کا ماہر بھی لکھا ہے اور بندر کی تشریحی معلومات کی تفصیل لکھی ہے۔ طبی کتابوں کے ترجمہ کے حوالے سے اس کی شہرت زیادہ ہوئی۔ 50 سے زائد کتابوں کا مصنف تھا، علاج و معالجہ، علاج بالتدابیر اور تشریح پر اہم کتابیں لکھیں۔

ادویہ کے حوالہ سے کتاب فی الاشربہ، کتاب فی ترکیب الادویۃ المسہلہ، کتاب دفع مضار الاغذیہ، کتاب السموم وعلاجہا، کتاب الطبیخ، کتاب ماء الشعیر، کتاب فی سقی الادویۃ المسہلہ، کتاب الابدال اس کی اہم تصانیف ہیں۔

ابن بیطار کی کتاب الجامع لمفردات میں اس کے حوالے کثرت سے ملتے ہیں۔ چند نمونے پیش ہیں۔

بسر (خشک چھوہارا) کے بارے میں لکھتے ہیں:

پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے، حرارت کی دلیل اس کی شیرینی ہے، اور خشک ہونے کی دلیل اس کی عفوصت یعنی کسیلا پن ہے اسی وجہ سے یہ معدہ اور مسوڑھوں کے لیے مفید ہے، قابض ہے، نفخ، ریاح اور قراقر پیدا کرتا ہے، خاص طور سے جب اس کے کھانے کے بعد پانی پی لیا جائے، بھربھرا اور شیریں عمدہ ہوتا ہے۔ اس کے رس کو چوس کر ثفل پھینک دیا جاتا ہے۔ لیکن ثفل کے ساتھ اسے کھانا بہتر ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

بصل (پیاز) کی افادیت اس طرح بیان کرتے ہیں:

پانی میں ابھال کر کھانے سے قوت جماع میں ہیجان پیدا ہوتا ہے اور قوت باہ کو بڑھاتا ہے، کچے کو کچل کر سونگھنا، بھوک لگاتا، مسامات بدن کو کھولتا اور بخارات کو تحلیل کرتا ہے، زیادہ

کھانے سے معدہ میں خراب خلط پیدا ہوتی ہے، مناسب یہ ہے کہ کچی پیاز کھانے سے پہلے اسے نمک، شراب اور سرکہ سے چند بار دھولیں۔ تبدیلی آب وہوا کے زمانہ میں اور سفر میں اسے کھانے سے آب وہوا کی تبدیلی سے حفاظت ہوتی ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص294

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی / برق، ص382

3 الاعلام، خیرالدین زرکلی، ج9 ص279

4 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، ج1 ص418

5 تاریخ علم تشریح، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص247

6 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص211-208

7 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم یوسف/حکیم سید محمد حسان نگرامی، ج1 ص238، 247

یوحنا بن سرابیون

وفات 864

یوحنا بن سرابیون نویں صدی کا ممتاز طبیب تھا، بنیادی طور سے سریانی زبان کا طبی مصنف تھا الکناش الکبیر اس کی مشہور کتاب ہے اس کا عربی ترجمہ ابوالحسن بن نفیس نے کیا تھا الکناش الصغیر اس کی دوسری تصنیف ہے۔ ادویہ کے حوالے سے اس کے اقتباسات ابن بیطار نے اپنی کتاب الجامع لمفردات میں شامل کیے ہیں۔ بطور نمونہ چند اقتباسات پیش ہیں۔

توبال کے بارے میں لکھتے ہیں: سوا دو گرام قبرسی تانبے کا توبال پیس کا ساڑھے 4 گرام بطم میں ملا کر بنائی ہوئی گولیاں بلغم کو براہ راست خارج کرتی ہیں۔ اس کی مقدار خوراک ماءالعسل کے ساتھ سوا دو گرام سے 4.5 گرام تک ہے، اس کے بعد تھوڑا سا سرکہ پی لینا چاہیے۔ ||

(کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مقل کے بارے میں لکھتے ہیں: یہ مسہل بلغم ہے اور قدما کی رائے ہے کہ اس کو نو گرام ماء العسل کے ساتھ کھلانا چاہیے۔ یہ خاص طور سے ان لوگوں کو فائدہ مند ہے جن کی آنکھوں کی رطوبت خشک ہوگئی ہو۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص158

2 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی، ص44

3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص835

4 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم یوسف/حکیم سید محمد حسان نگرامی، ج1ص364

5 حوالہ سابق، ج4ص355

عیسیٰ بن علی

وفات بعد 864

عیسیٰ بن علی نویں صدی عیسوی کا ممتاز طبیب تھا۔ طب حنین بن اسحٰق عبادی سے پڑھی، خلیفہ احمد بن متوکل معروف بہ معتمد علی اللہ کا خاص طبیب تھا۔ کتاب المنافع التی تستفاد من اعضاء الحیوان اور کتاب السموم اس کی قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ کے حوالے سے کتاب السموم اس کی اہم تصنیف ہے۔ ابن بیطار نے کتاب الجامع لمفردات میں اس کے حوالے نقل کیے ہیں۔ چند نمونے پیش ہیں:

اجوائن کے ذیل میں لکھتے ہیں:

بزرالبنج سیاہ 7 گرام مہلک ہے، اس کے کھانے سے عقل پر برا اثر پڑتا ہے، پورا بدن ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور رنگ زرد پڑ جاتا ہے، زبان خشک ہو جاتی ہے۔ جنون کی سی کیفیت ہوتی ہے،

دم گھٹنے لگتا ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص277
2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی / برق، ص238
3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص621
4 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار / حکیم یوسف / حکیم سید محمد حسان نگرامی، ج ا ص296

ابوعبیدہ بصری

وفات 864

ابوعبیدہ معمر بن مثنی تمیمی علم لغت اور انساب عرب کے ممتاز عالم تھے، اچھے شاعر بھی تھے، مورخین نے لکھا ہے کہ آپ نے سب سے پہلے غریب حدیث پر کتاب لکھی، لمبی عمر پائی 98 سال کی عمر میں 864 میں انتقال ہوا۔ 22 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔ حدیث قرآن پر ایک کتاب ہے، اس کے علاوہ زیادہ تر کتابیں گھوڑوں اونٹ اور ان کی قسموں پر مشتمل ہیں۔ کتاب الزرع میں مصنف نے نباتی ادویہ کی کاشت اوران کے ناموں سے بحث کی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 ارشاد الاریب، یاقوت حموی
2 الفہرست، ابن ندیم
3 تاریخ النبات عند العرب، ص34

ابوحاتم سجستانی

وفات865

ابوحاتم سہل بن محمد بن عثمان بن یزید سجستانی علوم قرآن، لغت اور ادب کے مایہ ناز عالم تھے۔865 میں وفات پائی۔14 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

1۔	کتاب خلق الانسان	تخلیق انسان سے متعلق ہے۔
2۔	کتاب الطیر	چڑیوں کے بارے میں ہے۔
3۔	کتاب الوحوش	جنگلی جانوروں کے بارے میں
4۔	کتاب النخلہ	
5۔	کتاب الحشرات	حشرات الارض سے متعلق ہے
6۔	کتاب الزرع	زراعت (کھیتی) کی تفصیل ہے
7۔	کتاب اللبن	دودھ اور اسکی افادیت پر مشتمل ہے
8۔	کتاب الکرم	بیلدار پودوں سے متلق ہے
9۔	کتاب النبات	پودوں کی قسموں اور انکے ناموں سے متعلق ہے
10۔	کتاب الابل	اونٹ اور انکی مختلف قسموں پر مشتمل ہے
11۔	کتاب العشب	
12۔	کتاب الخصیب	
13۔	کتاب الشتاء والصیف	سرد اور گرم موسم کی تبدیلیوں سے متعلق ہے

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 جمھرۃ اللغۃ، ابن درید

2 تاریخ النبات عند العرب، ص34

یوحنابن بختیشوع

وفات 865

یوحنابن بختیشوع بہت سی زبانوں کا ماہر تھا۔علاج ومعالجہ میں بھی مہارت تھی عباسی خلیفہ موفق باللہ طلحہ بن جعفر متوکل کا معتمد طبیب تھا بہت سی کتابوں کے سریانی سے یونانی میں ترجمے کیے۔ادویہ کے حوالہ سے اس نے اپنی کتابوں میں مفرد اور مرکب ادویہ کا ذکر کیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص 277-276

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص 833

محمد بن حبیب

وفات 869

ابوجعفر، محمد بن حبیب بغداد کے نامور علماء میں تھے۔لغت، منطق، حدیث، شعر وادب اور اخبار والنساب (یہ دونوں فنون قوموں کے حالات سے وابستہ ہیں) پر بڑی گرفت تھی۔869 میں خلیفہ متوکل کے عہد میں انتقال ہوا۔22 کتابیں قلمی یادگار ہیں۔

درج ذیل کتابوں میں نباتات سے متعلق معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

1۔ کتاب النبات

2۔ کتاب البقول

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب ص 31

حنین بن اسحٰق عبادی

وفات 873

ابو زید حنین بن اسحٰق عبادی ممتاز معالج، مصنف اور ماہر مترجم تھا۔ مشہور عربی علما سیبویہ اور خلیل احمد جیسے باکمال اساتذہ سے عربی ادب و زبان سیکھی۔ طبی تعلیم یوحنا بن ماسویہ سے حاصل کی، علاج و معالجہ میں بھی مہارت تھی۔ خلیفہ متوکل کا کامیاب علاج کر کے بڑی عزت و شہرت کمائی۔ اپنی صلاحیتوں کی وجہ سے مشہور علمی ادارے بیت الحکمت کے افسر اعلیٰ کے عہدہ پر فائز رہا۔ یہاں حنین نے اپنی زبان و بیان میں مہارت کے علاوہ طبی معلومات کی بناء پر ترجمہ کے شاندار کام انجام دیے۔ اس نے تمام قدیم اطباء کی اکثر کتابوں کے ترجمہ کیے جن میں ارسطو، ایثولیس، بقراط، جالینوس اور دیسقوریدوس کے نام خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

انچارج شعبہ ہونے کی وجہ سے بڑے بڑے مترجمین مثلاً اصطفن یا سیل، یحیٰی بن ہارون اور موسیٰ بن خالد کے ترجمے کی نظر ثانی اور اصلاح بھی کی، اگر ایک سطر میں بات کہی جائے تو اتنا کافی ہے کہ حنین ہی کی بدولت طب یونانی نے اپنی اصل وراثت سے مالا مال ہو سکی جس کے اثرات ہمیشہ محسوس کیے جاتے رہیں گے۔ حنین نے بقراط کی 8، ارسطو کی 7 جالینوس کی 39 افلاطون کی 2 فولس کی 2 اور ار یباسیوس کی 4 اور جورجس اور دیسقوریدوس کی ایک ایک کتاب کا ترجمہ کیا جو یقیناً ایک اہم کارنامہ ہے۔

یہاں صرف ادویہ پر مشتمل حنین کی کتابوں کی تفصیل دی جارہی ہے جس سے ادویہ کے میدان میں اسکی مہارت اور تعاون کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

1۔ کتاب فی قوی الادویۃ المسہلہ، دست آور دواؤں کی قوتوں اور خواص پر مشتمل ہے۔
2۔ کتاب فی الادویۃ المفردۃ
3۔ کتاب فی ترکیب الادویۃ
4۔ اختصار کتاب جالینوس فی الادویۃ المفردہ، یہ کتاب جالینوس کی مشہور کتاب فی الادویہ المختصر کا اختصار ہے، 11 مقالات کی کتاب کو اس نے 5 مقالات

کوسریانی زبان میں مختصر کیا۔

5۔ کتاب فی اسماء الادویۃ المفردہ علی حروف المعجم۔ حروف تہجی کے اعتبار سے اس میں دواؤں کے نام کی تفصیل لکھی گئی ہے۔

6۔ کتاب فی اسرار الادویۃ المرکبۃ، مرکب دواؤں سے متعلق معلومات شامل کی گئی ہیں۔

7۔ کتاب فی اختیار الادویۃ المحرقۃ

8۔ کتاب الفلاحۃ، دواؤں کی کاشت سے متعلق معلومات پر مشتمل ہے۔

9۔ کتاب الاغذیہ، غذاؤں کے بیان پر ہے۔

حنین کی کتابوں کی اس فہرست سے ادویہ مفردہ پر اس کی محنت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، زکریا رازی نے کتاب الحاوی اور ابن بیطار نے کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ میں اس کے حوالے دیے ہیں۔

غذاؤں اور ادویہ پر دستیاب مخطوطات

1۔ کتاب الاغذیہ، اسکا مخطوطہ خدا بخش لائبریری میں محفوظ ہے۔

2۔ اختصار کتاب جالینوس فی الادویۃ المفردہ، اس کے مخطوطات احمد ثالث نور عثمانیہ اور سرائے استانبول میں دستیاب ہیں۔

3۔ کتاب ترکیب الادویہ لجانیوس احمد ثالث اور اسکوریال کے کتب خانوں میں محفوظ ہے۔

4۔ کتاب ترکیب الادویۃ لمواضع الآلمہ، اس کا مخطوطہ احمد ثالث کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔

5۔ کتاب قوی الاغذیۃ، نور عثمانیہ کے کتب خانے میں ہے۔

6۔ کتاب ابدال الادویۃ المفردۃ، ایا صوفیا کی لائبریری میں موجود ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 طبقات الاطباء، ابن جلجل، ص68

2 عیون الانباء، ابن ابی اصیبعہ، ص287

3 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، قفطی، ص172

4 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، ج1، ص441

5 تاریخ النبات عند العرب، ص64

6 تاریخ علم تشریح، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص249

7 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص217

8 بیت الحکمت کی طبی خدمات، حکیم وسیم احمد، ص133

9 طب العرب، نیر واسطی، ص210

10 اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج8، ص699

11 اردو ترجمہ، اربین میڈیسن، ای جی براؤن، ص81

12 الاعلام، خیر الدین زرکلی، ج3، ص387

13 معجم المؤلفین، عمر رضا کحالہ، ج4، ص87

14 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی، ص306

15 طب اسلامی برصغیر میں، ص2

یعقوب بن اسحٰق کندی

وفات 873

ابو یوسف یعقوب بن اسحٰق بن صباح بن عمران بن اسماعیل بن محمد بن اشعث فارسی، یونانی اور ہندی طبی ادب کے ماہر تھے۔ مختلف زبانوں کی مہارت کی وجہ سے ترجمے کے اہم کام انجام دیے۔ طب، فلسفہ، ریاضی، منطق، موسیقی، ہندسہ، جبر و قابلہ اور علم نحو کے بڑے عالم تھے۔ بحیثیت مترجم و مصنف آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ 873 میں انتقال ہوا۔ 50 سے زائد کتابیں لکھیں۔

ادویہ اور اغذیہ سے متعلق درج ذیل کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

1۔ کتاب فی الغذاء والدواء

2۔ کتاب الادویۃ المشفیہ من الروائح الموذیۃ

3۔ کتاب فی تغیر الاطمۃ

4۔ کتاب الادویۃ

5۔ کتاب فی القرابادین

6۔ جوامع کتاب الادویۃ المفردۃ لجالینوس

7۔ کتاب الادویۃ الممتحنۃ

کتاب فی القرابادین

کتاب فی القرابادین کندی کی سب سے اہم کتاب ہے، اس کے علاوہ مفرد اور مرکب ادویہ پر کندی کا اپنا الگ انداز ہے۔ نسخوں کی ترتیب، ادویہ کی تیاری پر نہایت آسان انداز اختیار کیا گیا ہے۔ جالینوس کے بعد دواؤں کی تیاری اور مرکبات کے حوالہ سے قرابادین ایک معتبر دستاویز ہے۔

ادویہ کے اوزان اور مرکبات میں ان کے تناسب Ratio کے لیے کندی نے ایک مخصوص جدول Table تیار کیا تھا جو ایک امتیازی کام تھا۔ اس طرح کی تفصیلات کندی کی رسالۃ معارف قوی الادویۃ المرکبہ میں ملتی ہیں، اس اہم کتاب کا لاطینی ترجمہ De Medicaments Comisitarum Gradibus بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ مستقبل کی دواسازی اور قرابادین کی بنیاد بنا۔ بحیثیت مجموعی کندی کی رسالہ معارف قوی الادویہ اور کتاب فی القرابادین کندی کے اہم کام ہیں، جن کے تفصیلی مطالعہ کی ضرورت ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج 1، ص 208

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، قفطی / جیلانی، ص 495

3 الاعلام، خیر الدین زرکلی، ج8، ص195
4 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج13، ص244
5 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، ج1، ص487
6 تاریخ النبات عند العرب، ڈاکٹر عیسیٰ بک، ص66
7 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی، ص333
8 قرون وسطیٰ میں مسلمانوں کی طبی خدمات، مولوی عبدالرحمٰن، ج1، ص57
9 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص237

حبیش الاعسم

878 (میں حیات تھا)

حبیش بن حسن اعسم دمشق کا رہنے والا تھا، یونانی کتابوں کے مترجم کی حیثیت سے اس نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ اپنے ماموں حنین بن اسحٰق کے ساتھ ترجمہ کے کاموں میں شریک رہا۔ حوالوں میں ملتا ہے کہ حنین کی کتاب المسائل جو نامکمل تھی اسے اسی نے پورا کیا۔ 878 میں زندہ تھا۔ 5 کتابیں اسکی قلمی یادگار ہیں۔ ابن بیطار کی مفردات میں اس کے حوالے ملتے ہیں۔

علم الادویہ پر درج ذیل کتابیں لکھیں

1۔ کتاب جالینوس فی الادویۃ المفردہ
2۔ کتاب اصلاح الادویۃ المسہلہ
3۔ کتاب التغذیہ

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص276
2 اردو ترجمہ، اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی، ص255

3 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک ص65

4 تاریخ علم تشریح، حکیم سید ظل الرحمن، ص253

احمد بن طیب سرخسی

وفات 883

ابوالعباس، احمد بن محمد بن مروان خلیفہ معتضد باللہ عباسی کے عہد کا ممتاز طبیب تھا حوالوں میں ملتا ہے کہ وہ خلیفہ معتضد کا معلّم بھی تھا۔ بعد میں اس کا بے حد بھروسہ مند رفیق ہوا۔ بڑا مصنف تھا، منطق ریاضی، علم نجوم، فلسفہ، تاریخ اور فن طب پر بہت سی کتابیں لکھیں۔ کتاب المدخل الیٰ صناعۃ الطب، رسالہ الی ثابت بن قرہ اور کتاب الطبیخ اس کی اہم طبی تالیفات ہیں۔

ادویہ اور اغذیہ کے حوالے سے کتاب الطبیخ اس کی اہم کتاب ہے اس میں مصنف نے ہر فصل اور موسم کے اعتبار سے غذاؤں اور ان کی تیاری کے طریقے تفصیل سے لکھے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص233

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، قفطی/برق ص120

3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص225-223

ابوحنیفہ دینوری

وفات 886

احمد بن داؤد بن ونند، دینوری کے نام سے شہرت پائی آپ کا نام ابوعبداللہ بن علی بن عشاب بھی کتابوں میں ملتا ہے۔ علم سموم، علم لغت، علم نحو اور ریاضی کے بڑے عالم تھے۔ مہندس (انجینئر)

بھی تھے۔علم لغت کے حوالے سے طبی دنیا میں سب سے زیادہ شہرت حاصل کی۔ادویہ مفردہ کی معتبر کتاب ،کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ مولفہ ضیاء الدین ابن بیطار میں آپ کے حوالے کثرت سے ملتے ہیں۔ادب،شہروں اور ملکوں،قوموں کی تاریخ،منطق،ریاضیات پر بھی آپ نے اہم کتاب لکھیں13 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

کتاب النبات

علم نباتات اور ادویہ کے خواص پر دینوری کی نہایت اہم تالیف ہے،6 جلدوں پر مشتمل اس کتاب میں دواؤں کے نام،ان کی جائے پیدائش اور قدیم مآخذ کی روشنی میں ان کا تجزیہ نہایت جامع انداز سے کیا گیا ہے۔بنیادی طور سے بعد کی ساری کتابوں میں ابن دینوری کی اس کتاب کی معلومات شامل کی گئی ہیں،ان میں کتاب الجمہرۃ مولفہ ابن درید،تہذیب مولفہ ازہری، کتاب النبات مولفہ خالویہ،کتاب الصحاح مولفہ جوہری،کتاب المحکم والمخص مولفہ ابن سیدہ، کتاب العشاب مولفہ صاغانی،لسان العرب مولفہ ابن منظور،قاموس المحیط مولفہ مجد الدین فیروز آبادی،تاج العروس مولفہ مرتضیٰ زبیدی کے نام خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ابوحنیفہ کی یہ کتاب خاص طور سے علم الادویہ پر یونانی کی قدیم کتابوں کا مآخذ رہی صرف ابن بیطار نے کتاب الجامع میں 130 دواؤں میں اس سے استفادہ کیا ہے۔ابن بیطار کی کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ابوحنیفہ نے ناموں کے سلسلہ مین کتنی محنت کی ہے۔

کتان(السی) کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ ہر پودے کے بیج کو بزر کہتے ہیں،اس کی جمع بزور ہے لیکن جب اسے کتان کے بیج کے ساتھ مخصوص کیا جاتا ہے تو اس کے نام کا علم ہو جاتا ہے، بعض لوگ اس میں کسرہ ایک بزر بھی کہتے ہیں۔دینوری نے دواؤں کی ماہیت بھی بڑے آسان انداز سے لکھی ہے بشام نامی دوا کے ذیل میں لکھتے ہیں،یہ ایک تناور درخت ہے جس کی ٹہنیاں سیدھی سیدھی بڑی اور ناہموار شاخیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔پتے چھوٹے چھوٹے لیکن صعتر کے پتوں سے بڑے ہوتے ہیں۔اس میں پھل نہیں لگتے اور اس کی رطوبت مفید ہوتی ہے۔خوش مزہ اور خوشبودار درخت ہے،ٹہنیاں مسواک کے کام میں لائی جاتی ہیں۔سخت و بلند پہاڑی زمینوں میں پیدا ہوتا ہے،پتے بالوں کو سیاہ بناتے ہیں۔ابوحنیفہ کی کتاب کی سب سے اہم بات یہ

ہے کہ انھوں نے مختلف مما لک کا دورہ کر کے معمولات قلمبند کی ہیں۔ جوز الرقعہ نامی دوا کے بارے میں اس اقتباس سے اسکی تصدیق ہوتی ہے۔ سراۃ نامی مقام کے ایک اعرابی نے مجھے بتایا کہ درخت رقع اخروٹ کی طرح ایک تناؤور درخت ہے جس کے پھل بڑے انجیر کے پھلوں کی طرح ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں چھوٹے انار جیسے لگتے ہیں۔ اس کو میں نے ملک شام میں دیکھا ہے۔ اس کا پوست دبیز ہوتا ہے، یہ شیریں اور خوشبودار ہوتا ہے، اس کا نام جمیز اور تین نہیں بلکہ رقعا ہے، ان دو مثالوں سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ابوحنیفہ نے ادویہ کی ماہیت کے سلسلہ میں کتنی تحقیق سے کام لیا ہے۔ بحیثیت مجموعی ابوحنیفہ کی یہ کتاب اپنے موضوع پر نہایت اہم ہے ضرورت ہے کہ اسکے اصل متن کی اشاعت اور اس کے انگریزی میں تراجم بھی کرائے جائیں تا کہ یہ بات دنیا کے سامنے آ سکے کہ ہمارے یہاں دواؤں کی ماہیت، ان کی کاشت، ان کے جمع کرنے پر ہزاروں برس پہلے نہایت سائنٹفک انداز سے کام ہو چکا ہے۔

مزید معلومات کے لیے ملاحظہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، ص36

2 تاج العروس من جواہر القاموس، محمد بن محمد مرتضیٰ زبیدی

3 تاج اللغۃ، جوہری

4 جمہرۃ اللغۃ، ابن درید

5 اخبار النحویین، ابوسعید سیرافی

عبدوس

وفات بعد 889

عبدوس نویں صدی کا ممتاز طبیب تھا۔ خلیفہ معتضد باللہ کا معالج رہا۔

مرکبات میں اس کی خصوصی مہارت کا ذکر کتابوں میں ملتا ہے۔ کتاب التذکرہ اس کا اہم

قلمی شاہکار ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص312-313

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص593

علی بن ربن طبری

وفات بعد 895

ابوالحسن علی بن سہل ربن طبری نویں صدی کا مشہور طبیب، ماہر علم نجوم، باکمال انجینئر، اور ریاضیات کا عالم تھا، اس کا خاندان علمی اور سیاسی دونوں حیثیتوں سے بڑا مشہور تھا، اس نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی بعد میں دوسرے اساتذہ سے فلسفہ، ریاضی اور علم نجوم سیکھے، یونانی، سریانی، عربی اور عبرانی زبانوں میں مہارت تھی۔ عراق، شام اور بغداد میں بحیثیت معالج اس کی بھی شہرت تھی۔ مطب کے ساتھ یونانی کے قدیم طبی ذخیرہ کا مطالعہ کیا، بغداد اور رے میں طبی درس دیا، ابن ابی اصیبعہ نے اسے مشہور طبیب زکریا رازی کا استاد لکھا ہے، وہ درجن سے زائد کتابوں کا مصنف تھا، 895 کے بعد انتقال ہوا۔ فردوس الحکمت اس کی مایہ ناز کتاب ہے جس کے مختلف زبانوں میں ترجمے ہوئے۔

اغذیہ اور ادویہ کے حوالہ سے کتاب منافع الاطعمہ والاشربہ، کتاب فی ترکیب الادویہ اور کتاب فردوس الحکمت کا چھٹا حصہ اہم ہے۔ اس کتاب پر خصوصی تحقیق کا کارنامہ ڈاکٹر زبیر صدیقی نے انجام دیا ہے، ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کراچی نے اس کا اردو ترجمہ مع عربی متن شائع کیا ہے۔ ترجمہ حکیم رشید اشرف ندوی تکمیلی کا ہے۔ اس کا چھٹا حصہ علم الادویہ سے متعلق ہے 6 مقالات پر مشتمل 75 فصلوں میں ادویہ اور سموم پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ زکریا رازی کی الحاوی اور ابن بیطار کی الجامع لمفردات میں الطبری کے نام سے اس کے حوالے ملتے ہیں۔ چند نمونے پیش ہیں

گائے کے گوبر کی راکھ کے بارے میں لکھتے ہیں: اس کی راکھ کو روغن زیتون میں ملا کر لگانے سے عرق النساء کے مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے اور اسے سرکہ میں ملا کر نتھنوں میں لگانے سے نکسیر کا خون بند ہو جاتا ہے، اس کا کھانا اور لگانا ہر طرح کے زہریلے جانوروں کے اثرات کو ختم کرتا ہے، اس کی دھونی سے ہر طرح کے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں۔ گائے کے گوبر کو روغن زیتون میں پکا کر گرم گرم بدن پر لگا کر چھوڑ دیں جب سوکھ جائے تو دوبارہ لگائیں اس طرح نیزہ اور بانس کی کھپاچی باہر نکل آتی ہے اس کی دھونی سے ولادت میں آسانی ہوتی ہے۔ اس کے گوبر کو تانبے کی ہانڈی میں ڈال کر روغن زیتون ملا کر پکالیں پھر ناف کے نیچے پیڑو پر گرم گرم لگانے سے قولنج اور ریاحی درد میں سکون ملتا ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج ا ص 308

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی / برق، ص 231

3 الارشاد، یاقوت حموی، ج 2 ص 298

4 الفہرست، ابن ندیم، ص 285

5 اسٹڈیز ان ارَبک اینڈ پرشین لٹریچر، ڈاکٹر زبیر صدیقی، ص 53

6 تاریخ علم تشریح، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 254

7 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 257-251

دسویں صدی عیسوی

ابن وحشیہ

وفات904

ابوبکر محمد بن وحشیہ دسویں صدی عیسوی کا بڑا امتیاز ماہر علم نباتات تھا۔ پودوں کی کاشت پر خصوصی مہارت تھی۔ الفلاحہ (کاشتکاری) کے موضوع پر اس نے اطباء قدیم کی کتابوں کو سامنے رکھ کر اضافات کیے اور اس موضوع پر کتاب الفلاحۃ الکبیر و الصغیر ترتیب دی۔ کتاب الفلاحۃ النبطیہ کا ترجمہ بھی کیا، یہی کتاب اس کی شہرت کی سبب بنی۔ تذکروں میں ابن وحشیہ کا ذکر اہمیت سے ملتا ہے۔ 904 کے بعد وفات پائی۔

اس کتاب کے سن تالیف کے سلسلہ میں مورخین میں اختلاف ہے، کولسن Chwolson کے مطابق یہ کتاب عہد بابلی کے طبیب قوثائی کی تالیف ہے، اور اس کا سن تالیف 13 سو قبل مسیح لکھا ہے۔ بعض مورخین نے اس کتاب کو مختلف ماہر نباتات کے کتابوں کا مجموعہ بتایا ہے۔ مورخ کواٹرمیر Quatermere نے اس کتاب کا مولف بابل کے باشندے بالاسیس Belesis قرار دیا ہے۔ بعد کے محققین میں رینان نے اپنے مضمون An essay on the age

and Antiquity of Book of Nabathen Agriculture

مطبوعہ 1862 کے مطابق اس کتاب کا عربی مترجم ابوبکر احمد بن علی بن ممتاز عبدالکریم بن دیشا بدینا ہے۔ جو ابوبکر بن وحشیہ کے نام سے مشہور ہے۔

اس کے مطابق ابن وحشیہ نے کتاب الفلاحۃ الکبیر والصغیر کے اپنے لڑکے کو املاء کراتے ہوئے لکھایا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ کتاب کاشت کاری سے متعلق تمام تفصیلات پر مشتمل ہے، کتاب اسے کہیں سے دستیاب ہوئی تھی۔ مولف کے مطابق کلدانی یعنی نبطی اس کتاب کو دوسرے سے چھپا کر رکھتے تھے لیکن میں نے بڑی تلاش وجستجو کے بعد اسے حاصل کیا، پھر اس کا ترجمہ کیا ہے۔

مقدمہ سے پتہ چلتا ہے کہ کتاب میں پودوں کی کاشت Cultivation کے لیے زمین کا انتخاب Selection گڈھے کس سائز اور کیسے کھودے جائیں، زمین کی اقسام اور انکی خرابیوں کی اصلاح، مضر آب و ہوا، اسے محفوظ رکھنے کی تدابیر، پھول پھل کے آنے کے وقت، انھیں جمع کرنے کا وقت، انھیں محفوظ رکھنے کے طریقے تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 الفہرست، ابن ندیم، ص 311

2 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص 123

3 Renan, L, Agriculture, Nabateen, Paris 1856

ابن واضح یعقوبی

وفات 905

احمد بن ابی یعقوب بن واضح یعقوبی دسویں صدی عیسوی کا نامور عالم جغرافیہ تھا ساتھ ساتھ نباتات سے بھی دلچسپی تھی سیاحی کا بہت شوق تھا چنانچہ مشرق ومغرب کے تمام ممالک کا سفر کیا۔ 905 میں وفات پائی۔

کتاب البلدان اس کی قلمی یادگار ہے جس میں مصر کے نباتات سے متعلق تفصیلات پیش کی گئی ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ، ص141

اسحٰق بن عمران

وفات 907

اسحٰق بن عمران دسویں صدی کا ممتاز طبیب تھا۔ سم ساعت کے نام سے مشہور ہوا۔ پہلا طبیب تھا جس نے یوروپ جا کر سب سے پہلے طب کی اشاعت کی۔ خلیفہ زیاد بن اغلب، عبداللہ ثانی کے دربار سے وابستہ رہا۔ رقادہ کے بیت الحکمت میں خدمات انجام دیں۔ مطب میں طب کا درس بھی دیتا تھا۔ تصنیف وتالیف میں بہت آگے تھا۔ 20 سے زائد کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ مفردہ سے متعلق درج ذیل کتابیں لکھیں

1۔ کتاب الادویۃ المفردہ

2۔ مقالۃ فی الادویۃ الشافیۃ

3۔ کتاب الاقرابادین

ادویہ مفردہ میں اسکی رائے بہت فیصلہ کن ہوتی تھی۔ ابن بیطار نے اپنی کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ میں اس کے اقتباسات نقل کیے ہیں۔ ناشپاتی کے سلسلہ میں اس کے تحقیقی تبصرہ کو ملاحظہ فرمائیں۔

دیسقوریدوس کا کہنا ہے کہ ناشپاتی کو نہار منہ کھانے سے نقصان کرتی ہے لیکن فاضل موصوف نے اس کا سبب نہیں بتایا اور نہ ہی یہ بتایا کہ اس کی کون سی قسم سے نقصان ہوتا ہے۔ چنانچہ اب میں یہ کہتا ہوں کہ ناشپاتی کا نہار منہ لذت اور غذا کے طور پر کھانا مضر ہوسکتا ہے۔ لیکن ضرورت

کے وقت دوا کے طور پر اسے نہار منہ کھانے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔قابض اور کسیلی ناشپاتی کا نہار منہ استعمال نفخ (اپھار) پیدا کرسکتا ہے۔لیکن دوا کے طور پر اس کا کھانا یقیناً فائدہ مند ہے۔

فاضل دیسقوریدوس کا یہ بھی کہنا ہے کہ ناشپاتی اپنے مزے اور مزاج کے اعتبار سے مختلف خاصیتوں کی حامل ہوتی ہے۔چنانچہ اس کی ایک قسم کسیلی ہوتی ہے جس کے اندر ارضیت اور غلظت پائی جاتی ہے۔اس کی ایک قسم قابض ہوتی ہے اور ایک قسم ترش ہوتی ہے، جو جوہر ہوائی اور جوہر ارضی سے مرکب ہوتی ہے۔اس کی ایک قسم اعتدال کے ساتھ شیریں ہوتی ہے۔اسکا مزاج مائل بہ حرارت ہوتا ہے اس کی ایک قسم ذائقہ میں پھیکی ہوتی ہے جس میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔اس کی کسیلی قسم صفراوی دستوں کے لیے بہت مفید ہے لیکن اس میں غذائیت کم ہوتی ہے اور معدہ اور آنتوں مین سستی پیدا کرتی ہے۔اسے شکر یا طبرزد کے ساتھ مربیٰ بنا کر کھانے سے یہ نقصان نہیں ہوتا ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

اسحٰق بن عمران کے اس تجرباتی تبصرہ سے ادویہ پر اسکی گرفت اور مدلل اندازہ کا پتہ چلتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج1، ص479

2 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، ج1، ص585

3 طبقات الاطباء، ابن جلجل، ص57

4 الاعلام، خیرالدین زرکلی، ج1، ص295

5 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج2، ص236

6 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص97

7 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص241

8 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص236

9 اردو ترجمہ، کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم محمد یوسف/حکیم سید محمد حسان، ج4، ص190

اسحٰق بن حنین

وفات 911

ابو یعقوب اسحٰق بن ابی زید حنین بن اسحٰق عبادی اپنے والد کی طرح یونانی، عربی اور سریانی زبانوں کا ماہر تھا۔ تحریر میں سلاست اور فصاحت تھی حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے ارسطو جیسے فلاسفہ کی کتابوں کے ترجمہ زیادہ کیے طبی کتابوں کے ترجمہ کم ہوئے۔ وہ درجن سے زائد کتابوں کا مصنف تھا، ادویہ مفردہ سے متعلق درج ذیل کتابیں اسکی قلمی یادگار ہیں۔

1۔ کتاب الادویۃ المفردہ، اس کتاب کا لاطینی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

2۔ کتاب الادویۃ الموجودہ بکل مکان

3۔ کتاب الترياق، زہروں کے تریاق Antidote پر مشتمل ہے۔

4۔ رسالۃ فی ادویۃ النسیان۔ نسیان (الزائی مر) میں مفید دواؤں سے متعلق ہے۔

5۔ کتاب الادویۃ المسہلہ، دست آور دواؤں کا بیان ہے۔

6۔ ترجمہ کتاب النبات

کتابوں کی فہرست سے اسحٰق بن حنین کی موضوع پر گرفت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ زکریا رازی کی الحاوی اور ابن بیطار کی کتاب الجامع لمفردات میں اس کے حوالے ملتے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ج 1 ص 244

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، قفطی / جیلانی ص 356

3 الفہرست، ابن ندیم، ص 256

4 الاعلام، خیر الدین زرکلی، ج 1 ص 294

5 معجم المؤلفین، عمر رضا کحالہ، ج 2 ص 233

6 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، ج اول ص 459

7 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی، ص122
8 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص65
9 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص229

قسطا بن لوقا

وفات912

قسطا بن لوقا عہد عباسی کا نامور طبیب، فلسفی اور طبی کتابوں کا عظیم مترجم Translator تھا۔ اس کے عہد کے بارے میں مورخین کا اختلاف ہے۔ اصلاً روم کا رہنے والا تھا، یہیں یونانی زبان سیکھی۔ عربی، سریانی اور یونانی تین زبانوں میں مہارت کی وجہ سے اس کے ترجمہ کی شان الگ تھی۔ اختصار سے بیان پر مشتمل اسلوب بھی اسے دوسرے مترجمین سے ممتاز بناتا ہے۔ منطق، فلسفہ، ہئیت علم نحو، فلکیات، جبر و قابلہ اور طب پر کتابیں لکھیں۔ 50 سے زائد کتابیں طب پر اس کی یادگار ہیں۔ 912 میں وفات پائی۔

غذاؤں اور ادویہ پر درج ذیل کتابیں اہم ہیں

1۔ کتاب الاغذیہ
2۔ رسالۃ فی الادویۃ المسہلہ، یہ مخطوطہ ایا صوفیا لائبریری میں محفوظ ہے۔
3۔ کتاب النبیذ
4۔ کتاب فی دفع ضرر السموم
5۔ رسالۃ فی اصلاح الادویۃ المسہلہ
6۔ شرح کتاب الفلاحہ الرومیۃ للحکیم وسطامس بن اسکواسکسیر۔

زکریا رازی نے الحاوی، ابن بیطار نے الجامع لمفردات میں قسطا بن لوقا کی کتابوں کو بطور خاص کتاب الفلاحہ کے حوالے بہت نقل کیے گئے ہیں نمونے کے طور چند دواؤں پر مشتمل اقتباسات پیش ہیں۔

کراث نامی دوا کے بارے میں لکھتے ہیں۔

قردصاہی نام کی دوا کا دوسرا نام کراث ثوم ہے۔اس کے پتے کراث (گندنا) کے مشابہہ ہوتے ہیں۔اسکی جڑ کی کراث شامی کی طرح ۴قسمیں ہوتی ہیں۔اس کے جڑ۔ تو ے بھی لہسن کے جووں کی طرح ایک دوسرے سے علاحدہ ہوتے ہیں،لیکن لہسن کے جووں۔ رح اس میں چھلکا نہیں ہوتا۔بلکہ دیکھنے میں پورے ایک گچھے کی شکل دکھتی ہے،اسکا مزا گند: ہسن کے مزے کی طرح ہوتا ہے،تاثیر بھی گندنا اور لہسن کی طرح ہوتی ہے۔ (کتاب الفلاحہ،بحوالہ ابن بیطار)

ایک دوا کے بارے میں قسطا کا بیان ہے۔

اس کے پتے حبۃ الخضراء کے پتوں سے مشابہہ ہوتے ہیں،اسکے خوبصورت اور موٹے تنے سے شاخیں نکلتی ہیں،جڑ لمبی ہوتی ہے،اہل بابل اس کی باقاعدہ کاشت کرتے ہیں۔اس کا درخت حبۃ الخضراء سے چھوٹا ہوتا ہے۔اس کے پتوں اور شاخوں سے حبۃ الخضراء کی طرح رطوبت نکلتی ہے۔بچھو کے بھگانے کی سب سے اچھی دوا ہے یہی وجہ ہے جس جگہ یہ پودا ہوتا ہے وہاں بچھو نہیں ہوتے۔ (کتاب الفلاحہ،بحوالہ ابن بیطار)

یونانی طب پر یہ الزام عائد کیا جاتا رہا ہے کہ یہاں ادویہ کی کاشت پر کوئی خاص توجہ نہیں دی جاتی۔ذیل میں ہم کتاب الفلاحہ کے مشمولات کی تفصیل پیش کررہے ہیں،جس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ دسویں صدی میں یونانی دواؤں کی کاشت سے متعلق کتنی منصوبہ بند کوششیں جاری تھیں۔

کتاب الفلاحہ الرومیہ والیونانیہ

کتاب 12 حصوں پر محیط ہے اور ہر حصہ میں بہت سے باب قائم کیے گئے ہیں، پہلے باب میں آب و ہوا، چاند، ستاروں کی رفتار اور سال و مہینوں کے آغاز کے بارے میں تفصیلی معلومات بیان کی گئی ہے۔

دوسرا باب زمین اور اس کی قسموں سے متعلق ہے اس میں خراب زمینوں کی اصلاح کی تدابیر درج ہیں۔

تیسرے باب میں کاشت کے اوقات۔فصل کاٹنے کا وقت اور انھیں جمع کرنے کے مناسب طریقے لکھے گئے ہیں۔

چوتھا باب بیل والی دواؤں اور پودوں کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔

پانچواں باب باغ لگانے اور ان کے رکھ رکھاؤ کے بارے میں ہے۔

چھٹے باب میں پودوں کی نرسری کرنے اور اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے، پھر ان سے حاصل بیجوں کو حفاظت سے رکھنے سے متعلق ہے۔

ساتویں باب میں ہر قسم کی سبزیوں کی کاشت اور ان کے فوائد لکھے گئے ہیں۔

باقی کے ابواب میں گھوڑے، مختلف چڑیوں اور امراض زینت اور انکے علاج سے متعلق ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ج1،ص244

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء قفطی/ برق،ص358

3 مختصر التاریخ العربی، کمال سامرائی، ج1،ص295

4 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک،ص120

5 الفہرست، ابن ندیم،ص76

6 الاعلام، خیر الدین زرکلی، ج5،ص196

7 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج8،ص131

8 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی،ص314

9 تاریخ علم تشریح، حکیم سید ظل الرحمٰن،ص254

10 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی،ص232

11 اردو ترجمہ، کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار، حکیم یوسف/حکیم سید محمد حسان نگرامی، ج4،ص147

12 طب اسلامی برصغیر میں،ص270

ابوموسیٰ حامض بغدادی

وفات 912

ابوموسیٰ سلیمان بن محمد بن احمد حامض بغدادی دسویں صدی عیسوی کے ممتاز عالم لغت ونحو تھے، تذکرہ نگار ابوالحسن بن ہارون کے مطابق حامض بغدادی عربی علوم اور لغت وشعرو شاعری کے بے مثال عالم تھے۔ خاص بات یہ تھی کہ کوفہ اور بصرہ (یہ دونوں علاقہ اس زمانہ کے علم کا مرکز تھے) ۔ دونوں اسکولوں کی نمائندگی انکے یہاں پائی جاتی ہے۔ 912 میں وفات پائی۔ کتاب النبات کے علاوہ کتاب الوحوش میں حیوانات ونباتات کی تفصیلات شامل ہیں۔ 5 کتابیں قلمی یادگار ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، ص 37

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

وفات 925

ابوبکر محمد بن زکریا رازی دسویں صدی کا ممتاز معالج، عظیم مصنف، طبی محقق، ماہر علم ادویہ اور علم تشریح اور بے مثال نباض تھا۔ ایران کے شہر تہران سے چند میل دور شہر رے کا رہنے والا تھا، اسی نسبت سے رازی کے نام سے مشہور ہوا۔ رازی نے علم نجوم، ہیئت، منطق فلسفہ، کیمیا، طب، طبعیات تمام مضامین پر 200 کتابیں لکھیں۔ طبیعت میں جدت پسندی تھی۔ تقلید کا بہت کم قائل تھا، یہی وجہ ہے کہ طب کے تمام شعبوں میں اس نے تخلیقی اور تحقیقی کارنامے انجام دیے۔ بغداد کے شفا خانے میں بحیثیت طبیب اور مدرس کے ایک بڑی جماعت کو فیضیاب کیا۔ حوالوں میں ملتا ہے کہ رازی درمیان میں بیٹھتا تھا اور چاروں طرف اس کے شاگرد نسخے لکھتے تھے۔ تصنیف

وتالیف میں بلاشبہ وہ سب سے آگے تھا مختصر اور مفصل دونوں اسلوب کی کتابیں اس کی انفرادیت ہے۔ اس کی ولادت، وفات اور تصانیف کی تعداد میں بڑا اختلاف ہے۔ بہرحال زیادہ تر مورخین کے نزدیک اسکا انتقال 925 میں ہوا، اسکی تصانیف کی لمبی فہرست ہے، ہم یہاں صرف ادویہ کے موضوع پر اس کی کتابوں کا ذکر کر رہے ہیں۔

1۔ کتاب الحاوی، جلد 20، 21، 23
2۔ کتاب الاحجار پتھروں کے خواص کا بیان ہے
3۔ مقالۃ فی الطین مٹی کی مختلف قسموں کے خواص کی تفصیل ہے
4۔ کتاب الادویۃ الموجودہ فی کل مکان
5۔ کتاب المنصوری
6۔ کتاب فی الخیار المر
7۔ کتاب فی کیفیۃ الغذاء
8۔ کتاب اطعمۃ المرضاء
9۔ کتاب منافع الاغذیہ ودفع مضارہا
10۔ کتاب فی الشراب المسکر
11۔ مقالۃ فی السکنجبین
12۔ کتاب القرابادین الصغیر
13۔ کتاب القرابادین الکبیر
14۔ کتاب مختصر فی اللبن
15۔ رسالۃ فی ادویۃ العین
16۔ کتاب صیدلہ فی الطب
17۔ مقالۃ فی ابدال الادویۃ
18۔ مقالۃ فی الاغذیہ
19۔ کتاب فی الدواء المسہل والمقی

ادویہ، اغذیہ اور اطعمہ یعنی کھانوں پر مشتمل اس بڑے طبی ذخیرہ سے زکریا رازی کی عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ فہرست بتاتی ہے کہ ادویہ سے متعلق کوئی مضمون اسکی دسترس سے باہر نہیں۔ دواؤں کے بدل Subtitute پر کتاب الابدال، ان کے مضر و مصلح تاثیرات پر دفع مضار الاغذیہ زکریا رازی کی منفرد کوشش کا پتہ دیتی ہے۔ مادّی امراض کے علاج کے لیے مسہل اور مقی (قے آور) ادویہ پر خصوصی پیشکش سے استفراغ کی بحث سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔ نباتی دواؤں کے علاوہ کتاب الاحجار سے پتھروں سے متعلق معلومات اکا احاطہ اہمیت رکھتا ہے۔ یہاں تمام کتابوں کا تکنیکی جائزہ ممکن نہیں ہے صرف چند اہم کتابوں کا تفصیلی جائزہ پیش ہے۔

کتاب الابدال

بدل ادویہ Substitute of Drugs کا یہ مختصر رسالہ ہے اس میں اس نے مختلف دواؤں کے آسانی سے دستیاب ہونے والے بدل تحقیق کے ساتھ پیش کیے ہیں۔ ابن بیطار نے کتاب الجامع لمفردات میں اکثر دواؤں کے بدل رازی کے حوالے سے لکھے ہیں۔ مثال کے طور پر بہمن کے بدل کے طور پر اسکا ہم وزن تودری لکھا ہے۔ بنفشہ کے بیان میں بدل کا تذکرہ کرتے ہوئے رازی نے لکھا ہے کہ گل بنفشہ کا بدل اس کا ہم وزن اصل السوس ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا بدل گاؤزبان ہے۔ بقول مسیح نیلوفر کے خواص بھی گل بنفشہ جیسے ہیں، اس اعتبار سے بدل کے سلسلہ میں رازی کے تحقیقی اسلوب کی تصدیق ہوتی ہے۔

یہ مختصر رسالہ اردو ترجمہ کے ساتھ تکمیل الطب یونٹ لکھنؤ سے حکیم شکیل احمد شمسی کی زیر سرپرستی میں کیا گیا ہے، سی سی آر یوایم نے اسے شائع کیا ہے۔

کتاب الحاوی

زکریا رازی کی سب سے اہم، ضخیم اور مقبول ترین کتاب ہے 23 جلدوں پر مشتمل یہ کتاب انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے اس کی جلد 20 اور 21 میں مفرد دواؤں سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ جلد 22 میں صیدلہ کا بیان ہے، اور جلد 23 میں قوانین استعمال ادویہ سے متعلق معلومات شامل ہیں۔ کتاب الحاوی میں رازی نے ادویہ کے بیانیہ میں قدیم اطبا کے اقتباسات Quotations من وعن As-it-is نقل کیے ہیں۔ ہر دوا کے ساتھ طبیب کا نام یا کتاب کا

نام لکھا گیا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ اخیر میں رازی نے لی لکھ کر اپنی رائے پیش کی ہے جس میں اس نے اطباء قدیم کے مشاہدات پر تنقیدی نقطہ نظر سے اپنا تجزیہ پیش کیا ہے۔

ادویہ کے خواص کے حوالہ سے رازی بڑے اصولی انداز سے بحث کرتے ہیں مثال کے طور پر پیاز کے خواص کے بارے میں لکھتے ہیں۔

پیاز میں سرکہ ملا کر کھانے سے خوب بھوک لگتی ہے، سرکہ میں کچھ دنوں تک رکھنے سے فاسد بخارات دماغ تک نہیں پہنچتے اور نہ ہی زیادہ پیاس لگتی ہے۔ پیاز گرمی اور سوزش پیدا کرتی ہے۔ گرم مزاج والوں کو سرکہ کے بغیر نہیں کھانا چاہیے۔ پیاز کھانے کو خوش ذائقہ بناتی ہے، گوشت کی بو کو زائل کرتی ہے البتہ بغیر سرکہ کے استعمال کرنا سر اور آنکھوں کے لیے مضر ہے۔

رازی نے دفع مضار الاغذیہ یعنی غذاؤں کے نقصان دہ اثرات زائل کرنے کی غرض سے بھی بہت سے تجربات کیے ہیں۔ خرفہ کے بارے میں ان کا خیال ہے خرفہ سرد ہے، پیاس بجھاتا ہے، بدن کو ٹھنڈا رکھتا ہے، تراوٹ پہنچاتا ہے۔ حصرمیہ اور مغیرہ جیسے ٹھنڈے کھانوں میں ڈال کر کھلانے سے بخار اور گرم مزاج والوں کو فائدہ ہوتا ہے۔

بحیثیت مجموعی رازی کا انداز بیان بڑا آسان، جامع اور عام فہم ہے۔ اصل اقتباسات کے شامل کرنے سے ان کے بیان کے استناد Authenticity کا پتہ چلتا ہے۔ زکریا رازی کا یہ انداز ابن بیطار نے بھی اپنی کتاب میں اختیار کیا ہے۔

کتاب المنصوری

کتاب المنصوری زکریا زاری نے اپنے دوست منصور بن محمد بن اسحٰق کے لیے لکھی تھی، اسی نسبت سے اس کا نام منصوری رکھا گیا ہے۔ دس مقالات پر مشتمل اس کتاب میں ادویہ و اغذیہ کو مختصر اور جامع انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب کے اردو اور لاطینی ترجمے شائع ہوئے ہیں، عربی متن کی اشاعت اور اردو ترجمہ سی سی آر یو ایم کی لٹریری ریسرچ یونٹ نے انجام دیا۔ کتاب المنصوری کے 4 ابواب Chapters ادویہ اور اغذیہ کے بیان پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ علم سموم، ان کے تریاق اور مرکب دواؤں سے بھی بحث کی گئی ہے۔

علم الادویہ میں زکریا رازی کے امتیازات

معالجانہ خدمات اور تشخیصی مہارت کے علاوہ زکریا رازی مفرد اور مرکب دونوں دواؤں میں بھی اختراعی شان رکھتا تھا۔وہ پہلا طبیب ہے جس نے الکوحل کو دوا سازی میں دافع تعفن Antiseptic کی حیثیت سے متعارف کرایا۔اس کی کتابیں قرابادین صغیر اور قرابادین کبیر دواسازی اور علم مرکبات پر اہم دستاویز ہیں،اس میں ان 829 دواؤں کو نئے انداز سے پیش کیا گیا ہے۔اس نے دواؤں کے کیمیاوی مرکبات Chemical Compound کے استعمال کو فروغ بخشا۔گھریلو ادویہ کے موضوع پر اس نے سب سے پہلے مقالات میں باورچی خانہ، دواخانہ اور فوجی کیمپ میں استعمال ہونے والی دواؤں سے متعلق معلومات فراہم کیں،زکریا رازی کی یہ تصانیف اٹھارہویں صدی تک جدید دنیا کے لیے مشعل راہ Guideline رہیں۔

جہاں تک مفرد ادویہ کے بیانیہ کا تعلق ہے زکریا رازی کو اس میدان میں قائد کی حیثیت حاصل ہے،اس کی ضخیم ترین Voluminous کتاب الحاوی، کتاب المنصوری، دفع مضار الاغذیہ، کتاب منافع الاغذیہ، دفع مضارہا، قرابادین صغیر و کبیر، دوا مسہل و مقی، دودھ، سکنجبین، بدل ادویہ اور غذاؤں پر اس کے مختلف رسالوں مین اچھی بحث پڑھنے کو ملتی ہے۔ابن بیطار نے ان کتابوں کے حوالے کثرت سے نقل کیے ہیں۔بحیثیت مجموعی رازی نے اطباء قدیم کے اقتباسات کو سامنے رکھ کر تحقیقی نقطہ نظر سے لکھ کر جو ذاتی مشاہدات دلیل کے ساتھ پیش کیے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج1 ص310

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، قفطی/ جیلانی ص368

3 طبقات الاطباء، ابن جلجل، ص77

4 طبقات الامم، قاضی صاعد، ص23

5 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، ص501

6 الاعلام، خیرالدین زرکلی، ج2، ص130

7 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج10، ص6

8 فہرس مخطوطات الطب السلامی، احسان اوغلی، ص110

9 تاریخ علم تشریح، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص255

10 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص263

11 Krumbhar, E.B., History of Medicine, P267

12 Campbel, Donald, Arabian Medicine, P 75

ابو عبداللہ المفجع

وفات 931

ابو عبداللہ مفجع دسویں صدی کے نامور شاعر، ادیب اور علم لغت کے ماہر تھے، بصرہ میں 931ء میں انتقال ہوا۔ 9 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔ کتاب الشجر والنبات اپنے موضوع پر اچھی تالیف ہے اس میں پودوں کے نام اوران کی قسموں کی تفصیلات لکھی گئی ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، ص41

اسحٰق بن سلیمان اسرائیلی

وفات 932

ابو یعقوب اسحٰق بن سلیمان اسرائیلی دسویں صدی کا مشہور طبیب اور ماہر نباتات تھا۔ سرمہ سازی میں خصوصی مہارت تھی۔ تونس کے حاکم زیادۃ اللہ ثالث کے دربار سے وابستہ رہا۔

کچھ دن بعد عبید اللہ فاطمی اور اس کے بیٹے معز الدین کے یہاں بحیثیت معالج خدمات انجام دیں، شادی نہیں کی، کتابوں کو اپنی اولاد سمجھتا تھا۔ مطب کے ساتھ تصنیف و تالیف کی بھی اہم خدمات انجام دیں۔ 932 میں وفات پائی۔ 12 کتابوں کا مصنف تھا۔

ادویہ کے موضوع پر درج ذیل کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

1۔ کتاب فی الکحل، اسکا مخطوطہ حلب کے مکتبہ زبیدی میں محفوظ ہے۔

2۔ کتاب الادویۃ المفردۃ والاغذیہ

3۔ کتاب فی التریاق

4۔ کتاب بستان الحکمۃ فی العلمۃ

کتاب الادویۃ المفردہ والاغذیہ اس کی اہم ترین تالیف ہے، اس کا لاطینی ترجمہ De Ailments, El Medicaments Simplicibus کے نام سے ہوا ہے۔ اس کا مخطوطہ مدرید لائبریری میں محفوظ ہے۔ ادویہ کی ماہیت، شناخت اور خواص پر اس اہم کتاب کے حوالے کتاب الجامع لمفردات ابن بیطار میں بہت ملتے ہیں۔

چند نمونے قارئین کے لیے پیش ہیں۔

اہل مصر جری کو سلور کہتے ہیں، یہ ایک مچھلی ہے جس کے اندر لزوجت اور بساہند بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ گاڑھا اور لسیدار بلغم پیدا کرتی ہے۔ اسے کھانے سے خراب غذائیت حاصل ہوتی ہے۔ اسکے برابر کھانے سے سفید داغ کی شکایت ہو سکتی ہے۔ لیکن اسے نمکسو د کر کے کھانے سے ایسا نہیں ہوتا۔ چونکہ اس کے اندر رطوبت بہت ہوتی ہے اس لیے پھیپھڑوں کی نالی صاف کرتی اور آواز صاف کرتی ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

لوکی کے بارے میں اسحق بن سلیمان کا بیان ہے: واضح رہے کہ لوکی میں ملین شکم تاثیر کم ہوتی ہے اس لیے یہ معدہ کے اوپری حصہ میں تیرتی رہتی ہے۔ اس کے کھانے سے قولنج میں ویسا ہی فائدہ ہوتا ہے جیسا کی حریرے سے۔ اس کو آٹے میں لت کر کے مٹی کے توے یا تنور میں بھون کر پانی نکال لیں پھر اس کو بعض لطیف شربتوں کے ساتھ پینے سے بخار کی شدت اور پیاس کی زیادتی کم ہو جاتی ہے اور عمدہ غذائیت حاصل ہوتی ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ص631

2 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، ص482

3 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص98

4 الاعلام، خیر الدین زرکلی، ج1، ص197

5 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج3، ص334

6 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی، ص134

7 کشف الظنون، حاجی خلیفہ، ص138

8 طبقات الامم، ص88

9 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص238

10 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص78

11 کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار اردو ترجمہ حکیم محمد یوسف/حکیم سید محمد حسان نگرامی، ج4، ص40

12 حوالہ سابق، ص106

13 حوالہ سابق، ج1، ص402

ابو محمد حسن ہمدانی

وفات 945

ابو محمد حسن بن احمد بن یعقوب بن یوسف بن داؤد ہمدانی یمن کے مشہور قبیلہ ہمدان کا ہونہار فرزند تھا۔ کئی کتابوں کا مصنف تھا 945 میں وفات ہوئی۔

اس کی کتاب صفت جزیرۃ العرب میں عرب کے جنوبی علاقوں کے پودوں سے متعلق تفصیلات ملتی ہیں جن میں خاص طور سے سفرجل (بہی) اجاص (آلو بخارا) تفاح (سیب) خوخ

(شفتالو) جوز، لوز (بادام) کمثری (ناشپاتی) کے ساتھ سبھی سبزیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ، ص142

احمد بن یونس

وفات بعد 951

احمد بن یونس امیر الناصر الدین اموی (930) کے عہد کا ممتاز طبیب تھا۔ ادویہ مفردہ اور دواسازی میں خصوصی مہارت تھی، ثابت بن سنان سے طب حاصل کی۔ خلیفہ مستنصر باللہ اموی (951) کا طبیب خاص رہا۔ امراض چشم کے علاج کا ماہر تھا۔ دواؤں کی تیاری میں اسے کمال حاصل تھا۔ زیادہ تر مرکبات خود تیار کرتا تھا۔ دواسازی کا پورا شعبہ تھا جس میں نوجوان اس کی نگرانی میں دوائیں تیار کرتے تھے۔ 951 کے بعد وفات پائی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، قفطی/ برق، ص125

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص227

ثابت بن قرہ حرانی

وفات 951

ابوالحسن ثابت بن قرہ حرانی دسویں صدی کا ممتاز طبیب اور معالج تھا۔ علم تشریح میں بھی اسکی اچھی پہنچ تھی۔ طبی کتابوں کے ترجمہ کے حوالے سے بھی اسے بڑی اہمیت حاصل تھی۔ سریانی، عربی، یونانی زبانوں میں مہارت کی وجہ سے اسکے ترجمے کی ایک الگ شان تھی۔ 77 سال کی عمر

میں 951 میں وفات پائی۔ جمال الدین قفطی نے اس کی 100 سے زائد کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ادویہ کے حوالہ سے درج ذیل کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

1۔ کتاب فی اختصار کتاب جالینوس فی الاغذیہ
2۔ جوامع عملھا لجالینوس فی الادویۃ المفردۃ
3۔ کتاب فی اجناس الادویۃ
4۔ کتاب فی اجناس ماتوزن بہ الادویۃ

کتابوں کی فہرست سے پتہ چلتا ہے کہ ثابت بن قرہ نے دواؤں اور غذاؤں پر تفصیل سے لکھا ہے خاص طور سے اوزان ادویہ کے سلسلہ میں اس کی کتاب اہم ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج 1، ص 216
2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، قفطی / جیلانی، ص 115
3 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، ج 1، ص 489
4 الاعلام، خیر الدین زرکلی، ج 3، ص 98
5 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج 3، ص 101
6 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی، ص 157
7 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص 66
8 تاریخ علم تشریح، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 253
9 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 240

ابراہیم بن بکس

وفات 971

ابواسحٰق ابراہیم بن بکس عشاری دسویں سدی کا ممتاز طبیب تھا۔ بیمارستان عضدی میں

معالج رہا۔ وہاں طبی درس بھی دیتا تھا۔ اخیر عمر میں بینائی چلی گئی تھی، تصنیف و تالیف کا کام بھی انجام دیا۔ 4 کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔ ادویہ سے متعلق درج ذیل کتابیں لکھیں، 971 میں وفات پائی۔

1۔ کناش

2۔ کتاب الاقراباذین

3۔ کتاب اسباب النبات لثاؤفرسطس

ادویہ مرکبہ پر اس کی خصوصی مہارت تھی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ص 631

2 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص 69

3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص 23

ابوالحسن حرّانی

وفات 985

ابوالحسن حرانی دسویں صدی عیسوی کا ممتاز معالج تھا۔ مؤرخین نے اس کے معالجہ کے بہت سے قصے کتابوں میں لکھے ہیں۔ سلطان عضد الدولہ بن بویہ دیلمی اور وزیر ابوطاہر بن بغیہ کے کامیاب علاج سے اسے بڑی عزت و شہرت حاصل ہوئی۔ علاج و معالجہ کے ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی رہا۔

ادویہ کے حوالہ سے یوحنا بن سرابیون کی قراباذین پر اس کے اصلاحی تبصرے اہم ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء [illegible]

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، قفطی/ برق، ص172
3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص102

احمد بن ابی الاشعث

وفات975

ابو جعفر احمد بن محمد بن ابی الاشعث دسویں صدی کا نامور طبیب تھا، اصلاً ایرانی تھا یہاں سے موصل آیا۔ جالینوس اور ارسطو کی کتابوں پر اس کا مطالعہ بہت وسیع تھا، بہت سی کتابوں کی شرحیں لکھیں، اور خود بھی کئی کتابوں کا مصنف تھا۔ 975 میں وفات پائی۔ ادویہ کے موضوع پر درج ذیل کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

1۔ کتاب الحیوان
2۔ کتاب الادویۃ المفردہ، اسکا مخطوطہ مغنیسا لائبریری میں دستیاب ہے۔
3۔ کتاب الغاذی، والمغتذی، ایا صوفیا میں موجود ہے۔
4۔ کتاب ترکیب الادویۃ

ادویہ پر ابن ابی الاشعث کا انداز بے حد آسان تھا، ابن بیطار کی کتاب الجامع لمفردات میں بہت سی دواؤں میں اس کے حوالے ملتے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص331
2 الاعلام، خیر الدین زرکلی، ج1، ص209
3 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج3، ص148
4 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی، ص13
5 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص69
6 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص315

ابن خالویہ

وفات 980

ابوعبداللہ حسین بن احمد بن خالویہ بن حمدان دسویں صدی کے لغت اور علم نحو کے بڑے عالم تھے۔ تعلیم بغداد میں ہوئی ابوالطیب متنبی سے مصاحبت رہی۔ 980 میں حلب میں انتقال ہوا۔ 9 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔ کتاب فی الشجر کے نام کی کتاب پودوں کے نام اس کی قسموں کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔

دکتور احمد عیسیٰ بک کے مطابق اس کا ذکر یاقوت حموی، سیوطی، ابن ندیم اور ابن خلکان کسی نے نہیں کیا۔ ڈاکٹر بک کے مطابق اس کا ایک مخطوطہ بھی دیکھا ہے یہ کتاب سمول نیگ برگ نے 1909 میں شائع کیا ہے۔

کتاب 3 حصوں پر مشتمل ہے

پہلا حصہ پودوں کے مختلف ناموں سے متعلق ہے۔

دوسرے حصہ میں پھول، پھل کے ناموں کی تفصیل ہے۔

تیسرے حصہ میں مولف کے ذریعہ ناموں کی تحقیق شامل ہے

کل 230 پودوں کے ناموں پر مشتمل یہ کتاب اپنے موضوع پر اہم معلومات فراہم کرتی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، ص 42

ابومنصور ازہری

وفات 982

ابومنصور بن احمد ازہری دسویں صدی کے ممتاز عالم لغت تھے خلیفہ مقتدر کے عہد میں اپنی قابلیت کی وجہ سے بڑی عزت حاصل تھی۔ فن لغت پر کئی کتابیں لکھیں۔ 982 میں وفات پائی۔

پانچ کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔آپ کی تصنیف کتاب التھذیب فی اللغت اہم ترین تصنیف ہے دس جلدوں پر مشتمل اس کتاب میں مصنف نے نباتات سے متعلق بہت تفصیلی بحث کی ہے۔ ابوحنیفہ دینوری کے بعد یہ کتاب سب سے زیادہ حوالوں میں ملتی ہے۔بڑے بڑے ماہرین علم لغت نے اسے اپنی تحقیق کی بنیاد بنایا ہے جس میں ابن سیدہ،ابن منظور اور زبیدی کے نام خاص طور سے لیے جاسکتے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 الفہرست،ابن ندیم

2 وفیات الاعیان،ابن خلکان/بحوالہ تاریخ النبات

3 تاریخ النبات عندالعرب،احمد عیسیٰ بک،ص44

ابن الجزار

وفات984

ابوجعفر احمد بن ابراہیم بن ابی خالد،ابن الجزار دسویں صدی کا ممتاز معالج تھا،مفردات اور ادویہ مرکبہ میں خصوصی مہارت حاصل تھی۔طب اپنے والد ابراہیم بن ابی خالد اور مشہور طبیب اسحٰق بن سلیمان سے سیکھی۔مطب کے ساتھ ساتھ درس وتدریس کا کام بھی جاری رہا۔تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی رہتا۔حوالوں میں ملتا ہے کہ مختلف موسموں میں دریا کے کنارے جا کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتا تھا۔984 میں انتقال ہوا۔10 کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ پر درج ذیل کتابیں لکھیں،

1۔ کتاب فی الاعتماد فی الادویہ المفردہ

2۔ کتاب فی الادویہ المرکبہ (بغیہ کے نام سے بھی مشہور ہے)

3۔ رسالۃ فی ابدال الادویۃ

4۔ کتاب السمائم (اس کا تذکرہ ابن بیطار نے کیا ہے)

کتاب الاعتماد الادویۃ المفردہ۔اس کے مجرب مفرد ادویہ پر مشتمل ایک اہم دستاویز ہے۔اہمیت کی وجہ سے اس کی لاطینی، عبرانی اور یونانی زبان میں ترجمے بھی کیے گئے جس سے یوروپ پر اس کی گہری چھاپ کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔اسکی ایک اور اہم باب طب الفقراء والمساکین، غریب عوام کے لیے سستی دواؤں پر مشتمل ایک ایسی تصنیف۔ جس پر طب یونانی میں بہت کم مواد حوالوں میں ملتا ہے۔

کتاب الادویہ اسکی شاہکار تصنیف ہے، ابن بیطار نے کتاب الجامع لمفرادت میں اس کے اقتباسات شامل کیے ہیں، اس کے علاوہ ابن الجزار کی کتاب السمائم جو زہروں سے متعلق ہے اس کے حوالے بھی ابن بیطار کے یہاں ملتے ہیں، چنانچہ بنج کے بیان میں لکھتے ہیں: علاج کے ذریعہ اگر اس کے زہر کا ازالہ نہ کیا جائے تو مریض دو روز ہی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔موت سے پہلے گہری نینداور سستی آتی ہے۔جسم زرد ہو جاتا ہے اور ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔
(مفردات، ابن بیطار)

اسی طرح جند بیدستر کے بیان میں ابن الجزار لکھتے ہیں: سیاہ جند بیدستر مہلک ہے۔اسکو ساڑھے تین گرام کھانے سے دل پر صدمہ لاحق ہو جاتا ہے، اور جسم کی چربی گھلنے لگتی ہے۔زبان پر دانے ہو جاتے ہیں، اور اگر علاج نہ ہو تو موت ہو سکتی ہے، اس کے مضر اثرات کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جند بیدستر کھالے تو اسے تخم سویا سپستاں اور شہد کے ساتھ ابال کر پلائیں اس کے بعد عصارہ اترج پلائیں جو اس کے لیے تریاق ہے۔ (مفردات ابن بیطار)

اس کے علاوہ مرکبات کے حوالہ سے اس کی کتاب الادویہ المرکبہ جو بغیہ کے نام سے مشہور ہے اور زاد المسافر میں دوران سفر غذاؤں اور دواؤں کا ذکر کیا گیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص 481

2 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، جلد اول، ص 641

3 الاعلام، خیرالدین زرکلی، ج1، ص85
4 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج1، ص137
5 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی، ص39
6 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص99
7 کشف الظنون، حاجی خلیفہ، ج2، ص4
8 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ، ابن بیطار، حکیم یوسف/حکیم سید محمد حسان، ج1، ص187۔
9 حوالہ سابق، ص294
10 حوالہ سابق، ص431
11 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص348
12 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص349
13 Zakariya, Verk, Muslim Contribution to Pharmacy, P6

ابن جلجل

وفات بعد 987

ابو داؤد سلیمان بن حسان دسویں صدی کا نامور معالج اور ماہر علم ادویہ تھا۔ اموی خلیفہ ہشام موید باللہ کا طبیب تھا۔ نیر واسطی نے اسے ابوالقاسم زہراوی کا ہم عصر لکھا ہے۔ ابن جلجل کے نام سے شہرت پائی۔ مفردات کی سب سے پہلی کتاب الحشائش کے شارح کی حیثیت سے تاریخ میں اسے نمایاں مقام حاصل ہوا۔ خاص طور سے جن دواؤں کا تذکرہ دیسقوریدوس نے نہیں کیا تھا ابن جلجل نے اس کام کو آگے بڑھایا۔ تاریخ طب میں اس کی کتاب طبقات الاطباء اسکی مایہ ناز تالیف ہے۔ جسے اولین ماخذ Primary Source کی حیثیت حاصل ہوئی۔ 987 کے آس پاس وفات پائی۔ 5 کتابیں لکھیں۔

ادویہ مفردہ پر درج ذیل کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

1۔ کتاب تفسیر اسماء الادویۃ المفردۃ من کتاب دیسقوریدوس، اس کا لاطینی ترجمہ Interpretio Nominum Medicamentorum Simplicum Ex Librio Dioscordis کے نام سے ملتا ہے۔

2۔ مقالۃ فی ذکر الادویۃ التی لم یذکرہا دیسقوریدوس فی کتابہ، اس کتاب کا لاطینی ترجمہ Suplimentum Simplicum, Quae in Dioscride Desiderentur کے نام سے دستیاب ہے۔

3۔ رسالۃ فی التبیین فیما غلط فیہا بعض المطببین اس کتاب کا لاطینی ترجمہ Manifestario Errorum Quos Medici Nonulli Commisercent کے نام سے موجود ہے۔

4۔ مقالۃ فی ذکر الادویۃ المستدرکۃ علی کتاب دیسقوریدوس ممکن ہے کہ یہ وہی کتاب ہو جس کا تذکرہ نمبر 2 پر کیا گیا ہے بہرحال اس نام سے ایک مخطوطہ نور عثمانیہ کی لائبریری میں دستیاب ہے۔

علم الادویہ میں ابن جلجل کے امتیازات

تاریخ طب کے اولین مورخ ابن جلجل کو علم ادویہ میں بھی امام اور قائد کی حیثیت حاصل ہے اس نے تقلیدی انداز سے الگ ہٹ کر دوسرے مصنفین کی طرح محض اقتباسات نقل کرنے پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ اس نے دواؤں کے مترادفات، ان کی جائے پیدائش، خواص کا تنقیدی جائزہ لیا اور جن دواؤں کا تذکرہ اطبا قدیم نے نہیں کیا ان کا تذکرہ کر کے طبی مفردات میں قابل قدر اضافہ کیا۔

ابن جلجل نے شرح اسماء العقاقیر کے مقدمہ میں اس کی تفصیل اس طرح لکھی ہے۔

کتاب دیسقوریدوس کا ترجمہ خلیفہ جعفر متوکل کے عہد میں کیا گیا اس کا مترجم اصطفن بن باسیل عربی سے ترجمہ کرتا اور حنین بن اسحٰق ترجمہ کی غلطیوں کی اصلاح کرتا تھا، ان مترجمین کو جتنے عربی نام معلوم تھے لکھے باقی چھوڑ دیے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اہل مشرق صرف ان دواؤں سے فائدہ اٹھا

سکے جن کے عربی نام لکھے تھے، باقی دوائیں استعمال نہیں ہوئیں، یہی ترجمہ اندلس میں بھی پڑھا جاتا رہا۔ 337 میں رومی فرمانروا اوقانیوس نے قسطنطنیہ کے حاکم امیر ناصر محمد بن عبد الرحمٰن کو تحفہ میں دیسقوریدوس کی اصل کتاب یونانی زبان میں بھیجی اور خواہش ظاہر کی آپ اس کا ترجمہ عربی میں کرائیں، چنانچہ نقولا راہب اور ابوعبداللہ صقلی دونوں نے مل کر یونانی ناموں کی جگہ عربی اور اندلس کے مقامی نام تلاش کیے۔ اب صرف دس دوائیں ایسی تھی جن کے ناموں کی تحقیق نہ ہوئی میں (ابن جلجل) نے اللہ کی توفیق سے ان ناموں کی شرح لکھی،

ابن جلجل کے اس اقتباس سے اسکے مطالعہ، محنت اور امتیازی اسلوب کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

ابن جلجل کی اس مخصوص تحقیق کی چھاپ زکریا رازی کی الحاوی اور ابن بیطار کی کتاب الجامع لمفردات میں جگہ جگہ محسوس کرائے جاسکتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند دواؤں کے بارے میں ابن جلجل کے اقتباس پیش ہیں۔

تمر ہندی (املی) کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

املی یمن، ہندوستان، سوڈان کے شہروں اور بصرہ میں پیدا ہوتی ہے، اس کے پتے لوبیا کے پتوں کی طرح سخت اور پھل سیاہ رنگ کے باریک باریک غلافوں میں ہوتے ہیں، جس کے اندر ہاتھ میں چپکنے والا شیرہ پایا جاتا ہے تمر ہندی صفراء کو باہر نکالتی ہے اور خون کی حدت کو ختم کرتی ہے۔ پانی میں گھول کر پینے سے پیاس کی شدت میں کمی آتی ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

بردی (کاغذ) کی افادیت کے بارے میں لکھتے ہیں۔

یہ خوص ہے اہل مصر اس کو غافیر کہتے ہیں، ایک پودا ہے، جو پانی میں اگتا ہے، اس کے پتے کھجور کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں، ٹہنیاں لمبی، سبز اور سفیدی مائل ہوتی ہیں۔ اس پودے سے مصر میں کاغذ بنایا جاتا جسے قرطیس کہتے ہیں اصطلاح طب میں جب بھی قرطاس محرق بولا جاتا ہے، اس سے یہی کاغذ سمجھا جاتا ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

اس اقتباس سے نام کی تشریح اور مختلف علاقوں میں بردی کے مترادفات ناموں کے سلسلہ مین ابن جلجل کی تحقیق کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج2، ص47

2 اردو ترجمہ، اخبار الحکماء قفطی / برق، ص84

3 الاعلام، خیر الدین زرکلی، ج3، ص133

4 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج4، ص258

5 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی، ص33

6 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص100

7 طب العرب براؤن / نیر واسطی، ص416

8 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص62

9 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص363

10 کتاب الحاوی الکبیر، زکریا رازی، ج23

11 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات الادویہ، ابن بیطار / حکیم محمد یوسف، حکیم سید محمد حسان، ج4، ص308

12 حوالہ سابق، ج4، ص216

13 حوالہ سابق، ج1، ص351

ابو عبداللہ تمیمی

وفات 1000

ابو عبداللہ محمد بن احمد بن سعید تمیمی، دسویں صدی کا ممتاز طبیب تھا۔ ادویہ مفردہ اور مرکبات میں اسے بڑی مہارت حاصل تھی۔ مصر کے وزیر یعقوب بن کلس کے دربار سے وابستہ رہا۔ زیادہ تر مصر مین قیام رہا۔ دواسازی میں بھی بہت ماہر تھا۔ عبداللہ بن طغج کے لیے بہت سی دوائیں تیار کیں۔ قفطی نے تریاق مخلاص النفوس نامی دوا کا ذکر کیا ہے جس کے کھانے سے تمام

زہروں کے اثرات ختم ہو جاتے تھے۔ اس کا ایک نسخہ جوارش مفرّح کے نام سے مشہور رہا۔ تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی رہا۔ درج ذیل کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

1۔ کتاب البقاء باصلاح فساد الہواء والتحرز من ضرر الوباء

2۔ رسالۃ فی صنعۃ التریاق الفاروقی

3۔ مقالۃ فی ماہیۃ الرمد وانواعہ واسبابہ علاجہ

4۔ کتاب النص والاخبار

5۔ کتاب المرشد

کتاب المرشد تمیمی کی سب سے اہم کتاب ہے اس میں جڑی بوٹیوں کی ماہیت، شناخت، قسمیں اور خواص کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ ابن بیطار نے اپنی کتاب، کتاب الجامع لمفردات میں اسکے حوالے بہت نقل کیے ہیں۔

نمونہ کے طور پر چند دواؤں سے متعلق اس کا بیان ملاحظہ فرمائیں۔

جمیز یعنی گولر کی کر و قسم کے بارے میں لکھتے ہیں۔

اس کا یونانی نام سقوموری ہے، کچھ لوگ سوقاسس بھی کہتے ہیں جس کے معنی تین احمق کے ہیں، چونکہ یہ انجیر سے پھیکا ہوتا ہے، اس لیے اس کا نام تین احمق رکھا گیا ہے، اس کا درخت انجیر کی طرح ہوتا ہے لیکن اس میں دودھ کم ہوتا ہے، پتے شہتوت کی طرح ہوتے ہیں۔ سال میں 3 یا 4 بار پھل آتے ہیں۔ پھل جنگلی انجیر کے مشابہہ ہوتے ہیں۔ وادیا اور رودس نامی شہروں میں اکثر یہ گیہوں کے کھیتوں میں ہوتا ہے۔ مسہل ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں غذائیت بھی ملتی ہے۔ موسم ربیع میں پھل لگنے سے پہلے اس کے چھلکے سے دودھ نکالتے ہیں۔ اسپنج یا اونی کپڑے میں سکھا کر ٹکیہ بنا کر رکھ لیتے ہیں۔ اس بیان میں تمیمی نے گولر کی بہت سی قسموں کا تذکرہ کیا اور ان کی شناخت سے متعلق باتیں لکھی ہیں آگے اس کے مزاج کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

اس تجزیہ سے دواؤں کی ماہیت، مترادفات، مقام پیدائش اور شناخت اور پھول و پھل سے متعلق تفصیل سے تمیمی کی مہارت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ پرانی کتابوں میں عام طور سے

خواص پر زیادہ دھیان دیا جاتا تھا، ماہیت پر کم۔ اس اعتبار سے تمیمی کی کتاب المرشد کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص456

2 اردو ترجمہ، اخبار الحکماء۔ قفطی / برق، ص163

3 تاریخ النبات عند العرب، ص88

4 کتاب المرشد بحوالہ، اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم محمد یوسف، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ج1، ص419

گیارھویں صدی عیسوی

اسماعیل بن حماد جوہری

وفات 1003

اسماعیل بن حماد جوہری علم لغت اور عربی ادب کے ممتاز عالم تھے، حصول علم کا بہت شوق تھا، اس سلسلہ میں بہت سفر کیے۔ چنانچہ حجاز، خراسان، مصر کا سفر کیا۔ اسی دوران تصنیف و تالیف کے اہم کام انجام دیے۔ 1003 میں وفات پائی۔

کتاب الصحاح فی اللغت پودوں کے ناموں کے موضوع پر اہم کتاب ہے، یاقوت حموی نے بڑے اچھے انداز سے اس کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب اس نے استاد ابو منصور عبدالرحیم بیشکی کو معنون کی ہے، زیادہ تر نباتات کے ناموں کا احاطہ کیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 ارشاد الادیب، یاقوت حموی

2 تاریخ النبات عند العرب، دکتور احمد عیسیٰ بک، ص 44

ابوالفرج الطیب

وفات 1005

ابوالفرج عبداللہ بن طیب، طب اور فلسفہ کا ممتاز عالم تھا۔ بغداد کے بیمارستان عضدی میں طب کا درس دیا۔ اطباء قدیم بطور خاص جالینوس کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ جالینوس کی کتاب اغلوقن کی شرح بھی لکھی۔ اس کے علاوہ بقراط اور ارسطو کی بہت سی کتابوں کی شرحیں لکھیں۔ بوعلی سینا کا ہم عصر تھا۔ شیخ اس کی طبی تصانیف کی تعریف کرتا تھا لیکن اس کے فلسفیانہ نظریات کا مخالف تھا۔ علاج و معالجہ کے ساتھ طبی درس کا سلسلہ تھا ابن اصیبعہ نے اس کے بہت سے شاگردوں کے نام لکھے ہیں۔ جالینوس، ارسطو اور بقراط کی بہت سی کتابوں کی شرحیں اس کی یادگار ہیں۔

ادویہ کے حوالہ سے الادویۃ المسہلہ اس کی اہم تصنیف ہے جس میں اس نے ہر خلط کی مسہل ادویہ کا مزاج کے اعتبار سے تفصیلی ذکر کیا ہے۔

1005 کے بعد وفات پائی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص 325-323

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، قفطی / برق، ص 311

3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص 118

علی بن سلیمان

وفات بعد 1011

علی بن سلیمان علم حکمت، ریاضیات اور طب کا ممتاز عالم تھا۔ علم نجوم میں بھی مہارت تھی۔ عزیز باللہ اور حاکم باللہ کے عہد میں اس کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ نجوم، فلسفہ، علم حکمت اور طب پر اس کی کئی تصانیف ہیں۔ طب میں اختصار کتاب الحاوی لزکریا رازی اس کی اہم کتاب ہے۔ اس

کے علاوہ کتاب الامثلہ والتجارب والاخبار بھی اس کی اہم تالیف ہے۔
ادویہ کے حوالے سے ان دونوں کتابوں میں مفردات ادویہ سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔
اس کتاب میں اس نے بقراط اور جالینوس کی تالیفات میں مذکور اہم نکات کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔
1011 کے بعد وفات پائی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص55
2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص603

ابن سمجون

وفات 1010

ابوبکر حامد بن سمجون گیارھویں صدی کا ممتاز طبیب تھا۔ مفرد اور مرکب دواؤں پر خصوصی مہارت تھی۔ یہی اس کی شہرت کا سبب بنی، اس کی کتاب الادویۃ المفردہ اہم ترین کتاب ہے، اس میں ابن سمجون نے تمام اطباء کی رائے لکھی ہے۔ ابن بیطار اور زکریا رازی کے یہاں اس کے حوالے بہت ملتے ہیں، دوسری کتاب کتاب القرابادین ہے اس کے حوالے بھی ابن بیطار کی کتاب الجامع میں ملتے ہیں۔ 1010 میں وفات پائی۔

ابن سمجون کے بیان کے چند نمونے ابن بیطار کے حوالے سے پیش کیے جا رہے ہیں۔

جوز الرقع نامی دوا کے بارے میں اطباء کے اقوال پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

عبدالرحمٰن ابن ہیثم اور دوسرے اطباء کی رائے کے مطابق اس کا مزاج سرد ہے، عبدالرحمٰن کا یہ کہنا ہے کہ رقعا، جوز القی ہے غور طلب ہے کیونکہ زکریا رازی نے اپنی کتاب تقاسیم العلل میں رقعہ یمانی اور جوز القی کے افعال کو ایک ساتھ بیان کیا ہے۔ ابو حنیفہ دینوری نے اس کے مزے کو شیریں بتایا ہے، انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ اسے بطور غذا بھی کھاتے ہیں۔ ابو حنیفہ کے

بیان سے پتہ چلتا ہے کہ اس دوا کی جوز القی سے کوئی مناسبت نہیں ہے۔

اس کے علاوہ ابوحنیفہ نے اس کے قے آور فعل کا ذکر نہیں کیا ہے حالانکہ اس کے قے آور ہونے پر سبھی اطباء کا اتفاق ہے۔ ہوسکتا ہے کہ جائے پیدائش کے لحاظ سے اس کی تاثیر بدل جاتی ہے یا ابوحنیفہ اس کی تاثیرات سے واقف ہوں یا ہوسکتا ہے اس کی قے آور تاثیر نہ بیان نہ کی گئی ہو۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

ایک دوسری دوا اقسیا کی ماہیت کے بارے میں ابن سمجون کی بحث ملاحظہ فرمائیں: رازی نے اپنی کتاب الکافی میں لکھا ہے کہ اقطی ایک ہندوستانی دوا ہے۔ جس کی شل اور بل دو قسمیں ہوتی ہیں، اور یہ دونوں محلل ہیں رازی کی اس دوا کی تصدیق مجھے دوسرے ذرائع سے نہیں ہوسکی، اس سے متعلق رازی ہی کا ایک دوسرا قول کتاب الحاوی میں بھی ہے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ شل ایک ہندوستانی دوا ہے جس کی شکل زنجبیل سے ملتی ہے اس بات پر زیادہ اطباء کا اتفاق ہے۔

جالینوس اور دیسقوریدوس دونوں نے یہ لکھا ہے کہ اس قسم کا درختوں میں شمار ہوتا ہے دوسری گھاس کی قسم ہے۔ رازی نے کتاب المنصوری میں شل کا مزاج بے حد گرم لکھا ہے۔ دیسقوریدوس نے اسکی دوسری قسم کا مزاج سرد بتایا ہے۔ مذکورہ بالا اقوال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رازی جالینوس اور دیسقوریدوس کی ماہیت سے الگ رائے رکھتے تھے۔

(کتاب الجامع لمفرادت، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص 441
2 تاریخ النبات عند العرب، ڈکتور احمد عیسیٰ بک، ص 106
3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص 75
4 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردت، ابن بیطار، حکیم یوسف/حکیم سید محمد حسان، ج ا ص 114

مفضل بن سلمہ

وفات 1014

ابو طالب مفضل بن سلمہ عاصم دسویں صدی عیسوی کے ماہر علم نحو اور مایہ ناز عالم لغت تھے۔ خلیل بن احمد کی کتاب فی العین کا گہرائی سے مطالعہ کر کے اس میں اضافات وتشریح کی۔ 1014 میں وفات پائی، 15 کتابیں قلمی یادگار ہیں۔ کتاب الزرع والنبات وانواع الشجر اس کی اہم کتاب ہے جس میں انھوں نے پودوں کی کاشت، ماہیت اور اقسام کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ ایک اور کتاب الرد علی الخلیل واصلاح مانی کتاب العین ہے جس میں مصنف نے خلیل بن احمد کی غلطیوں کی نشاندہی کر کے ثبوت کے ساتھ اسکی تصحیح کی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، ص38

ابن بختویہ

وفات 1020

ابو الحسین عبداللہ بن عیسیٰ بن بختویہ گیارہویں صدی عیسوی کا ممتاز طبیب اور مصنف تھا۔ اطباء قدیم کی کتابوں کا مطالعہ کر کے اس نے کئی کتابیں لکھیں 1020 میں وفات پائی۔ کتاب الذہد فی الطب، کتاب المقدمات، کتاب الفصد اس کی قلمی یادگار ہیں۔

کتاب المقدمات جس کا نام کنز الاطباء بھی ہے ادویہ کے حوالے سے اہم کتاب ہے اس میں اس نے اطباء کے تجربات وفرمودات کو تفصیل سے جمع کیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص35

ابن مسکویہ

وفات 1030

احمد بن محمد بن یعقوب، ابن مسکویہ کے نام سے شہرت پائی۔ ادب، بلاغت، شعروشاعری میں کمال حاصل تھا۔ طبی تعلیم ابوالطیب کیمیاوی سے حاصل کی، زکریا رازی اور جابر بن حیان کی کتابوں کا گہرائی سے مطالعہ کیا۔ بہاء الدولہ کے دربار سے وابستہ رہا۔ پہلے مجوسی تھا پھر مسلمان ہوا، مختلف فنون پر کئی کتابیں لکھیں۔ 1030 میں وفات پائی۔

ادویہ کے موضوع پر کتاب الادویۃ المفردہ اس کی قلمی یادگار ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی ص 94

2 یتیمۃ الدہر فی محاسن اہل العصر، ابومنصور ثعالبی

3 کتاب الامتاع، ابوحیان

4 تاریخ النبات عند العرب، ص 70

ابن سینا

وفات 1037

ابوعلی الحسین بن عبداللہ ابن سینا، گیارہویں صدی کا سب سے قدآور طبیب، معالج اور مصنف تھا۔ اپنی عظمت، علم، حذاقت اور مہارت کی وجہ سے شیخ الرئیس کے نام سے شہرت پائی۔ طب، منطق، فلسفہ، ہندسہ کا ممتاز عالم تھا۔ سلطان نوح بن منصور کے دربار میں شاہی طبیب رہا۔

تصنیف و تالیف میں بھی پایہ کمال پر پہنچا اور 200 سے زائد کتابیں لکھیں۔ القانون فی الطب، الادویۃ القلبیہ، رسالہ فی الہندباء، رسالہ فی السکنجبین، ادویہ مفردہ اور ادویہ مرکبہ پر اس کی

قلمی یادگار ہیں۔ 1037 میں انتقال ہوا۔

اپنے مفرد اسلوب، امتیازی طرز نگارش، جامع انداز بیان اور مختصر لیکن سیر حاصل بحث کی وجہ سے شیخ کی سبھی کتابیں مقبول عوام و خواص ہوئیں۔ زیر بحث موضوع پر اس کی تصانیف کی تفصیل پیش ہے۔

القانون فی الطب

القانون فی الطب ابن سینا کی مشہور ترین تالیف ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ شیخ کی شہرت اسی کتاب سے ہوئی اور ہونا بھی چاہیے تھی، جب اس کی تعریف میں نظامی عروض سمرقندی جیسے مورّخ یہ کہیں کہ اگر بقراط اور جالینوس کو حیات نو مل جائے تو ابن سینا کی القانون کے سامنے سجدہ زیر ہوں، اور ہٹی (Hitty) نے میڈیکل بائبل Medical Bible بتایا ہے۔ مشہور مورّخ گروز تو اس قدر متاثر ہوئے کہ لکھ بیٹھے کہ القانون پڑھتا جاتا ہوں، اس کی عظمت کا اثر مضبوط ہوتا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کی سب سے زیادہ عربی ایڈیشن چھپے، انگریزی، لاطینی، عبرانی، فرانسیسی ترجمے کیے گئے اور شرحیں تو اس قدر لکھی گئیں کہ بقول حکیم سید ظل الرحمٰن کہ کسی طبی کتاب کی نہ اس قدر شرحیں لکھی گئیں نہ اس کثرت اور عقیدت سے ان کا مطالعہ کیا گیا اور نہ جانے کتنے اقتباسات واعترافات القانون کی عظمت کو دوبالا کرتے ہیں۔ القانون کی اشاعتوں کی، تراجم کی، شروح کی اور بہت کچھ جو القانون کے بارے میں لکھا گیا۔ شائقین تحقیق اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک شروح اور تراجم کا تعلق ہے، اس سلسلہ میں حکیم سید ظل الرحمٰن کی ابن سینا اور اس کے شارحین اس سلسلہ کی سب سے مستند دستاویز ہے۔ جس کی اہمیت اس کے تفصیلی مطالعہ کے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتی۔

شاندار بات یہ ہے کہ راقم السطور کی تحقیق کے مطابق ابھی القانون نامکمل ہے اور اگر اس میں شیخ کے معالجاتی تجربے شامل ہوتے تو شیخ جانے کہاں پہنچ جاتے۔ ایا صوفیا لائبریری میں 3638 نمبر 528ھ کے لکھے مخطوطہ میں چھٹی اور ساتویں جلد موجود ہے جو شیخ کے معالجاتی تجربات پر مشتمل ہے۔

القانون فی الطب کے حصہ مفردات کا تفصیلی مطالعہ

القانون فی الطب کی جلد دوم مفردات ادویہ کی ماہیت، شناخت، خواص، ادویہ مفردہ کے

قوانین، ادویہ مفردہ کے بارے میں اقوال، قیاس کے ذریعہ دوا کی شناخت کے شرائط، مختلف تدابیر کے ذریعہ ادویہ کی اصلاح کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔

دیکھا جائے تو ادویہ کے حوالہ سے یہ عنوانات القانون کو دیگر کتابوں سے ممتاز بناتے ہیں۔ایک اور انفرادی خصوصیت یہ بھی ہے کہ شیخ نے اپنی کتاب میں دو علامتوں صفر (زیرو) اور + کے نشانات کے ذریعہ صفر لکھ کر یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ خواص اس میں نہیں پائے جاتے۔اسی طرح + مثبت Plus کا نشان یہ بتاتا ہے کہ یہ معاملہ غور طلب ہے اس سے شیخ کے تحقیقی اسلوب کا پتہ چلتا ہے۔

بنیادی طور سے دو مقالات پر مشتمل ہے، پہلے مقالہ میں ادویہ کے مزاج دوسرے میں خواص کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

دواؤں کے مزاج کی تعریف ان کی قسموں کا بیان ہے۔
دوسری فصل میں تجزیہ کے ذریعہ دواؤں کے مزاج کے تعین کی تفصیل ہے۔
تیسری فصل میں قیاس کے ذریعہ دواؤں کے مزاج سے بحث کی گئی ہے۔
چوتھی فصل میں دواؤں کے خواص کی شناخت کی تفصیل ہے۔
پانچویں فصل میں خارجی طور سے ادویہ میں مفید تدابیر کا ذکر ہے۔
چھٹی فصل میں دواؤں کی تیاری، ان کے جمع کرنے کے طریقے لکھے گئے ہیں۔

مزاج کے حوالہ سے ابن سینا نے مزاج اول، مزاج ثانی لکھ کر عناصر کے ذریعہ ترکیب بنانے والے مزاج÷ مزاج تریاق اور ادویہ مرکبہ کے مزاج، اسکی فطری Natural اور مصنوعی Artificial اور ضعیف Weak ہونے کے اعتبار سے مزاج کی ایک اور تقسیم کی ہے۔ آگے چلکر کسی دوا کے متضاد Contrast قوتوں کے بارے میں بحث کی ہے اور پھر ابالنے کے بعد ان قوتوں کی کمی وزیادتی سے متعلق تفصیلات لکھی ہیں۔

ابن سینا نے دواؤں میں شامل جوہر کے بارے میں بھی فلسفیانہ بحث کی ہے۔ چنانچہ انھوں نے اسپغول کی مثال دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اسپغول کی بھوسی یا چھلکوں میں تبرید Cooling کی خاصیت ہوتی ہے اس کے برخلاف اس کے سفوف میں تسخین Warming کی

تاثیر پائی جاتی ہے۔

کل ملا کر شیخ نے مزاج ادویہ سے متعلق تمام تفصیلی بحث پیش کر کے ادویہ کو مطالعہ کو کافی آسان بنادیا۔

کتاب کی دوسری فصل میں خواص ادویہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی تاثیرات معلوم کرنے کے دونوں طریقہ، قیاس اور تجربہ سے متعلق شرائط کی تفصیل لکھی ہے۔ چنانچہ قیاس کے ذریعہ دوا کی شناخت کے لیے جلد یا دیر مادہ کے منجمد ہونے (جم جانے)، خوشبو اور بدبو، رنگ، ذائقہ، ان کی لطافت، کثافت، لزوجت، بھربھرے پن، جمنے اور بہنے، لعاب دار ہونے، روغنی Oily ہونے ان کی جلد یا دیر میں سوکھنے اور خشک ہونے اور خفیف Light اور ثقیل Dense ہونے کی علامتوں کو قیاس کی بنیاد بنایا ہے۔ اس حوالہ سے دواؤں کی نوعیت عملی Mode of Action کی اصطلاحات جیسے مسخن، ملطف، محلل وغیرہ کی تاثیرات تفصیل سے لکھی ہیں۔ اسی طرح تجربہ کے ذریعہ ادویہ کے مزاج کے تعین کے لیے دواؤں کی کیفیت کے ساتھ تجربہ کرنے جیسے پانی اگر گرم پلایا گیا ہے تو گرم پانی کی تاثیر سامنے رکھنے اور بادام کے تازہ اور پرانے دونوں کے اثرات کا تجزیاتی مطالعہ کی ہدایت دی گئی ہے۔

شیخ کے نزدیک تجربہ کی غرض سے مرض مفرد پر تجربہ کیا جائے مرض مرکب پر نہیں مثال کے طور سے اگر تپ بلغمی کے مریض کو غاریقون کھلانے سے بخار میں فائدہ ہوتا ہے تو اس کے مزاج کو سرد نہیں کہہ سکتے کیونکہ تپ بلغمی مرض مرکب ہے ممکن ہے کہ غاریقون نے بلغم کو تحلیل کیا ہو اس وجہ سے بخار کم ہو گیا۔

دوا کے تجزیہ کے لیے ایک ہی دوا گرم اور سرد مزاج دونوں کے مریضوں پر دی جائے اگر دونوں کو فائدہ ہوتا ہے تو اس یہ نتیجہ نکلے گا کہ دوا بالخاصہ مفید ہے اور اگر گرم مزاج کو فائدہ کرے اور سرد کو نقصان کرے تو ثابت ہوگا کہ دوا کا مزاج سرد ہے۔ ان سائنٹفک اصولوں سے شیخ کے اجتہادی نقطہ نظر Creative Approach کا پتہ چلتا ہے۔

کتاب کی ایک فصل میں مختلف خارجی (باہری) تدبیروں جیسے ابالنے، جلانے، تغسیل (دھونے) منجمد کرنے (جمانے)، سحق کرنے (پیسنے) کے ذریعہ دواؤں کی مزاج کی تبدیلی سے خصوصی بحث کی گئی ہے۔

آخری فصل میں دواؤں کے جمع کرنے Collection اور محفوظ کرنے Storage کے اصول بتائے گئے ہیں۔

چنانچہ بزور (بیج) کے لیے شیخ نے لکھا ہے کہ جب تک تخم پوری طرح خشک نہ ہو جائیں اس وقت تک محفوظ نہ کریں۔

اسی طرح جڑوں کو اس وقت زمیں سے نکالیں جب تک درخت پوری طرح خشک نہ ہو جائے اور کلی کو ٹوٹ کر گرنے یا مرجھانے سے پہلے محفوظ کرنا چاہیے۔

حیوانی Animal دواؤں کے محفوظ کرنے کا وقت شیخ کے نزدیک موسم ربیع میں ذبح کر کے حاصل کرنے کو بہتر بتایا ہے۔ مردہ جانوروں کے کسی حصہ کے استعمال کی شیخ نے سختی سے مخالفت کی ہے۔

کتاب کا دوسرا مقالہ مفردات ادویہ سے متعلق ہے اسے شیخ نے مختلف بابوں Chapters میں تقسیم کیا ہے اور باب کے بجائے لفظ لوح کا استعمال کیا ہے۔

کل 12 الواح ہیں جن کی مشمولات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پہلی دواؤں کے افعال وخواص پر ہیں۔

دوسری زینت Cosmetics سے متعلق ہے۔

تیسری اورام وبثور یعنی دانوں میں مفید دواؤں پر ہے۔

چوتھی میں پھوڑے اور زخموں کے بارے میں ہے۔

پانچویں چوٹوں میں مفید دواؤں پر مشتمل ہے۔

چھٹی سر سے متعلق امراض میں مفید دواؤں پر مشتمل ہے۔

ساتویں آنکھوں کی مفید دواؤں کا تذکرہ ہے۔

آٹھویں اعضاء تنفس سے متعلق ادویہ کے بارے میں ہے۔

نویں اعضاء غذا میں مفید ادویہ کا ذکر ہے۔

دسویں اعضاء بول سے متعلق دواؤں پر ہے۔

گیارھویں بخاروں کے لیے فائدہ مند ادویہ کے بارے میں ہے۔

بارھویں زہروں اور ان کے تریاق سے متعلق ہے۔

ادویہ کا بیان حروف تہجی کے اعتبار سے ہے چنانچہ حرف میں الف میں 71، ب میں 52، جیم میں 31، دال میں 26، ھاء میں 11، واؤ میں 8، زاء میں 29، ح میں 58، طاء میں 31، ی میں 4، کاف میں 30، لام میں 23، میم میں 46، نون میں 26، سین میں 53، عین میں 53، فاء میں 33، صاد میں 12، قاف میں 52، راء میں 24، شین میں 32، تاء میں 18، ثاء میں 7، خاء میں 37، ذال میں 4، ضاد میں 7، ظاء میں 12، غین میں 11 کل 786 دواؤں کا تذکرہ ہے (یہ جدول حکیم خالد جاوید شمسی کے مضمون قانون شیخ کی کتاب المفردات ایک مطالعہ سے ماخوذ ہے)۔

ادویہ کے خواص کے بیان کا اسلوب

ہر دوائی ماہیت، اختیار Selection، مزاج، افعال و خواص کی عمومی عنوانات کے ساتھ درج ذیل مواقع استعمال کو علاحدہ عنوان سے پیش کیا گیا ہے

اورام وبثور	Swelling and Acne
قروح وجروح	Trauma and Ulcers
اعضاء مفاصل	Joints Organs
اعضاء چشم	Opthalmic Organs
اعضاء تنفس	Respiratory organs
اعضاء غذا	Alimentary Organs
اعضاء نفض	Excretory Organs
سموم	Poisons

ایک دوا کا نمونہ قارئین کے مطالعہ کے لیے پیش ہے۔

حندقوقی

ماہیت: اس کی ایک قسم بری ہے دوسری بستانی اور ایک شہری ہے اسے روٹیاں بناتے ہیں۔

مزاج: ابن جریج کے مطابق دوسرے درجہ میں گرم وخشک ہے۔ ابن ماسویہ کے نزدیک دوسرے درجہ کے درمیان گرم ہے اور بستانی قسم کا مزاج پہلے درجہ کے آخر میں گرم ہے۔

خواص: بستانی قسم اعتدال کے ساتھ جلاء اور تخفیف پیدا کرتی ہے اور بری قسم مسخن اور

قابض ہے۔

زینت: بڑی اور بستانی دوقسمیں کلف (جھائیں) میں مفید ہیں۔

قروح: بستانی قسم کا عصارہ شہد کے ساتھ استعمال کرتے ہیں، زخموں کو صاف کرتا ہے۔

مفاصل: اس کا روغن ریاحوں کی وجہ سے عارض ہونے والے جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔

راس: اس کا عصارہ ناک سڑکنے سے سر درد پیدا کرتا ہے، مرگی کے لیے فائدہ مند ہے۔

عین: بستان کا عصارہ سفیدیٔ جسم کے لیے فائدہ مند ہے، خاص طور سے شہد کے ساتھ استعمال کیا جائے۔

صدر: اس کی بڑی قسم خاص طور سے بلغم کی وجہ سے عارض ہونے والے پسلیوں کے درد کو تسکین دیتا ہے۔ اس سے حلق میں درد ہو جاتا ہے اور نگلنے میں تکلیف ہو جاتی ہے۔ جس کے ازالہ کے لیے دھنیا، خس اور کاسنی کو استعمال کرنا چاہیے۔

غذا: سردی اور ریاحوں کی وجہ سے درمعدہ کو تسکین دیتا ہے۔ اور اس کا روغن استسقاء کی ابتدا میں فائدہ مند ہے۔

نفض: مدر بول وحیض ہے بڑی قسم کی شراب اور ملوخیا کے ساتھ یہی تاثیر ہے اس کا روغن دردرحم، درداشین کو سکون دیتا۔ بڑی قسم بیضہ کے لیے فائدہ مند ہے اور قبض پیدا کرتا، اس کے تخم باہ میں تحریک پیدا کرتے ہیں۔

حمیات: اس کے تین بیج حمی غب اور 4 تخم چوتھیا بخار کے لیے فائدہ مند ہے۔

سموم: اس کا پانی سانپ کے ڈسنے کی جگہ پر لگانے سے درد فوراً ختم ہو جاتا ہے۔ تندرست جگہ پر لگانے سے سوزش اور جلن کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس کے تخم بچھو کے ڈسنے کے لیے بے حد مفید ہیں۔

اس تفصیل سے ادویہ کے خواص کے بیانیہ میں شیخ کے منفرد انداز اور امتیازات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

الادویۃ القلبیہ

ادویہ مفردہ سے متعلق ابن سینا کی دوسری تالیف الادویۃ القلبیہ ہے۔ القانون فی الطب کے بعد شیخ کی دوسری اہم تالیف ہے جس نے اس کی شہرت میں چار چاند لگائے۔ القانون کے

طرح اس کے بھی کئی عربی متن، فارسی، لاطینی، انگریزی، ترکی، ازبکی اور اردو ترجمے شائع ہوئے۔ اردو ترجمہ پہلی بار حکیم عبداللطیف فلسفی نے کیا اور 1956 میں ایران سوسائٹی کلکتہ کے زیر اہتمام علی گڑھ سے شائع ہوا۔ فارسی ترجمہ ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کراچی سے حکیم محمد سعید کی نگرانی 1983 میں منظر عام پر آیا اس کے ساتھ اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہوا۔ فارسی ترجمہ حکیم احمد اللہ خاں نے تفریح القلوب کے نام سے کیا گیا۔ بحیثیت مجموعی دنیا کی سبھی اہم زبانوں میں اس کی اشاعت عمل میں آئی۔ اس کے مخطوطات دنیا اور ہندوستان کے کئی کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔

ادویہ قلبیہ کے تکنیکی امتیازات

ادویہ قلبیہ کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ یہ نفسیات Psychology پر مشتمل ہے۔ مختلف تذکرہ نگاروں نے اس کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔

حکیم عبداللطیف فلسفی نے اسے شیخ کی ساری زندگی کا ریسرچ ورک بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ اتنی بڑی ریسرچ ہے جو علمی دنیا میں ایک بڑا انقلاب پیدا کرسکتی ہے۔ اس کا ابتدائی حصہ ایسے مضامین پر مشتمل ہے جو بہت بڑا ریسرچ ورک کہا جاسکتا ہے۔ حکیم کمال الدین حسین ہمدانی ادویہ قلبیہ کے نفسیاتی جائزہ میں لکھتے ہیں۔

شیخ الرئیس چونکہ علم طب کے علاوہ نفسیات اور علم اخلاق کا بھی ماہر تھا لہذا اس نے ان دواؤں کو جو نفس، روح و قلب اور خون پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ادویہ قلبیہ کے نام سے موسوم کیا ہے اس میں شیخ نے نہ صرف ادویہ قلبیہ کے نفسیاتی پہلو کو واضح طور پر بیان فرمایا بلکہ اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ لکھا۔

شیخ الرئیس پہلا شخص [illegible] نے اس مقالہ میں انسان کے تمام اخلاقی ونفسیاتی صفات کی بنیاد روح بتایا، خون صالح اور قلب کو قرار دیا ہے۔ انھوں نے نہ صرف نفسیات کا تعلق ادویہ قلبیہ، روح وخون اور قلب کے ساتھ واضح طور سے بیان کیا بلکہ ان امراض نفسانیہ روحانیہ کا علاج بھی ادویہ قلبیہ کے ذریعہ بیان فرمایا ہے جو روح قلب اور خون کو عارض ہوتے ہیں۔ نیز ادویہ قلبیہ کے نفس روح، خون اور قلب پر اثر کرنے کی نوعیت اور اس کے مواقع استعمال کے امتیاز کو حکیمانہ طور پر واضح انداز میں بیان کیا ہے۔

شیخ نے انفعالات نفسانیہ کا روح اور خون سے تعلق، ان کے قلب سے تعلق روح اور قلب پر ادویہ قلب کے اثرات بڑے فلسفیانہ انداز سے بیان کیا ہے۔

شیخ نے قلب روح کی تقویت۔تفریح کے لیے مختلف نوعیت عمل مشتمل دواؤں کا انتخاب کیا ہے۔مثال کے طور سے کچھ دوائیں خوشبودار ہونے کی وجہ سے جوہر روح پر اثر انداز ہوتی ہیں اور اپنی قوت قبض کی بنا پر طاقت پہنچاتی ہیں اور خفقان Palpitation کو ختم کرتی ہیں اس زمرہ Group میں اشنہ، دارچینی، تج، عنبر، عوداور بالچھڑ جیسی دوائیں شامل ہیں۔

- بعض دوائیں جوہر روح کو فرحت اور طاقت پہنچاتی ہیں اس سلسلہ میں زعفران، مشک اور سوسن کے نام لیے جاسکتے ہیں۔
- بعض دوائیں ملطف، مفرح اور مقوی ہونے کی وجہ سے وحشت، بے چینی اور ضعف قلب میں مفید ہیں جیسے آبریشم اور صندل۔
- بعض دوائیں مثلاً آملہ مقوی اور قابض ہونے کی وجہ سے دل کی تکالیف کم کرتا ہے۔
- اسی طرح اترج، کہربا طباشیر، یاقوت اور مروارید اپنی مقوی اور مفرح تاثیر کی بناء پر فائدہ کرتی ہیں۔
- بعض دوائیں مادہ کو نکال کر سوداوی بخارات کو ختم کر کے اثر انداز ہوتی ہے ان میں گاؤزباں، لاجورد، بادرنجبویہ اور فرنجمشک دوائیں شامل ہیں۔
- بعض دوائیں مفرح ہونے کے ساتھ ملین ہونے کی وجہ سے اثر کرتی ہیں جیسے گل سرخ۔
- بعض دوائیں مسہل ہوکے کی وجہ سے دل و دماغ سے مضر مادوں کو باہر نکال کر اثر کرتی ہیں جیسے حب شبیار، جوشاندہ افتیمون اور معجون عشبہ اور چوب چینی وغیرہ۔

ادویہ قلبیہ سے متعلق ادویہ کی نوعیت عمل کے حوالہ سے حکیم خورشید احمد اعظمی نے امراض قلب سے علم النفس کی تطبیق، روح کی تخلیق، روح اور اعضاء کے مزاج، روح کے روح کے نورانی جوہر کی صفت۔ امراض قلب کا جذبات سے تعلق اور مختلف احساسات، فرحت، اشتعال پذیری غم،

انحطاط قوت پر تفصیلی بحث کی ہے جس کے مطالعہ سے ادویہ قلبیہ کی انفرادی حیثیت کا پتہ چلتا ہے۔

حکیم اعظمی نے بڑی محنت سے ادویہ قلبیہ کی دواؤں کا ایک معلوماتی جدول تیار کیا ہے، جس میں نام اور مترادفات، مزاج نفع خاص برائے قلب اور ادویہ کی معالجاتی تاثیرات اور نوعیت عمل کی اچھی وضاحت کی گئی ہے تفصیل کے لیے مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

ادویہ قلبیہ میں مذکورہ دوائیں

1۔	آبریشم	Bombyx mori
2۔	آملہ	Emblica officianalis
3۔	اترج	Citrus lemon
4۔	آس	Myrtus comunis
5۔	اشنہ	Usnea longissimimum
6۔	اسطوخودوس	Lavendula stoechas
7۔	ارمک (کیوڑے کی چھال)	Pandanus tectoriaus
8۔	آذریون (سورج مکھی)	Helianthus annus
9۔	انفحہ (پیزمایہ)	Rennet
10۔	بادرنجبویہ	Melissa Parviflora
11۔	بسد	Corallium ruburum
12۔	بادروج	Ocimum basilicum
13۔	بہمن سرخ وسفید	Behen
14۔	بیض البیض	Egg
15۔	بسفائج	Polypodium vulgaare
16۔	جدوار	Delphinium denedatum
17۔	درونج	Doronicum hookri
18۔	دارچینی	Cinnamomum bark

Terminalia chebula	بلیلج کابلی	19-
Rosa damasena	ورد	20-
Crocus Sativus	زعفران	21-
Cruma zedoria	زرنب	22و23-
Arminan bole	حجرارمنی	24-
Bambusa bambus	طباشیر	25-
Pistacia integerima	طرخشوق	26-
Oxlate of iron	طین مختوم	27-
Ruby	یاقوت	28-
Boswella serrata	کندر	29-
Amber	کہربا	30-
Camphor	کافور	31-
Coriandrum sativum	کزبرہ	32-
Pyrus communis	کمثری	33-
Borago officianalis	لسان الثور (گاؤزبان)	34-
Lapis lazul	لازورد	35-
Mytilus margariferus	لولو (مروارید)	36-
Meat	لحم (گوشت)	37-
Musk	مسک	38-
Mountain resin	مومیائی	39-
Ocimum Americanum	نمام (سیاہ تلسی)	40-
Nympaea alba	نیلوفر	41-
Mint	نعناع	42-

43۔	سوسن آزاد	Iris insata
44۔	سلیخہ (تج)	Cassia bark
45۔	سنبل	Valeriana Jatamansi
46۔	عنبر	Ambra grasea
47۔	عود	Aquilaria agalocha
48۔	فضہ	Silver
49۔	فنجمشک	Sweet basil
50۔	فاوانیا	Paeonia root
51۔	فستق (پستہ)	Pistacia vera
52۔	صندل سرخ وسفید	Sandal wood
53۔	قاقلہ (الائچی بڑی)	Greater cardomum
54۔	ریباس (ریوند)	Rheum emodi
55۔	رمان (انار)	Punica grantum
56۔	شقاقل	Asparagus racemosus
57۔	تفاح (سیب)	Apple
58۔	تمر ہندی	Tamarindus indicus
59۔	خیربوا (الائچی چھوٹی)	Lesser cardomum
60۔	ذہب (سونا)	Gold
61۔	غاریقون	Agaricus alba
62۔	زرنب	Cinnamomum tamala
63۔	سعد	Cyperus rotundus
64۔	شاذنج	Cinnamomum cassia

(ماخوذ از قلب، امراض اور بصائر ابن سینا)

ان دواؤں پر جاری معالجاتی اور تحقیقاتی کاموں سے امراض قلب پر ان کی تاثیر روزمرہ کے تجربات میں درست پائی جارہی ہیں۔ ضرورت ہے کہ یونانی کے محققین اس طرف خصوصی توجہ دیں اس سے کہ انسانیت اور یونانی دونوں کو فائدے حاصل ہوں گے۔

اس کے علاوہ کتاب کی 15 ویں فصل میں تریاق فاروق۔ معجون مثر ودیطوس، دواء المسک اور معجون نجاح الکندی کا ذکر ملتا ہے۔

القانون کی جلد پنجم کے مشمولات

القانون فی الطب کی جلد پنجم ادویہ مرکبہ پر مشتمل ہے خود شیخ نے اسے قرابادین کا نام بھی دیا ہے اس کے پہلے مقالہ میں جسے مقالہ علمیہ کا عنوان دیا گیا ہے ادویہ مرکبہ کی ضرورت اور افادیت سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے اس حوالہ سے شیخ نے ادویہ کی قوتوں کے اختلاف اور ان قوتوں کے مختلف درجات کو بنیاد بنا کر مرکب دوا کی افادیت بیان کی ہے ان کا کہنا ہے کہ بعض اوقات ہمیں ہلکی مسخن دوا کے ساتھ شدید مسخن یا مسخن کے ساتھ دوسری تاثیر کی دوا کی ضرورت ہے اس صورت حال میں مختلف ادویہ کو ایک ساتھ مرکب بنا کر یہ ضرورت پوری کی جاسکتی ہے۔

اس کے بعد دوسرا حصہ ہے جس میں 12 مقالات میں درج ذیل تفصیل شامل ہے۔

پہلا مقالہ تریاق اور بڑے معجونوں پر مشتمل ہے۔

دوسرا مقالہ ایارجات سے متعلق ہے۔

تیسرے مقالہ میں مسہل اور غیر مسہل جوارشات کا بیان ہے۔

چوتھے مقالہ میں سفوف، قمائم اور جورات کا ذکر ہے۔

پانچویں مقالہ لعوقات سے متعلق ہے۔

چھٹا مقالہ ربوب اور شربت کے بارے میں ہے۔

ساتویں مقالہ میں مربہ جات کی تفصیل ہے۔

آٹھویں مقالہ میں اقراص کی طریقہ تیاری اور افادیت کا ذکر ہے۔

نویں مقالہ میں ماء العسل اور حبوب کا بیان ہے۔

دسویں مقالہ میں روغنیات کا بیان ہے۔

گیارھویں مقالہ میں مراہم اور ضمادات کا بیان ہے۔

بارھویں مقالہ میں امراض کے اعتبار سے معجون، جوارش اور دوسری مرکب دواؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

کتاب کا تیسرا حصہ امراض میں مجرّب معاجین پر مشتمل ہے۔

اس میں 8 مقالات ہیں۔

پہلا مقالہ امراض راس، دوسرا امراض عین، تیسرا امراض اذن، چوتھا امراض اسنان، پانچواں امراض فم وحلق، چھٹا امراض جوف اسفل، ساتواں اوجاع مفاصل، آٹھواں داء الثعلب، نواں طبی اوزان، دسواں طبی اوزان ماخوذ از کناش یوحنا بن سرافیون ہے۔

القانون جلد پنجم میں محولہ اطبا

ذیل میں محولہ اطباء کے نام درج کیے جارہے ہیں ان میں سے زیادہ تر اطباء کے ناموں کے ساتھ مختلف مرکبات منسوب ہیں۔

مثر ودیطوس

اسائیطس

ارسطوماخس

اندروماخس

فیلغریوس

فولس

روفس

ارکاماغنیس

ابن سرافیون

بوسطوس

بقراط

(اندروماخس سے بقراط تک) — ان اطباء کے ناموں کے ساتھ ایارج لکھا گیا ہے

القانون جلد پنجم میں مذکورہ مرکبات جن کے ساتھ اطباء کو منسوب کیا گیا ہے:

جوارش جالینوس

جوارش خوزی

جوارش متوکل منسوب الیہ سلمویہ

جوارش فیروزنوش

سفوف اسکندر

سفوف ارسطاطالیس

سفوف برمکی

شراب سلمویہ

قرص اسقلبیادس

حب دوری از کتاب قہلمان (اس سے پتہ چلتا ہے کہ قہلمان کی کتاب ابن سینا کے زمانہ میں محفوظ تھی۔)

حب اصطیقون کندی

حب برمکی

حب ابن الجبیرہ

حب ابن الحرث

حب جاوشیر لسلمویہ

مرہم قلقدیس جالینوس

ضماد اندروماخس

ضماد فلیغرلوس

صداع انطونس

دواء ارسطراطس

طلاء فیلوکسانس

شیاف ماحور

شیاف فولس

شیاف بولوسیوس

دواء بروطانس

دواء سقرموسوس

ان اطباء سے مرکبات کی نسبت سے مستقبل کے طالب علم کے لیے ایک نئی راہ تحقیق کی نشاندہی ہوتی ہے ان میں بہت سے اطباء کے حالات نہیں ملتے یہ تو وقت بتائے گا کہ یہ مرکبات ان سے منسوب ہیں یا ان کے ایجاد کردہ ہیں بہر حال القانون کے حوالے سے ہم مزید تحقیق کر کے کسی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص435

2 اردو ترجمہ، اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی / جیلانی، ص550-531

3 الفہرست، ابن ندیم، ص34

4 الاعلام۔ خیر الدین زرکلی، ج1، ص209

5 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج4، ص30

6 کشف الظنون، حاجی خلیفہ، ج2، ص217

7 القانون فی الطب، ابن سینا، ج2 و ج5

8 الادویۃ القلبیہ، ابن سینا / حکیم عبد اللطیف فلسفی

9 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص71

10 مختصر التاریخ العربی، کمال سامرائی، ج1، ص84

11 تصانیف شیخ الرئیس، حکیم سید ظل الرحمٰن، جہان طب ابن سینا نمبر، ص60

12 قانون ابن سینا اور اسکے شارحین و مترجمین، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص271

13 طب العرب نیر واسطی، ص79

14 آئینہ سرگزشت، ص8
15 تاریخ الحکماء، غلام جیلانی، ص181
16 مولفات ابن سینا، یحییٰ مہدوی، ص193
17 قلب، امراض قلب اور بصائر ابن سینا، حکیم خورشید احمد شفقت اعظمی، جہان طب ابن سینا نمبر، ص52
18 شیخ الرئیس بوعلی سینا اور ادویہ قلبیہ کا نفسیاتی جائزہ، حکیم سید کمال الدین حسین ہمدانی، جہان طب ابن سینا نمبر، ص80
19 ابن سینا کی منتخب ادویہ قلبیہ اور ان کی کیفیت عملی، حکیم عبد الصمد خان، جہان طب ابن سینا نمبر، ص151
20 قانون شیخ کی کتاب المفردات کا ایک مطالعہ، حکیم خالد جاوید شمسی، جہان طب ابن سینا نمبر، ص147
21 القانون فی الطب کی گمشدہ جلدیں، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص
22 طب اسلامی برصغیر میں، خدا بخش لائبریری، پٹنہ، ص32-12
23 تاریخ طب حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص308-285
24 القانون کی گمشدہ جلدیں، ایک مطالعہ، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ابن سینا نمبر، جہان طب، سی.سی.آر. یو.ایم نئی دہلی، ج2 شمارہ2 ص150-147
25 Campbell, Donald, Arabian Medicine,Vol1,P78
26 Encyclopedia Britanica, Vol1,P740
27 Chamber's Encyclopedia, Vol2, P90
28 E.B. krumbhar, History of medicine, P270
29 Encyclopedia of Religion and Ethics Vol2, P316.

ابن الہیثم

وفات1039

ابوعلی الحسن یا محمد بن حسن ابن الہیثم بصرہ کا رہنے والا تھا، یہاں سے مصر آیا جہاں فاطمی خلیفہ کے دربار میں رہا۔ کسی وجہ سے اس سے اختلاف ہوا اور یہ بات یہاں تک پہنچی کہ اسے جیل جانا پڑا۔ خلیفہ کے انتقال کے بعد ذہنی سکون ہوا تو تصنیف و تالیف کی طرف توجہ دی اور اپنی محنت و صلاحیت سے بصریات Optics کا سب سے بڑا عالم بنا، آج بھی اس کی تحقیقات مشعل راہ ہیں۔ اس کے علاوہ طبیعات، فلسفہ، علم ہیئت اور طب میں شہرت حاصل کی۔ 1039 میں وفات پائی درج ذیل کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔ ابن ابی اصیبعہ نے دوسوں کتابوں کا ذکر کیا ہے، ان میں 25 ریاضیات Mathematics 44 طبیعات Physics پر مشتمل ہیں۔ طب پر کتابوں کی تفصیل اس طرح ہے۔

1۔ کتاب فی تقویم الصحۃ، یہ کتاب بنیادی طور سے جالینوس کی 30 کتابوں کے اہم مضامین پر مشتمل ہے۔

2۔ رسالۃ فی تحقیق رائے ارسطوطالیس فی القوۃ المدبرہ

3۔ کتاب فی قوی الادویۃ المفردہ

4۔ کتاب فی قوی الادویۃ المرکبہ

5۔ کتاب المناظر

کتاب المناظر ابن الہیثم کی اہم ترین کتاب ہے، جس میں اس نے بصریات optics کے متعلق نہایت تفصیلی بحث کی ہے یہ کتاب 1983 میں شائع ہوئی ہے۔

ادویہ کے موضوع پر اس کی کتاب قوی الادویۃ المفردہ اور کتاب قوی الادویۃ ولاغذیہ اہم کتاب ہے ابن بیطار نے کتاب الجامع لمفردات میں ابن ہیثم کے اقتباسات نقل کیے ہیں۔

جوزالقی کے سلسلہ میں ابن الہیثم لکھتے ہیں۔

اس کو 4 گرام کی مقدار میں 5 گرام سفوف انیسون یا سفوف بادیان اور مناسب مقدار

میں شہد میں گوندھ کر پانی کے ساتھ نیم گرم کھانے سے بذریعہ قے صفراوی اور بلغمی فضلات خارج ہوجاتے ہیں اسے تنہا کھانے سے بھی یہ کام ہوتا ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص556

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، قفطی/ برق، ص165

3 الاعلام، خیر الدین زرکلی، ج1، ص170

4 تاریخ النبات عند العرب، دکتور احمد عیسیٰ بک، ص85

5 تاریخ علم تشریح، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص262

6 اردو دائرہ معارف، ج4، ص272

7 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص50

8 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص272

ابوریحان البیرونی

وفات1048

ابوریحان محمد بن احمد البیرونی، طب، علم ہیئت ریاضی اور علم نجوم کا ممتاز عالم تھا۔ طلب علم اس کا ذوق تھا جو تاحیات جاری رہا۔ اس نے اس مقصد کے لیے بہت سے ملکوں کے سفر کیے۔ اسی سلسلہ میں ہندوستان میں اسکی آمد کا ذکر ملتا ہے۔ بعض حوالوں میں ملتا ہے کہ اس نے ہندوستانی طب سیکھنے کے لیے سنسکرت بھی سیکھی اور اجمیر کے مندر میں رہ کر علم حاصل کیا، عربی، فارسی، سنسکرت تینوں زبانوں کا ماہر تھا یہ شان اس کی تصانیف میں بھرپور نظر آتی ہے۔ شیخ الرئیس بوعلی سینا کا ہم عصر تھا، اس کے مناظرہ کے قصے حوالوں میں ملتے ہیں۔ بعض مورخین نے اس کی تصانیف کی تعداد 200 تک بتائی ہے۔ ابن ابی اصیبعہ نے ۱۷ کتابوں کا ذکر کیا ہے، 1048 میں انتقال ہوا۔

ادویہ کے موضوع پر کتاب الصید لہ اس کا علمی شاہکار ہے، خواص ادویہ کے تعلق سے اس کے حوالے مفردات کی کتابوں میں ملتے ہیں۔ اس کا عربی متن شہید حکیم محمد سعید کی نگرانی میں ہمدرد پاکستان سے 1937 میں شائع ہوا ہے۔ عربی متن کے ساتھ انگریزی ترجمہ کی اشاعت سے اس کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے، اس کا فارسی ترجمہ ابو بکر الکاشانی نے کیا۔ بنیادی طور سے کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصہ میں ادویہ کی تعریف اور علم الادویہ سے متعلق قوانین اور علاج و معالجہ سے متعلق دوسرے اہم پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے، اسی حصہ میں بدل ادویہ اور دواؤں کے یونانی، سریانی، عربی اور سنسکرت مترادفات لکھے گئے ہیں۔

بحیثیت مجموعی ادویہ کے موضوع پر نئے انداز کی پیش کش ہے، اور مختصر اور جامع انداز میں ذکر نے مطالعہ کو آسان بنا دیا ہے۔

برصغیر اور عرب دنیا کے علاوہ یہ کتاب یورپ میں بھی بے حد مقبول رہی اور بہت سے انگریزی حوالوں میں اس کی تعریف ملتی ہے۔

کتاب میں مخصوص طور سے عطار Pharmacist کو طب کی بنیاد سے واقفیت۔ دواؤں کے بدل کا علم اور ان کے خواص میں مہارت کو ضروری قرار دیا گیا ہے، اس سلسلہ میں البیرونی نے عربی طب کے حوالہ سے قائدانہ رول ادا کیا ہے، اس نے عطار کی باقاعدہ تربیت Training کے اصول بتائے ہیں۔

کتاب کے دوسرے حصہ میں 969 دواؤں کی ماہیت، شناخت کے طریقے اور خواص تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ عربی متن کے مطالعہ سے یہ بات سمجھنے میں نہیں آتی کہ اس کا نام الادویۃ المفردہ نہ رکھ کر کتاب الصیدلہ کیوں رکھا گیا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ص459

2 کتاب الصیدنہ فی الطب، ابوریحان البیرونی

3 اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج5 ص262

4 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص 217

5 Zakaria, verk, Canada, Muslim Contribution to Pharmacy P 4

6 The Applied Sciences, Medicine and Pharmacology P155

7 Levi, Martin, Early Arabic Pharmacology, P 26

علی بن رضوان مصری

وفات 1061

ابوالحسن علی بن رضوان بن علی بن جعفر گیارھویں صدی کا ممتاز طبیب تھا۔ طب، منطق، فلسفہ اور علم نجوم مصر کے ماہر علما سے سیکھی۔ جلد ہی طب میں مہارت حاصل کر لی۔ مطالعہ کا بہت شوقین تھا، بقراط، جالینوس، دیسقوریدوس، روفس، ابولس اور اریباسیوس کی کتابیں اس کے مطالعہ میں رہتی تھیں اسی وجہ سے ایک با کمال مصنف بھی بنا۔ حاکم بامراللہ نے اسے چیف فزیشین (رئیس الاطباء) کے عہدہ پر فائز کیا۔ 1061 میں وفات پائی 50 کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ کے موضوع پر درج ذیل کتابیں قابل ذکر ہیں:

- کتاب فی الادویۃ المسہلہ
- فوائد علقھا من کتاب الادویۃ المفردہ لجالینوس
- کتاب فی الادویۃ المفردہ علی حروف المعجم

مسہل دواؤں کے اثرات، جالینوس کی کتاب الادویہ المفردہ کی تعلیق اور کتاب فی الادویۃ المفردہ میں ابن رضوان نے دواؤں کی ماہیت، شناخت، افعال وخواص، مضر ومصلح، بدل کا ذکر تفصیل سے کیا ہے۔ ابن بیطار نے کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ میں ابن رضوان کے اقتباس نقل کیے ہیں۔

شترمرغ کی چربی کے بارے میں ابن رضوان کا خیال ہے اسے گھر میں رکھنے سے سانپ بچھو بھاگ جاتے ہیں اور اسے سونگھتے ہی سانپ بچھو بے ہوش ہو جاتے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ ،ج 2 ص 99

2 اردو ترجمہ، اخبار الحکماء، قفطی/ برق، ص 571

3 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسی، ص 90

4 الاعلام، خیر الدین زرکلی، ج 4 ص 289

5 معجم المؤلفین، عمر رضا کحالہ، ج 7 ص 93

6 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص 107

7 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 370

موسیٰ بن عازار

وفات بعد 1063

موسیٰ بن عازار گیارھویں صدی کا ممتاز طبیب اور مصنف تھا۔ مصر کے فاطمی خلیفہ معز الدین اللہ کا درباری طبیب تھا۔ 4 کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ کے حوالے سے القرابادین اس کی اہم کتاب ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ ،ص 545

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، قفطی/ برق، ص 415

3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص 751

ابن بطلان

وفات بعد 1064

ابوالحسن مختار حسن بن عبدون بن سعدون بن بطلان فلسفہ، حکمت اور طب کا ممتاز عالم تھا۔ طب ابوالحسن بن ابراہیم بن زھرون الحرانی سے حاصل کی بہت سے ممالک کے سفر کیے۔ ابن رضوان کے ساتھ اس کے مذاکرات کا ذکر حوالوں میں ملتا ہے قفطی نے اس کے مطب کا ذکر کیا ہے۔ 1064 کے بعد انتقال ہوا ایک درجن سے زیادہ کتابیں لکھیں۔ تاریخ طب، ادویہ، کلیات اور علاج ومعالجہ سے متعلق اس کی کتابوں سے اہم معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

ادویہ کے حوالے سے اس کی کتاب مقالہ فی شربۃ الدواء المسہل، تقویم الصحہ، تدبیر اکثر الامراض التی کانت تعالج بالادویۃ الحارہ اس کی اہم تصانیف ہیں۔ ابن بیطار نے اپنی کتاب الجامع لمفردات میں اس کے حوالے نقل کیے ہیں۔

کافور کے بارے میں لکھتے ہیں: ایک کافور وہ ہے جو درخت پر ہی صاف ستھرا دکھائی دیتا ہے اسے منصوری کہتے ہیں دوسرا وہ ہے جس میں ریشے اور پوست کی آمیزش ہوتی ہے اسے پکا کر صاف کرتے ہیں اس کی خاصیت یہ ہے کہ اس کو کھانے میں ڈال دیں تو مکھیاں دور رہتی ہیں۔

(کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج 1 ص 143

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، قفطی / برق ص 396

3 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج 12 ص 210

4 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی ص 18

5 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار / حکیم یوسف / حکیم سید محمد حسان نگرامی، ج 4 ص 289

ابن سیدہ

وفات 1066

حافظ ابوالحسن علی بن اسماعیل، ابن سیدہ لغت اور علم نحو کے بڑے عالم تھے۔ نابینا تھے لیکن سن سن کر کئی لغت کی کتابیں یاد کر لی تھیں۔ 60 برس کی عمر میں 1066 میں انتقال ہوا۔ 5 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں، ان میں 4 کتابیں علم لغت پر ہیں، کتاب المخصص سب سے اہم ہے۔

کتاب المخصص

ابن سیدہ کی یہ کتاب اسمانباتات Nomenclature پر ابوحنیفہ کے بعد اہم تالیف ہے، 17 حصوں پر مشتمل اس کتاب میں بقول مصنف پہلے کی تمام لغات اور پودوں سے متعلق تمام کتابوں کا نچوڑ شامل کیا گیا ہے۔

مقدمہ کتاب سے پتہ چلتا ہے کہ اس کتاب میں غریب الحدیث مولفہ ابوعبیدہ، جوہری کی کتاب العروس، ابن خالویہ کی کتاب الشجر، ابن درید کی کتاب جمہرۃ اللغۃ، ابوحنیفہ کی کتاب النبات والشجر سے خاص طور سے استفادہ کیا گیا ہے۔ کتاب کے شروعاتی حصوں میں زمین، اس کی قسموں، بالو والی مٹی، چکنی مٹی، پہاڑوں اور وادیوں کی زمین، ان کی کاشت کے طریقے اور خراب زمینوں کی اصلاح سے متعلق تدابیر لکھی گئی ہیں۔ اس کے بعد درختوں کے اقسام، پتوں کے اعتبار سے ان کے قسموں، پھل، پھول، ان کے تیار ہونے کے اوقات اور ان سے متعلق امراض اور ان کی تدابیر سے بحث کی گئی ہے۔

تیسرے حصہ میں ریتیلی اور پہاڑی زمین میں اگنے والے پودوں کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ اس میں موسمی اور سدا بہار پودوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ کتاب کا ایک حصہ خوشبودار اور خضاب اور رنگنے سے متعلق پودوں کے بیان پر مشتمل ہے۔

بحیثیت مجموعی کتاب اپنے موضوع پر نہایت جامع کوشش ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین، جلال الدین سیوطی

2 تاج العروس من جواہر القاموس

3 تاریخ النبات عند العرب، دکتور احمد عیسیٰ بک، ص46

ابن وافد

وفات1070

ابو المطرف عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالکبیر بن یحیی بن وافد گیارھویں صدی عیسوی کا ممتاز معالج اور مصنف تھا۔ مطالعہ کا شروع سے بڑا شوق تھا ارسطو، بقراط، جالینوس اور دیسقوریدوس کی کتابوں کا گہرا مطالعہ کیا حوالوں میں ملتا ہے کہ دیسقوریدوس کی کتاب الحشائش اور جالینوس کی الادویۃ المفردہ اسے زبانی یاد تھی، طبیعت میں جستجو اور تلاش غالب تھی مطالعہ کے ساتھ ادویہ کے بارے میں مختلف مقامات سے معلومات حاصل کرتا رہا۔ اور انھیں تجربات پر نہایت اہم کتاب لکھی 5 کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں اپنی تشخیص اور حسن علاج کی وجہ سے بیمارستان تولیدو میں طبیب مقرر کیا گیا1070 میں وفات پائی۔

ادویہ سے متعلق اس کی کتاب الادویۃ المفردہ اس کی شاہکار تصنیف ہے۔ دواؤں کے متضاد نام نے Controversy کے سلسلہ میں اس نے اہم اضافے کیے، ابن ابی اصیبعہ نے اس کتاب کے اسلوب بیان، ماہیت اور خواص کے سلسلہ میں اس کے منفرد فیصلہ کن انداز کو اہمیت سے بیان کیا ہے۔ ابن بیطار نے اپنی کتاب الجامع لمفردات میں اس کے بیانات نقل کیے ہیں نمونہ کے طور پر چند دواؤں سے متعلق اقتباسات پیش ہیں۔

بعض اطبا کا خیال ہے کہ بورق (سہاگہ) کی مصنوعی اور غیر مصنوعی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ارمنی اور مصری دو قسمیں ہیں قسم ارمنی زیادہ اچھی ہوتی ہے لیکن ہمارے یہاں نہیں ملتی۔ بورق

مصری کو ہمارے یہاں درآمد Import کرتے ہیں اس کی بھی دو قسمیں ہیں ایک کو نطرون کہتے ہیں جو سرخ رنگ کا ایک سخت نمک ہے، ذائقہ میں تلخی کے ساتھ شوریت ہوتی ہے اسی بنا پر اسے زیادہ گرم درجہ میں رکھا گیا ہے۔ دوسری قسم بورق خبز کے نام سے ملتی ہے اس نام کی وجہ یہ ہے کہ مصر کے روٹی پکانے والے پکانے سے پہلے اسے پانی میں گھول کر روٹیوں پر لگاتے ہیں۔

رازی نے اپنی کتاب المدخل التعلیمی میں لکھا ہے کہ بورق کی ایک قسم بورق صاغہ اور ایک قسم بورق زبدی بھی ہے جو سب سے عمدہ اور تیز ہوتی ہے اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور چمکدار ہوتی ہے بورق کی ایک قسم کو بورق غرب کہتے ہیں اس کی ایک قسم تنکار بھی ہے۔

(کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

ابن وافد کے اس اقتباس میں دواؤں کی ماہیت پر اس کے مطالعہ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج2 ص85

2 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسی، ص100

3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص84

4 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص351

5 اردو ترجمہ، کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم محمد یوسف، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ج1 ص304

ابو عبید البکری

وفات 1094

ابو محمد عبداللہ بن عبدالعزیز بن محمد البکری اندلس کا ممتاز طبیب تھا۔ علم لغت، فقہ اور دیگر علوم کا بھی بڑا ماہر تھا۔ 5 کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں 1094 میں وفات پائی۔

کتاب اعیان النبات والشجریات الاندلسیہ اس کی مایہ ناز تالیف ہے دواؤں کی ماہیت،

شناخت اور خواص پر اچھی بحث کی گئی ہے ابن بیطار نے اپنی کتاب الجامع لمفردات میں اس کے حوالے نقل کیے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ، ص 107

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص 267

ابن جزلہ

وفات 1100

ابو علی یحییٰ بن عیسیٰ بن علی بن جزلہ ادویہ مفردہ کا ماہر طبیب تھا پہلے عیسائی تھا پھر مسلمان ہوگیا تھا۔ ابوالحسن سعید بن ھبۃ اللہ سے طب حاصل کی۔ منطق کا بھی ماہر تھا۔ بغداد کے قاضی القضاۃ عبداللہ الاصفہانی کا سکریٹری بنایا گیا تھا۔ مطب کرتا تھا لیکن کوئی اجرت نہیں، خاص طور سے غریبوں کا مسیحا تھا۔ ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا کام بھی جاری رہا۔ 4 کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں اعلیٰ درجہ کا خوشنویس ہونے کی وجہ سے اسے بڑی عزت و احترام حاصل تھا۔ حوالوں میں ملتا ہے کہ اس نے ایک خط بھی ایجاد کیا تھا۔ 1100 میں انتقال ہوا۔

مفرد اور مرکب ادویہ پر اس نے دو کتابیں لکھیں:

1- منہاج البیان فیما یستعملہ الانسان

2- تقویم الابدان فی تدبیر الانسان

منہاج البیان علم الادویہ کے موضوع پر نہایت اہم کتاب ہے جس میں دواؤں، غذاؤں اور مختلف مشروب کا تذکرہ ہے کچھ مرکبات کا بھی ذکر ہے یہ کتاب ابن جزلہ نے خلیفہ مقتدر باللہ کی فرمائش پر لکھی تھی۔ حروف تہجی کے اعتبار سے ادویہ کی ماہیت، مقام پیدائش، مزاج، افعال و خواص اور مقدار خوراک کی تفصیل لکھی گئی ہے۔ سید شاہ اسماعیل نے خدابخش لائبریری میں

مخطوطات کے حوالہ سے اس کتاب کے مخطوطہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے ان کے مطابق منہاج البیان کے مقدمہ میں اسے خلیفہ مقتدی بامر اللہ کے نام معنون کیا ہے اس کے حوالہ ابن بیطار کی کتاب الجامع لمفردات میں کثرت سے ملتے ہیں۔

اس کا مخطوطہ لائبریری کیٹ لاگ نمبر 92 پر محفوظ ہے اس کے دو جزو (Part) ہیں پہلے میں الف سے ز تک اور دوسرے میں س سے ی تک کی دوائیں شامل کی گئیں ہیں۔

تقویم الابدان فی تدبیر الانسان اس کی دوسری اہم تصنیف ہے اپنے مخصوص انداز بیان کی وجہ سے اسے کافی شہرت حاصل ہوئی۔ کتاب المنہاج کے اقتباسات پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابن جزلہ کا انداز بیان کافی آسان ہے۔

ابن بیطار نے بردی کے بیان میں ابن جزلہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ قرطاس کی راکھ جریان خون کو بند کرتی ہے۔ سر اور منہ کے زخموں اور نکسیر میں مفید ہے۔ ساڑھے تین گرام کھانے سے معدہ کے زخموں کا تنقیہ ہوجاتا ہے۔ نہر میں پائے جانے والے کیکڑے کے ساتھ پکا کر کھانے سے آنتوں کے زخم ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

ابن جزلہ کی خاص بات یہ ہے کہ وہ مقدار خوراک کے ساتھ خواص لکھتے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص343

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، قفطی / برق، ص365

3 مختصر التاریخ الطب العربی، کمال سامرائی، ج1 ص578

4 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج13 ص318

5 الاعلام، خیر الدین زرکلی، ج8 ص161

6 کشف الظنون، حاجی خلیفہ، ج1 ص467

7 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی، ص30

8 ھدیۃ العارفین، ج2 ص519

9 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص312

10 طب اسلامی برصغیر میں، ص15

11 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص61

12 Campbel, Donald, Arabian Medicine, Vol-I, P. 82

بارھویں صدی عیسوی

ابوالقاسم زہراوی

وفات 1106

ابوالقاسم خلف بن عباس زہراوی اندلس کا نامور طبیب اور سرجن تھا اس کی زندگی کے بارے میں زیادہ تفصیلات نہیں ملتیں۔ علم الجراحت (سرجری) پر اس کی ایجادانہ Creative حصہ داری کی چھاپ آج کی جدید سرجری میں بھرپور نظر آتی ہے۔ ادویہ مفردہ اور مرکبہ پر اسے اہم مقام حاصل ہے۔ بحیثیت معالج خلیفہ عبدالرحمٰن کے شاہی اسپتال سے وابستہ رہا۔ کتاب التصریف اس کی اہم تالیف ہے تاریخ وفات میں بڑا اختلاف ہے۔ زیادہ حوالوں سے 1106 کی تصدیق ہوتی ہے۔

ادویہ مفردہ اور مرکبات دواؤں پر اس کے حوالے ابن بیطار کی کتاب الجامع لمفردات میں بہت ملتے ہیں۔ چند نمونے پیش ہیں۔

حشیشۃ العلق کے بارے میں لکھتے ہیں

خشک اناغالس کے جوشاندہ سے غرغرہ کرنے سے حلق کے اندر چمٹی ہوئی جونک مر جاتی ہے اور اگر جونک معدہ میں پہنچ گئی ہے تو اس کا عصارہ پینے سے مر جاتی ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

اسحاق بن بکلارش

وفات 1126

اسحٰق بن بکلارش بارھویں صدی کا ممتاز ماہر علم ادویہ تھا بنی ہود کا خاندانی طبیب رہا۔ تصنیف وتالیف کی خدمات بھی انجام دیں کتاب المجد ولہ فی الادویۃ المفردہ اس کی شاہکار تالیف ہے یہ کتاب اس نے مستعین باللہ کی فرمائش پر لکھی تھی اس کا لاطینی ترجمہ Liber Auxili Inigentium de Medicamentis کے نام سے دستیاب ہے۔ جدول Table کی شکل میں ادویہ مفردہ پر اچھی کوشش کی گئی ہے 1126 میں انتقال ہوا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص415

2 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ، ص108

3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص61

ابو العلاء ابن زہر

وفات 1131

ابو العلاء زھر بن ابی المروان عبد الملک بن محمد بن مروان بارھویں صدی کا نامور طبیب تھا۔ علم الادویہ میں خصوصی مہارت تھی، تصنیف وتالیف میں اہم خدمات انجام دیں۔ 1131 میں وفات پائی۔

درج ذیل کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں

1۔ الادویۃ المفردہ

2۔ کتاب الخواص

3۔ کتاب المنافع والحقائق

4۔ کتاب حل شکوک الرازی علی کتب جالینوس

ادویہ پر پہلی تینوں کتابیں اہم ہیں۔ابن بیطار نے الادویۃ المفردہ اور خواص بن زھر کے حوالہ سے بہت سی دواؤں میں اس کے اقتباس نقل کیے ہیں۔

چند نمونے پیش ہیں۔

بارہ سنگھا کی افادیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

اس کی راکھ سرکہ میں ملا کر دھوپ میں لگانے سے سفید داغ اور چہرہ کے داغ دھبے ختم ہو جاتے ہیں۔تلی کے مریضوں کے لیے بہت مفید ہے۔گائے کی چربی میں گوندھ کر لگانے سے ہاتھوں اور پیروں کے شگاف ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ چھاتی اور ران میں مالش کرنے سے حیض جاری ہو جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ حاملہ عورت کو تعویذ بنا کر پہننے سے ولادت میں آسانی ہوتی ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

سیب کے سلسلہ میں ابن زہر کا بیان ہے:

کمزور لوگوں اور مراقی مریضوں کو سیب سونگھنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے البتہ اس کے کھانے سے عضلات Muscles میں درد اور رگوں میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے اس لیے اکثر سل کی شکایت ہو جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نفاخ ہونے کی وجہ سے سیب رگوں میں تناؤ پیدا کرتا ہے اور کبھی زیادہ تناؤ کی وجہ سے رگیں کھل جاتی ہیں اور خون جاری ہو جاتا ہے اگر پھیپھڑے کی رگ پھٹ جائے تو اکثر سل کی بیماری ہو جاتی ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص518

2 اردو ترجمہ، اخبار الحکماء، قفطی / برق، ص414

3 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ، ص110

اسحاق بن بکلارش

وفات1126

اسحٰق بن بکلارش بارھویں صدی کا ممتاز ماہر علم ادویہ تھا یہ ہود کا خاندانی طبیب رہا۔ تصنیف وتالیف کی خدمات بھی انجام دیں کتاب المجد ولہ فی الادویۃ المفردہ اس کی شاہکار تالیف ہے یہ کتاب اس نے مستعین باللہ کی فرمائش پر لکھی تھی اس کا لاطینی ترجمہ Liber Auxili Inigentium de Medicamentis کے نام سے دستیاب ہے۔ جدول Table کی شکل میں ادویہ مفردہ پر اچھی کوشش کی گئی ہے 1126 میں انتقال ہوا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ ص415

2 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسی ص108

3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی ص61

ابوالعلاء ابن زہر

وفات1131

ابوالعلاء زھر بن ابی المروان عبدالملک بن محمد بن مروان بارھویں صدی کا نامور طبیب تھا۔ علم الادویہ میں خصوصی مہارت تھی، تصنیف وتالیف میں اہم خدمات انجام دیں۔ 1131 میں وفات پائی۔

درج ذیل کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں

1۔ الادویۃ المفردہ

2۔ کتاب الخواص

3۔ کتاب المنافع والحقائق

4۔ کتاب حل شکوک الرازی علی کتب جالینوس

ادویہ پر پہلی تینوں کتابیں اہم ہیں۔ابن بیطار نے الادویۃ المفردہ اور خواص بن زھر کے حوالہ سے بہت سی دواؤں میں اس کے اقتباس نقل کیے ہیں۔

چند نمونے پیش ہیں۔

بارہ سنگھا کی افادیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

اس کی راکھ سرکہ میں ملا کر دھوپ میں لگانے سے سفید داغ اور چہرہ کے داغ دھبے ختم ہو جاتے ہیں۔تلی کے مریضوں کے لیے بہت مفید ہے۔گائے کی چربی میں گوندھ کر لگانے سے ہاتھوں اور پیروں کے شگاف ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ چھاتی اور ران میں مالش کرنے سے حیض جاری ہو جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ حاملہ عورت کو تعویذ بنا کر پہننے سے ولادت میں آسانی ہوتی ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

سیب کے سلسلہ میں ابن زہر کا بیان ہے:

کمزور لوگوں اور مراقی مریضوں کو سیب سونگھنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے البتہ اس کے کھانے سے عضلات Muscles میں درد اور رگوں میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے اس لیے اکثر سل کی شکایت ہو جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نفاخ ہونے کی وجہ سے سیب رگوں میں تناؤ پیدا کرتا ہے اور کبھی زیادہ تناؤ کی وجہ سے رگیں کھل جاتی ہیں اور خون جاری ہو جاتا ہے اگر پھیپھڑے کی رگ پھٹ جائے تو اکثر سل کی بیماری ہو جاتی ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص518

2 اردو ترجمہ، اخبار الحکماء، قفطی / برق، ص414

3 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسی، ص110

4 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم یوسف/حکیم سید محمد حسان نگرامی، ج اص 187

5 حوالہ سابق، ج 1 ص 347

ابوالصلت امیہ اندلسی

وفات 1135

ابو الصلت امیہ اندلسی بارھویں صدی کا ممتاز ماہر علم نجوم ریاضی داں Mathematician اور شاعر تھا۔ موسیقی اور ادب پر بھی اچھی مہارت تھی۔ قاہرہ کے امیر احکام اللہ اور افضل بن شہنشاہ کے دربار سے وابستہ رہا۔ 1135 میں وفات پائی۔ طب میں درج ذیل کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں:

1۔ کتاب الانتصار لحنین بن اسحٰق

2۔ کتاب الادویۃ المفردہ علی ترتیب الاعضاء المتشابہ والآلیہ

یہ کتاب الادویہ المفردہ والمرکبہ کے نام سے بھی حوالوں میں ملتی ہے۔

اس کی کتاب الادویہ المفردہ والمرکبہ اہم تصنیف ہے حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ مصر کے اسپتالوں میں یہی کتاب دواؤں کی تیاری میں سامنے رکھی جاتی تھی۔ اس میں مفرد دوائیں امراض کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہیں اس کا لاطینی ترجمہ ارنالڈ نے تیرھویں صدی میں کیا تھا جرمن میں اس کتاب کو بڑی مقبولیت حاصل تھی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ ص 434

2 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسی ص 109

3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی ص 106

ابن باجہ

وفات1139

ابوبکر محمد بن یحیی بن الصائغ اندلس کا نامور طبیب تھا۔ابن باجہ نام سے شہرت پائی۔ حافظ قرآن اور عربی زبان وادب کا ماہر تھا۔منطق وفلسفہ میں بڑی مہارت تھی۔فارابی کے بعد اسے دوسرے فلسفی ہونے کا مقام حاصل ہے۔فن موسیقی کا بھی ذوق تھا صرف 23 سال کی عمر پائی۔1139 میں انتقال ہوا اپنی کم عمری کے باوجود طب،موسیقی،فلسفہ منطق میں بڑے کام کیے 27 کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ مفردہ پر درج ذیل تصانیف اہم ہیں

1۔ کتاب علی بعض کتاب النبات لارسطوطالیس
2۔ کتاب علی شی من کتاب الادویۃ لجالینوس
3۔ کتاب التجربتین علی ادویہ ابن وافد
4۔ اختصار کتاب الحاوی لزکریا رازی

بنیادی طور سے یہ کتابیں ابن باجہ کی تشریحات پر مشتمل ہیں بہر حال اتنی اہم کتابوں کی تنقید،تشریح اور تعلیق سے ادویہ مفردہ پر اس کے گہرے مطالعہ کی تصدیق ہوتی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء،ابن ابی اصیبعہ،ص515
2 تاریخ النبات عند العرب،احمد عیسی،ص110
3 تاریخ الاطباء،حکیم غلام جیلانی،ص57
4 Zakariya Verk, Contribution to Pharmacy p 7
5 Levi, Martin Early Arabic Pharmacology p 81
6 Hamarnah, S. K. Healh in early Islam Vol-I p 36

ابن العین زربی

وفات 1148

شیخ موفق الدین ابونصر عدنان بن نصر بن منصور مصر کے شہر عین زربہ کا رہنے والا تھا۔ علم نجوم، علوم حکمیہ اور طب میں ماہر تھا۔ فاطمی خلفا کے عہد میں بڑی عزت وشہرت حاصل کی۔ 1148 میں وفات پائی۔

کتاب الکافی فی الطب، شرح کتاب الصناعۃ الصغیرہ لجالینوس اور تجربات فی الطب اس کی طبی تصانیف ہیں۔

ادویہ کے حوالہ سے تجربات فی الطب میں مذکور نسخے، مرکبات کی تیاری اور ان کے خواص سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص 61

ابوزکریا ابن العوام

وفات بعد 1153

ابوزکریا یحییٰ بن محمد بن احمد بن العوام اشبیلی بارھویں صدی کے ممتاز ماہر نباتات تھے۔ کتاب الفلاحہ کے نام سے ان کی واحد تالیف نباتی مفردات پر ایک معتبر کتاب ہے یہی کتاب ابن عوام کی شہرت کا سبب بنی 1213 کے بعد وفات پائی۔

کتاب الفلاحہ کے تفصیلی مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کتاب میں جالینوس، ثاؤفرسطوس، ارسطاطالیس، اناطولیوس، قسطوس، کینوس، دیمقراطیس، شونون، نامی یونانی اطباء اور ماہر نباتات

کے علاوہ زکریا رازی، اسحاق بن سلیمان، ثابت بن قرہ، ابوحنیفہ دینوری اور نبطی ماہر نباتات میں عقو ثای، صفریت، ینبو شاذ، انخو خا، ساسی اور طاشری کے حوالوں سے استفادہ کیا گیا ہے اس اعتبار سے یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک مستند دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

35 ابواب پر مشتمل اس کتاب کے شروع کے 19 ابواب (Chapters) میں زمین، طریقہ کاشت، آب وہوا، خراب زمینوں کی اصلاح، فصل کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں مکوڑوں سے تحفظ کے متعلق تفصیلات لکھی گئی ہیں۔

کتاب کا بیسواں باب چاول، مکا، مسور، لوبیا وغیرہ کی کاشت پر مشتمل ہے۔

اکیسواں باب مولی، چنا، ترمس، میتھی، مٹر اور قرطم (برّے) کی کاشت سے متعلق ہے۔

بائیسویں باب میں السی، بھنگ، روئی، زعفران اور مہندی کی کاشت کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

تیئیسویں باب میں سبزیوں اور خس، آطریلال، پالک، کرم کلّہ اور چقندر کی کھیتی کے بارے میں معلومات شامل ہیں۔

چوبیسواں باب شلجم، گاجر، مولی، پیاز، لہسن، گندنا اور قلقاس جیسے نباتات پر ہے۔

پچیسواں باب کھیرا، ککڑی، کدو، بینگن جیسی اشیا سے متعلق ہے۔

باب چھبیس میں زیرہ، کلونجی، ھالون، انیسون، دھنیا، سونف، سرسوں، اندراسیون، قردمانا جیسی دواؤں کے کاشت کے بارے میں تفصیلات شامل ہیں۔

ستائیسویں باب میں نرگس، آذریون (سورج مکھی) نسرین، بنفشہ، ترنجان، پودینہ، مرزنجوش، حبق جیسی دواؤں کے متعلق ہے۔

اٹھائیسویں باب میں مامیثا، قثاریہ، فیجن، کرفس، نیل، زعتر، راسن، افسنتین، حرمل، ھلیون، کبر، سماق، سویا، شاھترہ، بارنگ، اجوائن اور ایرس نامی دواؤں کے بارے میں تفصیلات شامل ہیں۔

انتیسویں اور تیسویں باب میں بیلدار بوٹیوں اور روغنی دواؤں کی کاشت کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

اکتیسویں اور بتیسویں باب میں پالتو جانوروں بھیڑ، بکری، گائے کے پالنے کے بارے

میں معلومات پیش کی گئی ہیں۔

تینتیسواں باب کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے کے علاج سے متعلق ہے۔

چونتیسویں باب میں بطخ، مرغی، سور، شہد کی مکھی پالنے کے بارے میں تفصیلات ہیں۔

پینتیسویں باب میں مختلف نسل کے کتوں، ان کی پرورش اور ان کے غذا کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ، ص134

سدید بن ابی البیان

وفات1156

سدیدالدین ابوالفضل داؤد بن ابی البیان اسرائیلی بارھویں صدی کا ممتاز طبیب تھا طب کے علاوہ علوم حکمیہ اور فلسفہ کا ماہر تھا۔ ملک العادل ابوبکر بن ایوب کا طبیب خاص تھا80 سال کی عمر میں1156 میں انتقال ہوا۔

تعلیقات علی کتاب العلل والاعراض لجالینوس اور قرابادین اس کی طبی تصانیف ہیں۔

ادویہ مرکبہ کے حوالے سے قرابادین اس کی اہم تصنیف ہے بارہ ابواب پر مشتمل اس کتاب میں تمام مرکبات سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص287-286

ابن زہر

وفات 1162

محمد بن مروان بن زہر بارھویں صدی کا ممتاز طبیب تھا یورپ میں Avenozor کے نام سے معروف ہے۔ علاج ومعالجہ میں خصوصی مہارت تھی اسی بنا پر خاندان رابطین اور ابراہیم بن یوسف بن تاشفین کا طبیب خاص مقرر کیا گیا۔ تریاق سبعینی اس کی علمی ایجاد ہے جو بعد میں تریاق انتلہ کے نام سے استعمال ہوتا رہا۔ مطب کے ساتھ درس وتدریس کی خدمات انجام دیں۔ بحیثیت مصنف ابن زھر کا مقام بہت بلند ہے درج ذیل کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔ 1162 میں وفات پائی۔

1۔ کتاب التیسیر فی المداوۃ والتدبیر
2۔ کتاب الزینت
3۔ رسالۃ فی البرص والبہق
4۔ کتاب التذکرہ
5۔ کتاب العلل
6۔ کتاب التریاق
7۔ کتاب الاقتصاد فی اصلاح الانفس والاجساد
8۔ جامع اسرار الطب
9۔ کتاب الاغذیہ

مفردات ومرکبات کے حوالہ سے ابن زہر کی کتاب الاغذیہ، کتاب التریاق اور کتاب التیسیر کے کچھ باب اہم ہیں۔

کتاب التیسیر بنیادی طور سے اس کی شہرت کی سبب بنی، اس کا عربی متن ادارہ دارالفکر دمشق سے اور اردو ترجمہ سی سی آر یو ایم نئی دہلی سے شائع ہوا ہے اس کتاب میں امراض کے حوالہ سے مفرد دواؤں کے ساتھ مرکب ادویہ کی شمولیت سے کتاب زیادہ مفید ہوگئی ہے۔

کتاب الاغذیہ جس کا مخطوطہ استنبول کی احمد ثالث لائبریری میں دستیاب ہے غذاؤں سے متعلق اہم دستاویز ہے۔

مرکبات ادویہ کے حوالہ سے کتاب التریاق اس کی منفرد کتاب ہے جس میں اس نے مختلف تریاق کے نسخے جمع کیا ہے۔تریاق سبعینی اس کی تحقیق ہے۔ابن ابی اصیبعہ کے مطابق ابن زہر نے یہ تریاق ملک عبدالرحمٰن کے لیے تیار کیا تھا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ ، ج2 ص85

2 الاعلام، خیرالدین زرکلی، ج4 ص158

3 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج6 ص182

4 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی، ص43

5 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص352

6 E. B. Krumbhar, History of Medicine p 276

7 Encylopedia of Religon and Ethics Vol 2 p 269

شریف ادریسی

وفات 1165

ابوعبداللہ محمد بن محمد بن عبداللہ بن ادریس حسینی بارھویں صدی میں نباتی ادویہ کا نہایت ممتاز طبیب تھا۔ عالی باللہ کے لقب سے بھی مشہور تھا۔ روجر دوم کے دربار سے وابستہ رہا۔ فلسفہ، جغرافیہ، فلکیات میں بھی مہارت تھی 1165 میں وفات پائی۔

ادویہ مفردہ پر درج ذیل کتابیں اس کی یادگار ہیں

1۔ کتاب الادویۃ المفردہ

2۔ کتاب الصیدلہ

3۔ الجامع لصفات اشتات النبات

تینوں کتابیں ادویہ مفردہ کی ماہیت، شناخت، خواص اور دواسازی پر اہم کتابیں ہیں۔

کتاب الجامع لصفات اشتات النبات اہم ترین دستیاب تالیف ہے۔ اس کا مخطوطہ استنبول کی فاتح لائبریری میں محفوظ ہے۔ اصلاً مخطوطہ 4 حصوں پر مشتمل ہے لیکن صرف دو حصے دستیاب ہیں پہلے حصہ میں حرف الف سے حرف ز تک 360 مفردات اور دوسرے حصہ میں 250 مفردات کا تذکرہ شامل ہے۔

کتاب کے مقدمہ میں مولف نے اس کتاب کی تالیف کی ضرورت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں نے ادویہ مفردہ پر دستیاب کتابیں تو دیکھیں تو افسوس ہوا کہ اسے نہایت غیر علمی Non Academic انداز سے پیش کیا گیا ہے کہیں بے حد اختصار ہے کہیں غیر ضروری تفصیل۔ کسی دوا کا صرف یونانی نام لکھا گیا ہے اس کی وجہ مولف نے ان مولفین/مصنفین کی کم علمی اور محض دستیاب مواد پر منحصر ہونا لکھی ہے اس نے دستیاب کتابوں میں خاص طور سے کتابوں کے نام لکھے ہیں ان میں دیسقوریدوس کی کتاب الحشائش کا ترجمہ اصطفن باسیل، جالینوس کی اور حنین کی کتاب الادویۃ المفردہ، ابن سرافیون کی کتاب الفائدہ، ابن جلجل کی کتاب النبات، خلف بن عباس زھراوی کی الادویۃ المفردہ، اسرائیلی کی کتاب المستغنی، ابن الجزار کی کتاب الاعتماد فی الادویۃ المفردہ، ابن وحشیہ کی کتاب المنتخب، کتاب ابن سمجون، ابن الکتانی کی کتاب التفھیم، ابن وافد کی الادویۃ المفردہ کے نام اہم ہیں۔

مولف نے ان کتابوں کے حوالے لکھنے کے بعد ماہیت، شناخت اور خواص کے سلسلہ میں مبہم انداز بیان اور غلط باتوں پر افسوس پر اظہار کرتے ہوئے اپنے اسلوب بیان پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ مجھے دیسقوریدوس کی کتاب الحشائش زبانی یاد تھی میں نے اس کو غور سے پڑھا، سمجھا اور ان پودوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں جن کا تذکرہ دیسقوریدوس نے نہیں کیا، اسی طرح دوسرے قدیم اطباء کی کتابوں کی کمیوں کی نشاندہی کی اس طرح اللہ کی مہربانی سے یہ کتاب تیار ہوئی۔

فہرست ادویہ جو کتاب الحشائش میں شامل نہیں ہیں:

1۔	ہلیلہ زرد	ہلیلج اصفر
2۔	ہلیلہ سیاہ	ہلیلج الاسود
3۔	ہلیلہ کابلی	ہلیلج الکابلی
4۔	خیار شنبر	املتاس
5۔	تمر ہندی	املی
6۔	بلیلہ	بلیلج
7۔	آملہ	آملج
8۔	خولنجان	کلنجن
9۔	الائچی کلاں	قاقلہ کبیر
10۔	جوز بوا	
11۔	کبابہ	
12۔	امبر باریس	
13۔	ہرنوۃ	
14۔	قلیقلی	
15۔	محلب	
16۔	نارجیل	ناریل
17۔	زرنباد	
18۔	درونج	
19۔	بہمن ابیض	[illegible]
20۔	بہمن [illegible]	[illegible]
21۔	[illegible]	
22۔	[illegible]	

23۔	تنبل	پان
24۔	نارنج	
25۔	لیموں	
26۔	بستان افروز	
27۔	بلادر	
28۔	خیزران	
29۔	کافور	
30۔	کنکر	
31۔	شیان	
32۔	صندل	
33۔	بقم	
34۔	ساج	
35۔	موز	کیلا
36۔	خیار	ککڑی
37۔	یاقوت	
38۔	حجرالماس	
39۔	حجرالبادزہر	فادزھر
40۔	حجرالبہت	
41۔	جوز جندم	
42۔	قنبیل	کمیلہ
43۔	شجرۃالکف	
44۔	ماہی زہرج	ماہی زہرہ
45۔	ریباس	

46۔ جلبان

47۔ ماش

48۔ اسفاناخ پالک

49۔ طرخون

50۔ کراث گندنا

ان ادویہ کے بعد مولف نے دواؤں کے مترادفات Synonyms کے سلسلہ میں محض یونانی ناموں پر مشتمل دواؤں کے ساتھ سریانی، فارسی، لاطینی، بربری، ہندی ناموں کے اضافے کا دعویٰ کیا ہے۔

ذیل میں ہم ابن بیطار کے حوالہ سے شریف ادریسی کے اقتباس نقل کر رہے ہیں۔

قرمز نامی دوا کے بارے میں لکھتے ہیں:

قرمز ایک جانور ہے جو درخت امارہ پر پایا جاتا ہے اور امارہ بلوط کی ایک قسم ہے اس کا لاطینی نام امارہ ہے۔ اس میں بے حد کڑوے پھل اگتے ہیں۔ مٹھاس بالکل نہیں ہوتی ہے اسی پودے میں یہ جانور رہتا ہے جس کا رنگ مسور کی طرح سرخ ہوتا ہے یہ پودا مٹی میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر غفلت کی وجہ سے اسے وقت پر اکٹھا نہیں کیا گیا تو اس کی تاثیر کم ہو سکتی ہے۔

بعض ماہرین نے لکھا ہے کہ یہ ایک کیڑا ہے جو خاردار اور بطور ایندھن استعمال ہونے والے درختوں پر پیدا ہوتا ہے۔ شروع میں یہ کیڑا مسور کے دانے کے برابر ایک خول ہوتا ہے بعد میں چنے کے برابر ہوتا ہے جب یہ دانے پختہ ہو کر پھٹ جاتے ہیں تو اس سے یہ کیڑا نکلتا ہے۔ بالکل ریشم کے کیڑوں کی طرح اس کی لگاتار پیدائش ہوتی رہتی ہے۔ بعض علاقوں میں یہ جانور درخت پر پیدا ہوتا ہے اسے نفیض بھی کہتے ہیں۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں ◆

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص535

2 اردو ترجمہ اخبار الحکماء، قفطی / برق، ص331

3 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسی، ص105

4 اردو ترجمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم یوسف، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ج4 ص47

ابوالفضائل بن ناقد

وفات1184

ابوالفضائل بن ناقد بارھویں صدی عیسوی کا ممتاز طبیب تھا۔ امراض چشم کے علاج میں خصوصی مہارت تھی۔ مطب کے ساتھ درس وتدریس کا سلسلہ بھی تھا۔ 1184 میں وفات پائی۔

اس کی کتاب مجربات الطب ادویہ کے حوالے سے اہم ہے اس میں مولف نے امراض کے حوالے سے مفید دواؤں کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص418

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص122

موفق الدین بن مطران

وفات1186

موفق الدین ابونصر اسعد بن ابی الفتح الیاس بن جرجس المطران بارھویں صدی عیسوی کا نامور طبیب اور مصنف تھا۔ طب امین الدولہ بن تلمیذ اور ابن النقاش سے سیکھی۔ ملک ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب فاتح بیت المقدس کا طبیب خاص رہا۔ یہاں اس نے خوب عزت و دولت کمائی۔ 1186 میں وفات پائی۔ 8 کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔ ادویہ کے حوالے سے

کتاب الادویۃ المفردہ اس کی تالیف ہے۔اسے وہ مکمل نہیں کر سکا تھا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء،ابن ابی اصیبعہ ،ص375

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی،ص754-753

ابن المارستانیہ

وفات1190

ابوبکر عبیداللہ بن ابی الفرج علی بن نصر بن حمزہ بارھویں صدی کا ممتاز معالج اور مصنف تھا بیمارستان عضدی سے وابستہ رہا۔مفردات ادویہ میں خصوصی مہارت تھی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء،ابن ابی اصیبعہ ،ص407

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی،ص47

ابن رشد

وفات1198

ابوالولید محمد بن احمد بن محمد بن رشد اندلس کا ممتاز فلسفی اور طبیب تھا طب اور فلسفہ دونوں میں اسے یکساں مقبولیت حاصل ہوئی خاص طور سے یورپ میں Averrohs کے نام سے اس کی بڑی شہرت رہی، اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کی وجہ سے مختلف شہروں میں قاضی القضاۃ کے عہدہ پر فائز

رہا۔ابن سینا کی کتابوں اور نظریات پر تنقید وتشریح کے حوالہ سے بھی اس کا تذکرہ کتابوں میں ملتا ہے 1198 میں انتقال ہوا40 سے زائد کتابیں لکھیں۔ درج ذیل کتابیں یا کتابوں کے ابواب ادویہ سے متعلق ہیں

1۔ کتاب الحیوان

2۔ مقالۃ فی التریاق

3۔ تلخیص کتاب الادویۃ المفردہ لجالینوس

ابن رشد کی کتاب الکلیات میں ادویہ کا بیان

ابن رشد کی کتاب الکلیات اس اعتبار سے بڑی اہم ہے کہ اس میں تشریح، منافع، علم الامراض، علم الاسباب، تشخیص، حفظان صحت اور علاج کی تفصیل کے ساتھ دواؤں اور غذاؤں پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کتاب الکلیات میں کتاب الادویۃ والاغذیہ کے کام سے مستقل باب قائم کر کے محض ادویہ کے افعال وخواص کا ذکر نہ کر کے اس باب کے ابتدا میں دوا اور غذا کی تعریف، ان کی شناخت، مزاج کے تعین، خاص طور سے رنگوں کے ذریعہ ادویہ کی مزاجی کیفیت قیاس اور تجربہ دونوں کے ذریعہ ادویہ کے افعال وخواص کا تجرباتی تجزیہ، مختلف ملکوں اور الگ الگ آب و ہوا کے اثرات اور ان کے قوت عمل (موڈ آف ایکشن) کا تفصیلی جائزہ بطور خاص حرارت، برودت، رطوبت، یبوست کے حوالہ سے جسم انسانی پر ادویہ کے اثرات کے بیانیہ کے ابن رشد کے مختصر لیکن جامع اسلوب کو ایک امتیازی شان حاصل ہے۔

فلسفی طبیب ہونے کی وجہ سے ابن رشد نے ادویہ اور اغذیہ کے خواص بیان کرتے وقت طب کے فلسفیانہ پس منظر میں جو بحث کی ہے اس کے پڑھنے سے طب اور فلسفہ کے گہرے تعلق کا اندازہ ہوتا ہے چند مثالوں سے ابن رشد کے اجتہادی (Orientive) کوشش کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ خاص طور سے گرم اور سرد دواؤں کے نوعیت عمل کی وضاحت طب کے طالب علم کو متاثر کیے بغیر نہیں رہ سکتی۔

ادویہ کی تاثیرات کے معلوم کرنے کے لیے ابن رشد کی یہ رائے نہایت اہم ہے۔ لکھتے

ہیں کہ جسم انسانی پر اثر کرنے والی دوائیں بنیادی طور سے حرارت، برودت، رطوبت اور یبوست سے سمجھی جاسکتی ہیں اور کچھ خواص کا تعین ادویہ کی منضج، ملین، محلل اور مفتح جیسے افعال کو مدنظر رکھ کر کر سکتے ہیں۔ ابن رشد نے ان افعال کے ساتھ اس عضو کو بھی اہمیت دی ہے جس سے گذر کر عضو غذا حاصل کرتا ہے۔ اس حوالہ سے ابن رشد نے تغذیہ اور استحالہ (Nutrition and Metabolism) کے مختلف مراحل کو بھی اپنی بحث میں شامل کیا ہے اس سلسلہ میں فعل طبخ (دواؤں اور غذاؤں کے پکانے) اور طبخ حرارت (گرمی کے پکانے) یعنی اس کی پیدائش میں حرارت کے دخل کی بحث ہے۔ آج کی ادویاتی تحقیق کو ایک نیا رخ دیا جاسکتا ہے۔

ادویہ کی ماہیت، مزاج، شناخت، درجات کے بیان کے ساتھ ادویہ کے افعال مثلاً ملین، مصلب، مغری اور مسدد جیسی دواؤں کی تعریف بھی مختصر اور جامع انداز میں بیان کی گئی ہے ان کی نوعیت عمل کی وضاحت اطباء قدیم خاص طور سے بقراط اور جالینوس کے حوالہ سے کی گئی مباحث نے کتاب کو مزید معلوماتی بنادیا ہے۔

مسکن درد دواؤں کا بیان خاص طور سے دعوت مطالعہ دیتا ہے یہاں ابن رشد نے مسکن ادویہ کی مختلف قسموں اور ان کی نوعیت کو بڑے جامع اور عام فہم انداز سے پیش کیا ہے۔ مجہول ادویہ یعنی ان دواؤں کے بارے میں تجربہ نہیں ہوا ابن رشد نے قیاس اور تجربہ کے ذریعہ بڑے واضح اصول معین کیے ہیں۔ اس بیان پر فلسفہ ذرا زیادہ غالب ہے یہ ابن رشد کی مجبوری ہے وہ بغیر دلیل کے کوئی بات نہیں کرتے۔

آگے چل کر ذائقہ کو سامنے رکھ کر ادویہ کی تاثیر اور مزاج کے تعین کے لیے دواؤں کے جوہر اور ان کے مخصوص مزاج کی روشنی میں تاثیرات کا تعین بھی بغیر سائنٹفک آلات کے ایک نئی سمت متعین کرتا ہے اسی طرح خوشبو اور رنگوں کے اعتبار سے تاثیرات ادویہ کی بحث سے مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

اس کلیاتی بحث کے بعد غذاؤں کے ذیل میں گیہوں اور اس کے استعمال کی مختلف شکلیں مثلاً روٹی، حلوہ، ہریسہ، بریاں گیہوں اور ستو کے خواص کا علاحدہ سے جائزہ ہے خاص طور سے بھوسی نکالے ہوئے اور بغیر بھوسی نکالے ہوئے گیہوں کے فوائد پڑھنے کے لائق ہیں۔

آگے کے صفحوں میں میوہ جات، پھلوں، مشہور دالوں اور سبزیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ مختلف جانوروں اور مچھلی کے گوشت کی تاثیر لکھی گئی ہے۔140 اور نباتی دواؤں کے علاوہ 21 معدنی اور 11 حیوانی دواؤں کا ذکر شامل ہے۔ابن رشد نے ہلیلہ جات کے عنوان سے اس کی پانچوں قسموں کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔10 سے زائد حجریات کا ذکر علاحدہ سے کیا گیا ہے جس میں مختصر انداز سے ان پتھروں کی افادیت بیان کی گئی ہے۔اس بیانیہ کے بعد تقریباً 25 اور دواؤں کا ذکر شامل ہے جو غالباً ادویہ کے بیان میں رہ گئی ہیں۔

ادویہ کے بیان کے بعد قوانین ترکیب ادویہ پر مشتمل نہایت مفصل بحث پڑھنے کو ملتی ہے جس میں ابن رشد نے متضاد قوتوں اور ان کی نوعیت عمل کے لحاظ سے اور مرض وعرض کو مدنظر رکھ کر ایک عمومی بحث کی ہے۔اس موضوع پر درجات ادویہ، خواص ادویہ اور مختلف ادویہ کی قوتوں کو سامنے رکھ کر مرکب کی تیاری سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

ابن رشد کی درج ذیل بحث سے اس کی اجتہادی کوشش کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

ایک صورت یہ ہے کہ دوا کے قوی ثانی یا قوائے ثالث یا دونوں کے استعمال کی ضرورت و کیفیات اولیٰ کے استعمال کی ضرورت نہ ہو مثلاً بخاروں میں تخم کرفس کے استعمال کی ضرورت سدوں کو کھولنے، اخلاط کو لطیف بنا کر انھیں براہ پیشاب نکالنے کے لیے ہوتی ہے۔

اس دوا کی حرارت اور یبوست مقصود نہیں ہوتی اس موقعہ پر ایسی دوا ملائی جائے جو اس کی گرمی اور خشکی کم کرے اور ایسی دوا نہ ہو کہ اس کی قوت ثانیہ اس کے برعکس ہو مثلاً تخم کرفس کے ساتھ نیلوفر ملایا جائے بلکہ اس کی قوت اس قوت کی مددگار ہو جس کا استعمال کرنا ہو مثلاً تخم کرفس کے ساتھ تخم تربوز یا تخم خیار کیونکہ بارد ہونے کے ساتھ ان دونوں دواؤں میں ادرار یعنی پیشاب لانے کی خاصیت ہوتی ہے۔

اس اقتباس سے ترکیب ادویہ کے اصولوں کے عملی تجربہ کی تصدیق ہوتی ہے۔

بحیثیت مجموعی ادویہ کے موضوع پر ابن رشد کی تحقیقی پیش رفت اسے ایک انفرادی شان عطا کرتی ہے اور دور حاضر کے محققین کے لیے قابل عمل تجرباتی رہنما اصول پر عمل کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص632

2 الاعلام، خیر الدین زرکلی،

3 معجم المؤلفین، عمر رضا کحالہ

4 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی، ص41

5 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسی، ص111

6 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص137

7 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص340

تیرھویں صدی عیسوی

ابوالفضل بن عبدالکریم مہندس

وفات 1202

موید الدین ابو الفضل محمد بن عبدالکریم بن عبد الرحمٰن الحارثی۔ دمشق کے باشندے تھے، علم ہندسہ (انجینری) میں مہارت کی وجہ سے مہندس کے نام سے شہرت پائی۔ علم نحو، علم حدیث اور طب کے بڑے عالم تھے۔ دمشق کے بیمارستان نوری میں معالج رہے، گھڑی کی مرمت بڑی اچھی کرتے تھے۔ دمشق کے جامعہ اموی کے گھنٹہ گھر کی نگرانی پر بھی مامور رہے۔ بعد میں بیمارستان نوری سے وابستہ ہوئے۔ 1202 میں وفات پائی۔ 5 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ کے موضوع پر کتاب الادویۃ المفردہ اس کی مایہ ناز تصنیف ہے، حروف تہجی Alphabet کے اعتبار سے ادویہ کی ماہیت، شناخت، مزاج اور افعال وخواص تحریر کیے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، ص 64

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص 123

ابن خطیب فخر الدین رازی

وفات 1206

فخر الدین ابوعبداللہ محمد بن عمر بن حسین رازی تیرھویں صدی کے بڑے جلیل القدر عالم اور مفسر قرآن تھے۔ سلطان خوارزم شاہ آپ کی بڑی عزت کرتا تھا۔ 1206 میں وفات پائی۔ فقہ، دینیات، ہندسہ اور تفسیر پر آپ کی اہم کتابیں قلمی یادگار ہیں۔ طب میں کتاب التشریح اور کتاب الاشربہ اہم تصانیف ہیں۔

ادویہ اور اغذیہ کے حوالے سے کتاب الاشربہ فی مسائل الطب سے مختلف مشروبات کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص 466-462

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص 73-70

ابن ہبل

وفات 1213

مہذب الدین ابو الحسین بن علی بن ہبل بغداد کے محلہ باب الازج میں 515ھ/ 1122 میں پیدا ہوا ابن ہبل کے نام سے مشہور ہوا۔ آذر بائی جان کے شہر خلاط میں عرصہ تک رہنے کی وجہ سے اس کے نام کے ساتھ خلاطی بھی لکھا جاتا ہے۔ ابتدائی تعلیم بغداد کے مدرسہ نظامیہ میں ہوئی۔ طب اور حدیث کی تکمیل کے بعد طبی علوم سیکھے، طب کے اساتذہ میں ابوالبرکات علی ملکا کا نام خاص طور سے اہم ہے، اپنی ذہانت اور محنت کی وجہ سے جلدی ہی مشہور ہوا، تعلیم کی تکمیل کے

بعد کچھ دن موصل میں قیام رہا پھر ارمینیا کے بادشاہ نے اسے اپنے دربار میں طبابت کے لیے طلب کیا چنانچہ ارمینیا کی راجدھانی خلاط میں اہم خدمات انجام دیتا رہا، یہاں سے ماردین آیا اور امیر بدرالدین لولو کے پاس ایک زمانہ تک قیام رہا۔ جب امیر نظام کا بھی قتل ہو گیا ابن ہبل اپنے وطن موصل آ گیا۔ یہاں ایک طبی درسگاہ قائم کی جہاں آخر وقت تک درس دیتا رہا۔ بینائی بہت کمزور ہو گئی تھی بالآخر لبی عمر پوری کر کے 1213 میں وفات پائی اور المید ان کے قبرستان میں علامہ قرطبی کے پہلو میں تدفین ہوئی۔

ابن ہبل کے قلمی یادگار

ابن ابی اصیبعہ نے دو کتابیں لکھی ہیں لیکن مصنف مختصر التاریخ الطب العربی ڈاکٹر کمال سامرائی نے اس کی تین کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔

1۔ کتاب الطب الجمال

2۔ کتاب النار المجوسیہ

3۔ کتاب المختار فی الطب

کتاب المختار فی الطب ابن ہبل کی نہایت اہم کتاب ہے، مصنف نے یہ کتاب 560ھ/ 1164 میں تصنیف کی تھی۔ دراصل یہی کتاب ابن ہبل کی شہرت کا سبب بنی، اس میں اس کتاب کے بارے میں صرف پتہ چلا کہ لیکن اس کی اصل عظمت کا پتہ ایک مطالعہ کے دوران این بی آر آئی لکھنؤ میں محفوظ اس کے مخطوطہ سے ہوئی۔ اس وقت تو مجھے سرطان کے سلسلہ میں ابن ہبل کی رائے معلوم کرنی تھی اسی تلاش میں کتاب المختارات کے مشمولات، انداز بیان، مختصر مگر جامع اسلوب نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ بعد میں جب سی سی آر یوایم نے اس کے متن کی اشاعت کی تو مزید مطالعہ کا موقع ملا۔ اس سے پہلے دائرہ معارف العثمانیہ نے 1964 میں شائع کیا تھا۔ کتاب 4 جلدوں میں شائع ہوئی ہے، مجموعی طور پر 1432 صفحات ہیں، پہلی جلد میں 336 صفحات ہیں ابن ہبل نے اس میں تین حصوں کے ذریعہ پہلے حصہ میں امور طبعیہ، دوسرے میں امور غیر طبعیہ اور تیسرے میں خارجی امور طبعیہ سے متعلق تفصیلات لکھی ہیں۔ مزاج، اخلاط، اعضاء، افعال، قویٰ اور ارواح سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اسباب ستہ ضروریہ، اسباب مرض، نبض مختلف عمروں،

شہروں اور اشخاص کے مزاج کی تفریقی تشخیص کے بحث پڑھنے کے لائق ہے۔

اسی جلد میں حفظان صحت کے بنیادی اصول، خاص طور سے ازالہ مرض کے لیے ماکول مشروب اور مرض اور مریض کی کیفیت کے لحاظ سے غذاؤں کے استعمال کا بیان اس کتاب کو منفرد بناتا ہے۔

تدبیر مسافر کے حوالہ سے دوران سفر احتیاطی تدابیر، فرسٹ ایڈ کے مقصد سے ادویہ کی فہرست بھی ابن ہبل کی مہارت کی تصدیق کرتی ہے۔

علاج بالتدبیر کے سلسلہ میں اسہال، ادرار، تعلیق، قے، تعریق، ضماد، نطول، طلاء اور تسکین الم کے لیے تدابیر کے بیانیہ سے بھی اہم معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

استفراغ اور اس کے مقاصد کے ساتھ قوت مدبرہ بدن اسکی اہمیت اور اسے تقویت دینے کی تدابیر اس دور کے انٹی آکسی ڈنٹ نظریہ کی یاد دلاتی ہے۔

کتاب کی دوسری جلد میں 340 صفحات ہیں ادویہ، مفردہ اور ادویہ مرکبہ، کلیات ادویہ کے ماخذ Sources غذا، دوا غذائی دواؤں کے نقلی اور آمیزش سے بچنے کے طریقے اور ادویہ کے حوالہ سے طبی اوزان جیسے مضامین اپنے الگ انداز سے پیش کیے گئے ہیں۔

تیسری اور چوتھی جلد علاج و معالجہ سے متعلق ہے، جلد سوم 443 اور جلد چہارم میں 319 صفحات شامل ہیں، تیسری جلد میں امراض، اعصاب، امراض چشم، امراض جگر و طحال، اور گردہ اور مثانہ کے امراض کے اسباب، علامات اصول علاج اور علاج تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔

چوتھی جلد میں امراض تناسل۔ امراض مقعد کے ساتھ جوڑوں کی بیماریوں، بالوں کے امراض، مختلف قسم کے اورام، پھوڑے پھنسیوں اور سادہ اور سرطانی سلعات (رسولیوں) کا ذکر کیا گیا ہے۔ اخیر میں کسر و خلع کی تدابیر اور بخاروں کے اسباب۔ ان کی باریوں، علامات، اصول علاج و علاج سے متعلق معلومات پیش کی گئی ہیں۔

اس کتاب کے مخطوطات ہندوستان اور بیرون ہند کی بہت سے کتب خانوں میں دستیاب ہیں اگر ہندوستان کی بات کریں تو، این بی آر آئی لکھنؤ، خدا بخش پٹنہ، آصفیہ حیدرآباد اور دارالمصنفین اعظم گڑھ کے نام لیے جا سکتے ہیں۔ بیرون ہند کے کتب خانوں میں قدیم ترین نسخہ

فاتحہ کے کتب خانہ میں دستیاب ہے جس میں پہلی اور دوسری جلد میں 247 اوراق ہیں اور تیسری اور چوتھی جلد میں 251 اوراق ہیں 610ھ سن کتابت ہے اور کاتب کا نام ابو اسحاق ابراہیم بن محمد ہے۔

اس کے علاوہ اس کے مخطوطات نور عثمانیہ، بغدادلی وہبی، اور ولی الدین افندی، ایا صوفیا اور بایزید عمومی کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں ا۔ خدا بخش کا نسخہ دو جلدوں میں 1316 صفحات پر مشتمل ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، صفحہ 408

2 حوالہ سابق، صفحہ 408

3 مختصر التاریخ الطب العربی، ڈاکٹر کمال سامرائی، صفحہ 600

4 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، صفحہ 101

5 طبی صحائف، حکیم اشہر قدیر، صفحہ 136

موسیٰ بن میمون

وفات 1214

ابو عمران موسیٰ بن میمون بن عبد اللہ قرطبی تیرھویں صدی کے ممتاز معالج اور مصنف 1136 میں پیدا ہوئے، یورپ میں میمونائڈس کے نام سے تذکرہ ملتا ہے۔ اس کے والد دیان علوم دینیہ کے بڑے عالم تھے، چنانچہ ابتدائی تعلیم انھیں سے حاصل کی۔ اسی دوران قرطبہ پر جب موحدوں نے حملہ بولا تو باپ بیٹے دونوں کو وطن چھوڑنا پڑا۔ اور یہ دونوں مختلف ممالک کا دورہ کرتے ہوئے فلسطین پھر مکہ آئے بعد میں فسطاط میں قیام رہا، پہلے یہودی تھے پھر اسلام قبول کیا۔

علاج و معالجہ میں مہارت کی بنا پر صلاح الدین کے بیٹے نے درباری طبیب مقرر کیا

یہاں خوب دولت وعزت کمائی اور 1214 میں وفات پائی۔

قلمی یادگار

موسیٰ بن میمون نے مذہب اور فلسفہ اور طب پر کتابیں لکھیں طب پر 6 کتابیں اس کی یادگاریں ہیں۔

1۔ رسالۃ فی تدبیر الصحۃ

اس کے مخطوطات شہید علی، احمد ثالث، مغنیسا، بغداد لی وہبی، شعبہ عربی جامعہ استنبول میں دستیاب ہیں۔

2۔ رسالۃ فی تدبیر المعین علی کثرۃ الجماع

اس کے مخطوطات مغنیسا، کوپریلی، نور عثمانیہ اور شعبہ عربی استانبول میں محفوظ ہیں۔

3۔ رسالۃ فی مرض الربو

اس کے مخطوطات مغنیسا اور بغداد لی وہبی کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔

4۔ رسالۃ فی ذکر التدابیر التی یلزم ان یقدر علیہ الطبیب

اس کا مخطوطہ شعبہ عربی استانبول یونیورسٹی میں محفوظ ہے۔

5۔ شرح اسماء العقاقیر

اس کا مخطوطہ ایاصوفیا لائبریری میں دستیاب ہے۔

6۔ الفصول فی الطب

اس کے مخطوطات ایاصوفیا، نور عثمانیہ اور شعبہ عربی استنبول یونیورسٹی میں محفوظ ہیں۔

ادویہ کے حوالے سے شرح اسماء العقاقیر اہم کتاب ہے جس میں مولف نے ادویہ کے مختلف زبانوں کے مترادفات تحقیق سے قلمبند کیے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، جلد 2، صفحہ 116

2 اخبار الحکماء، صفحہ 209

3 معجم المولفین، جلد 13، صفحہ 41

4 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ 363

کمال الدین حمصی

وفات 1215

ابو المنصو ر مظفر بن علی بن ناصر القرشی تیرھویں صدی عیسوی کا ممتاز طبیب تھا طبی تعلیم شیخ رضی الدین رجبی سے حاصل کی۔ دمشق کے بیمارستان کبیر میں بلا معاوضہ مریض دیکھتا تھا۔ 1215 میں وفات پائی۔ 9 طبی کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ کے حوالہ سے الرسالۃ الکاملہ فی الادویۃ المسہلہ اس کی اہم تصنیف ہے۔ حکیم سید ظل الرحمٰن نے شارح قانون کی حیثیت سے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص 611

2 قانون ابن سینا اور اس کے شارحین و مترجمین، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 66

3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص 660

قاسم بن خلیفہ کحال

وفات 1222

قاسم بن خلیفہ تیرھویں صدی عیسوی کا نامور ماہر امراض چشم تھا مصر کے شفاخانہ اور بیمارستان دمشق میں امراض چشم کا خصوصی معالج رہا۔ اس میدان میں اس نے خاص ادویہ کی

دریافت کی خاص طور سے بڑی بڑی پیچیدہ بیماریوں کا علاج خارجی ادویہ سے کرتا تھا۔ 1222 میں وفات پائی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص294

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص645

صدقہ سامری

وفات 1223

صدقہ بن منجا بن صدقہ سامری تیرھویں صدی کا ممتاز طبیب اور فلسفی تھا۔ ملک اشرف موسیٰ بن ملک عادل کا شاہی طبیب رہا۔ طب میں اس نے بہت سے شاگرد پیدا کیے۔ مطب میں درس و تدریس کا کام بھی جاری رہا۔ درج ذیل کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔ امراض چشم اور ادویہ مفردہ پر خصوصی مہارت تھی۔ 1223 میں وفات پائی۔

1۔ کتاب النفس

2۔ فصول شرح بقراط

3۔ مقالۃ فی الادویۃ المفردہ

4۔ مقالۃ فی جواب الاسئلۃ الطبیہ

5۔ افکار و نزہۃ الابصار فی طب العیون اس کا مخطوطہ حمیدیہ لائبریری میں ہے۔

ادویہ کے موضوع پر مقالۃ فی الادویۃ المفردہ اس کی اہم تصنیف ہے جس میں اسے مختصر مگر جامع انداز میں ادویہ کی ماہیت اور خواص لکھے ہیں۔ امراض چشم میں مفید دوائیں بھی اس کی

کتاب نہایۃ الافکار ونزہۃ الابصار فی طب العیون میں شامل ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ ،ص717

2 الاعلام، خیر الدین زرکلی، ج3،ص203

3 معجم المولفین۔عمر رضا کحالہ، ج5،ص19

4 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی،ص378

5 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی،ص588

مہذب الدین دخوار

وفات 1228

شیخ مہذب الدین ابو محمد عبدالرحیم بن علی بن حامد معروف بہ دخوار تیرھویں صدی کا ممتاز طبیب اور مصنف تھا۔ ملک العادل ابوبکر بن ایوب کا طبیب خاص رہا۔ اس کے بعد ملک المعظم نے بھی اسے اپنا طبیب رکھا اور دمشق کے بیمارستان کبیر میں طبیب مقرر کیا۔ علاج و معالجہ کے ساتھ طب کے طلبا کو درس بھی دیتا تھا اس کی مجلس بے حد عالمانہ اور اہم مذاکروں پر مشتمل ہوتی تھی۔ 1228 میں وفات پائی۔ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی تھا۔ حوالوں میں اس کی 8 طبی کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ ادویہ کے حوالے سے زکریا رازی کی الحاوی کا اختصار اور رسالۃ فی رد مقالۃ ابی الحجاج فی الادویۃ الکثیفۃ واللطیفہ اہم ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ ،ص728

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی،ص281

عبداللطیف بغدادی

وفات 1231

موفق الدین ابو محمد عبداللطیف بن یوسف علی بن سعد تیرھویں صدی کے نامور طبیب، مصنف، محدث اور ماہر علم تشریح تھے۔ شاہ کمال الدین ان کے اہم ترین استاد تھے۔ مصر کی مشہور علمی درسگاہ جامعہ ازہر میں تدریس کے فرائض انجام دیے۔ یہاں سے حلب آئے اور ایک عظیم الشان ادارہ قائم کیا، جہاں دوسرے علوم کے ساتھ طبی تعلیم کا بھی اچھا سلسلہ رہا۔ 200 سے زائد قلمی یادگار ہیں۔ 1231 میں وفات پائی۔ فن طب پر ان کی 53 کتابوں کا ذکر ملتا ہے۔

ادویہ کے موضوع پر درج ذیل تصانیف ہیں۔

1۔ اختصار کتاب النبات
2۔ اختصار کتاب الادویہ المفردہ لابن وافد
3۔ کتاب فی الادویۃ المفردہ
4۔ کتاب التریاق
5۔ مقالۃ فی میزان الادویہ المرکبہ من جہۃ الکمیات
6۔ مقالۃ فی میزان الادویۃ من جہۃ الکیفیات
7۔ مقالۃ فی میزان الادویۃ الطبیہ فی المرکبات
8۔ مقالۃ فی الذیابیطس
9۔ مقالۃ فی حقیقۃ الدواء والغذاء
10۔ مقالۃ فی الشراب والکرم
11۔ کتاب اخبار مصر الصغیر
12۔ انتزاعات من کتاب دیسقوریدوس فی صفات الحشائش

ادویہ سے متعلق بغدادی کی تصانیف سے پتہ چلتا ہے کہ بغدادی نے علم نبات میں ابوحنیفہ دینوری کی مایہ ناز کتاب کا اختصار پیش کر کے وقت کی ایک اہم ضرورت پوری کی ہے۔ اس

کا مقالہ فی النخل، کھجور کی اقسام ان کی کاشت اور اس کی تاثیرات پر مشتمل ہے۔

دیسقوریدوس کی کتاب الحشائش، ابن سمجون اور ابن وافد کی ادویہ مفردہ پر کتابوں کی تلخیص اور مرکبات میں شامل ہونے والی ادویہ کی کمیاتی Qualitative اور کیفیاتی Quantitative تفصیل پر بغدادی کی تالیفات ادویہ مفردہ ادویہ مرکبات پر اس کے گہرے مطالعہ کی تصدیق ہوتی ہے۔

ڈاکٹر عیسیٰ بک نے بغدادی کی کتاب اخبار مصر الصغیر کے مشمولات کا تفصیلی جائزہ لیا ہے جس کے دوسرے حصہ میں نباتات کا ذکر کیا ہے اس کا عربی متن لاطینی ترجمہ کے ساتھ آکسفورڈ سے 1800 میں شائع ہوا ہے۔

یہ کتاب دو مقالات پر مشتمل ہے، پہلے مقالہ میں 6 فصلیں ہے۔

پہلی فصل	مصر سے متعلق تفصیلات پر ہے۔
دوسری فصل	نباتات سے متعلق ہے۔
تیسری فصل	حیوانات سے متعلق ہے۔
چوتھی فصل	آثار قدیمہ سے متعلق ہے۔
پانچویں فصل	مصر کی رہائش سامان سے متعلق ہے۔
چھٹی فصل	یہاں کی غذاؤں کی تفصیل ہے۔

دوسرے مقالہ میں 3 فصلیں ہیں، جس میں مصر سے متعلق مختلف واقعات کی تفصیل لکھی گئی ہے۔ بنیادی طور سے اس کتاب کے پہلے مقالہ کی دوسری فصل میں نباتات کا خصوصی تذکرہ ہے، خاص طور سے مصر مین دستیاب پودوں مثلاً ملوخیہ، خطمی، خبازی کی ماہیت ان کے مختلف نام اور خواص سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس حوالہ سے بنج، سدرہ، خلال، اجاص سے متعلق تفصیلات بھی درج ہیں۔

جالینوس اور ابوحنیفہ دینوری کے حوالے جگہ جگہ پیش کیے گئے ہیں۔ اس فصل میں بغدادی نے ان دواؤں کا خاص طور سے ذکر کیا ہے جو اب مصر میں نہیں پائی جاتیں۔ روغنیات اور عرقیات والے تخم کے بیان پر بغدادی کی خصوصی توجہ رہی ہے ان میں موز، اترج، لیموں، سیب خاص طور سے ذکر کیے ہیں اس طرح جن دواؤں کا عصارہ نکالا جاتا ہے جیسے اقاقیا، قرظ، خیار، بطیخ، ورد،

یاسمین، بنفشہ اور سفرجل کے بارے میں تفصیل سے معلومات ملتی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ج2، ص211
2 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی، ص8
3 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص67
4 تاریخ علم تشریح، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص271
5 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص228
6 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص345

سیف الدین آمدی

وفات 1231

ابوالحسن علی بن احمد بن ابی علی بن محمد بن سالم آمدی تیرہویں صدی عیسویں کا ممتاز طبیب تھا۔ طب کے علاوہ علوم حکمت وفلسفہ میں مہارت تھی۔ سلطان ملک منصور ناصر الدین ابوالمعالی محمد بن ملک مظفر تقی الدین عمر کا طبیب خاص تھا۔ سلطان ناصر کے انتقال کے بعد دمشق آیا یہاں ملک المعظم کے دربار سے وابستہ ہوا۔ اعلیٰ درجہ کا مقرر تھا اپنی تقریر کی وجہ سے عوام وخواص دونوں میں مقبول رہا۔ 1231 میں وفات پائی۔ مختلف علوم پر دو درجن سے زائد کتابیں لکھیں۔ ادویہ مفردہ پر اسے خصوصی مہارت حاصل تھی۔ کتاب رموز الکنوز اور کتاب لباب الالباب میں الگ مضامین کے ساتھ ادویہ کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص650
2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص568

رضی الدین رجبی

وفات1232

رضی الدین ابوالحجاج یوسف بن حیدرہ بن حسن رجبی تیرھویں صدی کا ممتاز طبیب تھا۔ مطب،تصنیف وتالیف اور درس وتدریس میں اس کی شہرت عام تھی۔سلطان صلاح الدین ایوبی کا بے حد مقرب تھا بیمارستان دمشق میں طبیب خاص رہا اور یہاں مریضوں کے لیے دوا سازی کے کام کا نگراں بھی رہا۔1232 میں وفات پائی۔

تہذیب شرح فصول بقراط اور اختصار مسائل حنین اس کی قلمی یادگار ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء،ابن ابی اصیبعہ،ص672

2 تاریخ الاطباء،حکیم غلام جیلانی،ص514

ابن قاضی بعلبک

وفات بعد1236

بدرالدین بن قاضی بعلبک تیرھویں صدی عیسوی کا ممتاز طبیب اور مصنف تھا حکیم مہذب الدین سے طب سیکھی۔ملک جواد مظفر الدین کے دربار سے وابستہ رہا۔بڑا سخی تھا،غریبوں پر بہت خرچ کرتا تھا اپنا مکان بیچ کر شفاخانہ بنایا اور غریبوں کے مفت علاج کا انتظام کیا۔1236 کے بعد وفات پائی۔مفرح النفس اور کتاب الملح اس کی اہم تصانیف ہیں۔ادویہ کے حوالے سے مفرح النفس اس کی اہم تالیف ہے اس میں اس نے ادویات قلبیہ سے سیر حاصل بحث کی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص675

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص80-79

ابوبکر بن علی بن عثمان

وفات بعد 1237

ابوبکر بن علی بن عثمان تیرہویں صدی کا ممتاز طبیب تھا۔ سلطان شمس الدین التمش کے عہد 1237-1211 میں طبی سرگرمیوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ ابوریحان البیرونی کی کتاب الصیدلہ کا فارسی ترجمہ اس کا اہم کارنامہ ہے۔ اس کے مخطوطات تہران، برٹش میوزیم لندن میں دستیاب ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین آتھرس آف گریکوعرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص23

ابوالعباس ابن الرومیہ الحافظ النباتی

وفات 1239

ابوالعباس احمد بن محمد بن مفرج بن ابی الخلیل اموی، نباتی بارھویں صدی کا ممتاز طبیب تھا۔ ابن الرومیہ کے نام سے شہرت پائی۔ کتابوں میں الحافظ اور نباتی کے نام سے بھی تذکرہ ملتا ہے۔ ادویہ مفردہ کی شناخت اور خواص کے سلسلہ میں اسے بڑی مہارت تھی، حوالوں میں ملتا ہے کہ ادویہ کی ماہیت ان کے مختلف ناموں کے لیے اس نے بہت سے علاقوں کا خود سفر کر کے وہاں

سے معلومات اکٹھا کر کے کتابی شکل دی۔ دواؤں کی تصویریں بھی بناتا تھا۔ خاص طور سے مترادفات کے لیے اس کی خدمات بے حد اہم ہیں۔ انھیں خصوصیات کی وجہ سے ملک عادل ابوبکر بن ایوب کے دربار میں اسے بڑی عزت حاصل تھی۔ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی رہا۔ 1239 میں انتقال ہوا۔

ادویہ پر اس کی تین کتابیں اہم ہیں۔

1۔ تدسیر اسماء الادویۃ المفردہ من کتاب دیسقوریدوس

اسکا لاطینی ترجمہ Explicationominum Medicementorum Simplicium کے نام سے دستیاب ہے۔

2۔ مقالۃ فی ترکیب الادویۃ

3۔ کتاب الرحلہ

علم الادویہ کی مشہور ترین کتاب الجامع لمفردات مولفہ ابن بیطار میں ابوالعباس الحافظ، ابوالعباس نباتی اور کتاب الرحلہ کے نام سے حوالے ملتے ہیں۔

نمونے کے طور پر چند دواؤں کے اقتباسات پیش ہیں۔

اکرالبحر کے بارے میں لکھتے ہیں

اسے لیف البحر بھی کہتے ہیں، دریا کی گہرائی میں پیدا ہوتا ہے، پتے برواق کے پتوں کی طرح باریک ہوتے ہیں، اس کی جڑ بستانی سعد کی لمبی جڑ سے مشابہہ مگر موٹی ہوتی ہے۔ اندرونی اور باہری رنگ بھی سعد بستانی سے ملتا ہے، اس کے نچلے حصہ میں باریک باریک ریشے ہوتے ہیں ان کی شکل اونٹ کے بالوں جیسی ہوتی ہے۔ جو شروع میں بہت چھوٹے ہوتے ہیں بعد میں نارنگی کے برابر ہو جاتے ہیں۔ سمندر جب موجیں مارتا ہے تو یہ ریشے پانی کے برابر آجاتے ہیں۔ میں نے ہدیہ نامی سمندر کے ساحل پر اس کا بڑا ذخیرہ دیکھا ہے۔ (کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

بطرہ نامی دوا کی ماہیت اس طرح بیان کرتے ہیں۔

ایک پودا ہے پتے چنے کے پتوں کے طرح ہوتے ہیں، اندلس کے اشبیلہ نامی شہر میں بہت مشہور ہے، یہاں کے بعض باشندے اس کو شلین اور بعض ماہرین نباتات عرق السوس کہتے

ہیں۔ تجزیہ سے یہ پودا ہر جگہ کے ناصور کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔

(کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار)

کتاب الرحلہ سے حوالہ سے تلجونہ نامہ دوا کے بارے میں لکھتے ہیں۔

افریقہ کا ایک مشہور پودا ہے۔ قیروان کے بعض لوگ اسے نجونہ کہتے ہیں، اس کے پتے سطروفیون کے پتوں سے مشابہہ مگر اس سے ذرا موٹے ہوتے ہیں۔ پتوں کے کنارے چوڑائی میں رجلہ بستانیہ کے پتوں کی طرح مگر اس سے گھنے ہوتے ہیں ان کے اوپری حصہ مزید تینوں کے برابر گھنڈیاں نکلتی ہیں جن پر اقوان کی طرح زرد رنگ کے پھول نکلتے ہیں۔

(کتاب الرحلہ، بحوالہ کتاب الجامع المفردات، اب بیطار)

ان دونوں اقتباسات میں ماہیت اور شناخت ادویہ کے سلسلہ میں ابن الرومیہ کی مہارت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص232

2 معجم الاطباء۔ احمد عیسیٰ بک، ص126

3 شذرات الذہب، ابن عماد، ج3، ص218

4 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص112

5 کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار/حکیم یوسف/حکیم سید محمد حسان، ج1، ص121

6 حوالہ سابق، ص323

7 حوالہ سابق، ص137، 184

8 حوالہ سابق، ج4، ص92

9 حوالہ سابق، ج4، ص307

10 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص109

رشیدالدین الصوری

وفات 1241

ابوالمنصور بن ابی الفضل علی رشیدالدین صوری ادویہ مفردہ کا بے حد معتبر نام ہے، 639 میں صور نامی شہر میں پیدا ہوا۔ یہاں سے بغداد آیا اور طبی تعلیم حاصل کی، طب کے اساتذہ میں عبد اللطیف بغدادی، عبدالعزیز سلمی اور اپنے عہد کے ماہر نباتات ابوالعباس نباتی کے نام اہم ہیں۔ ملک عادل ابوبکر بن ایوب، ملک معظم عیسیٰ بن ابی بکر اور ملک ناصر داؤد بن ملک معظم کے عہد میں بحیثیت معالج خدمات انجام دیں بغداد کے شفاخانہ کا انچارج بھی رہا۔ علاج و معالجہ اور ادویہ مفردات میں خصوصی مہارت تھی۔ تریاق کبیر اس کی اہم دریافت ہے، 4 کتابیں لکھیں سب ادویہ مفردہ پر بے حد اہم ہیں۔ 1241 میں انتقال ہوا۔

ادویہ کے موضوع پر درج ذیل کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

1۔ کتاب الادویۃ المفردہ
2۔ الرد علی کتاب التاج بلغاری فی الادویۃ المفردہ
3۔ کتاب الادویۃ المفردہ للصوری
4۔ کتاب للنبات مصور بالالوان

اس کی کتاب الادویۃ المفردہ اہم ترین کتاب ہے، رشیدالدین نے یہ کتاب معظم کے نام سے موسوم کیا تھا۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ رشیدالدین نے صرف اطباء قدیم کے بیانات پر اکتفانہ کر کے خود دور دراز مقامات کا سفر کیا۔ عوام سے پوچھ پوچھ کر ان کے ناموں کی تصدیق کی، ان کی شناخت کے سلسلہ میں عملی مشاہدہ پر معلومات قلمبند کیں۔ خواص ادویہ کے بارے میں معلومات جمع کر کے ان پودوں کی تصویر بنائیں اور کتابی شکل دی۔ یہ رشیدالدین کا بے مثال کارنامہ ہے جس کی نظیر مفردات کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ تصویر بناتے وقت تازہ اور خشک دواؤں کی علاحدہ علاحدہ تصاویر کی تیاری بھی اس کی انفرادی شان ہے۔ کتاب النبات مصنف کی دوسری کتاب ہے اس میں اس نے مختلف پودوں کی ماہیت، شناخت، کاشت، تیاری اور جمع کرنے کے

ہیں۔تجزیہ سے یہ پوداہر جگہ کے ناصور کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔

(کتاب الجامع لمفردات،ابن بیطار)

کتاب الرحلہ سے حوالہ سے تلجونہ نامہ دوا کے بارے میں لکھتے ہیں۔

افریقہ کا ایک مشہور پودا ہے۔قیروان کے بعض لوگ اسے نجونہ کہتے ہیں،اس کے پتے سطروفیون کے پتوں سے مشابہہ مگر اس سے ذرا موٹے ہوتے ہیں۔پتوں کے کنارے چوڑائی میں رجلہ بستانیہ کے پتوں کی طرح مگر اس سے گھنے ہوتے ہیں ان کے اوپری حصہ مزید تینوں کے برابر گھنڈیاں نکلتی ہیں جن پر اقوان کی طرح زرد رنگ کے پھول نکلتے ہیں۔

(کتاب الرحلہ،بحوالہ کتاب الجامع المفردات،اب بیطار)

ان دونوں اقتباسات میں ماہیت اور شناخت ادویہ کے سلسلہ میں ابن الرومیہ کی مہارت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء،ابن ابی اصیبعہ ،ص232

2 معجم الاطباء۔احمد عیسیٰ بک،ص126

3 شذرات الذہب،ابن عماد،ج3،ص218

4 تاریخ النبات عند العرب،احمد عیسیٰ بک،ص112

5 کتاب الجامع لمفردات،ابن بیطار/حکیم یوسف/حکیم سید محمد حسان،ج1،ص121

6 حوالہ سابق،ص323

7 حوالہ سابق،ص137،184

8 حوالہ سابق،ج4،ص92

9 حوالہ سابق،ج4،ص307

10 تاریخ الاطباء،حکیم غلام جیلانی،ص109

رشید الدین الصوری

وفات 1241

ابوالمنصور بن ابی الفضل علی رشید الدین صوری ادویہ مفردہ کا بے حد معتبر نام ہے، 639 میں صور نامی شہر میں پیدا ہوا۔ یہاں سے بغداد آیا اور طبی تعلیم حاصل کی، طب کے اساتذہ میں عبد اللطیف بغدادی، عبدالعزیز سلمی اور اپنے عہد کے ماہر نباتات ابوالعباس نباتی کے نام اہم ہیں۔ ملک عادل ابوبکر بن ایوب، ملک معظم عیسیٰ بن ابی بکر اور ملک ناصر داؤد بن ملک معظم کے عہد میں بحیثیت معالج خدمات انجام دیں بغداد کے شفاخانہ کا انچارج بھی رہا۔ علاج و معالجہ اور ادویہ مفردات میں خصوصی مہارت تھی۔ تریاق کبیر اس کی اہم دریافت ہے، 4 کتابیں لکھیں سب ادویہ مفردہ پر بے حد اہم ہیں۔ 1241 میں انتقال ہوا۔

ادویہ کے موضوع پر درج ذیل کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

1۔ کتاب الادویۃ المفردہ
2۔ الرد علی کتاب التاج بلغاری فی الادویۃ المفردہ
3۔ کتاب الادویۃ المفردہ للصوری
4۔ کتاب للنبات مصور بالالوان

اس کی کتاب الادویۃ المفردہ اہم ترین کتاب ہے، رشید الدین نے یہ کتاب معظم کے نام سے موسوم کیا تھا۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ رشید الدین نے صرف اطباء قدیم کے بیانات پر اکتفا نہ کر کے خود دور دراز مقامات کا سفر کیا۔ عوام سے پوچھ پوچھ کر ان کے ناموں کی تصدیق کی، ان کی شناخت کے سلسلہ میں عملی مشاہدہ پر معلومات قلمبند کیں۔ خواص ادویہ کے بارے میں معلومات جمع کر کے ان پودوں کی تصویر بنائیں اور کتابی شکل دی۔ یہ رشید الدین کا بے مثال کارنامہ ہے جس کی نظیر مفردات کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ تصویر بناتے وقت تازہ اور خشک دواؤں کی علاحدہ علاحدہ تصاویر کی تیاری بھی اس کی انفرادی شان ہے۔ کتاب النبات مصنف کی دوسری کتاب ہے اس میں اس نے مختلف پودوں کی ماہیت، شناخت، کاشت، تیاری اور جمع کرنے کے

اوقات کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ کتاب الرد علی کتاب التاج بلغاری کے بارے میں معلومات نہیں حاصل ہوسکیں۔ بحیثیت مجموعی ادویہ مفردہ پر رشید الدین کی اپنی امتیازی شان ہے۔ افسوس کسی مخطوطہ کا پتہ نہیں چل سکا ورنہ ادویہ پر بہت سے نئے زاویوں پر امتیازی بحث مطالعہ میں ضرور آتی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی الطبقات الاطباء، ج 2، ص 219

2 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص 75

3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص 504

4 Levi, Martin, Early Arabian Pharmacology, P35

رفیع الدین جیلی

وفات 1243

قاضی رفیع الدین ابوحامد عبدالعزیز بن عبدالواحد بن اسماعیل بن ہادی جیلی اپنے وقت میں دین وفقہ وحکمت کے علوم کے زبردست عالم اور مایہ ناز طبیب تھے۔ علاج ومعالجہ کے علاوہ دینی اور طبی تدریس کا سلسلہ تھا۔ تصنیف وتالیف کے حوالے سے اختصار الکلیات من کتاب القانون اس کی اہم تصنیف ہے۔ سلطان ملک صالح عماد الدین کے دربار سے وابستہ رہا اور یہاں ادویہ کی تیاری میں بھی خصوصی مہارت دکھائی۔ 1243 میں وفات پائی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 قانون ابن سینا اور اس کے شارحین ومترجمین، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 78

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص 515

ابن بیطار

وفات1248

ابو محمد عبداللہ بن احمد ضیاء الدین ابن بیطار تیرھویں صدی کا ممتاز طبیب اور علم الادویہ کا مایہ ناز مصنف تھا۔نباتی ادویہ میں خصوصی مہارت کی وجہ سے بعض موزخین اس کے نام کے ساتھ نباتی بھی لکھتے ہیں، ابوالعباس نباتی اور ابن ابی اصیبعہ سے طب سیکھی۔ پیڑ پودوں سے دلچسپی بچپن سے تھی طب سیکھی تو رجحان اور بڑھا ان کی ماہیت اور خواص جاننے کے لیے اس نے دور دراز علاقوں کے سفر کیے، حوالوں میں مراکش، الجزائر، تیونس، دمشق اور مصر کا ذکر ملتا ہے مصری حکمران الملک الکامل اور اس کے بیٹے نجم الدین کے یہاں بڑی عزت ملتی تھی۔ دمشق، مصر اور شام میں رئیس العشابCheif Botanist کے عہدہ پر خدمات انجام دیں علاج و معالجہ کے ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی رہا۔1248 میں وفات پائی۔ درج ذیل کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

1۔ کتاب الابانہ والاعلام اس کا مخطوطہ حرم مکہ کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

2۔ شرح کتاب الحشائش لدیسقوریدوس

3۔ کتاب المغنی فی العلاج بالادویۃ المفردۃ اس کے مخطوطات فاتح، افندی، احمد ثالث اور شعبہ عربی جامعہ استانبول میں دستیاب ہیں۔

4۔ کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ

مفردات ادویہ پر الحاوی کے بعد دوسری اہم کتاب ہے جیسے جیسے دور گزرتا گیا اس میں بھی اضافے ہوتے گئے ظاہر ہے الحاوی زکریا رزای کی حیات تک محدود تھی ابن بیطار نے اس سلسلہ کو اور آگے بڑھایا۔

کتاب کے مقدمہ سے پتہ چلتا ہے کہ ابن بیطار نے اپنی کتاب میں مفردات پر یونانی طب کی سب سے پہلی کتاب، کتاب الحشائش اور جالینوس کی گیارہ باب پر مشتمل کتاب الادویۃ المفردہ کی تمام معلومات سمیٹ لی ہیں اس کے علاوہ اس میں 50 سے زائد کتابوں اور 125 سے زائد ایسے مصنفین/مولفین کے بیانات شامل کیے ہیں جنھوں نے ادویہ، بدل ادویہ، زہروں اور ان

کے تریاق دواؤں کے مضر اور مصلح، ماہیت اور طریقہ کاشت پر مشتمل علم النبات اور الفلاحہ کے عنوان پر مشتمل اکثر کتابوں کے اصل اقتباسات نقل کر کے اپنے تجربہ کی روشنی میں اس کی تصدیقCertificationاور تکذیبRegection کا تحقیقی کام انجام دیا۔اس مقصد کے لیے ابن بیطار آخر میں لفظ لی لکھتا ہے یعنی میری رائے میں معاملہ یہ ہے۔اس طور پر یہ کتاب موضوع پر مفصل، جامع اور مستند دستاویز بن گئی ہے۔

کتاب میں شامل اطبا کے نام حسب ذیل ہیں۔

کتاب الجامع لمفردات کی تکنیکی خصوصیات

- کتاب حروف تہجی کے اعتبار دے لکھی گئی ہے، مترادفاتSynonyms کے تذکرہ کے ساتھ مشہور نام سے دواؤں کی ماہیت اور خواص لکھے گئے ہیں۔
- غیر معروف یا دوسرے ناموں کے ساتھ انھیں حروف کی ترتیب کے لحاظ سے دوسری جگہ ذکر کرنے کی بات کہی گئی ہے۔مثال کے طور سے اصطفلین لکھ کر یہ لکھا گیا ہے کہ اہل شام اسے جزر کہتے ہیں، اسے حروف جیم میں بیان کیا جائے گا۔
- پہلے ماہیت لکھ کر اس کی متضادControvercial باتوں کا ذکر کر کے پھر خواص سے بحث کی گئی ہے۔
- اخیر میں بدل اور اس کے نقصانات اور ازالہ کی تدابیر لکھی گئی ہے۔
- قدیم اطباء کے من وعن بیان لکھنے کے باوجود کتاب پڑھنے میں کوئی دشواری یا بوریت محسوس نہیں ہوتی یہ ابن بیطار کا کمال ہے یہ لطف زکریا رازی کی الحاوی میں نہیں ملتا۔
- خواص کا ذکر کرتے وقت ان کے عصارہ نکالنے، اور مختلف طریقوں سے انھیں قابل استفادہ بنانے کی تفصیل بھی درج کی گئی ہے۔
- لی لکھ کر اپنی طرف سے فیصلہ کن رائے کے شامل ہونے سے کتاب مستند اور مفید ہوگئی ہے۔
- دیسقوریدوس70 عیسوی سے ابن بیطار وفات1248 تک کے احاطہ کی وجہ سے کتاب 3 سو سال کی ادویاتی پیش رفت کی اہم دستاویز ہے۔

ابن بیطار کی دوسری اہم کتاب المغنی فی الادویۃ المفردۃ 20 فصلوں پر مشتمل ہے جس میں امراض کو سامنے رکھ کران سے نئی نئی تحقیقات پیش کیں، مثال کے طور پر اس نے ہندباء کاسنی کو دافع سرطان Anti Cancer اثرات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ابن بیطار کی اس تحقیق کو سامنے رکھ کرنل ساری Nil Sari اور جان کے سن ڈر John K Snder اسے دافع کینسر اثرات میں مفید ہونے کی وجہ سے پیٹنٹ بھی کرایا ہے۔

مشمولات

مطبوعہ عربی متن 20x6 سائز کے 471 صفحات پر مشتمل ہے، چار جلدوں پر محیط پہلی جلد میں الف سے جیم تک، دوسری میں حاشا سے زیزفون تک، تیسری میں ساذج سے فینقہ تک اور چوتھی جلد میں قافلہ سے -ثمہ تک کی ادویہ کا تذکرہ کیا گیا ہے، 1400 سے زائد مفرد ادویہ کے لیے 25 سے زائد کتابوں اور 100 سے زائد اطبا کی رائے شامل کی گئی ہیں۔

اہم اطبا کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ البقراط
2۔ دیسقوریدوس
3۔ جالینوس
4۔ دیمقراطیس
5۔ ابوالعباس نباتی
6۔ الغافقی
7۔ الشریف
8۔ زہراوی
9۔ اسحق بن عمران
10۔ ابن سینا
11۔ مسیح
12۔ ابوحنیفہ
13۔ اسحق بن سلیمان
14۔ ابن رضوان
15۔ ابن ماسویہ
16۔ الاسرائیلی
17۔ سفیان الاندلسی
18۔ ابن الجزار
19۔ زکریا رازی
20۔ ارسطوطالیس
21۔ محمد بن الحسن
22۔ الخورما
23۔ صاحب المنہاج
24۔ ابن جناح

25۔ قسطس

26۔ اسحٰق بن حنین

27۔ حنین بن اسحٰق

28۔ عبداللہ بن احمد العشاب

29۔ البصری

30۔ تیاذوق

31۔ ابن سجون

32۔ ابن ماسہ

33۔ البصری

34۔ النتیقاشی

35۔ شریف الادریسی

36۔ ابن الھیثم

37۔ ابن زہر

38۔ یہودی

39۔ حبیش بن الحسن

40۔ ابن جلجل

41۔ بکری

42۔ ماسرجویہ

43۔ بدیغورس

44۔ محمد بن عبدون

45۔ ابوعبید

46۔ محمد بن الحسن

47۔ زہراوی

48۔ طبری

49۔ ثمہورسفس

50۔ ابن الکتانی

51۔ احمد بن یوسف

52۔ اہرن القس

53۔ احمد بن ابی خالد

54۔ ابن صائغ

55۔ علقمان

56۔ اریاسیس

57۔ مجہول

58۔ تمیمی

59۔ ابوجریج

60۔ ابن سرابیون

61۔ عیسی بن علی

62۔ بالسی

63۔ ابن ہزارادار

64۔ ابن وافذ

65۔ دمشقی

66۔ بلخی

67۔ روفس

68۔ بولس

69۔ ابن الصائغ

70۔ کندی

71۔ مسیح بن الحکم
72۔ ابن بطریق
73۔ علی بن رزین
74۔ عطار بن محمد الحلیب
75۔ ابوعلی الغاری
76۔ سند ہشار الہندی
77۔ یونس الحرانی
78۔ المسعودی
79۔ ابن وحشیہ
80۔ ابوجریج الراہب
81۔ ابن عبدون
82۔ نقولا الراہب
83۔ دولیس بن تمیم
84۔ ابن ابی الاشعث
85۔ صاحب الاقناع
86۔ احمد بن یوسف
87۔ اصطفن بن بسیل
88۔ خوز
89۔ ابن ابی داؤد
90۔ خلیل بن احمد
91۔ مہراریس
92۔ ابن بطریق

ابن بیطار میں محولہ کتابیں

1۔ کتاب الرحلہ
2۔ کتاب التجر بتین
3۔ کتاب الاغذیہ لجالینوس
4۔ کتاب الثانی فی القانون
5۔ کتاب دفع مضار الاغذیہ
6۔ الفلاحۃ النبطیہ
7۔ کتاب الحاوی
8۔ کتاب المنہاج
9۔ کتاب الابانہ والاعلام
10۔ کتاب من لایحضرہ الطبیب
11۔ کتاب فصل الخطاب
12۔ کتاب الابدال
13۔ خواص مہراریس
14۔ کتاب الکافی
15۔ تریاق جالینوس
16۔ خواص ابن زہر
17۔ مقالۃ فی الھندباء
18۔ کتاب المرشد لقوی الادویہ والاغذیہ
19۔ کتاب خواص
20۔ مفردات ابن رضوان
21۔ مفردات ابن وافد
22۔ کتاب الادویہ المزمنہ

23- کتاب الادویہ القلبیہ
24- کتاب الاحجار
25- اصلاح الاطعمہ ابن ماسویہ
26- کتاب المیامر
27- کتاب تقاسم العلل
28- کتاب التکمیل
29- کتاب الطلمسات
30- کتاب الفوائد المنتخبہ من الادویہ الطبیہ
31- کتاب الکیموس
32- کتاب الادویہ المقابلہ الادویہ
33- کتاب اصلاح الادویہ المسہلہ
34- کتاب المنصوری
35- کتاب المملکۃ الروم
36- کتاب ماء الشعیر
37- کتاب التریاق الی قیصر
38- کتاب الحیوان
39- کتاب حیلۃ البرء
40- کتاب السموم وبلادر
41- کتاب النقرس
42- کتاب المدخل التعلیمی
43- کناش ابن الرملی
44- کتاب الشرک الہندی
45- الفلاحہ
46- اختیارات
47- ملاحۃ الروسیہ
48- کتاب الاغذیہ اسرائیلی
49- کتاب السمائم
50- کتاب المجہول جالینوس

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ (اردو ترجمہ)، حکیم محمد یوسف، حکیم سید محمد حسان نگرامی، سی، سی، آر، یو، ایم، نئی دہلی۔

2 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص 601

3 الاعلام، خیر الدین زرکلی، ج 4، ص 64

4 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج 2، ص 32

5 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص 91

6 فہرست مخطوطات الطب الاسلامی، جرجی زیدان، ج 3، ص 146

7 نفح الطیب، ج2، ص256

8 مقدمہ کتاب الجامع لمفردات، ابن بیطار، ص2

9 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص59

10 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص51

11 دائرہ معارف اسلامیہ، منجانب لاہور، ج1، ص430

12 مشہور مسلمان سائنداں، خواجہ جمیل احمد، ص171

13 طب اسلامی برصغیر میں، ص23

14 Campbel, Donald, Arabian Medicine, Vol I P339

15 Bibliography Medieval and Jewesh Medicine Welcome Institute London, P 117

16 Leclarc, History de la medicine arabe

بحوالہ تاریخ النبات عند العرب، ص93

الصاحب امین الدولہ

وفات بعد 1248

الصاحب امین الدولہ تیرھویں صدی عیسوی کا ممتاز طبیب اور مصنف تھا ابن ابی اصیبعہ نے اسے اپنے زمانہ کا سب سے ماہر طبیب لکھا ہے ملک امجد مجد الدین بہرام شاہ کا درباری طبیب رہا۔ اس کے بعد ملک صالح عماد الدین کے ساتھ رہا۔ امین الدولہ کو کتابیں جمع کرنے کا بڑا شوق تھا 1248 تک زندہ رہا پانچ کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ کے حوالے سے کتاب فی الادویۃ المفردہ وخواصہا اور کتاب فی الادویۃ المرکبہ وخواصہا اہم تصانیف ہیں ان کتابوں میں امین الدولہ نے مفرد اور مرکب دواؤں سے متعلق تفصیلی بحث کی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص716

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص289-292

امین الدولہ ابن غزال

وفات بعد 1250

امین الدولہ ابوالحسن بن غزال بن ابی سعید تیرھویں صدی کا ممتاز طبیب تھا ادویہ مفردہ و مرکبہ میں خصوصی مہارت تھی۔ پہلے سامری تھا پھر اسلام لے آیا۔ عبدالملک امجد مجدالدین بہرام شاہ اور ملک صالح عمادالدین کے دربار سے وابستہ رہا۔ کتابوں سے بے حد دلچسپی تھی خوشنویس بھی تھا، بہت سی کتابوں کا مصنف تھا 1250 میں وفات پائی۔

کتاب النہج الواضح فی الطب اس کی اہم ترین تصنیف ہے 5 حصوں پر مشتمل اس کتاب کا دوسرا حصہ مفردات اور مرکبات سے متعلق ہے مصنف نے اس میں مفرد ادویہ کی ماہیت خواص اور مختلف مرکبات کی طریقہ تیاری اور خواص تحریر کیے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ، ص81

حسن بن محمد صاغانی

وفات 1252

حسن بن محمد حسن بن حیدر بن علی عدوی تیرھویں صدی کے نامور ماہر علم لغت تھے،

ہندوستان کا بھی سفر کیا تھا۔ زیادہ تر علمی سرگرمیاں بغداد میں رہیں۔ ابوعبید القاسم کی کتاب غریب سے بے حد معتقد تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ جسے علم لغت سے دلچسپی ہو اس کتاب کو زبانی یاد کرے خود بھی دو درجن سے زائد کتابوں کے مصنف تھے۔ 1252 میں وفات پائی۔ مجمع البحرین فی اللغۃ، کتاب الشوادر فی اللغات اور العباب الزاخر فن لغت پر معتبر کتابیں ہیں۔

العباب الزاخر واللباب الفاخر

حسن بن محمد صاغانی کی مشہور کتاب ہے، اس میں مصنف سے پہلے علم لغت کی معتبر کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، خاص طور سے احمد بن حاتم، ابونصر اصمعی، احمد بن فارس، ابوعبید ہروی، احمد بن یحییٰ شیبانی ثعلب، جوہری ابن خالویہ، علی بن حمزہ کسائی اور سعید بن سعدہ اخفش کے نام اہم ہیں۔

موضوع کے اعتبار سے پیڑ پودوں سے متعلق جامع معلومات فراہم ہوتی ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاج العروس من جواہر القاموس، زبیدی

2 خلاصۃ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، خزرجی

3 تاریخ النبات عند العرب، ص 47

نجم الدین منفاخ

وفات 1254

ابوالعباس احمد بن ابی الفضل اسعد بن حلون تیرھویں صدی میں ادویہ کا ممتاز طبیب تھا۔ ابن العالمہ کے نام سے مشہور ہوا۔ طب مہذب الدین بن عبد الرحیم بن علی سے سیکھی۔ ادب، حکمت اور شعر و شاعری میں بھی ماہر تھا، تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی رہا۔ 1254 میں وفات پائی، درج ذیل کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔ حکیم سید ظل الرحمٰن نے شارح قانون کی حیثیت سے اس

کا تذکرہ کیا ہے۔

1۔ کتاب الاشارات المرشدۃ فی الادویۃ المفردۃ Indeciadir igentica de medicament Simpilicus کے نام سے لاطینی ترجمہ بھی ملتا ہے۔

2۔ کتاب التدقیق فی الجمع والتفریق Disquisitio Subtilis Dde Conjontione Et Disititetione کے عنوان سے لاطینی ترجمہ دستیاب ہے۔

ادویہ مفردہ پر اس کی کتاب سے متعلق مزید تفصیلات نہیں مل سکیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص771

2 تاریخ النبات عند العرب، ص82

رشید الدین ابو حلیقہ

وفات 1262

رشید الدین ابو الحسن ابی الخیر بن ابی سلیمان تیرھویں صدی کا ممتاز طبیب تھا، ابن حلیقہ کے نام سے شہرت پائی۔ ملک کامل ان کے بعد ملک صالح نجم الدین ایوب، پھر ملک ظاہر رکن الدین کے دربار سے بحیثیت طبیب وابستہ رہا۔ ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا کام بھی جاری رہا۔ ادویہ مفردہ پر اس کی کتاب فی الادویۃ المفردۃ جو المختار فی الالف عقار کے نام سے بھی موسوم ہے، اس کی قلمی یادگار ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطبا، ابن ابی اصیبعہ، ص590

2 تاریخ النبات عند العرب، ص91

الغافقی

وفات 1264

ابو جعفر احمد بن محمد بن احمد بن سید الغافقی اندلس کا نامور طبیب تھا، ادویہ مفردہ کے حوالہ سے غافقی کو بڑا مرتبہ حاصل تھا۔ اپنی خوش اخلاقی، تقویٰ اور پرہیز گاری کی وجہ سے عوام و خواص دونوں میں بے حد مقبول تھا۔ درج ذیل دو کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔

1۔ کتاب الادویۃ المفردہ

2۔ کتاب منتخب کتاب جامع لمفرادات: یہ کتاب ماہر حوف اور استاد جرجی صبحی نے انگریزی میں ترجمہ کے ساتھ شائع کی ہے۔ اس کتاب کو ادویہ مفردہ پر ایک بنیادی ماخذ کا درجہ حاصل ہے، جس میں اس نے طبی نباتات Medical Botany، دواسازی اور علم مفردات کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے اس اہم کتاب میں مصنف نے 350 نباتی اور معدنی دواؤں کا باتصویر تذکرہ کیا ہے۔ ابن ابی اصیبعہ کے مطابق مفرد ادویہ پر بے نظیر کتاب غافقی نے دیسقوریدوس اور جالینوس جیسے قدیم اطباء کے خیالات اور دیگر اطباء کے تجربات کو اپنے یہاں نہایت آسان اور عام فہم انداز میں جمع کیا ہے۔ ابن بیطار نے اس کے حوالہ بہت نقل کیے ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند دواؤں کے اقتباسات نقل کیے جا رہے ہیں۔

ارنب برّی کی تاثیر کے سلسلہ میں کہتے ہیں: بعض اطباء کا خیال ہے کہ سالم خرگوش کو بھون کر صاف گوشت کھانے سے سن ہونے کا مرض ختم ہو جاتا ہے اور تل کر ابال کر کھانے سے آنتوں کے زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اس کے پورے شکم کو آنتوں سمیت توے میں رکھ کر جلا کر اس کی راکھ روغن گل میں حل کر کے سر پر لگانے سے بال اگ آتے ہیں۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ نقرس اور جوڑوں کے درد کے مریضوں کو اس کے جوشاندہ میں بٹھانے سے لومڑی کے جوشاندہ کے طرح بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا گوشت برابر کھانے سے بستر پر پیشاب کرنے کی عادت ختم ہو جاتی ہے۔

جرجیر نامی دوا کے بارے میں لکھتے ہیں: جنگلی جرجیر کو ابھقان کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک کا نام خرسا ہے۔ کچھ لوگ اسے خردل برّی بھی کہتے ہیں، اس کا تنا سبز ہوتا ہے،

پتے مولی کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں، دوسری قسم کے پھول سرخ ہوتے ہیں۔

بنقومہ نامی دوا کے بدل کے تعلق لکھتے ہیں: ہموزن گل ارمنی کے ساتھ کھانے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے، انجیر کے ساتھ جوش دے کر کھانے سے کھانسی ختم ہو جاتی ہے۔

بادرنجبویہ کے بارے میں کہتے ہیں: اس کا پانی نارفارسی (اکزیما) اور نملہ (صفراوی پھنسیوں) میں لگانے سے بے حد فائدہ ہوتا ہے، سوا دو گرام بیجوں کو کھانے یا پتوں کے عصارہ کو حمام کے درمیانی کمرہ میں بیٹھ کر لگانے سے لرزہ اور بخار جاتا رہتا ہے۔ اس کا کھانا جگر، دماغ اور فم معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ کابوس میں مفید ہے۔ (ابن بیطار، ج 1، ص186)

یہ چند نمونے پڑھنے سے غافقی کے انداز نگارش اور ادویہ پر اس کے گہرے مطالعہ کا اندازہ کیا جا سکتا ہے، اطبا قدیم کے حوالوں کے ساتھ دواؤں کا بیانیہ اسے دوسرے مصنفین سے ممتاز بناتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء۔ ابن ابی اصیبعہ، ص500

2 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص103

3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص295

4 کتاب الجامع لمفردات الادویۃ والاغذیۃ، ابن بیطار، ص96

5 حوالہ سابق، ص47

6 حوالہ سابق، ص96

7 حوالہ سابق، ص302

8 حوالہ سابق، ص399

9 Zakarya, Verk, Muslim Contribution to Pharmacy, P6

نجم الدین لبودی

وفات بعد 1266

نجم الدین لبودی بن شمس الدین لبودی طب، حکمت اور فلسفہ کا ممتاز عالم تھا۔ طب میں مہارت کے بعد سلطان ملک منصور ابراہیم بن ملک مجاہد بن اسد الدین کے دربار سے وابستہ رہا۔ سلطان اس پر بہت اعتماد کرتا تھا اور بادشاہت کے اہم عہدوں پر فائز کیا اس کی وفات کے بعد ملک صالح نجم الدین کے پاس رہا 1266 کے بعد وفات پائی۔

طب، ریاضیات، فلسفہ پر اس نے اہم کتابیں لکھیں۔

ادویہ کے حوالے سے مقالہ فی برشعسا اس کی اہم تصنیف ہے۔ جس میں اس نے برشعسا سے متعلق سیر حاصل بحث کی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص 465

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص 294

ابن ابی اصیبعہ

وفات 1270

موفق الدین ابوالعباس احمد بن القاسم سعدی، خزرجی یونانی طب کے ممتاز تذکرہ نگار تھے، طبی تعلیم ابن بیطار سے حاصل کی۔ تاریخ طب کے حوالے سے ابن ابی اصیبعہ کا نام بے حد اہم ہے اور تاریخ سے متعلق گفتگو ابن ابی اصیبعہ کے حوالے کے بغیر پوری نہیں ہوگی۔ قاہرہ کے ایک شفاخانہ میں بحیثیت طبیب خدمات انجام دیں۔ علاج و معالجہ میں مہارت کی وجہ سے امیر عزالدین کے دربار سے وابستہ رہے۔ 1270 میں وفات پائی۔

التجارب والفوائد، حکایات الاطباء فی علاجات الادواء، معالم الاعالم اور عیون الانباء فی طبقات الاطباء آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ کے حوالے سے التجارب والفوائد ابن ابی اصیبعہ کے تجربات پر مشتمل ایک اہم کتاب ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 الاعلام، خیر الدین زرکلی، ج1 ص197

2 فہرس مخطوطات الطب العربی، احسان اوغلی، ص12

3 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج2 ص447

4 دائرہ معارف الاسلامیہ، ج1 ص404

5 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص381-379

عمادالدین دینسری

وفات 1282

عماد الدین ابو عبد اللہ محمد بن قاضی خطیب تقی الدین ادب، فقہ اور طب کے ممتاز عالم تھے۔ طبی تعلیم کے لیے مصر اور دمشق کا سفر بھی کیا۔ یہاں سلطان ملک الناصر یوسف کے شاہی طبیب رہے پھر بیمارستان نوری میں بھی خدمات انجام دیں۔ 1282 میں وفات پائی۔ درج ذیل کتابیں لکھیں۔

1۔ المقالۃ المرشدہ فی درج الادویۃ

2۔ کتاب فی المشر ودیطوس

3۔ کتاب فی تقدمۃ المعرفہ لابقراط

4۔ کتاب نظم التریاق الفاروق

ادویہ مفردہ اور مرکبات میں اسے خصوصی مہارت حاصل تھی۔ تریاق فاروق میں اس نے اہم اضافے کیے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، ص761

2 تاریخ النبات عند العرب، ص82

3 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص499

ابن القف مسیحی

وفات 1286

امین الدولہ، ابوالفرج بن شیخ موفق الدین بن اسحٰق بن القف مسیحی تیرھویں صدی کا ممتاز سرجن تھا۔ علم جراحت میں اس کی تحقیقات کے اثرات دور جدید کی جراحت میں آج بھی محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ طب ابن ابی اصیبعہ، یعقوب سامری سے سیکھی۔ قلعہ عجلون میں طبیب خاص رہا اور دمشق کے شاہی قلعہ کا بھی طبیب تھا۔ ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی رہا۔ شارح قانون کی حیثیت سے بھی اس کا مقام بہت بلند ہے 9 کتابیں قلمی یادگار ہیں۔

مفردات کے موضوع پر اس کی مشہور کتاب العمدہ فی الجراحت کے ایک باب میں دواؤں کا ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب العمدہ فی الجراحت دو جلدوں پر مشتمل ہے، طب یونانی میں علم الجراحت پر مستند کتاب ہے۔ عربی متن 1937 میں دائرہ المعارف عثمانیہ حیدرآباد سے شائع ہوا۔

کتاب کے گیارھویں مقالہ میں دوران جراحت استعمال ہونے والی ادویہ، ان کے درجات، طریقہ استعمال، زہریلی اور غیر زہریلی دواؤں کی تفصیلات حروف تہجی Alphabatical

ترتیب سے درج کی گئی ہیں۔

ان ادویہ میں مصنف نے خاص طور سے آبنوس، جستہ، افسنتین، اجوائن، بابونہ، کھجور، انجیر، لہسن، اخروٹ، گل انار، پیاز اور مہندی کا ذکر شامل کیا ہے۔اس کے علاوہ خس، مختلف قسم کے گوند (صمغیات) سنکھیا، وج، سداب، املتاس اور صندل سے متعلق تفصیلات شامل ہیں۔

بحثیت مجموعی آپریشن سے پہلے، آپریشن کے دوران اور آپریشن کے بعد مفید مفردات ادویہ کی خصوصی بحث سے ابن القف کی مہارت کا اندازہ ہوتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ص268

2 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ، ص73

3 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، احسان اوغلی، ص83

4 الاعلام، خیر الدین زرکلی، ج8، ص196

5 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج13، ص145

6 قانون ابن سینا اور اس کے شارحین و مترجمین، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص92

7 اردو ترجمہ اخبار الحکماء قفطی / جیلانی، ص7

8 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص285

9 Hamarnah, S.K., Health in Early Islam V.2, P406

10 Innovations, Techniques and Commentaries on Ibn Al Quf Masihi, Surgical Manual Al Umda, V.XLI, P18

ابن السویدی

وفات1293

عزالدین ابواسحٰق بن ابراہیم بن محمد بن علی بن طرخان انصاری تیرھویں صدی عیسوی کا نامور طبیب تھا۔ ابن سویدی کے نام سے شہرت پائی دمشق کے شفاخانہ نوری سے بحیثیت طبیب وابستہ رہا۔1293 میں وفات پائی۔

موجز القانون کے شارح کی حیثیت سے اس کی خدمات اہم ہیں۔مفردات ادویہ میں اس کی معلومات بہت وسیع تھیں کتاب الباہر وخواص الجواہر اور کتاب التذکرہ الہادیۃ اس کی قلمی یادگار ہیں تذکرہ سویدی کے نام سے یہ کتاب بہت مشہور ہوئی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 کشف الظنون، حاجی خلیفہ،ص386

2 معجم الاطباء،ڈاکٹر احمد عیسیٰ بک،ص59

3 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی،ڈاکٹر احسان اوغلی،ص53

4 قانون ابن سینا اور اس کے شارحین ومترجمین،حکیم سید ظل الرحمٰن،ص100

5 الاعلام،خیرالدین زرکلی،ج1ص60

6 معجم المولفین،عمر رضا کحالہ،ج2ص447

7 تاریخ طب،حکیم سید محمد حسان نگرامی،ص324-323

یوسف بن عمر

وفات1295

سلطان مظفر اشرف، یوسف بن عمر ادویہ کا ماہر تھا۔کتاب المعتمد فی الادویۃ المفردہ اس کی مایہ ناز تصنیف ہے،میرے مطالعہ میں رہی ہے،اس میں مصنف نے ابن بیطار کی کتاب الجامع

لمفردات،ابن جزلہ کی کتاب المنہاج، ابن الجزار کی کتاب الابدال کے حوالے نقل کیے ہیں۔ کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں نباتی نام Botanical Name کے ساتھ ان کی فیملی بھی لکھی گئی ہے۔اخیر میں تفسیر اسماءالادویہ پر مشتمل ایک بیان ہے جس میں حروف تہجی کے اعتبار سے دواؤں کے نباتات، ان کی ماہیت، کاشت، حصولیابی کے وقت سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔اس کا متن مصر سے 1327 میں شائع ہوا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، ص83

2 معجم المطبوعات، ص339

نجیب الدین سمرقندی

وفات بعد 1297

ابو حامد نجیب الدین محمد علی بن سمرقندی ادویہ مرکبہ، علاج و معالجہ اور اغذیہ کا ماہر ممتاز عالم دین حضرت فخر الدین کا ہم عصر تھا۔ 1297 میں انتقال ہوا۔ معالجات میں الاسباب والعلامات کی وجہ سے اسے طبی ادب میں اہم مقام حاصل ہوا۔ اغذیہ اور ادویہ مفردہ ومرکبہ کے میدان میں گراں قدر تصانیف اس کی قلمی یادگار ہیں۔ کتاب اغذیہ المرضی، کتاب اطعمۃ المرضی، کتاب الاغذیہ والاشربہ، کتاب قرابادین صغیر، کتاب قرابادین کبیر، الادویۃ المفردہ المستعملہ وخواصھا وافعالھا، اصول تراکیب الادویہ، قرابادین علی ترتیب العلل اور کتاب السموم جیسی کتابوں سے دواؤں، غذاؤں، دواسازی اور سموم پر اس کی گہری معلومات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

الادویۃ المستعملہ کے مخطوطات ترکی کی مختلف لائبریریوں میں محفوظ ہیں۔ اس میں ادویہ کی ماہیت، شناخت اور خواص سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ رسالہ اصول تراکیب الادویۃ ادویہ مرکبہ اور ان کی ترکیب و ترتیب کے طریقوں پر مشتمل یہ رسالہ 9 ابواب پر مشتمل ہے ادویہ کے

مرکب بنانے کے اصول وضوابط سے متعلق معلومات شامل ہیں۔

اس کا مخطوطہ جامعہ استانبول کے شعبہ عربی کی لائبریری میں دستیاب ہے، کتابت محمود بن حسن بن حسین بن علی البیہقی کی ہے، سن کتابت 659ھ ہے۔ ایک دوسرا نسخہ شہید علی کے کتب خانہ میں ہے اس کی سن کتابت 689ھ ہے۔ ایک اور نسخہ ایاصوفیا کی لائبریری میں ہے اس کی سن کتابت 735ھ ہے۔ قرابادین علی ترتیب العلل سمرقندی کی اہم تصنیف ہے اس میں مولف نے امراض کے لحاظ سے مختلف مرکبات کا ذکر کیا ہے۔ پوری کتاب میں 999 مرکبات کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔ اس کا قدیم ترین نسخہ نور عثمانیہ کے کتب خانے میں ہے 10×30 سائز کے 109 صفحات پر مشتمل اس مخطوطہ کی کتابت محمد بن الحق نے 664ھ میں مکمل کی ہے دوسرا مخطوطہ بھی ہے اس کی سن کتابت بھی 664ھ ہے یہ ایاصوفیا کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔

کتاب الاغذیہ والاشربہ مایتصل بہا، یہ رسالہ غذاؤں اور مشروبات پر مشتمل ہے اس میں مصنف نے مزاج کے اعتبار سے غذاؤں کا تذکرہ کیا ہے کتاب کو لحوم (گوشت)، البان (دودھ)، ثمار (پھل) بیض (انڈے) اور بقول (سبزیوں) کے عنوان سے 6 حصوں میں تقسیم کر کے مفید معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اس کا مخطوطہ جامعہ استانبول کے شعبہ عربی کے ذخیرہ میں دستیاب ہے کتابت محمد بن حسن بن علی بیہقی نے 659ھ کی ہے، دوسرا مخطوطہ مغنیسا کے کتب خانہ میں ہے سن کتابت 749ھ ہے۔ ایک مخطوطہ اطعمۃ المرضی کے نام سے ہے اس میں بیماریوں کے لحاظ سے مختلف کھانوں کی تفصیل لکھی گئی ہے، یہ مخطوطہ جو روم کی لائبریری میں ہے سن کتابت 659ھ ہے کتابت عبدالجبار محسن کی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 عیون الانباء، ابن ابی اصیبعہ، جلد 2، صفحہ 30

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، صفحہ 767

3 نجیب الدین سمرقندی کے مخطوطات، سید محمد احمد، طب اسلامی برصغیر میں، صفحہ 723-330

4 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، صفحہ 368

5 الاعلام، جلد 2، صفحہ 280

6 معجم المولفین، جلد 11، صفحہ 21

7 Pharmacopia Through the Ages, S.M. Hassan

8 دار العلوم دیوبند کے اہم طبی مخطوطات، حکیم سید ایوب علی، ڈاکٹر نعیم احمد خاں، حکیم سید ظل الرحمٰن، طب اسلامی برصغیر میں، صفحہ 311

9 کتب خانہ دار العلوم دیوبند کے اہم طبی مخطوطات، ظفیر الدین، طب اسلامی برصغیر میں، ص 330-723

چودھویں صدی عیسوی

ابن منظور

وفات 1311

محمد بن مکرم بن علی، رضوان بن احمد ابن منظور انصاری مصری چودھویں صدی عیسوی کی سب سے مشہور علمی شخصیت ہے۔ علم لغت، علم نحو، تاریخ اور ادب کے مایہ ناز عالم کی حیثیت سے بڑی عزت وشہرت حاصل کی۔ طرابلس کے قاضی بنائے گئے اپنی مایہ ناز کتاب لسان العرب کی وجہ سے جو شہرت ابن منظور کو حاصل ہوئی علم لغت کے حوالہ سے کم لوگوں کے حصہ میں آئی آپ کی دوسری اہم کتاب تاریخ دمشق ہے۔ 1311 میں انتقال ہوا۔

لسان العرب:

لسان العرب ابن منظور کی مشہور ترین کتاب ہے۔ کتاب کے مقدمہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس کتاب میں مصنف نے صرف اقتباسات پر بھروسہ نہ کر کے باقاعدہ تمام فنون کی تحقیق کی پھر اسے اپنی کتاب میں مدلل طور سے لکھا مصنف کے بعد مشرق ومغرب کے تمام قدیم اور ہم عصر علماء کی کتابوں سے استفادہ کیا۔

نام سے یہ کتاب محض علم لغت پر معلوم ہوتی ہے لیکن اس کے مشمولات (Contents) پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں اغانی جیسی اہم کتاب کے ساتھ ادویہ مفردہ کی سب سے بہتر معتبر کتاب مفردات ابن بیطار کو شامل کر کے پودوں کے ناموں، ان کی ماہیت اور خواص سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ابوحنیفہ کی کتاب النبات سے مکمل طور سے فائدہ اٹھایا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ لسان العرب لغت، اسماء نباتات اور مفردات ادویہ پر مشتمل ایک جامع تصنیف کی حیثیت سے علمی دنیا میں جانی جاتی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1. البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن التاسع، محمد بن علی شوکانی
2. خلاصۃ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، خزرجی
3. ارشاد الاریب، یاقوت حموی
4. تاریخ النبات عند العرب، ص 47

رشید الدین فضل اللہ

وفات 1318

رشید الدین فضل اللہ چودھویں صدی عیسوی کا ممتاز طبیب تھا۔ مغل بادشاہوں کا وزیر رہا اس دوران اس نے کتب خانوں میں کتابوں کی فراہمی اور بیمارستان کے قیام پر خصوصی توجہ دی۔ خاص طور سے ان شفاخانوں میں دواؤں کی تیاری اور فراہمی کے سلسلہ میں اس کے خدمات بے حد اہم ہیں۔

اس کے ایک خط سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے ادویہ کے ایک ہزار کے چینی مرتبان ربع رشیدی کے کتب خانہ کے نام وقف کیا تھا۔ اس بڑی تعداد سے ادویہ کے سلسلہ میں اس کی خصوصی دلچسپی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ 1318 میں وفات پائی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 الاعلام، خیرالدین زرکلی، ج5 ص153
2 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج7 ص78
3 طب العرب اردو ترجمہ ارے بین میڈیسن، ای۔ جی۔ براؤن/ نیرواسطی، ص126
4 عالم اسلام کا ایک نامور فرزند حکیم رشید الدین فضل اللہ، سید عبدالقادر، رسالہ الحکیم جولائی 1936
5 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، ڈاکٹر احسان اوغلی، ص337
6 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص388

ابوالعباس شہاب الدین نویری

وفات 1332

ابوالعباس شہاب الدین احمد بن عبدالوہاب بن محمود بن عبدالدائم البکری، النویری ملک ناصر محمد قلاؤن کے عہد کا ممتاز عالم اور ماہر نباتات تھا۔ نہایۃ الارب فی فنون الادب اس کی نہایت شاہکار کتاب ہے پانچ ابواب پر مشتمل اس کتاب کے چوتھے باب میں نباتات سے متعلق تفصیلی معلومات شامل کی گئی ہیں۔ 1332 میں انتقال ہوا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

تاریخ النبات عندالعرب، احمد عیسیٰ، ص144

جمال الدین وطواط

وفات 1318

محمد بن ابراہیم بن یحییٰ بن علی انصاری جمال الدین کتبی چودھویں صدی عیسوی کا عظیم مصنف تھا۔ ان کتابوں میں کتاب۔ مناہج الفکر ومناہج العبر کے تیسرے حصہ میں حیوانات سے

متعلق اور چوتھے میں نباتات کی تفصیل لکھی گئی ہے۔ خاص طور سے پھلوں، سبزیوں اور اناج کی مختلف قسموں کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ، ص 144

حاجی زین العطار انصاری

ولادت 1329

علی بن حسین معروف بہ حاجی زین العطار مغلیہ عہد کا ممتاز مصنف اور طبیب تھا۔ اس کے سلسلہ میں تاریخی حوالوں سے زیادہ تفصیل نہیں ملتی، صرف اتنا ملتا ہے کہ وہ شیراز میں 1329 میں پیدا ہوا اور شاہ شجاع کا بہت قریبی اور منظور نظر تھا۔ ایک حوالہ سے ملتا ہے کہ اس کا انتقال 1361 میں ہوا۔ حاجی زین العطار ماہر دوا سازی، اور ماہر علم ادویہ کے حیثیت سے ہندوستان کی طبی وراثت کے ایک نمائندہ امین ہیں۔ آپ کی گراں قدر تالیف اختیارات بدیعی عہد مغلیہ کی ایک شاہکار تصنیف ہے۔

شروع میں اس کتاب کا نام مصنف نے مفتاح الخزائن رکھا تھا جو 1366 میں مکمل ہوئی تھی، یہ تین حصوں پر مشتمل تھی، پہلا ادویہ مفردہ، دوسرا ادویہ کی اصل اور شناخت اور تیسرا حصہ ادویہ مرکبہ سے متعلق تھا۔ بعد میں مصنف نے نظر ثانی کے بعد اسے صرف دو حصوں میں محدود کر دیا، پہلا ادویہ مرکبہ اور دوسرا مرکب دواؤں پر مشتمل ہے۔

حکیم خورشید احمد شفقت اعظمی کا یہ تجزیہ مبنی بر حقیقت ہے کہ مفرد و مرکب ادویہ کے سلسلہ میں معیاری اور صحیح معلومات کے لیے ماہرین کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی، ادویہ مفردہ میں

دواؤں کے افعال و خواص، مختلف زبانوں میں ان کے نام اور ابدال وغیرہ جو اس کتاب میں مذکور ہیں، دراصل متقدمین کی معیاری کتابوں کا عطر ہیں لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ

بہت سی خامیاں ماہرین کے سامنے آتی گئیں، مثلاً اس میں ذاتی تجربات و مشاہدات کا نقصان (کمی) نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قلی قطب شاہ نے محمد مومن بن علی الحسینی کو حکم دیا کہ دوسرے ماہرین اطبا کے مدد سے اصل ماخذ کو دیکھ کر مفرد دواؤں کے سلسلہ میں موجود غلط فہمیوں کا ازالہ کریں تا کہ کتاب اپڈیٹ ہو جائے۔

ظاہر ہے کسی تصنیف کے لیے اس کو اور معیاری بنانے کا فیصلہ اس کتاب کے جامع، مفید اور منفرد ہونے کے لیے واضح ثبوت ہے۔

کتاب اختیارات بدیعی، شہزادی بدیع الجمال کے نام سے منسوب ہے۔ 1888 میں کانپور سے شائع ہوئی، 579 صفحات میں شروع کے صفحات ادویہ مفردہ سے متعلق ہیں۔ الف ب حروف ابجد کی ترتیب سے بیان ہے۔ ادویہ مرکبہ میں 16 باب ہیں ان میں متعدد معجون، مفرح، جوارش، اطریفل، مربہ، لعوق، سفوف، قرص اور حبوب کے ساتھ مرہموں، تریاقوں اور ایارج کے بارے میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ 388

2 اختیارات بدیعی کا تنقیدی مطالعہ، حکیم خورشید احمد شفقت اعظمی، طب اسلامی برصغیر میں، صفحہ 284

3 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، صفحہ 195

ضیا محمد مسعود رشید زنگی

وفات بعد 1351

ضیا محمد مسعود رشید زنگی چودھویں صدی کا نامور مصنف اور معالج تھا۔ سلطان محمد تغلق کے عہد (1335-1351) میں اس کی سرگرمیوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ ضیاء محمد کے بارے میں صرف اتنا ملتا ہے کہ وہ 1426 میں تنبول کے شہر تلنگانہ پہنچا، یہاں اس کی صحت بہت خراب ہو گئی۔ خواب

دیکھا تو شمس الدین ستعونی نے مجموعہ شمس میں اپنا علاج ڈھونڈنے کی ہدایت کی، بقول مصنف اسے پڑھ کر اس نے علاج کیا اور شفا پائی۔

ضیاء محمد زنگی عربی، فارسی اور سنسکرت زبانوں کا ماہر تھا، اسکی ایک تصنیف مجموعہ ضیائی کے نام سے بہت مشہور ہوئی۔اس کا مخطوطہ ہمدرد لائبریری دہلی اور آصفیہ حیدرآباد میں دستیاب ہے۔

مخطوطہ میں 45 ابواب ہیں کتاب میں کلیات طب، تشریح، اصول تشخیص اور امراض کے علاج کی تفصیل درج ہے ایک باب خاص طور سے امراض اطفال، فصد اور استفراغ کے لیے مخصوص ہے۔اس کے علاوہ ادویہ مفردہ اور ادویہ مرکبہ کے بارے میں بھی معلومات ملتی ہیں۔ دواؤں کے بدل اور شناخت پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ 392

2 مجموعہ ضیائی ایک نادر مخطوطہ، مولانا عبدالحیٔ فاروقی، خدابخش جرنل 45

3 سلطان محمد تغلق کا اہم مخطوطہ، حکیم سید عبدالوہاب ظہوری، ہمدرد صحت، دہلی نومبر 1959

محمد بن احمد ذہبی

وفات 1348

محمد بن احمد بن عثمان ابن عبداللہ شمس الدین ابوعبداللہ ترکمانی دمشقی ذہبی چودھویں صدی کے نامور مورّخ، عالم حدیث، ماہر لسانیات اور ممتاز طبیب تھے۔اصلاً دمشق کے رہنے والے تھے، آپ کے والد عثمان شیخ بھی جید عالم، فقیہ اور محدث تھے چنانچہ پہلے فن حدیث سیکھا پھر 30 سے زائد ملکوں کا سفر کیا جن میں بعلبک، حجاز، حلب، حمص، طرابلس، رملہ، قاہرہ، اسکندریہ خاص طور سے شامل ہیں۔پھر دمشق واپس آئے یہاں درس و تدریس کا کام شروع کیا۔ تصنیفی و تالیفی خدمات انجام دیں جس نے آپ کی شہرت میں چار چاند لگا دیے آپ کے تینوں بیٹے بھی فن حدیث میں

ماہر تھے۔آپ کے اساتذہ میں ابن الظاہری،البارونی شیخ الاسلام ابن الدقیق،شرف الدین دمیاطی اور قاضی القضاۃ جمال الدین ابوالمعالی کے نام اہم ہیںآپ کے بہت سے نامور شاگردوں کے نام تذکروں میں ملتے ہیں۔آپ کی اہم تصانیف میں تاریخ الاسلام الامر باخبار، دول الاسلام۔سیرۃ الاعلام۔تذکرۃ الحفاظ،طبقات المحد ثین،طبقات القراء،تہذیب الکمال۔ الکاشف۔ المجر دفی اسماء الرجال،المیز ان،المشتی،الرواۃ الثقاۃ،مختصر السنۃ البیہقی،مختصر کتاب الوہم،التجر ید فی اسماء الصحابہ،مختصر المستد رک،مختصر تاریخ منیثا پور،المنتقی من تاریخ الخوازم،معجم الشیوخ،معجم المحد ثین،الامصار،مختصر لابن حزم۔نبال الرجال۔ بیان الزغل، الدینار من حدیث المشائخ،فضل آیۃ الکرسی،المسلسل بالعماویہ،العلونھار۔

کتاب الطب النبوی تین فصلوں پر مشتمل ہے، پہلی فصل قواعد طب اور اس کے عملی پہلوؤں پر مشتمل ہے۔دوسری فصل میں ادویہ اور غذاؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے،تیسری فصل امراض کے علاج سے متعلق ہے۔

اس کے بعد ادویہ مفردہ اور اغذیہ سے متعلق معلومات شامل کی گئی ہیں۔اس میں مزاج ادویہ کے ساتھ ترکیب ادویہ کے اصول بھی لکھے گئے ہیں۔ادویہ کے حوالوں سے حروف تہجی کے اعتبار سے خواص ادویہ کی تفصیل ملتی ہے ان ادویہ میں احادیث نبوی کے ساتھ دیگر طبی معلومات شامل کرنے سے کتاب مزید مفید ہوگئی ہے۔آگے کی فصلوں میں مشہور مرکب ادویہ کی تفصیل اور قوانین ترکیب لکھے گئے ہیں۔

یہ معلومات ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر ازرق کی کتاب تسہیل المنافع فی الطب مطبوعہ 1927 کے حاشیہ پر چھپی کتاب سے حاصل کی گئی ہیں،ضرورت ہے کہ اسے علاحدہ سے ایڈٹ کر کے اس کے انگریزی، ہندی اور اردو ترجمے کیے جائیں تاکہ اس جامع کتاب سے عوام کا ہر طبقہ مستفید ہو سکے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

الطب النبوی: ایک مطالعہ،حکیم سید محمد حسان نگرامی (زیر تکمیل)

یوسف بن اسماعیل خوی

وفات1353

یوسف بن اسماعیل خوی، ابن الیاس خوی اور ابن الکتبی کے نام سے بھی تذکرہ ملتا ہے آپ کے بارے میں تفصیلی حالات نہیں ملے۔ 1353 میں وفات پائی کتاب مالایسع الطبیب جہلہ آپ کی اہم قلمی یادگار ہے۔

یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ مقدمہ سے پتہ چلتا ہے کہ مولف نے ابن بیطار کی کتاب الجامع لمفردات کی تلخیص تیار کی ہے۔ پہلے حصہ میں ادویہ اور اغذیہ کی تفصیل ہے دوسرا حصہ مرکبات سے متعلق ہے اس میں قوانین ترکیب ادویہ کے بارے میں تفصیلی بحث ملتی ہے، مقدمہ میں اس نے ابن بیطار کی مفصل بحث کو مختصر کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1. تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ، ص 83
2. معجم الاطباء، احمد عیسیٰ، ص 542
3. ذیل تاریخ الاسلام، ذہبی

ابن قیم جوزیہ

وفات1349

ابن قیم جوزیہ طب نبوی کے حوالہ سے مشہور نام ہے آپ کی کتاب الطب النبوی کو عالم عرب اور ہندوستان اور انگریزی مملک میں برابر شہرت حاصل ہوئی۔ آپ کا پورا نام ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن ابوبکر بن ایوب بن سعد کی دمشقی ہے۔ 691ہجری/1292 حران کے محلہ

زور میں پیدا ہوئے اور 751ہجری/1349 میں دمشق میں وفات پائی۔مورخین نے آپ کے نام ابن قیم جوزیہ کی صراحت ہے کہ آپ کے والد دمشق میں قیم یا نگراں تھے اور مدرسہ سے وابستہ تھے، اسی نسبت سے آپ کا نام ابن قیم جوزیہ رکھا گیا۔ابن قیم عربی ادب، فقہ، حدیث کے بہت بڑے عالم، عظیم مصنف تھے۔ بہت سی کتابیں آپ کی قلمی یادگاریں ہیں۔تحریر بہت خوبصورت تھی زیادہ تر کتابیں آپ نے خود اپنے قلم سے لکھیں۔آپ مدرسہ صدریہ میں استاد بھی رہے اور مدرسہ جوزیہ میں امامت کے فرائض انجام دیے۔بے حد خوش اخلاق اور نیک طبع شخصیت کے مالک تھے۔حوالوں میں ملتا ہے کہ پوری رات عبادت وتلاوت میں مشغول رہتے تھے، آپ نماز میں بے حد لمبے رکوع اور سجدوں کے لیے مشہور تھے۔شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی مجلس سے تاحیات وابستہ رہے۔آپ کی صلاحیت، محنت، بزرگی، حدیث اور سنت سے تعلق، بدعت کے خلاف آپ کی کوششوں کے تذکرے بہت سی کتابوں میں ملتے ہیں۔

آپ کی دس کتابوں کا تذکرہ حوالوں میں ملتا ہے جن میں ایک کتاب الداء والدواء یہ کتاب الوافی والکافی لمن سال عن الدواء الشافی کے نام سے مشہور ہے، اس کے علاوہ شفاء العلیل کے نام سے ایک کتاب بھی ملتی ہے آپ کی تصانیف میں زادالمعاد اہم ترین تالیف ہے جس کا ایک حصہ طب نبوی کے لیے مخصوص ہے اسکا تفصیلی مطالعہ قارئین کے لیے پیش کیا جارہا ہے۔

طب نبوی ایک مطالعہ

طب نبوی کے بنیادی مآخذ میں ابن قیم جوزیہ کی طب نبوی سب سے مشہور کتاب ہے۔ طب نبوی ابن قیم جوزیہ کی معتبر تصنیف زادالمعاد فی ہدی خیرالعباد سے ماخوذ ہے۔اس کتاب کی متعدد اشاعتیں عمل میں آئی ہیں۔ایک اشاعت 1984 میں بیروت کی ہے۔طب نبوی کے انگریزی سے اردو میں متعدد ترجمے ہوئے ہیں۔ایک ترجمہ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن اعظمی کا ہے۔اس کے بھی کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں، میرے پاس 2008 کی اشاعت ہے جو مجھے حکیم صاحب کے برادر محترم اور میرے استاد گرامی حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی دامت برکاتہ نے مجھے عطیہ فرمایا ہے۔کتاب کی ترتیب کا بالکل علاحدہ انداز ہے چنانچہ انھوں نے کتاب کی ابتدا اس طرح کی ہے کہ المرض نوعان مرض القلوب والابدان (مرض دو طرح کے ہیں ایک جسم کا مرض

دوسرا دلوں کا مرض) آگے لکھتے ہیں کہ دونوں امراض کا تذکرہ قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔

فصل برائے ادویہ مفردہ اس میں حروف تہجی کے اعتبار سے 70 دواؤں اور غذاؤں کی دوائی اور غذائی افادیت سے متعلق احادیث شامل کی گئی ہیں۔ فصل برائے مختلف غذاؤں کے ایک ساتھ کھانے سے متعلق۔ ابن قیم جوزیہ نے احادیث میں مذکورہ تمام ادویہ اور اغذیہ کا تفصیلی جائزہ پیش کیا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں۔

1 الدرر الکامنہ، جلد 4، صفحہ 23-12

2 البدایہ والنھایہ، جلد 14، صفحہ 235-234

3 النجوم الزاہریۃ، جلد، 10، صفحہ 249

4 البدر الطالع، جلد 2، صفحہ 142

5 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ 169

6 طب نبوی کا مطبوعہ علمی سرمایہ، حکیم شمیم ارشاد اعظمی، حکیم ارشاد اعظمی، جہان طب، سی سی آر یو ایم، نئی دہلی، اپریل۔ جون 2011، صفحہ 7

7 Livingston, John.W.(1971) Ibn-e-Qaiyyem Jauziah, His Astrological Deviation and Chemical Transmission, Journal of American Oriental society 91 (1) 96-103

شہاب بن عبدالکریم ناگوری

وفات 1393

شہاب بن عبدالکریم ناگوری چودھویں صدی کا نامور معالج اور مصنف تھا۔ اس کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہوسکا کہ وہ 1394 میں بقید حیات تھا اور اس کا خاندان شہاب الدین

غوری کے عہد 1194 میں ہندوستان آیا تھا اور محمد ملک ناگور کو گورنر بنایا گیا تھا۔شہاب بن عبدالکریم یونانی اور آیورویدک دونوں کا ماہر تھا۔حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے دونوں طب کے ماہرین سے طب اور ویدک سیکھی۔وہ مصنف بھی تھا اور معالج بھی فارسی زبان میں اس کی ایک نظم میں اس کی نباضی اور خداقت کا ذکر ملتا ہے۔

قلمی یادگار

1۔ طب شہابی
2۔ طب شفاء الخانی
3۔ فرہنگ شہابی
4۔ شفاء الامراض
5۔ طب صدیقی

طب شہابی اس کی مشہور ترین تصنیف ہے اسکا تفصیلی تعارف پیش کیا جارہا ہے۔

فارسی زبان میں طب کی اہم کتاب ہے۔طب کی علمی اور عملی دونوں پہلوؤں پر اچھی بحث پڑھنے کو ملتی ہے۔مقدمہ کتاب میں اس نے اپنے ذاتی تجربات کے شامل ہونے کی بات لکھی ہے۔مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس کتاب میں طب علاقی اور طب شمسی کے حوالے شامل ہیں جو کسی اور جگہ نہیں ملتے۔

طب شہابی کے عنوانات میں ویدک اصطلاح کثرت سے استعمال کی گئی ہیں جس سے مصنف نے ویدک معلومات کی تصدیق ہوتی ہے۔2یا3 دواؤں پر مشتمل نسخے اسے دیگر معالجین سے منفرد بناتے ہیں۔

طب شہابی کے مخطوطات آئی ایچ ایم ایم آر ہمدرد نئی دہلی، رضالائبریری رام پور اور قاضی محمد علی ٹھٹھوی کے کتب خانوں میں دستیاب ہیں۔

یہ کتاب مطبع مسیحی کان پور سے 1868 میں شائع ہوئی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ 399

2 مقدمہ طب شہابی، صفحہ 1

3 ذخیرہ ٹونک کے طبی مخطوطات، سید منظور الحسن برکاتی، طب اسلامی برصغیر میں صفحہ 158

پندرھویں صدی عیسوی

مجدالدین فیروز آبادی

وفات 1415

ابوطاہر محمد بن یعقوب بن ابراہیم مجدالدین فیروز آبادی پندرھویں صدی کے مشہور عالم دین، حافظ قاری اور علم لغت کے ماہر تھے ہندوستان، روم، مصر اور بغداد میں قیام رہا اپنی صلاحیتوں اور اعلیٰ قابلیتوں کی وجہ سے جہاں بھی گئے عزت واحترام حاصل کیا چنانچہ تبریز میں شاہ منصور بن شجاع، مصر میں اشرف، روم میں بایزید اور بغداد میں ابن ادریس کے یہاں بڑی عزت ودولت حاصل کی۔ تیمور لنگ بھی آپ کی بڑی عزت کرتا تھا اور ایک محفل کے ایک ہزار دینار ہدیہ کرتا تھا۔ ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی رہا۔ 1415 میں وفات پائی۔ 40 سے زائد کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

علم لغت کے موضوع پر القاموس المحیط فی اللغت آپ کی اہم تصنیف ہے جس میں دواؤں کے یونانی نام، عربی نام ان کی شناخت اور ماہیت سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ ابوحنیفہ کی کتاب النبات سے خاص طور سے استفادہ کیا آپ کی دوسری کتاب البلغۃ فی تاریخ ائمۃ اللغۃ ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 ھدیۃ العارفین فی اسماء المولفین، اسماعیل بغدادہ

2 تاج العروس من جواہر القاموس، زبیدی

3 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ، ص48

عبدالرحمٰن بن داؤد اندلسی

وفات1452

عبدالرحمٰن بن داؤد اندلسی پندرہویں صدی عیسوی کے ممتاز طبیب تھے۔ 1452 میں وفات ہوئی۔ ادویہ مفردہ پر آپ کی اہم کتاب نزھۃ النفوس فی معرفت النبات والاحجار اہم قلمی یادگار ہے۔ اس کا مخطوطہ خزانہ تیموریہ میں محفوظ ہے۔ سن کتابت 848ھ ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ بک، ص146

منصور بن محمد یوسف بن الیاس

وفات بعد1473

منصور بن محمد یوسف بن الیاس پندرہویں صدی عیسوی کا مشہور طبیب اور مصنف تھا۔ سلطان زین العابدین حاکم کشمیر کے عہد 1473-1422 تک طبی سرگرمیوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ تشریح منصوری اور کفایہ مجاہدیہ اس کی اہم تصانیف ہیں۔ کفایہ مجاہدیہ کے بارے میں مورخین نے اسے قانون شیخ کی طرح جامع کتاب لکھا ہے۔ دوسرے مباحث کے ساتھ ادویہ کے بارے میں تفصیلی معلومات شامل کی گئی ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین آ تھرس آف گریکوعرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص24

سولھویں صدی عیسوی

بہوا ابن خواص خاں

وفات 1517

بہوا ابن خواص خاں عہد لودی کا ممتاز طبیب تھا۔ سلطنت لودی کے امیر خواص خان کے بیٹے ہونے کی وجہ سے اس کی تعلیم بہت اچھے انداز سے ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد اس نے طب کی قدیم کتابوں کا گہرا مطالعہ کیا۔ عربی اور فارسی کے علاوہ سنسکرت کا بھی ماہر تھا۔ طبی دنیا میں اپنی مایہ ناز کتاب معدن الشفاء سکندر شاہی کی وجہ سے مشہور ہے۔ بقول ڈاکٹر زبیر صدیقی طب میں یہ فارسی کی پہلی کتاب ہے۔

کتاب کے مقدمہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے ہندوستان کے مزاج کے پیش نظر یونانی دواؤں کے ساتھ آیورویدک دواؤں سے بھی استفادہ کیا ہے۔ تین ابواب پر مشتمل اس کتاب میں اصول تشخیص و علاج، مبادیات طب، تشریح، امراض و علاج اور یونانی اور آیورویدک ادویہ سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ چرک، سشرت اور واگھ بھٹ جیسی اہم آیورویدک قدیم ذرائع کے استفادہ کی وجہ سے کتاب بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں
1 آتھرس آف گریکو ارب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص17
2 مقدمہ معدن الشفاء، سکندر شاہی
3 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص394

حکیم یوسفی

وفات بعد1530

یوسف بن محمد یوسفی بابر کے زمانہ کا ممتاز معالج ومصنف تھا عہد مغلیہ میں طبی تحقیق کا سہرا اسی کے سر جاتا ہے۔ آیورویدک قدیم ذرائع معلومات پر اس کا مطالعہ بہت وسیع تھا جس کے اثرات اس کی تصانیف میں نمایاں طور سے نظر آتے ہیں۔ تشخیص، علاج اور حفظان صحت کے علاوہ ادویہ پر اس نے عربی اور فارسی دونوں میں کتابیں لکھیں۔ 1530 کے بعد وفات پائی۔

10 کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔ ریاض الادویہ اور فوائد العقاقیر ادویہ پر اس کی اہم تصانیف ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں
1 مقدمہ اطبائے عہد مغلیہ، حکیم کوثر چاند پوری، ص12
2 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص409
3 فزی شی ان اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص28
4 میڈیسن ان مڈی وی ول انڈیا، ڈاکٹر او. پی. جگی، ص144

رستم جرجانی

وفات بعد 1561

رستم جرجانی نظام شاہی عہد (1514-1561) کا ممتاز طبیب تھا حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ 1544 میں جرجان سے دکن آیا یہاں احمد نگر میں نظام شاہی دربار سے وابستہ رہا۔

اسرار النساء، حمیات اور ذخیرہ نظام شاہی اس کی اہم تصانیف ہیں۔

ادویہ کے حوالہ سے اس کی تصنیف ذخیرہ نظام شاہی کتاب اہم ہے یہ کتاب 2 جلدوں پر مشتمل ہے اس میں مصنف نے مفرد اور مرکب ادویہ کا تفصیلی ذکر کیا ہے، ابن بیطار کی مفردات اس کی بنیاد ہے کتاب میں کل 20 باب ہیں۔

پہلے میں سر کے امراض کی مفید دواؤں کا ذکر ہے۔

دوسرے میں امراض چشم کی ادویہ کا تذکرہ ہے۔

تیسرا باب امراض اذن کی دواؤں پر مشتمل ہے۔

چوتھے باب میں ناک سے متعلق ادویہ کی تفصیل ہے۔

پانچواں باب امراض تجویف فم میں مفید دواؤں کے بارے میں ہے۔

چھٹے باب میں امراض حلق وسینہ میں مفید دواؤں کا ذکر کیا ہے۔

ساتویں باب میں امراض معدہ وجگر کی مفید ادویات کی تفصیل ہے۔

آٹھواں باب مسہل اور ملین دواؤں کے بارے میں ہے۔

نویں باب میں مقعد کے امراض کی دواؤں کا ذکر ہے۔

دسواں باب امراض گردہ کی ادویہ سے متعلق ہے۔

گیارھویں باب میں مثانہ کے امراض کی تفصیل ہے۔

بارھواں باب آلات تناسل کے امراض سے متعلق ہے۔

تیرھویں باب میں امراض رحم کی مفید دواؤں کی تفصیل ہے۔

چودھویں باب امراض مفاصل کی مفید دواؤں کے بارے میں ہے۔

پندرھویں باب میں اورام اور بثور کی دوائیں ہیں۔

سولھواں باب ادویہ زینت سے متعلق ہے۔

سترھویں باب میں اور اٹھارھویں باب میں حمیات کے لیے مفید دواؤں کی تفصیل ہے۔

انیسویں باب زہروں اور تریاق کے بارے میں ہے۔

بیسویں باب میں طبی اوزان کی تفصیل درج ہے۔

اس کا مخطوطہ سالار جنگ حیدر آباد لائبریری میں دستیاب ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 ذخیرہ نظام شاہی دسویں صدی کا ایک نادر طبی مخطوطہ، حکیم عبدالوہاب ظہوری، ہمدرد صحت، مئی 1965

2 فہرست طبی مخطوطات فارسی سالار جنگ حیدر آباد

3 میڈیسن ان مڈی وی ول انڈیا، ڈاکٹر او۔ پی جگی، ص 133

4 فزی شی ان اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص 18

5 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 427-424

حکیم میر مومن

وفات بعد 1582

حکیم میر مومن دکن کے قطب شاہی دور کا ممتاز طبیب تھا 1582 میں ایران سے ہندوستان آیا یہاں محمد قلی قطب شاہ کے دربار سے وابستہ رہا اس کے زمانہ کے چار مینار، دارالشفاء شاہی محل آج بھی اہم یادگار ہیں دو کتابیں اختیارات قطب شاہی اور رسالہ مقداریہ اس کی اہم تصانیف ہیں اختیارات قطب شاہی اختیارات بدیعی کے تنقیدی و توضیحی مطالعہ پر مشتمل ہے۔ طبی اوزان پر اس کا رسالہ مقداریہ بے حد اہم ہے مختلف کتابوں میں مذکورہ طبی اوزان کے تضاد کو دور کرنے کی اچھی کوشش ہے۔ دونوں کتابیں مخطوطہ کی شکل میں دستیاب ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 مقدمہ اختیارات قطب شاہی

2 ہندوستان کے کتاب خانوں میں مخطوطات، طب اسلامی برصغیر میں، ص18

3 میڈیسن ان مڈی وی ول انڈیا، ڈاکٹر آر. پی. جگی، ص128

4 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص422-420

حکیم بینا لاہوری

وفات بعد 1587

حکیم بینا لاہوری سولھویں صدی کے مشہور طبیب تھے، شاندار مطب تھا اپنے کامیاب معالجہ پر مشتمل نسخوں کو مجربات بینا کے نام سے کتابی شکل دی۔ 1587 کے بعد وفات پائی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

فزی شین آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص25

حکیم ابوالفتح بن عبدالرزاق کیلانی

حکیم ابوالفتح بن عبدالرزاق کیلانی سولھویں صدی عیسوی کا ممتاز طبیب اور مصنف تھا۔ شارح قانون کی حیثیت سے اس کا تذکرہ کتابوں میں ملتا ہے۔ شرح قانونچہ کے نام سے اس کی اہم تصنیف ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص25

2 قانون ابن سینا اور اس کے شارحین ومترجمین، حکیم سید ظل الرحمن، ص208

حکیم فدائی دوائی

حکیم فدائی دوائی سولھویں صدی عیسوی کے طبیب تھے۔ فوائدالانسان کے نام سے ادویہ پر ان کی ایک کتاب کا ذکر ملتا ہے۔ اس کا مخطوطہ آصفیہ لائبریری حیدرآباد میں دستیاب ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص27

داؤد بن عمر انطاکی

وفات1599

داؤد بن عمر ضریر، البصیر طب، ریاضی، فلسفہ اور علوم حکمیہ کا ممتاز عالم تھا۔ تشخیص اور مفردات دواؤں پر خصوصی مہارت تھی۔ قاہرہ کے مدرسہ ظاہریہ میں پروفیسر اور انچارج شفاخانہ رہا۔ شارح قانون کی حیثیت سے اس کا ذکر حکیم سید ظل الرحمن نے خصوصیت سے کیا ہے۔ عربی کے ساتھ یونانی زبان پر بھی قدرت تھی اس کی چھاپ اس کی تصانیف میں نظر آتی ہے۔ 15 کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔ مفردات پر درج ذیل کتابیں اہم ہیں۔

1– مجربات فی الطب، اس کا مخطوطہ شہید علی اور آفندی کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

2– مختصر فی المفردات، اس کا مخطوطہ علی امیری کے کتب خانہ میں دستیاب ہے۔

3- الدرر المنتخبہ فی ما صح من الادویۃ المفردہ

4- تذکرۃ اولی الالباب والجامع للعجب والعجائب اس کتاب کے مخطوطات نور عثمانیہ، مغنیسا، ایا صوفیا، سلیمانیہ، شہید علی، عاطف آفندی حمیدیہ، سلیمیہ، فیض اللہ افندی، شیخ الاسلام، اسعد افندی، روان کوشکی، فاتح، رشید آفندی، کوپریلی، لالہ اسماعیل، ولی الدین افندی، ملی کتب خانہ مراد ملاّ، راشد افندی، بغدادلی وہبی اور رئیس الکتاب کے یہاں دستیاب ہیں۔

تذکرہ داؤد انطا کی مفرد ادویہ پر نہایت جامع اور مستند تصنیف ہے اپنی جامعیت اور افادیت کی بنا پر مصر سے سات بار شائع ہو چکی ہے حال ہی میں سی.سی.آر.یو.ایم. نے اس کا عربی متن شائع کیا ہے لائی بر میموریلس کارڈے ٹورم ایٹ مرنڈم کم پلک ٹنس (Liber Memorialis Cardatorum Et, Mirndum Complectens) کے نام سے اس کا لاطینی ترجمہ بھی چھپا ہے۔

تذکرہ داؤد انطا کی کے مشمولات

کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

پہلی جلد میں مقدمہ کتاب کے علاوہ شروع میں چار فصلیں قائم کی گئی ہیں۔ پہلی فصل میں علوم کی غرض و غایت سے بحث کی گئی ہے۔ دوسری فصل طریقۂ استفادہ کے بیان پر مشتمل ہے۔ تیسری فصل میں تقسیم علوم کے دستور اور طب کی چار اقسام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ چوتھی فصل میں اس فن عظیم کے تعظیم اور خضوع کی صفات کا ذکر شامل ہے۔

ان فصلوں کے بعد جلد اول کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں 5 فصلوں کے ذریعہ کلیات ادویہ سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ دوسرا باب مفردات اور مرکبات کے قوانین پر مشتمل ہے۔ تیسرے باب میں حروف تہجی کی ترتیب سے ادویہ مفردہ کو بیان کیا گیا ہے۔

دوسرے باب میں دو فصلیں ہیں پہلی فصل میں انطا کی نے دیسقوریدوس سے شروع کر کے روفس، بولس، اندروماخوس، جالینوس اس کے بعد اندلسی عہد کے مترجمین، اس کے بعد ابن سینا، ابن بیطار، ابن جزلہ، ابن جزار، شریف، ابن تلمیذ، جرجیس، زکریا رازی آگے محمد بن علی صوری کا ذکر کرتے ہوئے ان کے انداز بیان کو نامکمل بتاتے ہوئے ان کے اسلوب کا نہایت مختصر

سطروں میں تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ آخر میں اس نے خامیوں کی نشاندہی کر کے ان کی تکمیل کی غرض سے اپنی کتاب کی تالیف کی ضرورت پر روشنی ڈالی ہے۔

اسی پس منظر میں اس نے باب کے دوسرے فصل میں درج ذیل عنوانات کے تحت دواؤں کے متعلق معلومات پیش کی ہیں۔

1– مشہور نام اور اس کے مترادفات (Synonyms)

2– ماہیت جس میں خاص طور سے رنگ، خوشبو، ذائقہ، ملائمیت اور کھردرے پن، لمبائی اور موٹائی (قطر/Diameter) کو بنیاد بنایا گیا ہے۔

3– دواؤں کے جید (Best) اور ردی (Second Quality) اور ان کے انتخاب (Selection) کی تفصیل لکھی گئی ہے۔

4– کیفیات اربعہ یعنی برودت (سردی) یبوست (خشکی) رطوبت (تری) اور حرارت (گرمی) جیسی چاروں کیفیات اور دواؤں کی افادیت سے ان کی تطبیق (Co-relation) کی بات لکھی گئی ہے۔

5– تمام اعضا پر دواؤں کے اثرات بیان کیے گئے ہیں۔

6– دواؤں کے طریقۂ استعمال مثلاً تغسیل (دھوکر) یا مسحوق (سفوف بنا کر) جیسی تفصیلات درج کی گئی ہیں۔

7– دواؤں کے مضر اثرات لکھے گئے ہیں۔

8– مضر اثرات کے دور کرنے کے لیے ان کے مصلحات (Corrective) بیان کیے گئے ہیں۔

9– دواؤں کی مقدار خوراک، سفوف، خیساندہ (Infusion)، جوشاندہ (Decoction)، عصارہ (Extract)، پتوں، جڑوں، پھولوں اور بیجوں کی علاحدہ علاحدہ مقدار خوراک لکھی گئی ہے۔

10– دواؤں کے بدل (Substitute) سے متعلق تفصیلات لکھی گئی ہیں۔

اسی فصل میں ذائقہ، بو اور رنگ کو مدنظر رکھتے ہوئے ادویہ کے مزاج اور اس کے افعال و

خواص کے تعین سے متعلق نہایت مبسوط (Concrete) نکات (Points) سے بحث کی گئی ہے جو ہر طالب علم کے لیے پڑھنے لائق ہے۔

باب کی دوسری فصل ادویہ کی ترکیب سے متعلق قوانین پر مشتمل ہے اس بحث کے تحت درج ذیل دس اصول (Principles) تفصیل سے درج کیے گئے ہیں۔

پہلا اصول یہ ہے کہ دوا کی ترتیب یعنی نسخہ ترتیب دیتے وقت مزاج اور دوا، اس کے مختلف درجات کو مدنظر رکھا جائے مثال کے طور پر اگر مرض کا مزاج تیسرے درجہ میں بلغمی ہے اور پہلے درجہ میں سوداوی ہے تو دوا چوتھے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں تر ہونی چاہیے اس کی دلیل انطا کی نے یہ پیش کی ہے کہ اگر چہ دونوں خلطیں سرد ہیں لیکن ایک دوسرے درجہ میں اور دوسری خلط تیسرے درجہ میں سرد ہے اسی لحاظ سے دوا کی ترتیب ہونی چاہیے۔ دوسرے اصول کے تحت مرض کی قوت اور اس کے ضعف کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ تیسرے اصول میں مریض کے مزاج اور موسم کو ذہن میں رکھنا ہے مثال کے طور پر گرمی کے زمانہ میں سرد مزاج کا مرض کم شدت کا ہوتا ہے یا جوانی کے دوران بھی سرد مزاج زیادہ شدید نہیں ہوتا۔ چوتھا اصول یہ ہے بیمار عضو کا معدہ سے فاصلہ کتنا ہے اسی اعتبار سے دواؤں کا انتخاب ہونا چاہیے۔ پانچویں اصول میں یہ دھیان میں رکھنا ہے کہ دوا سے عضو شریف (Vital Organ) پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ چھٹے اصول میں دوا کے ذائقہ اور خوشبو پر دھیان دینا چاہیے دور جدید میں اس کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔ ساتویں اصول کے تحت دوا خلط پر پوری طرح موثر ہو اور اس میں جسم سے پوری طرح باہر کرنے کی صلاحیت ہو۔ آٹھویں اصول میں دوا کے مضر پہلوؤں کو سامنے رکھ کر اس کے مصلح کو شامل کرنا چاہیے۔ نواں اصول یہ ہے کہ ایسی دوائیں شامل کریں جو جلدی خراب ہونے والی نہ ہوں۔ دسویں اصول کے تحت ترکیب دوا میں یہ لحاظ بھی رکھیں کہ اگر زخم بھرنے والی دوا کی ضرورت ہو اس طرح کی دوائیں اسی مناسبت سے شامل کرنا چاہیے۔

اس فصل میں مختلف مرکبات کے لیے علاوہ اصول بیان کیے گئے ہیں مثال کے طور پر اگر ضماد بنانا ہو تو سردیوں میں موم کی مقدار زیادہ اور گرمی میں کم رکھیں۔ اسی طرح سفوف بنانے میں پہلے سخت دواؤں کا سفوف تیار کریں پھر تخم یا حجریات کو علاحدہ سے سفوف کر کے شامل کریں۔ سرمہ

بناتے وقت دواؤں کو اچھی طرح گرد وغبار سے صاف کریں اگر ضرورت ہو تو پہلے پانی میں بھگو کر اچھی طرح دھولیں اور باریک کر کے اچھی طرح چھان لیں تاکہ اس میں کوئی بڑا ریزہ نہ چلا جائے۔ اسی طرح تریاق، لعوق، مربہ جات کے بنانے کے لیے مختلف اصول بتائے گئے ہیں۔

فہرست ادویہ تذکرہ داؤد انطاکی

حرف الف کی ادویہ:

1- آلوسن
2- آطریلال
3- ابہل
4- ابریشم
5- آبنوس
6- ابوقابس
7- ابن عرس
8- اباز
9- ابزاز القطہ (حی العالم)
10- اترج
11- اثل
12- اثمد
13- اثلق — بنجنکشت
14- اقرار — ابرباربس
15- اجاص
16- آجر
17- اخیون
18- احریض عصفر

19– احداق المرضٰ بہار
20– احداق عنب اسود
21– انثاالبقر
22– اذخر
23– آذریون
24– اذاراقی
25– آزان الفار
26– آذان الارنب
27– آذان
28– آذان الفیل کبار اللوف
29– آذان الجدی الکبیر من لسان الحمل
30– آذان الدب صنوبر
31– آذربو عرطنیثا
32– ارز
33– آرمالک
34– ارخیقن
35– اراک
36– ارفیطون
37– ارجواں
38– ارنب
39– ارندرند اصل السوس الابیض
40– ارطاماسیا برنجاسف
41– ارسطولوخیا زراوند طربل

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 مقدمہ تذکرہ داؤد انطاکی، ص 7

2 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ، ص 84

3 الاعلام، خیر الدین زرکلی، ج 3 ص 333

4 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، ج 4 ص 140

5 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی، ص 335

6 اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج 3 ص 430

7 قانون ابن سینا اور اس کے شارحین و مترجمین، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 145

8 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 366

9 Zakariya, Verk, Muslim Contribution to pharmacy, P. 8

سترھویں صدی عیسوی

حکیم ابوبکر صدیق ناگوری

وفات بعد 1615

حکیم ابوبکر صدیقی ناگوری سترھویں صدی عیسوی کے ممتاز مصنف اور طبیب تھے۔ طب صدیقی کے نام سے ادویہ پر کتاب لکھی۔ 1615 تک زندہ رہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 نزھۃ الخواطر، حکیم سید عبدالحیٔ حسنی

2 فزی شین آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص 29

ابوالقاسم فرشتہ

وفات1623

محمد قاسم فرشتہ عادل شاہی دور کا ممتاز طبیب تھا، نظام شاہ اول کے دور میں ایران سے ہندوستان آیا۔طبی اساتذہ میں محمد مصری، حکیم چتر بھوج اور حکیم احمد بن نصر اللہ سندھی کے نام تذکروں میں ملتے ہیں۔نظام شاہی کے مختلف حکمراں کے دربار سے وابستہ رہا1623 میں وفات پائی۔

اختیارات قاسمی اس کی اہم کتاب ہے جس میں اس نے ہندوستانی طب کی خصوصیات اور طریقہ علاج سے سیر حاصل بحث کی۔ادویہ کے حوالے سے کتاب کا پہلا اور دوسرا حصہ اہم ہے پہلے حصے میں مصنف نے663دواؤں کا تذکرہ کیا ہےان دواؤں میں یونانی اور ویدک دوائیں شامل ہیں۔

دوسرے حصہ میں مختلف امراض کی مفید دواؤں کی تفصیل درج ہے خاص طور سے مرکبات ادویہ میں مفرحات، جوارشات، حبوب، اقراص،سفوف، منجن، جوشاندہ، مراہم اور دیگر مشروبات سے اچھی بحث کی گئی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 اسٹڈیز ان عربک اینڈ پرشین لٹریچر، ڈاکٹر زبیر صدیقی، 104

2 انڈین جنرل آف ہسٹری آف میڈیسن، عزیز پاشا، نمبر5، 1956، ص22

3 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص429-428

حکیم امان اللہ خاں

وفات1637

مرزا امان اللہ خاں بہادر فیروز جنگ مخاطب بہ خان زماں عہد مغلیہ کے نامور فرماں روا شہنشاہ اکبر کے یہاں منصب دار تھا۔طبیب،مورخ اور شاعر کی حیثیت سے اس کا ذکر حوالوں میں

ملتا ہے۔ 1637 میں وفات پائی۔تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی رہا۔ 8 کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں ادویہ کے حوالے سے رسالہ طریقِ مسہلات اہم ہے 1605 کی تالیف ہے اس کا مخطوطہ آصفیہ لائبریری میں محفوظ ہے۔لکھنؤ سے شائع ہوئی ہے۔اس کی دوسری کتاب قرابادین کے موضوع پر گنج بادآورد ہے اس میں ادویہ کی ماہیت، شناخت اور ترکیب ادویہ سے متعلق سیر حاصل بحث کی گئی ہے 1625 کی تالیف ہے اس کے مخطوطات طبیہ کالج علی گڑھ، جامعہ ہمدرد لائبریری دہلی، سالار جنگ میوزیم حیدرآباد میں دستیاب ہیں۔اغذیہ ادویہ مفردہ، مرکبہ اور عطریات سے متعلق معلومات اطبا قدیم کے حوالے سے لکھی گئی ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 امان اللہ خاں فیروز جنگ کی طبی تالیفات، سید ریاض علی پرواز، خدابخش لائبریری جرنل 45

2 اردو ترجمہ مآثر الامراء، ج1 ص740

3 فزی شین آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص29

4 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص416-414

حکیم محمد معصوم تستری

وفات بعد 1640

حکیم محمد معصوم تستری سترھویں صدی عیسوی کے ممتاز طبیب تھے۔مرکبات ادویہ کے موضوع پر قرابادین معصومی اہم کتاب ہے اس کے مخطوطات خدابخش پٹنہ، رضا رام پور، آزاد علی گڑھ اور آصفیہ حیدرآباد کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 طب اسلامی برصغیر میں، ص19

2 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص30

حکیم نظام الدین احمد گیلانی

وفات 1653

حکیم الملک نظام الدین احمد گیلانی عبداللہ قطب شاہ (1630-1672) کے دور کا ممتاز طبیب تھا۔ اصلاً ایران کے شہر گیلان کا رہنے والا تھا شاہ جہاں اور عبداللہ قطب شاہ کے دور سے وابستہ رہا۔ مطب کے ساتھ تصنیف و تالیف کی خدمات انجام دیں طب میں 15 کتابیں اس کی قلمی یادگار ہیں۔ ادویہ کے حوالے سے رسالہ خواص مومیائی، رسالہ خواص ھلیلہ، رسالہ شرح ادویہ مفردہ، رسالہ ادویہ باہیہ، رسالہ چوب چینی کے علاوہ مرکبات میں رسالہ قرابادین، رسالہ ترکیب مفرحات اور رسالہ ترکیبات میر باقر سے اہم معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ 1653 میں وفات پائی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص 33

2 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 412

حکیم نورالدین عبداللہ عبدالملک شیرازی

وفات بعد 1658

حکیم نورالدین عبداللہ عبدالملک شیرازی سترھویں صدی عیسوی کے بڑے مصنف اور طبیب تھے شاہ جہاں کے عہد میں طبی سرگرمیوں کا حوالہ ملتا ہے۔ 1658 میں وفات پائی۔ 5 کتابیں لکھیں ادویہ کے حوالے سے افضال الادویہ اہم کتاب ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 نزھۃ الخواطر حکیم سید عبدالحئی حسنی

2 فزی شین آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص 34

حکیم آصف الزماں

وفات بعد 1659

حکیم آصف الزماں سترھویں صدی کے نامور معالج تھے، شہنشاہ شاہ جہاں کے عہد 1627-1659 میں طبی سرگرمیوں کا ذکر ملتا ہے۔

قرابادین آصفی مرکبات ادویہ پر اہم کتاب ہے اس کا مخطوطہ اسلامیہ کالج پیشاور کے کتب خانہ میں دستیاب ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص 29

حکیم علی گیلانی

وفات 1668

حکیم علی گیلانی سترھویں صدی کا ممتاز طبیب تھا۔ طبی تعلیم حکیم فتح اللہ شیرازی سے حاصل کی۔ ہندوستان میں پہلے اس کی آمد دکن میں ہوئی پھر دہلی آیا یہاں شاہی ملازمت کی اور اچھی دولت کمائی۔ اپنی ذہانت اور صلاحیت کی بنا پر صوبہ بہار کا گورنر بنایا گیا۔ حوالوں میں ملتا ہے کہ اس کی حذاقت کے امتحان کے لیے شہنشاہ اکبر نے مریض، گائے اور گدھے کے قارورے بھیجے حکیم علی نے سب کی تشخیص کر دی اس سے اس کا مرتبہ بہت بلند ہوا۔ اکبر کے بعد جہانگیر کے دربار سے وابستہ رہا۔ مطب کے ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ رہا 1668 میں وفات ہوئی۔ شارح قانون کی حیثیت سے اسے شہرت حاصل ہوئی۔ ادویہ کے حوالے سے اس کے کامیاب نسخوں پر مشتمل تجربات علی اس کی اہم قلمی یادگار ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 مآثر الامراء، ج ا ص 566

2 منتخب التواریخ، ملا عبدالقادر جیلانی، ص 355

3 اطباء عہد مغلیہ، حکیم کوثر چاندپوری، ص 136

4 قانون ابن سینا اس کے شارحین و مترجمین، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 147

5 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 416-414

اٹھارھویں صدی عیسوی

حکیم محمد اکبر ارزانی

وفات 1721

حکیم محمد اکبر ارزانی میر حاجی محمد مقیم کے فرزند تھے آپ کا وطن بنگال تھا بحیثیت معالج اور مصنف آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ برہان پور میں آپ کا مطب بہت مقبول تھا۔ طب میں سات کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں 1721 میں وفات پائی۔ طب اکبر آپ کی سب سے مشہور کتاب ہے یہ شرح اسباب والعلامات کا فارسی ترجمہ ہے اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ مرکب ادویہ کے حوالے سے قرابادین قادری اور تجربات قادری آپ کی اہم کتابیں ہیں۔ اہمیت کے پیش نظر اس کتاب کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

قرابادین قادری

یونانی طبی ادب عالیہ کے فروغ کے حوالہ سے حکیم محمد اکبر ارزانی (وفات 1722) کا نام نہایت اہم ہے، فارسی زبان میں طبی کتابوں کی پیش کش اسماعیل جرجانی (1042) کے بعد حکیم ارزانی کا قابل ذکر کارنامہ ہے۔

تلخیص طب نبوی، طب اکبر، مفرح القلوب، میزان الطب، تعاریف الامراض (حدود الامراض)، مجربات اکبری اور قرابادین قادری حکیم صاحب کی علمی یادگار ہیں۔اس کے علاوہ علاج الصبیان اور طب نبوی بھی ان کی اہم کتابیں ہیں۔زیر تبصرہ کتاب قرابادین قادری انھوں نے 1126ھ/1715اور 1130ھ/1718 کے درمیان مکمل کی۔

قرابادین قادری کا شمار طب کے اہم قرابادین میں ہوتا ہے۔مقدمہ کتاب میں حکیم ارزانی لکھتے ہیں:

''اب اس وقت کی 1116 ہجری کا وقت ہے،توفیق الٰہی سے اس امر پر مامور ہوا کہ کوئی قرابادین لکھوں جو پہلے کسی نے نہ لکھی ہو اور یہ کہ جس کی اس وقت ضرورت بھی محسوس کی جارہی ہے، علاوہ ازیں ایسی کتاب کا تحریر کرنا اور تراکیب عمدہ کا بلحاظ امراض کے ترتیب دینا جو اچھا معلوم ہو، چنانچہ اسی ترکیب سے بہ ترتیب حروف تہجی لکھا گیا ہے،حتی الامکان لوازم طب کے لحاظ سے کسی بات کی کسر نہیں اٹھا رکھی جس کا علم اس کتاب کے مطالعہ سے اطباء گرامی کو ہوگا۔

حکیم صاحب کی اس اہم تالیف کی پہلی اشاعت 1882 میں مطبع منشی نول کشور کے ذریعہ سامنے آئی اس کی اہمیت کے پیش نظر سی.آر.یو.ایم.نے 2009 میں دوبارہ شائع کیا ہے۔

کتاب 23 ابواب پر مشتمل ہے جس کی مضمون وار تفصیل درج ذیل ہے۔

پہلا باب ادویہ امراض پر مشتمل ہے جس میں اطریفلات، ایارجات، بخور، برشعثا، پختہ جوش، تریاقات، ثیادریطوس، جوارشات، امراض میں مفید نسخے، روغنیات، سفوف، سعوط، شموم شربت، ضمادات، عطوس، غرغرہ کے نسخے، فیروزنوش، فلونیا، اقراص، کماد، لطوخ، مخلص اکبر، معاجین، مفرحات، مربہ جات، نفوخ، وجور اور یاقوتی جیسے مرکبات کی تفصیل شامل کی گئی ہے۔

دوسرا باب ادویہ امراض چشم سے متعلق ہے جس میں اکسیرین مرکب، برء یوما، باسلیقون، برودات، حزم، دواء چشم ذرور، شیافات، ضمادات، طلاء، قطور، کحل، معاجین برائے امراض چشم کی تفصیلات درج کی گئی ہیں۔

تیسرے باب میں امراض گوش (کان کے امراض) میں مفید مرکبات شامل کی گئی ہیں جن میں ادویہ مفیدہ برائے گوش، روغنیات، ضمادات، طلاء، عطوس، قطور، کماد، مراہم، نطول وغیرہ

کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

چوتھا باب امراض بنی (ناک کے امراض) سے متعلق ہے جس میں ان امراض میں مفید ادویہ، سعوط، ضمادات، فتیلے، نطول، نفوخ کا بیان شامل ہے۔

پانچواں باب امراض لب یعنی ہونٹوں کے امراض کے مفید مرکبات پر مشتمل ہے۔

چھٹا باب امراض دندان ولثہ پر ہے اس میں تریاق اسنان، سنون، سلاقہ، لصوق اور مضمضہ کے نسخے درج کیے گئے ہیں۔

ساتواں باب امراض دہن اور حلق سے متعلق ادویہ کے بیان پر محیط ہے جن میں اُن سے مفید ادویہ تحریر کی گئی ہیں۔

آٹھویں باب میں ادویہ خناق وذبحہ کی مفید دوائیں لکھی گئی ہیں۔

نویں باب میں امراض حنجرہ، قصبۃ الریہ، ریہ اور مری میں مفید ادویہ سے متعلق معلومات پیش کی گئی ہیں۔

دسویں باب میں امراض سینہ، حجاب و پہلو میں مفید حبوب، روغنیات، سکنجبین، شربت، ضمادات، اطلیہ، غرغرہ، اقراص، لعوقات، مطخ، معاجین اور مربہ جات شامل ہیں۔

گیارھواں باب امراض قلب کی ادویہ پر مشتمل ہے جس میں انوشدارو، بخور، جلنجبین گل، جوارشات، دواءالمسک، سفوف، شربت، ضمادات، اقراص، معاجین، مفرحات، ماءاللحم جیسی چیزیں شامل ہیں۔

بارھویں باب میں امراض معدہ کی دوائیں بیان کی گئی ہیں جن میں اطریفلات، انقردیا، انوشدارو، امروسیا، اثاناسیا، آبکامہ، فودج، باؤ ہرج، تریاقات، جوارشات، حبوب، خبث، روغنیات، اور ربوب، سفوف، سکنجبین، شربت، ضمادات، اطلیلہ، فیرونوش، اقراص، کماد، لعوق معاجین، مربہ جات، مطبوخ اور نقوعات اور یاقوتی شامل ہیں۔

تیرھویں باب میں بھی امراض جگر، مرارہ اور یرقان جیسے امراض کی تفصیلات درج کی گئی ہیں۔

چودھواں باب امراض امعاء، پندرھواں امراض گردہ ومثانہ، سولھواں باب امراض مقعد، امراض رحم کے مرکبات پر مشتمل ہے اسی طرح سترھواں امراض پستان، خصیہ، قضیب اور باہ کے امراض پر مشتمل ہے۔

اٹھارھویں باب میں درد مفاصل، درد کمر، حدبہ، کولہے کے درد، نقرس اور گھٹنے کے درد اورعرق النساء کےمفید مرکبات میں شامل ہے۔

انیسویں باب میں حمیات سے متعلق ادویہ، بیسویں باب میں امراض جلد، اکیسویں میں سقطہ وضربہ کے علاج، بائیسویں میں تدبیر مسافر وادویہ متعلق سفر کی تفصیلات پیش کی گئی ہیں۔

کتاب کا تیئیسواں باب ادویہ تسمیم، اور کیڑے مکوڑوں کے کاٹے کے علاج اور تحفظی تدابیر کے بیانیہ پر محیط ہے دیگر ابواب کی طرح ان میں بھی مذکورہ امراض میں مفید حبوب، معاجین، شربت، تریاقات کاتفصیل سے احاطہ کیا گیا ہے۔

بحیثیت مجموعی بیانیہ مختصر مگر جامع ہے۔کوشش کی گئی ہے کہ ایک دوسطروں میں مرکب کی افادیت بیان ہوجائے، مرکب کی افادیت سے پہلے مختصر طور پر اس مخصوص مرکب کی تعریف سے معلومات میں مفید اضافہ ہوتا ہے۔بعض مرکبات کے حوالہ اطباقدیم سے منسوب ہیں جیسے شیاف ابن زہر کے عنوان سے امراض چشم کے بیان میں ایک نسخہ شامل کیا گیا ہے اسی طرح شیاف وردی کو محمد زکریا سے منسوب کیا گیا ہے۔کل ملا کر مختصر اجزا کی شمولیت سے مرکبات پر عمل آوری آسان ہوجاتی ہے اہم خصوصیت یہ ہے کہ مرکبات کی تقریباً تمام قسمیں سبھی امراض کے لیے بیان کی گئی ہیں۔

بعض مرکبات کی وجہ تسمیہ بھی درج کی گئی ہے مثال کے طور سے ایارج فیقرا کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ایارج بکسر ہمزہ یونانی لفظ ہے جس کے معنی شریف کے ہیں اورفیقرا کے معنی کڑوے کے ہیں چونکہ یہ دوا نہایت کڑوی ہے اس لیے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ مذکورہ تفصیلات سے کتاب کی جامعیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تذکرۃ الاطباء، حکیم سید سرفراز حسین، ج2 ص118

2 تاریخ الاطباء، حکیم غلام جیلانی، ص732

3 اطباء عہد مغلیہ، حکیم کوثر چاندپوری، ص52

4 قانون ابن سینا اس کے شارحین ومترجمین، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص116

5 میڈیسن ان مڈی وی ول انڈیا، ڈاکٹر او۔ پی جگی، ص195

6 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص40

7 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص410-412

8 ہندوستان میں فارسی طبی ادب کا تخلیقی سفر، حکیم سید محمد حسان نگرامی، جہان طب، سی۔سی۔آر۔یو۔ایم۔ اپریل۔جون2006، ص8-15

9 طب اسلامی برصغیر میں، ص17

احمد الطبیب البرجندی، جلال الدین

وفات1739

احمد الطبیب برجندی جلال الدین کے نام سے مشہور تھا امیر خاں محمد شاہ کے عہد میں 1739 میں الہٰ آباد کے گورنر رہے شفاء القلوب فارسی زبان میں آپ کی مایہ ناز تصنیف ہے۔

شفاء القلوب کتاب ایک مقدمہ، تین باب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔کلیات طب، حفظان صحت، علاج امراض، ادویہ مفردہ اور ادویہ مرکبہ جیسے مضامین سے مختصر لیکن جامع بحث کی گئی ہے کتاب کے تیسرے باب میں ادویہ مفردہ اور مرکبہ کی تفصیل شامل ہے۔

اس کا مخطوطہ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں ہینڈ لسٹ نمبر984 پر محفوظ ہے1690 اوراق پر مشتمل ہے صفحہ کا سائز15x22x5 ہے پہلا حصہ خود مولف کا لکھا ہوا ہے دوسرے حصہ کی کتابت محمد رضا حسینی نے1110 ہجری میں مکمل کی ہے۔

مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ کریں

1 طب اسلامی برصغیر میں، ص70

2 خدا بخش لائبریری کیٹ لاگ، ج11 نمبر1006

3 فزی شین آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن، حکیم عبدالحمید، ص34

حکیم محمد مہدی بن محمد جعفر بن محمد حسن طبیب اکبرابادی

وفات بعد 1759

حکیم محمد مہدی بن محمد جعفر بن محمد حسن اکبرابادی اٹھارھویں صدی کے معالج تھے حکیم صاحب کے عہد کے بارے میں مولف کی کتاب مخزن اسرار اطباء کے دیباچہ سے پتہ چلتا ہے کہ 1759 تک وہ زندہ تھے اور اسی سال انھوں نے اپنی یہ کتاب مکمل کی تھی۔ ایک دوسری کتاب معدن تجربات کے نام سے بھی خدا بخش لائبریری میں دستیاب ہے۔

مخزن اسرار اطبا

علم طب پر طب کے زیادہ تر مضامین پر مشتمل اس کتاب کا مخطوطہ خدا بخش لائبریری میں ہنڈلسٹ نمبر 1005 پر دستیاب ہے کلیات طب، تشریح و منافع الاعضاء، اصول صحت، علاج و معالجہ اور مفرد اور مرکب ادویہ کی تفصیل 4 فنون کے ذریعہ پیش کی گئی ہے۔ مخطوطہ مکمل نہیں ہے اخیر کے حصے غائب ہیں۔ کتاب کے مقدمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب میں نئے اور پرانے اہم اطباء کی کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔ 321 اوراق پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں 25 سطریں ہیں۔

مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ کریں

1 طب اسلامی برصغیر میں، ص 77

2 خدا بخش لائبریری کیٹ لاگ نمبر 1007

عبدالرزاق الجزائری

وفات 1780

عبدالرزاق بن محمد بن حمدوش جزائری اٹھارھویں صدی کا مایہ ناز طبیب تھا ادویہ مفردہ پر خصوصی مہارت تھی۔ کشف الرموز فی شرح العقاقیر والاعشاب اس کی اہم قلمی یادگار ہے۔ یہ

کتاب اطباء قدیم کی کتابوں کو سامنے رکھ کر ترتیب دی گئی ہے داؤد انطا کی اور ابن سینا کو خاص طور سے ماخذ بنایا گیا ہے۔ لکلارک کے مطابق مولف نے اس میں بہت سی نئی دواؤں کے اضافے بھی کیے ہیں۔ عربی متن الجزائر سے فرانسیسی ترجمہ پیرس سے 1876 میں شائع ہوا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ، ص182

2 Leclarc, Histore De La Medicine Arabic, Paris, 1876

مرتضیٰ زبیدی

وفات 1790

مجد الدین ابوالفیض محمد بن محمد مرتضیٰ حسینی اٹھارھویں صدی کے نامور عالم اور ماہر اسماء نباتات تھے۔ مصر میں پیدا ہوئے یمن میں پرورش ہوئی پھر مصر آئے اور یہاں کے بڑے بڑے عالموں سے علم حاصل کیا۔ علوم دینیہ کے ساتھ طب سے خصوصی دلچسپی تھی چنانچہ تاج العروس من شرح القاموس کے نام سے نہایت جامع کتاب لکھی جس میں تذکرہ داؤد انطا کی، المنہاج والبیان اور ابوحنیفہ کی کتاب النبات سے خاص طور سے اور تمام قدیم حوالوں سے استفادہ کیا پھر تحقیق کے بعد اپنی رائے قائم کی۔ 14 جلدوں پر مشتمل یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ علمی سفر جاری تھا کہ زندگی نے وفا نہ کی اور 1790 میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 الاعلام، خیر الدین زرکلی

2 معجم المولفین، عمر رضا کحالہ

3 تاریخ النبات عند العرب، احمد عیسیٰ، ص49

حکیم محمد حسین شیرازی

وفات1790

حکیم محمد حسین شیرازی اٹھارھویں صدی عیسوی کے نامور مصنف اور طبیب تھے 8 کتابیں لکھیں ادویہ مفردہ پر آپ کی کتاب خزائن الادویہ اپنے موضوع پر نہایت اہم کتاب ہے اس کے علاوہ مرکبات پر قرابادین کبیر اہم ترین تصنیف ہے۔ یہ دونوں کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور آج بھی طبی حلقہ میں بے حد مقبول ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 نزھۃ الخواطر، حکیم سید عبدالحیٔ حسنی

2 فزی شین آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص318

3 طب اسلامی برصغیر میں، ص22

حکیم احمد اللہ مدراسی

وفات بعد1792

حکیم احمد اللہ مدراسی اٹھارھویں صدی کے ممتاز طبیب اور مصنف تھے 1792 تک حیات رہے۔ طب میں سات کتابیں قلمی یادگار ہیں۔ ادویہ کے حوالے سے تعریف القلوب فی الادویۃ القلبیہ اہم ہے اس کا مخطوطہ آصفیہ لائبریری حیدرآباد میں دستیاب ہے۔ دراصل یہ شیخ کی الادویۃ القلبیہ کا فارسی ترجمہ ہے۔ اس کے علاوہ تجربات حکیم احمد اللہ کے نام سے بھی ایک مخطوطہ آصفیہ میں موجود ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص48

حکیم ذکاءاللہ خان

وفات 1794

حکیم ذکاءاللہ خان شاہ جہاں آبادی اٹھارھویں صدی کے ممتاز معالج اور مصنف تھے قرابادین ذکائی آپ کی مایہ ناز تصنیف ہے۔ 1794 میں وفات پائی ایک اور کتاب انتخاب العلاج کے نام سے ملتی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص 45

2 ہندوستان میں فارسی طب کا تخلیقی سفر، حکیم سید محمد حسان نگرامی، جہان طب، اپریل-جون 2006، ص 15-8

انیسویں صدی عیسوی

حکیم محمد شریف خان

وفات 1807

ہندوستان میں دوطبی اسکول بے حد مشہور ہوئے ایک لکھنؤ کا خاندان عزیزی جس کا سلسلہ حکیم سید محمد یعقوب اور حکیم میر مرتعش سے شروع ہوتا ہے دوسرا دہلی کا خاندان شریفی جو اس خاندان کے ہونہار فرزند اور گوہر آبدار حکیم محمد شریف خان کے نام سے مشہور ہوا۔

خاندان شریفی کے مشہور ترین طبیب حکیم محمد شریف خاں 1725 میں دہلی میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام حکیم اکمل خاں تھا۔آپ کے خاندان کے مورث اعلیٰ ملاعلی قاری کوئی 4 سو برس پہلے ہندوستان آئے تھے اپنی صلاحیت اور قابلیت کی بدولت اس خاندان نے بڑی شہرت اور عزت کمائی۔اور آگے چل کر اسی خاندان کے فرزندان نے ہندوستان میں طبی خدمات کے ذریعہ اپنی حذاقت کے ریکارڈ قائم کیے۔

حکیم شریف کی شروعاتی تعلیم دہلی کے مشہور علماء کے خانوادے کے فرزند حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے پاس ہوئی۔طب حکیم عابد سرہندی اور حکیم اچھے صاحب سے حاصل کی۔مطب اپنے

والد حکیم اکمل خان اور حکیم اجمل خان اوّل سے سیکھا، جلد ہی حکیم صاحب کی حذاقت، تشخیص اور شفا کا تذکرہ عام ہو گیا۔ عوام سے خواص تک محلوں سے دربار تک ہر جگہ حکیم صاحب کے چرچے تھے سرسید نے درست لکھا ہے، وہ اپنے عصر میں سرآمد حکما اور سرحلقہ اطباء تھے آج تک ان کے کمالات کا شہرہ از بس بلند ہے جالینوس اور ارسطو کا فلسفہ ان کے سامنے ایسا ہی ہے جیسے طوطی کی آواز نقار خانے میں۔ دہلی کے مطب کی رونق دیکھتے ہی بنتی ہے اسی طبی مہارت کی وجہ سے محمد شاہ کے عہد میں آپ کو اشرف الحکما کا خطاب عطا کیا گیا اور بقول حکیم محمود خاں ان کے جدامجد حکیم محمد شریف خاں کو پانی پت اور ڈاسنہ کے علاقوں میں 25 ہزار کی جاگیر عطا کی گئی تھی یہ جاگیر حکیم صاحب کو شاہ عالم سے ملی تھی۔

بعض مؤرخین نے طب یونانی کے ساتھ ویدک معالجات اور معمولات کی آمیزش کو بہتر سمجھا ہے۔ ممکن ہے کہ اس دور میں حکیم صاحب نے اسے درست سمجھا ہو تاہم اس کے اثرات پر بحث کی بڑی گنجائش ہے حکیم صاحب کے کامیاب معالجہ کے بہت سے قصے حوالوں میں ملتے ہیں ان میں سیب کے اندر دوا رکھ کر کھلانے اور گلقند کے ذریعہ بادشاہ وقت کے قبض کا علاج خاص طور سے قابل ذکر ہے۔

تصنیف و تالیف

مطب کے ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رہا درج ذیل طبی تصانیف آپ کی قلمی یادگار ہیں:

1– علاج الامراض
2– قواعد شریفیہ
3– تحفۂ شریفی
4– حاشیہ کلیات نفیسی
5– شرح حمیات قانون
6– تالیف شریفی
7– رسالہ چوب چینی

اس کے علاوہ حکیم صاحب نے منطق، فلسفہ اور اسلامی مضامین پر بھی کئی اہم کتابیں لکھی ہیں۔

علاج الامراض

ادویہ مرکبہ پر حکیم صاحب کی فارسی زبان میں مایہ ناز تصنیف ہے اس کتاب میں یونانی مرکبات کے ساتھ ویدک مرکبات بھی شامل ہیں۔ کتاب ایک مقدمہ اور 20 مقالات پر مشتمل ہے ہر مقالہ میں مختلف فصلوں کے ذریعہ علاحدہ علاحدہ مضامین شامل کیے گئے ہیں۔

کتاب کی تکنیکی خصوصیات

مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حکیم محمد شریف خاں کی علاج الامراض دوسری قرابادینوں کے مقابلہ میں اسی طور سے منفرد ہے کہ اس میں مختلف امراض کے اعتبار میں مفید سفوف، حبوب، قرص، معجون، جوارش، خمیرہ جات، عرقیات، روغنیات، طلاء، ضمادات، ذرور، نسوخ، نطول جیسے مرکبات کا مختلف نظام کے امراض کے حوالہ سے تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ غیرضروری تفصیل سے پرہیز اور مختصر اور جامع انداز بیان بھی اس کتاب کی اہم خصوصیت ہے، حکیم صاحب نے اپنے علاوہ روفس، جالینوس، نجیب الدین سمرقندی، ابن سینا، داؤد انطاکی، علی بن عباس مجوسی، ابن جزلہ کی قدیم تصانیف سے منتخب نسخوں سے استفادہ بھی اسے ممتاز بناتا ہے۔

ہندوستانی اطبا میں حکیم علوی خاں، حکیم کمال الدن شیرازی، حکیم جلال الدین، حکیم عطاء اللہ، حکیم محمد جعفر اکبرابادی، حکیم رضا، حکیم علی، حکیم خواجہ رشید، حکیم مرزا محمد باقر کے تجربات کی شمولیت سے مرکبات کا انتخاب آسان ہوگیا ہے۔

کتاب کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ ہر مقالہ کی پہلی فصل میں اس مخصوص نظام کے امراض سے متعلق مفید تدابیر اور آخر میں ان امراض میں مفید مفرد دواؤں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ خاتمہ کتاب کے عنوان سے 5 نوع کے ذریعہ دواؤں کے بریاں کرنے، کشتہ بنانے، تغسیل کرنے (دھونے)، مختلف روغنیات کے کشید کرنے کے تفصیلی بیان سے طالب علم اور طبیب دونوں کے لیے دواسازی آسان ہوگئی ہے۔ اخیر میں طبی اوزان کے مساوی وزن کی شمولیت سے کتاب کے مذکور طبی اوزان کو سمجھنے اور برتنے میں دشواری نہیں ہوتی۔

بحیثیت مجموعی حکیم محمد شریف خاں کی علاج الامراض فارسی زبان میں ایک منفرد اور ممتاز قرابادین ہے جس کے مرکبات پر آج بھی تحقیق و جستجو کے منتظر ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان کے معالجانہ تجربے کرائے جائیں تا کہ طب یونانی اپنی امتیازی شان اور برتر و بالا انداز سے تسلیم کیا جائے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں
1 قانون ابن سینا اور اس کے شارحین و مترجمین، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص165
2 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص419
3 اطباء عہد مغلیہ، کوثر چاند پوری، ص159
4 آثار الصنادید، سر سید احمد خاں، ص114
5 میڈیسن ان مڈی وی ول انڈیا، او۔ پی جگی، ص215
6 سیرت اجمل، عبد الغفار خاں، ص113
7 سال نامہ الحکیم لاہور، جنوری 1933
8 ہندوستان کے مشہور اطباء، حکیم سید حبیب الرحمٰن، ص19
9 علاج الامراض، حکیم محمد شریف خاں

حکیم محمد ارشد شفائی خاں

وفات 1814

حکیم محمد ارشد دہلوی عرف شفاء ی خاں انیسوی صدی کے ممتاز مصنف اور معالج تھے۔ نواب شجاع الدولہ کے دربار میں بڑی شہرت تھی۔ نواب آصف الدولہ (1797-1706) اور نواب عبد الستار خاں (متوفی 1773) کے طبیب رہے۔ 4 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔ شارح قانون کی حیثیت سے آپ کی خدمات بے حد اہم ہیں۔ 1814 میں وفات پائی۔

ادویہ کے موضوع پر جراحۃ المعاندین فی عدم بقاء جرم الادویہ والاغذیہ اہم تصنیف ہے اس کا مخطوطہ رضا لائبریری رام پور میں محفوظ ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں
1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبد الحمید، ص59

2 قانون ابن سینا اور اس کے شارحین و مترجمین، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص168

3 طب اسلامی برصغیر میں، ص17

4 ہندوستان میں فارسی طب کا تخلیقی سفر، حکیم سید محمد حسان نگرامی، جہان طب، اپریل۔ جون 2006، ص14-8

حکیم صادق علی خاں دہلوی

وفات بعد 1820

حکیم صادق خاں جناب شریف خاں کے فرزند تھے۔ مطب کے علاوہ تصنیف و تالیف میں اہم خدمات انجام دیں۔ طب میں 7 کتابیں قلمی یادگار ہیں۔ تشریح، طبی تعلیم، کلیات طب، شرح معالجات قانونچہ، اعضاء مرکبہ قانون اور زاد غریب کے عنوان سے اہم کتابیں لکھیں۔ ادویہ کے حوالے سے رسالہ خواص ادویہ اہم تصنیف ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند، حکیم سید عبدالحئی

2 فزیشین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص66

3 قانون ابن سینا اور اس کے شارحین و مترجمین، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص178

عبدالکریم معروف بخطاب خاقان

وفات بعد 1823

عبدالکریم معروف بخطاب خاقان انیسویں صدی کے نامور معالج تھے قرابادین کافی فارسی زبان میں ادویہ مرکبہ کی معتبر کتاب لکھی۔ کتاب کے دیباچہ سے پتہ چلتا ہے کہ مولف نے

پہلے خزینۃ العلاج کے نام سے شہر شاہ جہاں پور میں ایک کتاب لکھی اس میں بہت سے اطباء کے تجربات رہ گئے تھے۔ بعد میں مولف نے قرابادین کافی کی تالیف کی جس میں مولف کے والد حکیم محمد یوسف کی تالیف دستور العمل، تحفۃ المومنین، مجموعہ بقائی، عجالہ نافعہ مولفہ حکیم محمد شریف خاں، مجربات اکبری، طب اکبر، شروح قانون اور شروح موجز سے معلومات جمع کی اس بنیاد پر اس کتاب کو مطالعہ اور معلومات کے لیے کافی بنایا اور اسی نسبت سے اس کا نام قرابادین کافی رکھا۔

مخطوطہ دو جلدوں پر مشتمل ہے 454 اوراق ہیں ہر صفحہ میں 15 سطریں ہیں خدا بخش لائبریری میں ہینڈلسٹ نمبر 999 پر دستیاب ہے۔

مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ کریں

1 طب اسلامی برصغیر میں، ص 75

2 خدا بخش لائبریری کیٹ لاگ، ج 11 ص 42

حکیم شفائی خاں

وفات بعد 1836

حکیم سید فضل علی معروف بہ شفائی خان انیسویں صدی عیسوی کے ممتاز معالج اور مصنف تھے۔ 1836 کے بعد وفات پائی۔ 5 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔ علاج الاطفال بچوں کے علاج پر ہے ادویہ کے حوالے سے شفائیہ نام کی کتاب آصفیہ لائبریری حیدرآباد میں محفوظ ہے اغذیہ کے موضوع پر قوت لا یموت بھی اسی لائبریری میں دستیاب ہے۔

تجربات شفائی حکیم صاحب کی اہم کتاب ہے جسے انھوں نے 1836 میں راجہ چندو لال وزیر اعظم حیدرآباد کے لیے لکھا تھا۔ اس کے مخطوطات آصفیہ اور سالار جنگ حیدرآباد میں موجود ہیں اس کے علاوہ رسالہ چوب چینی ہے اس کا مخطوطہ سالار جنگ لائبریری میں مل سکتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکوعرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص68

2 سالار جنگ میوزیم کے نادر طبی مخطوطات، حکیم حافظ سید خورشید علی

3 طب اسلامی برصغیر میں، 400-394

حکیم امام الدین

وفات بعد 1837

حکیم امام الدین اکبر شاہ کے عہد 1833-1806 کے ممتاز طبیب تھے۔ تصنیف وتالیف کا سلسلہ رہا۔ طب میں 6 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ کے موضوع پر محزن الاکسیر مطبوعہ 1857 تریاق فرنگ، تریاق حافظ النساء، تریاق استمناء، میزان المزاج اہم ہیں۔ تریاق استمناء مصنف کی اہم کتاب ہے اس کتاب میں امراض مخصوصہ مردانہ کے لیے ذاتی تجربات کے علاوہ اپنے دادا محترم جناب حکیم شیخ احمد اور حکیم ذکاء اللہ اور حکیم علوی خاں کے نسخوں کو خاص طور سے شامل کیا گیا ہے۔ بعض مرکبات کی ترکیب تیاری کے ساتھ مستعملہ آلات کی تصویر کا اضافہ کتاب کو منفرد بناتا ہے۔

نسخوں کی ترتیب میں بہت کم اجزا استعمال کیے گئے ہیں

مثال کے طور پر تخم اسپند ایک گرام، زعفران نصف گرام، کوکنار ایک گرام۔

تینوں دواؤں کا سفوف تیار کریں اور پاؤ بھر دودھ کے ساتھ کھلائیں۔

یہ رسالہ 80 صفحات پر مشتمل ہے اور 1980 میں لاہور سے طبع ہوا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکوعرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص55

2 طب اسلامی برصغیر میں، ص47

3 ہندوستان میں فارسی طبی ادب کا تخلیقی سفر، حکیم سید محمد حسان نگرامی، جہان طب، اپریل-جون 2006، ص14-8

4 انیسویں صدی کے ہندوستان میں علم الادویہ کی رفتار ترقی، ڈاکٹر احتشام الحق قریشی، ص147-146

حکیم رضا علی خان

وفات 1842

حکیم رضا علی خان جناب علی محمد کے فرزند تھے۔ حیدر آباد کی طبی تاریخ میں ایک مشہور نام ہے۔ میر اکبر علی خاں سکندر جاہ آصف جاہ سوم کے عہد 1829-1778 میں آپ کی حذاقت، علمی عبقریت کے تذکرے ملتے ہیں۔ 1842 میں وفات پائی۔ مائدۃ الرضا، مائدۃ الشفاء اور یادگار رضائی آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ کے حوالے سے آپ کی تصنیف یادگار رضائی اہم معلومات کا مخزن ہے۔ یہ کتاب 1883 او 1891 میں دو بار شائع ہوئی تیسری اشاعت حکیم عثمان علی خاں کے حوالے سے عمل میں آئی یہ نسخہ دو جلد ں پر مشتمل ہے۔

پہلی جلد میں حرف الف سے حرف سین تک دوسری میں حرف شین سے حرف آخر تک کی ادویہ شامل کی گئی ہیں۔ ادویہ کی ماہیت، شناخت، مزاج اور خواص پر اہم معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ فارسی طبی ادب میں اسے اہم مقام حاصل ہے۔

حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے والد حکیم محمود علی بن حکیم حضرت ارم نے فوائد محمودیہ کے نام سے ہندوستانی جڑی بوٹیوں پر ایک رسالہ لکھا اس میں حکیم رضا علی خاں نے بڑی محنت و کدوکاوش سے مفید اضافات کیے اور اسی کا نام تذکرۃ الہند رکھا۔

کتاب سلیس اور بامحاورہ اور آسان انداز میں ترتیب دی گئی ہے۔ دکن میں پائی جانے والی ادویہ کا خصوصی تذکرہ ہے، سنسکرت اور ویدک کی دواؤں کی شمولیت سے کتاب بہت جامع

ہوگئی ہے۔ اس میں سنسکرت سے ترجمہ شدہ کتابوں بطور خاص معدن الشفاء وسکندر شاہی، دستور الاطباء، تالیف شریفی کے حوالے دیے گئے ہیں انگریزی اور ہندی کتابوں کے حوالے کے علاوہ مولف کے ذاتی تجربات کے اضافہ سے کتاب اہم معلومات فراہم کرتی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص65

2 ہندوستان میں فارسی طبی ادب کا تخلیقی سفر، حکیم سید محمد حسان نگرامی، جہان طب، اپریل-جون 2006، ص14-8

3 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص461-459

4 انیسویں صدی کے ہندوستان میں علم الادویہ کی رفتار ترقی، حکیم احتشام الحق قریشی، ص32-28

حکیم بوعلی خان لاہوری

وفات بعد 1855

حکیم بوعلی خان لاہوری انیسویں صدی کے ممتاز طبیب تھے اصلاً لاہور کے رہنے والے تھے ملازمت کے سلسلہ میں لکھنؤ آئے پھر مرزا جعفر کی دعوت پر بندیل کھنڈ گئے وہاں مطب کے ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی رہا اور یہیں ادویہ مرکبہ پر اپنی تالیف تجربات بوعلی خاں مکمل تھی۔ سرورق پر قرابادین بوعلی خاں مرحوم لکھا ہے۔

تجربات بوعلی خاں/قرابادین بوعلی خان

ادویہ مرکبہ پر مولف کے تجربات اور دوسرے اطباء کے تجربات پر مشتمل بیاض ہے۔ کتاب کے مقدمہ سے پتہ چلتا ہے کہ مولف نے حکیم نواب علی خان، حکیم شفائی خان، حکیم بقا خان، نواب معتمد الملوک، حکیم ابوالبرکات، شیخ ہدایت علی یمنی لکھنوی، شیخ مصطفیٰ، لالہ شتاب رائے، شیخ محمد صلاح، میر محمود علی، شیخ لعل محمد کے حوالے لکھتے ہیں، اس کے علاوہ مرکبات شریفی، جامع الجوامع، کتاب میر حیدر علی کے نام بھی ملتے ہیں۔ اس کا مخطوطہ خدا بخش لائبریری میں

ہینڈلسٹ نمبر 1004 پر دستیاب ہے اوراق کی تعداد 274 ہے۔

مزید تفصیلات کے لیے مطالعہ کریں

1 طب اسلامی برصغیر میں، ص 76

2 خدابخش لائبریری کیٹ لاگ نمبر 1007

حکیم محمد یٰسین آروی

ولادت 1865

حکیم محمد یٰسین آروی جناب ناصر علی غیاث پوری کے فرزند تھے۔ پٹنہ کے رہنے والے تھے، طبی تعلیم کے لیے لکھنؤ آئے، یہاں حکیم عبدالعلی بن حکیم ابراہیم سے طب پڑھی۔ حوالوں میں آپ کی کئی طبی اور غیر طبی کتابوں کے نام ملتے ہیں۔ طبی کتابوں میں معین المعاجین اور مختصر فی الطب اہم ہیں۔ ادویہ کے حوالہ سے معین المعاجین کے بارے میں تفصیلات نہیں مل سکیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 نزھۃ الخواطر، حکیم سید عبدالحئی، ج 8 ص 487

2 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطباء، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص 295

حکیم وکیل احمد سکندر پوری

ولادت 1868

حکیم وکیل احمد سکندر پوری جناب قلندر حسین صاحب کے فرزند تھے طبی علوم میں حکیم سید انور علی لکھنوی اور حکیم نور کریم دریابادی کے نام خاص طور سے اہم ہیں تصنیف وتالیف کے حوالہ

سے آپ کا نام بہت مشہور ہے 19 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔تذکرۃ الطبیب ،ازالۃ اللحن عن اکسیر البدن اور الیاقوتی فی القرابادین آپ کی طبی نگارشات ہیں۔ادویہ کے موضوع پر الیاقوتی فی القرابادین ،ادویہ مرکبہ پر آپ کی تصنیف ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 نزھۃ الخواطر ،حکیم سید عبدالحئی ،ج 8 ص 545-544

2 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطباء ،جہان طب ،حکیم وسیم احمد ،ص 294

حکیم محمد یعقوب

وفات 1870

حکیم محمد یعقوب بن مولوی غلام نبی انیسویں صدی کے ممتاز معالج اور طبیب تھے۔طب مشہور طبیب میر محمد اصغر حسینی اور حکیم میر محمد مرتعش سے سیکھی۔عوام کے ساتھ نوابوں کے بھی علاج کیے بقول حکیم سید ظل الرحمٰن حکیم یعقوب نے 82 برس کی طویل زندگی میں کئی بادشاہتیں دیکھیں وہ آصف الدولہ کے عہد میں پیدا ہوئے ،سعادت علی خاں اور غازی الدین حیدر کا زمانہ تیاری اور ارتقا میں گزارا ،نصیر الدین حیدر کے ابتدائی دور میں عروج حاصل ہوا اس کے بعد محمد علی شاہ ،امجد علی شاہ اور واجد علی شاہ تخت پر بیٹھے اس تیس سال کے اندر ہر دور میں وہ معزز ومقبول رہے۔1870 میں وفات پائی۔

نسخہ نویسی کے حوالہ سے معمولات حکیم یعقوب اہم قلمی یادگار ہے راقم السطور نے ندوۃ العلماء لکھنؤ کے کتب خانہ سے اس کا مخطوطہ حاصل کر کے اسے ایڈیٹ بھی کیا اور اردو ترجمہ بھی کیا ہے۔معمولات حکیم محمد یعقوب کے مطالعہ سے لکھنؤ کے طبی اسکول کی امتیازی شان کا پتہ چلتا ہے۔

معمولات جناب حکیم محمد یعقوب

لکھنؤ کے طبی اسکول کے انفرادی امتیازات کے حوالہ سے بہت سے مضامین شائع ہوئے

ہیں، ان میں حکیم سید ظل الرحمٰن کی خاندان عزیزی، راقم السطور کی تاریخ طب اور سی.سی.آر.یو.ایم. کے جہان طب پر خصوصی اشاعت تکمیل الطب نمبر سے کافی تفصیلات حاصل ہوئی ہیں۔ تکمیل الطب نمبر میں چھپے مضامین، خاندان عزیزی کی طبی انفرادیت، طب کا دبستان لکھنؤ اور الحاج حکیم محمد یعقوب لکھنوی دبستان طب کے بانی خاص طور سے حکیم محمد یعقوب کی شخصی اور طبی خدمات کے تعلق سے مستند دستاویز ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ حکیم صاحب کی حذاقت کا تذکرہ تو تفصیل سے لکھا گیا ہے لیکن حکیم صاحب کے معمولات اور مجربات کا کما حقہ جائزہ نہیں ہوا ہے ذیل کے مضمون میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ ایک مخطوطہ کے حوالہ سے حکیم صاحب کے فنی کمالات پر تفصیلی گفتگو کی جائے۔

پہلے حکیم محمد یعقوب صاحب کے بارے میں:

حکیم محمد یعقوب صاحب کے تعلق سے پروفیسر حکیم سید ظل الرحمٰن کا یہ تجزیہ مبنی بر حقیقت ہے کہ طب یونانی اپنے زمانہ آغاز سے آج تک جن خاندانوں کی گراں بہا طبی خدمات کی رہین منت ہے ان میں خاندان اسقلی بوس، خاندان بختیشوع، خاندان حنین، خاندان قرہ، خاندان زہر، خاندان شریفی، خاندان بقائی کے ساتھ ہی دودمان یعقوبی بھی ہے جو خاندان عزیزی کے نام سے ہندوستان کی طبی تاریخ کے آخری دور کا نہایت اہم اور زرّیں عنوان ہے۔ لکھنؤ کے اس عظیم المرتبت طبی خانوادے نے تقریباً پونے دوسو برس اقلیم فن پر حکمرانی کی، اس پوری مدت میں پھیلی ہوئی برصغیر کی تاریخ میں اس کے درخشاں اور گہرے اثرات بے حد نمایاں ہیں، اس خاندان میں 45 حاذق اطبا پیدا ہوئے۔ اس خاندان عالیہ کی بدولت لکھنؤ کو دہلی کے مقابلہ میں طبی مرکزیت اور ایک جدا اور امتیازی حیثیت حاصل ہوئی اور اپنے مخصوص انداز فکر کی وجہ سے ایک علاحدہ اسکول قائم ہو گیا۔

اسی مخصوص طبی اسکول کی خدمات کے اعتراف کے طور پر مولانا عبدالحلیم شرر بجا طور سے رقم طراز ہیں: آصف الدولہ کے زمانہ میں جب لکھنؤ باکمالوں کی قدر دانی کا مرکز بنا تو دہلی کے بہت سے خاندانی اطبا نے یہیں توطن اختیار کیا اور کچھ ہی دنوں میں زبان اور شاعری کی طرح فن طب بھی خاص یہیں کا فن بن گیا چنانچہ لکھنؤ نے حکیم مسیح الدولہ، حکیم شفاء الدولہ، حکیم مرزا احمد علی،

حکیم سید محمد مرتعش، حکیم مرزا کو چک، حکیم نبا، حکیم میرزا اور محمد جعفر کے ایسے عالی پایہ وگراں قدر طبیب پیدا کیے۔ سچ یہ ہے کہ یہ اپنے فنون کے مجتہد تھے اور سلف کے سارے سرمایہ علمی پر ان کی نظریں تھیں، بتدریج فن طب کو اتنی قبولیت حاصل ہوئی کہ ہندوستان کے جن درباروں اور شہروں میں مشہور اور نامور طبیب تھے سب لکھنؤ اور اطراف لکھنؤ کے تھے، غرض ایسے نامور طبیب خاک لکھنؤ نے پیدا کیے جن کی مسیحانفسی کے کارنامے آج بھی بچہ بچہ کی زبان پر ہیں، چنانچہ دربار اودھ کے آخری عہد میں حکیم میر مرتعش کے ایک شاگرد رشید حکیم محمد یعقوب نے اپنا مطب جاری کر کے ایسی مرجعیت عامہ حاصل کی کہ ان کی ذات سے ایک بہت بڑے نامور طبی خاندان کی بنیاد پڑی جو آج بلا مبالغہ دنیا بھر میں جواب نہیں رکھتا۔

طب العرب کے حکیم نیر واسطی ان الفاظ میں حکیم صاحب کے خاندان کی توصیف بیان کرتے ہیں: ''لکھنؤ میں خاندان عزیزی نہایت عظمت وجلالت کا مالک ہے اس دودمان عالی وقار میں طبابت حکیم محمد یعقوب صاحب نوراللہ مرقدہ سے شروع ہوتا ہے اور اس شان سے شروع ہوتا ہے کہ آل یعقوب پر خدا کے انعامات کا ایک لامتناہی سلسلہ نظر آتا ہے۔ خاندان یعقوبی کی عظمت اور اہمیت کا اعتراف کرتے ہوئے حکیم خورشید احمد شفقت اعظمی کی یہ رائے مجھے پسند آئی۔''

دربار اودھ کا آفتاب جب نصف النہار پر پہنچ گیا تو سید محمد مرتعش کے شاگرد رشید حکیم محمد یعقوب کے مطب کا مرجوعہ اس قدر بڑھا کہ ملک گیر ہی نہیں عالم گیر شہرت حاصل ہوئی، خاندان عزیزی کی بنیاد دراصل انھیں کے ذریعہ پڑی۔ اس لحاظ سے اسے خاندان عزیزی کے بجائے خاندان یعقوبی کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔

جیسا کہ تمام ماہرین طب مانتے ہیں کہ لکھنؤ اسکول کی انفرادی خصوصیات میں مفردات کا استعمال سب سے اہم خاصیت ہے یہاں کے اطباء کے نسخوں میں کثیر الفوائد، قلیل الاجزاء اور سہل الوصول تینوں خصوصیات یکجا نظر آتی ہیں۔ سفوف اور گولیوں کے نسخے بہت مختصر ہوتے تھے لیکن عرقیات اور جوشاندہ کے نسخے سبھی 5 یا اس سے زائد دواؤں پر مشتمل ہوتے تھے۔ آیئے لکھنؤ طبی اسکول کے بانی کے معمولات مطب پر ایک نظر ڈالیں جس کی چھاپ نہ صرف خاندان عزیزی کے اطباء بلکہ فرزندان تکمیل الطب کے نسخوں میں آج بھی محسوس کی جاسکتی ہے۔

زیر بحث فارسی مخطوطہ 10 اوراق پر مشتمل ہے 19-18 سطروں کے یہ صفحات خط نستعلیق اور خط شکستہ کی عبارت میں پوری کتاب بغیر نقطوں کے لکھی گئی ہے۔

کتاب کے اندرونی صفحات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مجموعہ حکیم صاحب کے مطب کے معمولات میں مستعمل مختلف نسخوں پر مشتمل ہے امراض کے اعتبار سے کوئی ترتیب نہیں ہے نہ ہی حبوب، اقراص اور جوارشات کے اعتبار سے علاحدہ بیان ہے متفرقات کی شکل میں نسخوں کی ترتیب ہے۔ مخطوطہ کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد روغن برائے درازی وانبات شعر سے ہوتی ہے۔

درج ذیل نسخے شامل ہیں:

1– برائے درازی وانبات وحفظ شعر
2– معجون دبید الورد برائے ورم جگر واستسقاء
3– دوالکرکم
4– لعوق سپستاں
5– جوارش آملہ
6– سنون برائے دردلثہ
7– مرہم برائے فساد ناخن
8– جوارش آملہ بترکیب دیگر
9– قرص سرفہ مزمنہ
10– قرص کافور سادہ
11– جوارش مشتہی طعام
12– عرق برائے سوزاک
13– قرص خانہ ساز برائے سوزاک
14– نسخہ برائے تقویت باہ
15– سرمہ دافع رمد
16– پچکاری برائے سوزاک
17– سفوف ہاضم
18– عرق ورم جگر
19– عرق مصفی
20– عرق مقوی معدہ ومفرح قلب
21– عرق برائے خفقان
22– عرق دیگر برائے خفقان
23– سفوف زحیر
24– سفوف برائے اسقاط
25– روغن حب الآس
26– مرہم برائے دردعقب
27– عرق استسقاء لحمی
28– اطریفل برائے ضعف بصر
29– روغن برائے درد کمر
30– شربت بزوری بارد

31– روغن دافع سوزاک
32– سفوف سوزاک
33– روغن درد کمر
34– اطریفل مقوی دماغ
35– روغن حنا برائے وجع المفاصل
36– معجون مقوی معدہ
37– حب مقوی اعضاء رئیسہ
38– دواء نافع استسقاء طبلی
39– حب مقوی معدہ
40– حب دافع قبض
41– روغن برائے تشنج پا
42– سفوف سرمہ
43– مرہم داخلیون
44– معجون سورنجان
45– معجون چوب چینی
46– عرق هلیلہ جات
47– سفوف حابس زحیر مزمن
48– نسخہ ماء اللحم
49– عرق چوب چینی
50– سفوف دافع کلف
51– سفوف برائے درد لثہ و تاکل لثہ
52– کاجل مقوی بصر
53– روغن مصطگی
54– روغن خارش آتشکی
55– مرہم نار فارسی
56– سفوف ایارج
57– حبوب ایارج
58– نمک لاہوری
59– سفوف مسہل
60– جوارش آملہ نسخہ دیگر
61– حبوب سرخ بادہ
62– معجون دلکشا
63– روغن خضاب
64– عرق مقوی
65– دوا برائے حمی و سعال
66– شربت خانہ ساز
67– حب مسہل نسخہ دگر

معمولات حکیم محمد یعقوب کی فنی حیثیت

مخطوطہ کے مشمولات کے تنقیدی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب کی مفردات پر بالخصوص صوبہ اودھ میں دستیاب جڑی بوٹیوں میں گہری نظر تھی۔ ایک خاص بات یہ رہی کہ پوری بیاض یا مجموعہ میں کہیں کشتہ جات کا تذکرہ نہیں ہے۔ راقم السطور نے یہ جاننے کی کوشش کی یہ

مخصوص امراض مثلاً امراض جگر کے لیے کیا اسلوب اختیار کیا گیا ہے اس پس منظر میں زیادہ تر نسخوں میں مدرات ادویہ میں تخم خیار، تخم خیارزہ، خارخسک خورد، خارخسک کلاں کے ساتھ گلوء سبز کے اضافہ سے اورام جگر کے بخاروں کے تدارک کے علاوہ اس کی انٹی آکسی ڈنٹ تاثیر سے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی ہے ملحوظ رہے کہ آج کل گلوء کو اچھے انٹی آکسی ڈنٹ کے طور پر کثرت سے استعمال کیا جارہا ہے۔ اس طور پر حکیم صاحب کے یہ نسخہ جگر کے کینسر میں بھی مفید ہو سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ اورام جگر کے لیے تخم پالک، تخم خرخہ سیاہ اور تخم چولائی کے اضافے سے ان نسخوں کی افادیت مزید بڑھ جاتی ہے۔

اسی طرح ہم نے مصفی نسخوں کا گہرائی سے مطالعہ کیا تو اندازہ ہوا کہ مزاجوں کے اعتبار سے شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، منڈی اور برادہ صندل سرخ وسفید کے ساتھ آلو بخارا اور سپستاں کی شمولیت سے بلغمی اور صفراوی احتراق کے نتیجہ میں واقع ہونے والے فساد خون کا علاج آسان ہوگیا ہے اس کے علاوہ اصلاح جگر کے نقطۂ نظر سے تخم کاسنی اور ہلیلہ جات کے شامل کرنے سے مرض کے بنیادی سبب کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ مقوی قلب اور مفرحات کے نسخوں میں حکیم صاحب کے یہاں گل سیوتی گل گڑھل اور برگ بادرنجبویہ اور تخم سرس کا عام طور سے اضافہ ملتا ہے۔ جو حضرات مفردات کی تاثیر سے واقف ہیں وہ خفقان، وحشت، ڈپریشن، بے خوابی اور الجھن کے لیے ان ادویہ کی افادیت کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔

کچھ نسخوں میں عرق خبث الحدید کے ساتھ لک مغسول کو پاشیدہ (چھڑک کے) استعمال کرنے کی بات سے دل کی رگوں میں جمع شدہ کولسٹرال کو کم کرنے یا ختم کرنے کی تاثیرات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی ہے گویا سو سال سے قبل حکیم صاحب کے ذہن میں دافع شحم تاثیرات (Anti Fat) بخوبی عیاں تھیں جسے وہ اپنے نسخوں میں عملی طور سے لکھا کرتے تھے ملحوظ رہے کہ عام طور سے لک مغسول کو سفوف مہزل اور معجونات میں بطور جز شامل کیا جاتا ہے لیکن حکیم صاحب اپنے نسخوں میں اسے اوپر سے چھڑک کر (جسے اصطلاح میں پاشیدہ کہتے ہیں) استعمال کرتے تھے یہ لکھنؤ اسکول کے اطبا کا اپنا انداز ہے اور بہت سے نسخوں میں پاشیدہ ادویہ کی سفارش ملتی ہے۔

ہاضم سفوف اور مقوی معدہ و کاسر ریاح نسخوں میں بھی حکیم صاحب کا انداز کچھ الگ دکھتا

ہے مثال کے طور پر بادیان خام اور بادیان بریاں، دانہ ہیل خورد اور دانہ ہیل کلاں کے ساتھ بنسلوچن کبود اور گردسماق کا استعمال حکیم صاحب کی ادویہ پر گرفت ثابت کرتا ہے۔ اکثر نسخوں میں نمکیات کے حوالہ سے صرف ایک یا دو نمک شامل کیے گئے ہیں اس طور سے دیکھا جائے تو بلڈ پریشر کے مریضوں کے لیے معمولی تبدیلی کے بعد یہ نسخے لکھے جاسکتے ہیں۔

استسقاء کے لیے تخم کرفس، گل غافث، سنبل الطیب اور دارچینی کو بھی کثرت سے استعمال کیا گیا ہے ان ادویہ کے تفصیلی مطالعہ سے ان کی تہہ تک پہنچا جاسکتا ہے۔ ہم نے حکیم صاحب کے معمولات میں بعض چیزیں مختلف پائیں جیسے روغن حب الآس، قرص دبید، عرق خارخسک اطبا کے معمولات میں یہ نسخے کم نظر آتے ہیں منضج مسہل جو اطبا لکھنؤ کا انفرادی عمل رہا ہے اس کے حوالے سے ہم نے معمولات حکیم صاحب کا مطالعہ کیا تو مسہل اور منضج کے چھوٹے اور بڑے کئی نسخے ملے، ایک اچھی بات یہ ہے کہ سفوف ایارج کے نسخوں میں دارچینی، اسارون اور مصطگی کے ساتھ سقوطری کو شامل کیا گیا ہے۔ اسارون کی ہمہ جہت افادیت سے اس نسخہ کی تاثیر دوبالا ہوگئی ہے۔

اسی طرح سفوف مسہل کے ایک نسخہ میں جمال گوٹے کے ساتھ تربد اور قرنفل اور نانخواہ کی شمولیت سے ایک نئی سمت حاصل ہوتی ہے۔ مجھے سب سے اچھی چیز یہ لگی کہ اس بیاض میں جنسی امراض کے نسخے ایک یا دو شامل کیے گئے ہیں اس کے برخلاف جگر، معدہ، فساد خون، زحیر، نزلہ اور کھانسی اور دیگر امتلائی امراض کے لیے اچھے معمولات شامل کیے گئے ہیں۔ ضرورت ہے کہ حکیم صاحب کے معمولات کے تجرباتی مشاہدات کرائے جائیں تاکہ لکھنؤ کے اس بانی طبیب کی طبی حذاقت کا فائدہ اٹھایا جاسکے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 معمولات حکیم محمد یعقوب، ایک مطالعہ، حکیم سید محمد حسان نگرامی، جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی

2 ظل الرحمٰن، حکیم سید 1978 تذکرہ خاندان عزیزی، شفاء الملک میموریل کمیٹی، دودھ پور علی گڑھ

3 شرر، مولانا عبدالحلیم، جولائی 1965 گذشتہ لکھنؤ، نسیم بک ڈپو لاٹوش روڈ لکھنؤ، ص 125-124

4 نیرواسطی، حکیم سید علی احمد، 1954، طب العرب، ادارہ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ لاہور، ص 441
5 اعظمی، حکیم خورشید احمد شفقت، طب کا دبستان لکھنؤ، جہان طب، تکمیل الطب نمبر، سی.سی.آر.یو.ایم. نئی دہلی، ج 3 شمارہ 2-1، ص 15
6 حکیم محمد یعقوب، معمولات مطب، مخطوطہ، کتب خانہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
7 تذکرہ خاندان عزیزی، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 46
8 حوالہ سابق، ص 53
9 تکمیل الطب کے صاحب تصانیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد اعظمی، ص 144
10 طب اسلامی برصغیر میں، ص 383

حکیم عبدالجلیل سندیلوی

وفات 1871

حکیم مولوی عبدالجلیل سندیلوی جناب نوازش علی کے فرزند تھے۔ ہردوئی کے مردم خیز قصبہ سندیلہ کے باشندے تھے۔ طبی تعلیم جناب حکیم عبدالعلی بن حکیم ابراہیم سے حاصل کی، بحیثیت مصنف تاریخ کی کتابوں میں بڑی اہمیت کے ساتھ ملتا ہے۔

طبی اور غیر طبی دونوں کتابیں لکھیں طب میں آپ کی تصانیف میں البرق الخاطف فی علوم النبض والمعارف اور الہدایۃ الکبریٰ لانتقال الدواء من درجۃ الی اخری اہم ہیں۔

ادویہ کے حوالہ سے آپ کی کتاب الہدایۃ الکبریٰ لانتقال الدواء من درجۃ الی اخری کے نام سے پتہ چلتا ہے کہ حکیم صاحب نے درجات ادویہ کے سلسلہ میں سیر حاصل بحث کی ہوگی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 نزھۃ الخواطر، حکیم سید عبدالحیٔ حسنی، ج 8 ص 491
2 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص 295

حکیم نور کریم دریابادی

وفات 1871

حکیم نور کریم دریابادی مخدوم بخش قدوائی کے فرزند تھے۔ اودھ کے مشہور علمی قصبہ دریاباد کے رہنے والے تھے۔ طبی تعلیم حکیم نبا صاحب اور حکیم محمد یعقوب سے حاصل کی حوالوں میں ملتا ہے کہ کیننگ کالج لکھنؤ میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی رہا۔ اکسیر القلوب، شفاء الامراض، کیمیائے عناصری اور ترجمہ مخزن الادویہ آپ کے علمی شاہکار ہیں۔ 1871 میں وفات پائی۔

ادویہ پر ترجمہ مخزن الادویہ آپ کا اہم کارنامہ ہے یہ کتاب حکیم محمد حسین کی فارسی تصنیف مخزن الادویہ کا اردو ترجمہ ہے۔ 1885 میں منشی نول کشور لکھنؤ سے شائع ہوئی ہے اس کے علاوہ حکیم محمد اکبر ارزانی کی قرابادین قادری کا اردو ترجمہ بعنوان کیمائے عناصری بھی حکیم صاحب کی اہم تصنیف ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 قانون ابن سینا اور اس کے شارحین ومترجمین، حکیم سید ظل الرحمن، ص 231

2 تکمیل الطب کے صاحب تصانیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص 148

3 اطبائے دریاباد، فکر ونظر، ج 35 شمارہ 2 ص 57

حکیم حاجی حسن رضا خاں

وفات 1875

حکیم حاجی حسن رضا خاں لکھنؤ کے مشہور طبی خانوادے خاندان رضا کے ہونہار فرزند تھے۔ طبی تعلیم حکیم محمد یعقوب سے حاصل کی عوام کے علاوہ نوابین اودھ کے معالج رہے 1875 میں

وفات پائی۔ مطب میں درس وتدریس کی خدمات انجام دیں۔تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی تھا۔ شرح رسالہ اسحٰق بن سلیمان اسرائیلی، رسالہ علاج ذکورواناث، رسالہ فی استخراج مزاج الادویہ اور قراباد ین آپ کی اہم قلمی یادگار ہیں۔

مفرد اور مرکب ادویہ کے حوالہ سے قرابادین فارسی زبان میں خاندان رضا کے مجرب نسخوں کی ایک اہم کتاب ہے یہ کتاب خاندان رضا کے کتب خانہ میں موجود ہے۔اس کے علاوہ رسالہ فی استخراج مزاج الادویہ دواؤں کے مزاج کے تعین میں اہم پیش رفت ہے اس کا مخطوطہ حکیم محمود خاں دہلوی کے ذخیرہ میں شامل ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تذکرہ کاملان رام پور، ص44

2 تذکرہ خاندان عزیزی، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص69

3 طب اسلامی برصغیر میں، ص43

4 خاندان رضا کی طبی خدمات، جہان طب حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص314

5 تکمیل الطب کے صاحب تصانیف اطباء، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص149

حکیم مولوی ہدایت علی عثمانی

ولادت 1891

حکیم مولوی ہدایت علی شیخ امام علی کے فرزند تھے نیوتنی ضلع اناؤ کے رہنے والے تھے عربی تعلیم کے بعد طب حکیم محمد ابراہیم سے سیکھی تکمیل کے بعد جھالر پاٹن میں مطب کیا مطب کے ساتھ تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی رہا۔ ہدایت العلاج، مطب جید، درۃ التاج، ہدایت الصنعت آپ کی تصنیفات ہیں۔

ادویہ کے موضوع پر درۃ التاج اور مطب جید دو کتابیں ہیں۔درۃ التاج اس میں مروارید،

کہربا اور مشک وغیرہ سے دوائیں تیار کرنے کی ترکیب لکھی گئی ہے دوسری کتاب مطب جید ایک قرابادین ہے جس میں مرکبات، ان سے تیاری کی تفصیل شامل ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 رموز الاطبا حکیم فیروز الدین، ج 2 ص 392

2 تذکرہ خاندان عزیزی، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 102

3 ہندوستان کے کتب خانوں میں مخطوطات طب فارسی و عربی، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 6

4 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص 163

حکیم محمد حسن میرٹھی

وفات بعد 1891

حکیم محمد حسن میرٹھی انیسویں صدی عیسوی کے ممتاز معالج اور مصنف تھے۔ ایک درجن سے زائد کتابیں لکھیں گو ہر نایاب، تریاق آتشک، تشریح الحکمت، شربت وصال، امّ الصبیان (104 صفحات) ترجمہ میزان الطب (صفحات 292) ترجمہ کتاب جالینوس (صفحات 28) اور نصاب الطب آپ کی اہم تصانیف ہیں۔

ادویہ مفردہ اور مرکبہ کے حوالے سے توضیح الادویہ، تفاریق الادویہ اور تفاریق امراض، قرابادین حاذق، قرابادین اعظم مجربات حکیم معجون حیات، شربت وصال اور رموز مطب سے اس دور کے مرکبات اور علاج سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔

کتاب توضیح الادویہ سے متعلق تفصیل درج ذیل ہے:

232 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں حروف تہجی کے اعتبار سے ادویہ سے متعلق تفصیلات درج کی گئی ہیں۔ پہلے نباتات، پھر جمادات اس کے بعد حیوانی ادویہ کا ذکر ہے۔ بیان کو جدولی انداز میں اس طرح رکھا گیا ہے کہ 8 خانے بنا کر پہلے میں دوا کا مشہور نام اس کے

مترادفات دوسرے میں طبیعت، تیسرے باب میں مضرات، چوتھے میں مصلحات، پانچویں میں بدل، چھٹے میں مقدار خوراک، ساتویں میں ماہیت اور آخر میں خواص کا بیان ہے۔ کتاب کی تالیف 1893 میں ہوئی ہے جس کا دوسرا ایڈیشن 1899 میں مطبع افتخار دہلی سے شائع ہوا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص108

2 انیسویں صدی کے ہندوستان میں علم الادویہ کی رفتار ترقی، ڈاکٹر احتشام الحق قریشی، ص99

حکیم الٰہی بخش فیروز پوری

وفات بعد 1896

حکیم الٰہی بخش انیسویں صدی کے مصنف و معالج تھے۔ باقاعدہ کسی درسگاہ سے طب نہیں پڑھی۔ پیشہ کے اعتبار سے قانون گو تھے۔ نسخوں اور دواؤں سے دلچسپی بڑھی اور اپنے وقت کے مشہور معالجین کی خدمت میں رہ کر علاج و معالجہ میں مہارت حاصل کی اور گلدستہ تجربات کے عنوان سے ایک کتاب لکھی۔ مقدمہ کتاب سے پتہ چلتا ہے کہ اطبا حذاق کے نسخوں اور کامیاب معالجہ پر مشتمل کارناموں کو کتابی شکل دی گئی ہے۔ کتاب کے ساتھ کچھ جڑی بوٹیوں کے خواص اور کشتہ سازی کے اصول بھی شامل کیے گئے چنانچہ رتن جوت نامی دوا کے لیے لکھتے ہیں کہ جن لوگوں کا سرگرمی کی وجہ سے جلتا رہتا ہو یا جن کو حرقت بول کی شکایت ہو یا سوزاک کسی طرح ٹھیک نہ ہو رہا ہو ان امراض کے لیے یہ بوٹی اکسیر ہے اس کا سفوف 7 گرام کی مقدار میں تھوڑی شکر ملا کر 7 روز تک استعمال کریں مجرب ہے۔

180 صفحات کی یہ کتاب مطبع اسلامیہ لاہور سے 1896 میں شائع ہوئی ہے ایک دوسرے حوالہ سے پتہ چلتا ہے کہ 1910 میں دہلی سے بھی چھپی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکوعرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص 72

2 انیسویں صدی کے ہندوستان میں علم الادویہ کی رفتار ترقی، ڈاکٹر احتشام الحق قریشی، ص 127

حکیم احمد علی خاں

وفات بعد 1896

حکیم احمد علی خاں انیسویں صدی عیسوی کے ممتاز معالج اور مصنف تھے۔ مطب کے ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ رہا۔ طب میں 9 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔ ادویہ مفرد و مرکبہ اور علاج و معالجہ میں آپ نے اچھی کتابیں لکھیں۔

ادویہ کے حوالے سے قرابادین احمدیہ، مخزن الادویہ اہم تصانیف ہیں۔ قرابادین احمدیہ کا تفصیلی جائزہ پیش خدمت ہے۔ اس کا ترجمہ تکمیل البحرین کے نام سے بھی ملتا ہے۔ یہ کتاب 3 حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصہ میں معدنی ادویہ سے متعلق مرکبات کا تفصیلی تذکرہ ہے خاص طور سے ان معدنیات کا ذکر اہمیت کے ساتھ کیا گیا ہے جو ایلوپیتھک میں مستعمل ہیں بقول مصنف کتاب انگریزوں کو ہندوستان میں قدم دھرے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا لیکن اس نے چمکیلی شعاعوں سے ویدک اور یونانی دونوں کو ماند کر دیا ہے اس صورت حال کے پیش نظر مصنف نے ایلوپیتھک میں مستعمل معدنی دواؤں سے سیر حاصل بحث کی ہے۔

کتاب کی ابتدا میں دواسازی کے قدیم و جدید طریقے اور کلیات ادویہ کے بارے میں لکھا گیا ہے اس کے بعد معدنیات کے ہندی نام انگریزی، عربی اور لاطینی نام تحریر کیے گئے ہیں اس کے بعد اس دوا کے مرکبات لکھے گئے۔ بعض دواؤں کو پہلے نظم پھر نثر کی عبارت میں لکھا گیا ہے۔ بعض جگہ اپنے ذاتی تجربات لکھے ہیں۔ اس قرابادین میں جوہر حاصل کرنے کے طریقے بھی لکھے گئے ہیں اس کی وضاحت تصویروں کے ذریعہ کی گئی ہے۔ یہ کتاب 1896 میں مطبع محمدیہ

لاہور سے شائع ہوئی ہے۔اس کا دوسرا حصہ ادویہ مفردہ کے خواص اوران کے مرکبات سے متعلق ہے اس حصہ میں نباتی ادویہ کو حرف سین تک تحریر کیا گیا ہے۔ ماہیت وشناخت کے ساتھ پودوں کی تصویریں کتاب کو مزید مفید بناتی ہیں۔ دواؤں کے جمع کرنے کے طریقے، ان کے کیمیاوی استعمال اوراہم مرکبات کے تذکرہ سے کتاب اہم ہوگئی ہے۔

بقول ڈاکٹر احتشام الحق قریشی مرکبات کا انداز متقدمین کی قرابادینوں کے برخلاف بالکل نیا ہے اس میں درج مرکبات کے اجزا زیادہ تر یونانی ہیں لیکن بعض انگریزی ادویات کی آمیزش کی گئی ہے اس طرح یہ دور حاضرہ کے ان تقاضوں کو بھی پورا کرتی ہے جو صرف انگریزی ادویہ سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ڈاکٹر قریشی نے اس کے چوتھے حصے کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص78

2 انیسویں صدی کے ہندوستان میں علم الادویہ کی رفتار ترقی، ڈاکٹر احتشام الحق قریشی، ص114-110

حکیم احسان علی خاں

وفات بعد 1897

حکیم احسان علی خاں انیسویں صدی عیسوی کے نامور معالج اور مصنف تھے قرابادین احسانی، معالجات احسانی اور مقالات احسانی آپ کی طبی تصانیف ہیں ادویہ کے حوالے سے قرابادین احسانی اہم ہے حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس کتاب میں مشہور مرکبات کا ذکر کیا گیا ہے اس کے ساتھ مفرد دواؤں کا بیان بھی شامل ہے۔ ابتدا کتاب میں کلیات ادویہ اور اصول دواسازی سے متعلق تفصیلات لکھی گئی ہیں آخر کتاب میں غیر معروف دواؤں کے مترادفات درج کیے گئے ہیں۔

اس کتاب کی اہم امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس کتاب کی ایک فصل تاریخ مرکبات کے

لیے مختص ہے جس میں مرکبات کی تاریخی حیثیت اور مخترعین کے نام لکھے گئے ہیں مثال کے طور سے سفوف کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ سفوف کا موجد ہنس راج وید ہے جو اترا کھنڈ کا رہنے والا تھا۔ اسی طرح حبوب کا موجد افلاطون اور لقمان کو بتایا گیا ہے۔ معجون کی ایجاد کے بارے میں سقراط کا نام کتاب الرجال کے حوالے سے درج ہے شربت کے موجد کے طور پر فیثا غورس کا نام ملتا ہے۔ مرہم کی ایجاد کے لیے بقراط اور سرمہ کے لیے فیثا غورس کا نام لکھا گیا ہے اس اعتبار سے یہ کتاب دوسری قرابادین سے منفرد ہے 1916 میں اس کا دوسرا ایڈیشن 168 صفحات میں منشی نول کشور پریس کانپور سے شائع ہوا ہے۔

(انیسویں صدی کے ہندوستان میں یونانی علم الادویہ کی رفتار ترقی ،ص107)

اس کے علاوہ مرکبات احسانی کے نام سے بھی ملتی ہے اس میں بعض مفید اور مجرب نسخوں کا اضافہ ہے۔ مفرد ادویہ کی تدبیر و اصلاح اور جمادات، نباتات اور حیوانات کے اعتبار سے تقسیم سے مطالعہ آسان ہو گیا ہے اس کتاب میں معجون کی وجہ تسمیہ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ قوت تاثیر کی عمر (Shelf Life) کے بارے میں بھی معلومات شامل کی گئی ہیں۔ اس کتاب میں مولف کے ذاتی تجربات اور اختراعات کم ہیں کتاب کے آخر میں جدول کے انداز سے امراض کی تقسیم اور ان کی ضروری تشریح کتاب کو مزید مفید بناتی ہے، اس کا تیسرا ایڈیشن منشی نول کشور پریس کانپور سے 1923 میں شائع ہوا۔

(انیسویں صدی کے ہندوستان میں یونانی علم الادویہ کی رفتار ترقی ،ص108)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص86

2 انیسویں صدی کے ہندوستان میں یونانی علم الادویہ کی رفتار ترقی، ڈاکٹر احتشام الحق قریشی، ص196-198

حکیم فضل علی فیض آبادی

عہد انیسویں صدی

حکیم فضل علی فیض آبادی جناب اکبر علی کے فرزند تھے انیسویں صدی عیسوی کے نامور معالج اور طبیب تھے۔طب میں 10 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔ادویہ کے حوالے سے درج ذیل کتابیں اہم ہیں:(1) تلخیص البیان فی المفردات (2) رسالہ فی استخارہ امزجہ ادویہ (3) مختصر الادویہ المفردہ والمغربیہ (4) طبقات الحکمت فی الاغذیہ والادویۃ المفردہ والمرکبہ

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 نزھۃ الخواطر،حکیم سید عبدالحیٔ حسنی

2 فزی شین آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا،حکیم عبدالحمید،ص 53

بیسویں صدی عیسوی

حکیم عبدالوحید لکھنوی

وفات 1902

حکیم عبدالوحید حکیم محمد اسماعیل کے فرزند تھے۔طب حکیم محمد ابراہیم اور حکیم عبدالعزیز سے سیکھی۔تکمیل کے بعد مطب شروع کیا ساتھ میں درس وتدریس کا کام جاری تھا،آپ کے مطب، نسخہ نویسی اور درس وتدریس کا تذکرہ حکیم سید ظل الرحمٰن نے اہمیت کے ساتھ کیا ہے،حکیم صاحب لکھتے ہیں آپ کے مطب میں مرضا کے علاوہ طلبا موجود رہتے تھے آپ کے تلامذہ میں حکیم۔ خواجہ کمال الدین،حکیم عبدالحسیب دریابادی،حکیم امتیاز الحق،حکیم محمد حسین خاں بابو پوری (جنھیں تکمیل الطب کے پہلے طالب علم ہونے کا فخر حاصل ہے)حکیم سید وجیہہ الدین اشرف،حکیم مولوی ممتاز الحق کے نام شامل ہیں۔تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی تھا۔رسالہ قانون وحیدی فی افادۃ المعید، غایۃ لاستحان فی حس نخ الانسان اور بیاض وحیدی آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

نسخہ نویسی اور مفردات کے موضوع پر بیاض وحیدی حکیم صاحب کی اہم بیاض ہے حکیم سید ظل الرحمٰن نے بڑی کدو کاوش سے اس کی ترتیب وتدوین کی ہے یہ کتاب حکیم صاحب نے

بیاض وحیدی کے نام سے علی گڑھ سے 1974 میں شائع کیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تذکرہ خاندان عزیزی، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص184، 158، 186۔

2 بیاض وحیدی، حکیم سید ظل الرحمٰن

3 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص156-155

4 یتیمۃ الدہر فی محاسن اہل العصر، ابومنصور

5 کتاب الامتاع، ابوحیان

6 تاریخ النبات عند العرب، ص70

حکیم محمد اعظم خان

وفات 1902

حکیم محمد اعظم خان جناب شاہ حکیم اعظم خان کے فرزند تھے۔ عربی علوم کی تکمیل کے بعد طب کی طرف توجہ ہوئی۔ تشخیص و دست شفا کی وجہ سے حکیم۔ صاحب عوام و خواص دونوں میں بہت مقبول تھے۔ جہاں گیر محمد خاں عرف دولھا کے خاص طبیب رہے اور اپنے کامیاب معالجہ کی وجہ سے انعام اور اکرام سے نوازے جاتے رہے۔ حوالوں میں ملتا ہے کہ نواب واجد علی شاہ نے آپ کو لکھنؤ آنے کی دعوت دی تھی لیکن حکیم صاحب نے قبول نہیں کیا۔ زیادہ تر بھوپال اور اندور میں قیام رہا، 1920 میں وفات پائی۔ تصنیف و تالیف میں آپ ایک منفرد مقام کے مالک تھے، تعداد میں کم لیکن ضخامت کے اعتبار سے یہ طے ہے کہ حکیم صاحب سے ضخیم کتابیں کم از کم ہندوستان میں کسی طبیب نے نہیں لکھیں۔ اکسیر اعظم، محیط اعظم، رموز اعظم، رکن اعظم، قرابادین اعظم اور نیر اعظم آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ کے اعتبار سے محیط اعظم اور قرابادین اعظم مفرد اور مرکب دواؤں کی۔ انسائکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ذیل میں ان دونوں کتابوں کا تفصیلی جائزہ پیش ہے۔

قرابادین اعظم

قرآبادین اعظم کے مولف حکیم محمد اعظم خاں رام پوری (وفات1902) ہندوستان میں طبی تاریخ کے حوالے سے سب سے اہم ہے۔ معنویت، ضخامت اور جامعیت جیسی صفات سے آراستہ حکیم صاحب کی تصانیف آج بھی یونانی طب کے مصنفین میں ممتاز بناتی ہیں۔

معالجات پر 4 جلدوں پر مشتمل ان کی ضخیم ترین تالیف اکسیر اعظم ادویہ مفردہ پر، اتنی ہی جلدوں میں محیط اعظم، رکن اعظم، نیر اعظم، رموز اعظم اور قرآبادین اعظم ان کی اہم علمی یادگار ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب علم مرکبات یونانی پر موصوف کہ نہایت جامع تصنیف ہے۔ بیانیہ کے لحاظ سے آسان زبان اور عام فہم انداز بیان رکھا گیا ہے۔ فارسی زبان میں لکھے جانے کے باوجود اصطلاحات، اوزان، دواؤں کے نام کے لیے ہندوستان میں رائج ناموں کی شمولیت سے مطالعہ آسان ہو گیا ہے۔

مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اردو کے 26 حروف تہجی کے اعتبار سے کتاب میں 26 ابواب شامل کیے گئے ہیں، ابواب کو حسب دستور متعدد فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے مثال کے طور سے حرف الف کی فصل اول میں ایار جات، دوم میں اطریفلات، سوم میں انوشدارو، چہارم میں انکبابات، پنجم میں آبزن سے متعلق تفصیلات پیش کی گئی ہیں، اپنے اعتبار سے یہ حکیم اعظم خان کا یہ ایک منفرد انداز ہے۔

مرکبات کی ابتدا میں وجہ تسمیہ اور بعض میں طبیب کی نسبت بھی لکھی گئی ہے، اس کے بعد مواقع استعمال پھر صفت کے عنوان سے طریقہ تیاری تحریر کی گئی ہے۔

مشمولات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

الف کے باب میں 5 فصلیں ہیں پہلی فصل ایارجات، دوسری اطریفالات، تیسری انوشداور، چوتھی انکبابات، پانچویں آبزن سے متعلق ہے۔

پہلی فصل میں پاشویہ، دوسری میں بخورات، تیسری میں برشعسا و بنادوق کا بیان شامل ہے۔

حرف تاء کا باب تریاقات پر مشتمل ہے۔

حرف جیم میں 3 فصلیں شامل کی گئی ہیں۔ پہلی فصل میں جلاب، دوسرے میں جوارش اور تیسری فصل میں جلنجبین کی تفصیلات درج کی گئی ہے۔

حرف حاء میں 5 فصلیں ہیں۔ پہلی میں حبوب، دوسری میں حسویات، تیسری میں حلویات، چوتھی میں حقنہ، پانچویں میں حمولات لکھے گئے ہیں۔

حرف خاء میں 4 فصلیں ہیں پہلی فصل میں خمیرہ، دوسری میں خمر، تیسری میں خاگینہ، چوتھی میں خضاب کا ذکر کیا گیا ہے۔

حرف دال میں تین فصلیں ہیں۔ پہلی فصل میں وہ مرکبات شامل ہیں جو دوا کے نام سے بیان کی گئی ہیں، دوسری فصل میں دبید الورد اور دواء المسک کا تذکرہ ہے اور تیسری میں دیاقوزا کی تفصیل ہے۔

حرف ذال میں ذرورات کا ذکر کیا گیا ہے۔

حرف راء میں روغنیات، حرف زاء میں زردقات کی تفصیل لکھی گئی ہے۔

حرف سین میں 4 فصلیں ہیں پہلے میں سعوطات، دوسری میں سنون، تیسری میں سفوف اور چوتھی میں سکنجبین کا تذکرہ شامل ہے۔

حرف شین میں دو فصلیں ہیں جس میں بالترتیب اشربہ اور شیافات کی تفصیل شامل کی گئی ہے۔

حرف ضاد میں ضمادات، حرف طاء میں اطلیہ کا بیان ہے۔

حرف عین میں عصارہ اور عرقیات سے متعلق معلومات ہیں۔

حرف غین میں دو فصلیں ہیں، ایک میں غراغر دوسرے میں غسولات لکھے گئے ہیں۔

حرف فاء میں بھی دو فصلیں ہیں ایک میں فتیلے اور دوسری میں فرزجہ سے متعلق تفصیلات موجود ہیں۔

حرف قاء میں 4 فصلیں ہیں پہلی فصل قرص، دوسری میں قطورات، تیسری میں قہوہ، چوتھی میں قیروطی سے متعلق ہے۔

حرف کاف میں کمادات اور کحل کا ذکر کیا گیا ہے۔

حرف لام میں 4 فصلیں ہیں، پہلی فصل لخلخہ، دوسری میں لطوخ ولزوق، تیسری میں لعوق اور چوتھی میں لبوباب سے متعلق بیان ملتا ہے۔

حرف میم 6 فصلوں پر مشتمل ہے، پہلی میں مطبوخات، منضجات، ملینات اور مسہلات کی تفصیل ہے، دوسری میں معجون، تیسری میں مفرح، چوتھی میں ماء اللحم، پانچویں میں مضمضہ اور چھٹے میں مراہم کا ذکر ہے۔

حرف نون میں 4 فصلیں ہیں، پہلی فصل میں نشوق، دوسری میں نفوخ، تیسری میں نطول، چوتھے میں نقوعات کا بیان شامل ہے۔

حرف واو میں وجورات اور حرف یاء میں یاقوتی کا بیان ہے۔

خاتمہ کتاب کے ساتھ ایک جدول کے ذریعہ ایک طرف امراض کے نام اور دوسری طرف تفصیل ادویہ مخصوصہ امراض کے عنوان کے تحت تمام امراض سے مفید مرکبات کی تفصیل لکھی گئی ہے۔

کتاب کے آخر میں قرآبادین اعظم کے سن تالیف کی تاریخ پر مشتمل ایک لمبی نظم شامل ہے۔ جوادب، زبان، بندش اور تاریخ کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

لاریا بہا الحذاق بشری لکم فی الطب من تبشیر اعظم

فطوبی اللتمارید المتابیر بہذا النفس من توقیر اعظم

قرآبادین اعظم طبع گشتہ ز تصانیفات جز سیر اعظم

بحیثیت مجموعی مضامین، مشمولات، انداز بیان، اختصار و جامعیت، معنویت، مرکزیت کے اعتبار سے اسے ایک انفرادی حیثیت حاصل ہے۔ مرکبات کی تفصیل میں بعض مرکبات کے ساتھ اطباء کی نسبت کے تذکرہ کے ساتھ میں حکیم تعیا خان، حکیم علوی خان اور حکیم وارث خان، حکیم الٰہی بخش، حکیم علیم، حکیم فرزند علی جیسے اطبا کے تجربات شامل کیے گئے ہیں۔

محیط اعظم حکیم صاحب کی مفردات ادویہ پر نہایت جامع کتاب ہے۔ 4 جلدوں پر مشتمل اس کتاب میں ادویہ مفردہ کی ماہیت، شناخت، خواص، مقدار خوراک، بدل اور مصلح جائز سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اطبا قدیم کے حوالوں سے آراستہ ادویہ کا بیان سے حکیم صاحب کے عہد تک ایسی طبی دستاویز ہے جس کی مثال کسی زبان میں نہیں ملتی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 خدا بخش لائبریری جرنل، ص 38, 34, 33

2 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 468, 466

حکیم مرشد حسن کامل

وفات 1904

حکیم مرشد حسن سید شاہ طالب حسین کے فرزند تھے طب حکیم ابراہیم سے سیکھی طب کے علاوہ ادب وشعر وشاعری میں ممتاز تھے۔ اسلامیات پر بھی کتابیں لکھیں معالجات کامل اور قرابادین کے نام سے طبی تالیف لکھیں مرکبات ادویہ پر قرابادین اہم کتاب ہے۔ 1904 میں وفات پائی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ اطبا بہار، حکیم اسرارالحق، ج 1 ص 46

2 تاریخ اطبا بہار، جلد 2 ص 94

3 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص 160

حکیم احمد رضا

وفات 1904

حکیم احمد رضا بن حکیم حسن رضا لکھنؤ کے مایہ ناز طبیب تھے۔ دواسازی اور نسخہ نویسی میں بڑی مہارت تھی۔ طب اپنے والد بزرگوار حکیم حسن رضا خاں اور اپنے ماموں حکیم ابراہیم خاں سے سیکھی۔ تکمیل کے بعد رام پور میں مطب کیا ریاست رام پور سے وابستہ رہے۔ ایک حوالہ کے مطابق روزانہ 4 سو سے زائد مریض دیکھتے تھے۔ مطب کے ساتھ درس وتدریس کا سلسلہ بھی تھا۔ طبی صحافت کا ذوق تھا سرور قیصری اور مذاق کا پتلا آپ کی صحافتی سرگرمیوں کی علامت ہیں 10 کتابیں لکھیں قرابادین احمدی، مفردات احمدی، مطب احمدی، یادگار احمدی، رسالہ فی علاج الطاعون، رسالہ نبض، رسالہ قارورہ، شرح رسالہ حنین بن اسحٰق آپ کی قلمی یادگار ہیں 1904 میں انتقال ہوا۔ مفردات کے حوالہ سے مفردات احمدی اور مطب احمدی اور مرکبات کے حوالہ سے

قرابادین احمدی آپ کی اہم تصانیف ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تذکرہ کاملان رام پور، ص35, 34, 33
2 تذکرہ خاندان عزیزی، حکیم سید ظل الرحمٰن
3 رسالہ الحکیم لاہور، جنوری 1932 ص64
4 رموز الا طباء، ج1 ص273
5 رموز حکمت، ص12
6 تکمیل الطب کے صاحب تصانیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص150
7 خاندان رضا کی طبی خدمات، حکیم سید محمد حسان نگرامی، جہان طب، ص321

حکیم ناصر علی غیاث پوری

وفات 1907

حکیم ناصر علی غیاث پوری، پٹنہ کے رہنے والے تھے طبی تعلیم کے لیے لکھنؤ آئے، یہاں حکیم ابراہیم سے طب پڑھی۔ تصنیف وتالیف کے حوالہ سے آپ کا نام بے حد اہم ہے آپ کی 5 غیر طبی تالیف کی تعداد کا ذکر حوالوں میں ملتا ہے مفردات ناصری اور ناصر المعالجین فی الطب آپ کی طبی تالیفات ہیں۔

ادویہ کے موضوع پر مفردات ناصری اہم کتاب ہے جس میں مفرد دواؤں کی ماہیت، مزاج، شناخت اور افعال وخواص کے بارے میں تفصیلی معلومات ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 نزہۃ الخواطر، حکیم سید عبدالحیٔ حسنی، ج8 ص516
2 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص265

ابوالحذق حکیم سید مظفر علی نقوی

وفات بعد 1907

ابوالحذق حکیم سید مظفر علی میر امتیاز علی کے فرزند تھے۔ تکمیل الطب سے 1907 میں فراغت حاصل کی۔ طب بقراطی اور لکھنؤ کے طبی اسکول کے سچے ترجمان تھے۔ طبی اصولوں پر اچھی نظر تھی اس سلسلہ میں انھوں نے کافی جدو جہد کر کے نئی سمتیں نکالیں، یہ بات آپ کی تصانیف میں واضح طور سے محسوس کی جاسکتی ہے۔ الضابطہ، البرہان علی امتناع کون النار، الغلو اء فی الحلو اء اور ترویۃ المظماء من بیان تغذیۃ الماء آپ کی اہم تصانیف ہیں۔

مفردات ادویہ کے حوالہ سے الضابطہ آپ کی اہم تالیف ہے اسٹیم پریس لاہور سے طبع ہوئی۔ کتاب میں استخراج مزاج ادویہ، درجات ادویہ مرکبہ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے ادویات کی مقدار خوراک کے تعین کے سلسلہ میں بحث پڑھنے لائق ہے۔ اس کتاب میں ابن سینا، ابن رشد، یوسفی ھروی، محمد اکبرارزانی اور حکیم عبدالعزیز لکھنوی کے حوالے کثرت سے نقل کیے گئے ہیں۔

آپ کی دوسری تالیف الغلو اء فی الحلو اء ہے، مطبع چاپ پرنٹنگ پریس سے 1911 میں شائع ہوا اس رسالہ میں شیرینی کے مختلف قسم کے ذائقوں پر تفصیلی بحث کی گئی ہے بنیادی طور سے یہ رسالہ مسیح الملک کے رسالہ الساعاتیہ کا جواب ہے دونوں رسالہ اپنے اپنے انداز پر حکیمانہ بحث پر مشتمل ہیں۔ آپ کی تیسری تصنیف ترویۃ المظماء من بیان تغذیۃ الماء یہ کتاب بھی حکیم اجمل خاں کی کتاب القول المرغوب فی الماء المشر وب کا تنقیدی جواب ہے۔

اطباقدیم کے حوالے سے پانی سے غذائیت کے حصول پر ایک شاندار مباحثہ ہے جس میں مشاہدہ اور تجربہ کی بنیاد پر نتیجہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 الضابطہ، ص 1

2 الغلو اء فی الحلو اء، ص 22

3 ترویۃ العظماء، ص3-2

4 رموز الاطباء، حکیم فیروز الدین، ج1 ص32

5 رموز حکمت، ص12

6 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص171

حکیم حسین رضا

وفات1909

حکیم حسین رضا خاں حکیم محمد حسن رضا خاں لکھنوَ کے فرزند تھے۔ ممتاز معالج، مایہ ناز مصنف اور لکھنوَ کی مایہ ناز طبی درس گاہ منبع الطب کے بانی تھے۔ طب اپنے والد سے پڑھی۔ مطالعہ کا شوق تھا سبھی طبی درسیات سے استفادہ کیا اور بہت جلد علمی اور عملی دونوں میدانوں کے ماہر ہو گئے تشخیص اور علاج میں مہارت کی وجہ سے ریاست رام پور میں شفاخانہ کے افسر اعلیٰ بنائے گئے لکھنوَ میں طبی درس گاہ منبع الطب کالج کا قیام آپ کا اہم کارنامہ ہے۔

رام پور اور لکھنوَ دونوں جگہ درس و تدریس کی خدمات انجام دیں۔ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی رہا۔ تحفہ حسینی اور قلمی بیاض آپ کی قلمی یادگار ہیں۔ 1909 میں وفات پائی۔

قلمی بیاض میرے مطالعہ میں رہی ہے 246 صفحات پر مشتمل ہے کتاب کے مقدمہ سے پتہ چلتا ہے کہ مولف نے اپنے اور اپنے خاندان کے اطبا کے تجربات نقل کیے ہیں اس میں نسخہ نویسی کی ترتیب ذرا الگ ہٹ کے ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تذکرہ خاندان عزیزی، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص201

2 تکمیل الطب کے صاحب تصانیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص155

3 خاندان رضا کی طبی خدمات، جہان طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص316

حکیم عبدالعزیز

وفات بعد 1910

حکیم عبدالعزیز مشہور طبیب حکیم نور کریم دریابادی کے فرزند تھے مطب کے علاوہ تصنیف وتالیف کا اچھا سلسلہ رہا۔ طب میں 6 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں اسرار حکمت، اسرار الاطباء، العین، مخزن سلیمانی اور میزان الادویہ آپ کی اہم تصانیف ہیں۔

ادویہ کے حوالے سے میزان الادویہ کے عنوان سے قواعد استخراج مزاج ادویہ سے تفصیلی بحث کی گئی ہے درجات ادویہ، کیفیات اربعہ کے علاوہ مرض اور مریض کے مزاج کے اعتبار سے ادویہ کی مقدار خوراک سے متعلق تفصیلات سے کتاب مزید جامع ہوگئی ہے یہ کتاب 1891 میں مطبع گلشن احمدی لکھنؤ سے شائع ہوئی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزیشین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص 75

2 انیسویں صدی کے ہندوستان میں علم الادویہ کی رفتار ترقی، ڈاکٹر احتشام الحق قریشی، ص 160

حکیم عبدالغنی رمضان پوری

وفات بعد 1911

حکیم عبدالغنی رمضان پوری، تکمیلی، ادارۂ تکمیل الطب کے ہونہار فرزند تھے آپ کے حالات کے بارے میں تفصیل نہیں ملتی۔ خود حکیم صاحب نے اپنے کو بانی تکمیل الطب حکیم عبدالعزیز لکھنوی کا شاگرد لکھا ہے اس اعتبار سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ 1911 تک باحیات رہے ہوں گے کانونچہ (ترجمہ قانون چہ) رسالہ قبریہ کا ترجمہ، رسالہ بحران اور آپ کی قلمی

یادگار ہیں۔ رسالہ قبریہ کے دسویں مقالہ میں کھانے پینے کی چیزوں کے بارے میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے یہ مقالہ تیرہ فصلوں پر مشتمل ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ اطبائے بہار، حکیم محمد اسرار الحق، ج2 ص133-132

2 تکمیل الطب کے صاحب تصانیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص154

بانی تکمیل الطب حکیم محمد عبدالعزیز لکھنوی

وفات 1911

حکیم حاجی محمد عبدالعزیز لکھنوی، حکیم محمد اسماعیل کے فرزند تھے۔ بانی تکمیل الطب کی حیثیت سے آپ کی خدمات طب یونانی کی تاریخ میں ہمیشہ روشن رہیں گی۔ طبی تعلیم حکیم محمد یعقوب اور حکیم محمد ابراہیم سے حاصل کی 1877 سے مطب کا آغاز کیا، مطب کے ساتھ آپ کا درس بے حد مشہور تھا۔

حکیم سید ظل الرحمن نے آپ کے مطب کے بارے میں لکھا ہے ان کے درس کی شہرت کی وجہ سے نہ صرف ہندوستان کے صوبہ سرحد جیسے دور دراز مقامات بلکہ افغانستان، بخارا، ہرات اور حجاز وغیرہ سے طلبا بغرض استفادہ حاضر ہونے لگے آپ کے زمانہ کے بلند پایہ کے علما وفضلا بھی اس میں شریک ہوتے تھے ان میں مولانا لطف اللہ علی گڑھی، مولانا محمد فاروق چریا کوٹی اور مولانا عبدالحق خیرآبادی کے نام خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

ادارہ تکمیل الطب کا قیام آپ کی زندگی کا اہم کارنامہ ہے اس سرچشمہ سے ہزاروں طلبا فیض یاب ہوئے اور یہ سلسلہ جاری ہے اس ادارہ کے فارغین اپنے نام کے ساتھ تکمیلی لکھتے ہیں۔

مطب، درس وتدریس اور طبی تحریکات میں سرگرمی کے علاوہ یونانی کتابوں کا مطالعہ آپ کا ذوق تھا۔ تمام قدیم طبی کتابیں آپ کے مطالعہ میں رہیں تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی رہا۔ رسالہ

تحفہ عزیزی، رسالہ فی ابطال حس جوہر الدماغ، حاشیہ علی القانون اور بیاض مجربات آپ کی قلمی یادگار ہیں۔ ابھی کام جاری تھے اور دور تک جانا تھا لیکن عمر کہاں سب کے مقصد پورا کرتی ہے 1911 میں بہت سی تحریکات کو آدھا چھوڑ کے رخصت ہو گئے۔

رسالہ تحفہ عزیزی مفردات کے حوالہ سے اہم ہے بقول حکیم سید ظل الرحمٰن اس میں ادویہ مرکبہ کا مزاج نکالنے اور کمیت دوا کے بڑھنے سے کیفیت دوا کے اثر پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے، آپ کی دوسری کتاب بیاض تجربات ہے یہ کتاب حکیم سید ظل الرحمٰن کے ذاتی ذخیرہ میں موجود ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تذکرہ خاندان عزیزی، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 109

2 حوالہ سابق، ص 144

3 ماہنامہ تکمیل الطب، اگست 1948

4 الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند، حکیم سید عبدالحیٔ حسنی، ص 212

5 تکمیل الطب کے صاحب تصانیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص 153

6 ہندوستان کے مشاہیر اطبا، حکیم سید حبیب الرحمٰن، ص 71

7 رموز الاطبا، حکیم فیروز الدین، ج 1 ص 232

8 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 141

حکیم بشیر احمد

وفات بعد 1912

حکیم بشیر احمد بیسویں صدی کے ممتاز طبیب اور معالج تھے۔ علاج و معالجہ کے ساتھ تصنیف و تالیف کی خدمات انجام دیں۔ طب میں 7 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔ مرض

الطاعون، القانون، رسالہ آتشک، حقائق الطاعون، رسالہ آتشک، مجرّبات بشیر اور مجربات قادری آپ کی تالیفات ہیں۔

ادویہ کے حوالہ سے مجرّبات بشیر اور مجرّبات قادری اہم ہیں مجربات بشیر اور معروف بہ رسالہ قوت باہ امراض باہ اوران کے علاج سے متعلق مجرّبات اور مرکبات پر مشتمل ہے۔ اس میں مختلف فصلوں کے تحت علاحدہ علاحدہ ادویہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ مولف کے ذاتی تجربات اس سلسلہ میں اہمیت کے حامل ہیں۔

طلاء کا ایک نسخہ جسے حکیم صاحب نے بہت مجرب لکھا ہے ہدیہ ناظرین ہے۔

بچھناک سیاہ، سیندور ہر ایک 10 گرام، شیر آکھ 40 گرام، مسکہ گاؤ 20 گرام پہلے دواؤں کو اچھی طرح گھول لیں اس کے بعد شہد، شیر آکھ اور مسکہ کڑاہی میں ڈال کر نیم کے دستہ سے چار روز تک خوب کھرل کریں پھر کام میں لائیں۔

ایک نسخہ روغن قوت باہ کو بھی بہت مجرب لکھا ہے۔

بیر بہوٹی، سیماب، سنکھیا سفید ہر 20 گرام زردی بیضہ مرغ کے ساتھ سب دواؤں کو پانچ روز تک کھرل کریں پھر روغن نکالیں اور ایک سینک روغن پانی میں لگا کر استعمال کریں۔

(انیسویں صدی کے ہندوستان میں یونانی علم الادویہ کی رفتار ترقی، ص 156)

کتاب مطبع منشی نول کشور سے کئی بار شائع ہوئی ہے 1896 میں طبع شدہ کتاب 60 صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کے علاوہ مجرّبات قادری 118 صفحات پر مشتمل ایک کتاب اور ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص 84

2 انیسویں صدی کے ہندوستان میں یونانی علم الادویہ کی رفتار ترقی، ڈاکٹر احتشام الحق قریشی، ص 156

حکیم احمد سعید امروہی

وفات1914

حکیم سید احمد سعید امروہی امروہہ کے مشہور طبی خانوادے خاندان عسکریہ کے فرزند تھے۔ والد کا نام حکیم سید اکبر علی اور دادا کا نام سید حسن عسکری تھا۔ طبی تعلیم اپنے والد اور چچا سے حاصل کی۔ تعلیم مکمل ہونے کے بعد مطب شروع کیا۔ اور جلد ہی مرجع خلائق ہو گئے آپ کی شہرت سن کر نواب سر آسماں جاہ صدر اعظم دولت آصفیہ حیدر آباد نے دکن آنے کی دعوت دی یہاں آپ نے طب کو بہت آگے بڑھایا۔ ایک بڑے شفاخانہ کا قیام عمل میں آیا۔ مطب کے ساتھ درس و تدریس کا سلسلہ بھی تھا۔ 1914 میں وفات پائی تصنیف و تالیف میں، خاص طور سے عربی زبان کے بڑے ماہر تھے عربی زبان میں آپ کی کئی تصانیف میرے مطالعہ میں رہی ہیں 7 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

'دویہ کے حوالے سے تذکرہ داؤد انطاکی کے طرز پر آپ کی کتاب تذکرہ سعیدیہ جو اگرچہ نامکمل ہے تاہم اچھی کوشش ہے تشخیص و معالجات، اصول علاج اور ذیابطیس پر آپ کی تصانیف سے مفید معلومات حاصل ہوئی ہیں انداز بیان، جامع طرز نگارش اور خوبصورت جملے پڑھنے میں لطف پیدا کرتے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 رسالہ الحکیم لاہور، جنوری 1932

2 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 463-461

3 طب اسلامی برصغیر میں، ص 46

4 فزی شین آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبد الحمید، ص 43

حکیم محمد ایوب اسرائیلی

وفات 1914

حکیم محمد ایوب اسرائیلی جناب مولوی محمد یعقوب کے فرزند تھے آپ کے والد جنگ آزادی میں شہید ہوئے۔عربی تعلیم کے بعد طب لکھنؤ طبی اسکول کے ممتاز طبیب حکیم عبدالعلی سے حاصل کی طبی تعلیم کے بعد حکیم صاحب منشی نول کشور لکھنؤ اورانوار المطابع کانپور سے وابستہ رہے۔حوالوں میں ملتا ہے کہ حکیم صاحب حکیم اجمل خاں کی دعوت پر دہلی گئے تھے اوراہم علمی خدمات انجام دیں 1914 میں وفات پائی۔اقوم الدلائل علی خمسۃ مسائل،اردو ترجمہ اقسرائی،اردو ترجمہ شرح اسباب،ترجمہ توضیح وتلویح اور حاشیہ علی القانون آپ کی اہم تصانیف ہیں۔غذاؤں کے حوالے سے غذائے مطلق پر شاندار مباحثہ آپ کی کتاب اقوم الدلائل کے پانچویں حصہ میں پڑھنے کوملتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 قانون ابن سینا اور اس کے شارحین ومترجمین،حکیم سید ظل الرحمٰن،ص 237

2 تکمیل الطب کے صاحب تصانیف اطبا،جہان طب،حکیم وسیم احمد،ص 176

حکیم سید عبدالحئی حسنی

وفات 1923

حکیم سید عبدالحئی حکیم سید فخر الدین خیالی کے فرزند تھے۔عربی علوم اور طب کے ممتاز عالم کی حیثیت سے آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ملت کے درد،مطالعہ کے ذوق،طلب علم کے جذبہ نے اپنے عہد کے سبھی مشہور علماء اوراطبا سے استفادہ کا موقع دیا۔طب حکیم عبدالعلی لکھنوی اور حکیم حاجی عبدالعزیز سے پڑھی۔ندوہ کی نظامت کی،مطب کیا،کتابیں لکھیں یہ سلسلہ اخیر عمر تک جاری رہا

اور 1923 میں سفر آخرت پر چلے گئے۔قرابادین، طبیب العائلہ، انتخاب بیاض عبدالحیٔ اور بیاض عبدالحیٔ آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

قرابادین اور بیاض عبدالحیٔ ادویہ مفردہ اور مرکبہ کے موضوع پر لکھنؤ کے اطبا کی نمائندہ تالیف ہیں۔ یہ کتاب میرے مطالعہ میں رہی ہے بیاض الحی کی ترتیب وتدوین اور اردو ترجمہ بھی مکمل کرلیا ہے۔ مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکیم صاحب نے لکھنؤ طبی اسکول کے مطابق قلیل الاجزاء، سہل الوصول اور کثیر الفوائد نسخوں کو اپنے مطب میں تجربہ کر کے کتابی شکل دی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 حیات عبدالحیٔ، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ص69

2 طب اسلامی برصغیر میں، ص381

3 مخطوطات شبلی لائبریری، ندوہ لکھنؤ ص64

4 تکمیل الطب کے صاحب تصانیف اطبا، جہان طب، ص161

حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی

وفات1926

حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی جناب حکیم سلطان محمود انصاری کے فرزند تھے، آپ کا خاندان طبابت میں بہت مشہور تھا۔ حکیم صاحب نے عربی علوم کی تکمیل کے بعد اپنے والد سے طب پڑھی پھر ڈاکٹری تعلیم کے لیے لاہور میڈیکل کالج سے 1895 میں ایل.ایم.ایس. کا ڈپلوما حاصل کیا۔ اس بعد اہم سرکاری محکموں میں خاص طور سے وزارت خارجہ (External Affairs) کے تحت سفارت خوانوں (Embassies) میں میڈیکل افسر بنائے گئے اسی دوران ممتاز خدمات کے لیے شفاء الملک، خان صاحب اور شیر و خورشید جیسے خطابات سے نوازے گئے اس کے علاوہ 1904 میں ایران کی شاہی مجلس حفظ الصحۃ کے رکن مقرر کیے گئے 1907 تک

ملازمت کی۔ ملازمت کے بعد اپنی ساری زندگی تصنیف وتالیف کے لیے وقف کردی اور نہایت ضخیم اور اہم کتابیں اپنے پیچھے چھوڑیں۔ آج تاریخ طب، ادویہ، علاج ومعالجہ کے حوالہ سے حکیم صاحب کی بے مثال خدمات تاریخ کا حصہ ہیں مخزن الادویہ، مخزن حکمت یا گھر کا ڈاکٹر، تاریخ الاطباء، علاج بالمفردات، یونانی ڈاکٹری، ہندوستان کی جڑی بوٹیاں لغات الادویہ اور قاموس طبی حکیم صاحب کی اہم قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ کے حوالہ سے آپ کی کتاب میٹریا میڈیکا اردو زبان میں علم الادویہ کے موضوع پر شاندار کتاب ہے، اس اہم کتاب میں جدید وقدیم معلومات کو نہایت جامع انداز سے پیش کیا گیا ہے۔ ادویہ کی ماہیت، شناخت، اقسام، جائے پیدائش، افعال وخواص، کیمیاوی اجزا پر مشتمل معلومات اس کتاب کو اردو ادب میں انفرادیت عطا کرتی ہے۔ ادویہ کے جوہر موثر کی شمولیت نے ریسرچ کے طلبا کے لیے راہ آسان بنادی ہے۔ مترادفات اور نباتی ناموں کے سلسلہ میں بیانیہ قابل قدر ہے اس سے حکیم صاحب کے تحقیقی اور طب جدید وقدیم کے گہرے مطالعہ کی تصدیق ہوتی ہے دونوں جلدوں کو ملا کر ڈھائی ہزار صفحات پر محیط مواد اس کے تفصیلی اور سیر حاصل انداز پیش کی دلیل ہے۔

لغات الادویہ آٹھ سو صفحات پر مشتمل اس کتاب میں ادویہ اور ان کے مترادفات سے متعلق تفصیلی بحث کی گئی ہے اس کے علاوہ ہندوستانی جڑی بوٹیاں بھی ایک ہزار صفحات پر مشتمل نباتی دواؤں کی انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ مفردات کے حوالہ سے 600 صفحات پر مشتمل علاج بالمفردات مفردات کے حوالہ سے ایک معتبر کتاب ہے۔ ضرورت ہے کہ ان تصانیف کا منصوبہ بند مطالعہ کرا کے تحقیق کی نئی سمتیں متعین کر کے اس پر عملی کام کیا جائے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 رموز الاطباء، حکیم فیروز الدین، ج 2 ص 69

تذکرۃ الاطباء، حکیم سید سرفراز حسین، ج 1 ص 106

ہندوستان کے مشہور اطبا، حکیم سید حبیب الرحمٰن، ص 167-164

4 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص470-466

5 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص88

مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان

وفات 1927

مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں حکیم محمد محمود خاں کے فرزند تھے خاندان شریفی میں سب سے زیادہ شہرت حاصل کی، حفظ کیا پھر عربی علوم پڑھے، طب اپنے والد حکیم محمود خاں اور حاذق الملک اوّل اور حکیم غلام رضا خاں سے سیکھی مطالعہ کا بہت شوق تھا اسی بنا پر بہت کتابیں اکٹھا کیں اور اپنے اجداد کی یادگار شریف منزل میں ایک لائبریری قائم کی۔

طب کے علاوہ ادب، تفسیر اور منطق وفلسفہ کی کتابوں پر گہری نظر تھی دہلی میں طب یونانی کی پہلی درسگاہ کے قیام میں حکیم عبدالمجید خاں کے شانہ بہ شانہ رہے۔ ملکی سیاست، طبی سیاست اور مطب سب میں آگے تھے حذاقت اور دست شفا کی بدولت ریاست رام پور میں طبیب خاص رہے طبی صحافت میں مجلہ طبیہ کا اجرا بھی تاریخی کارنامہ ہے۔

حکیم صاحب کا دوسرا اہم کام یونانی اینڈ ویدک میڈیسن لمیٹڈ کمپنی کا قیام ہے جس نے ادویہ کی شناخت اور حصولیابی میں اہم کردار ادا کیا، حکیم صاحب نے عراق اور بغداد کے سفر بھی کیے سیاسی طور سے کانگریس کے صدر رہے اور جنگ آزادی میں گاندھی جی کے ساتھ رہے۔

ان تمام معاملات کے ساتھ تصنیف وتالیف کام کام بھی جاری رہا۔ لکھنؤ کے خاندان عزیزی کے ناموران سے طبی معرکہ اور مناقشے سے اہم طبی نگارشات وجود میں آئیں رسالہ طاعون، القول المرغوب فی الماء المشروب کے علاوہ معجون اور کشتہ سازی پر اہم کتابیں لکھیں، البیان الحسن اس سلسلہ کی اہم کتاب ہے۔ رسالہ فی ترکیب الادویہ واستخراج اللغات الطبیہ اور حاشیہ شرح اسباب اپنے فن کی اچھی تصانیف ہیں۔

ادویہ کے حوالہ سے رسالہ فی ترکیب الادویہ، البیان الحسن اور حاذق حکیم صاحب کی اہم

تصانیف ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 حکیم اجمل خاں، کوثر چاند پوری

2 تذکرۃ الاطبا، حکیم سید سرفراز حسین، ج2 ص117

3 رموز الاطبا، حکیم فیروز الدین، ص19

4 M. A. Razzaq, Hakeem Ajmal Khan The Versatile Genius

5 ہندوستان کے مشہور اطبا، حکیم سید حبیب الرحمٰن، ص128-96

6 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص436-432

حکیم مولانا صادق الحسین

وفات 1932

حکیم مولانا صادق الحسین جناب حافظ شاہ محمد سراج الیقین کے صاحبزادے تھے لکھنؤ کے قصبہ کرسی میں سکونت تھی طب کی تعلیم حکیم حاجی عبدالعزیز لکھنؤ سے حاصل کی۔ آپ کا مطب بہت شاندار تھا۔ نسخوں میں لکھنؤ طبی اسکول کی چھاپ محسوس کی جاسکتی ہے۔ رسالہ طب فارسی میں آپ کی قلمی یادگار ہے۔ اسلامیات پر بھی کئی کتابیں لکھیں 1932 میں انتقال ہوا۔

ادویہ کے حوالہ سے رسالہ طب مختلف مرکبات پر مشتمل ہے جس میں امراض کے علاج میں مفید مرکبات تحریر کیے گئے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تذکرہ خاندان عزیزی، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص174

2 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص174۔

حکیم فضل الرحمٰن

وفات بعد 1933

حکیم فضل الرحمٰن بیسویں صدی کے ممتاز معالج اور مصنف تھے ماہیت الامراض پر کتاب الباثولوجی قبالت پر علم القابلہ، علاج ومعالجہ پر ترجمہ علاج الامراض اہم تصانیف ہیں۔ ادویہ کے حوالہ سے دہلی کے مشاہیر کے مطب، تجربات مسیح الملک اور اصطلاحات ادویہ تین کتابیں ملتی ہیں اصطلاحات ادویہ 424 صفحات پر مشتمل ضخیم کتاب ہے۔ دہلی سے 1933 میں شائع ہوئی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص 87

حکیم عبدالمجید عتیقی

وفات بعد 1934

حکیم عبدالمجید عتیقی بیسویں صدی عیسوی کے ممتاز معالج اور مصنف تھے۔ ارنڈ کے خواص مطبوعہ 1934 اور جامع العقاقیر بالتصویر، رسالہ شنگرف مطبوعہ لاہور 1931، معمولات رسکپور مطبوعہ 1938 اور گھیکوار کے اسرار ادویہ اہم کتابیں ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص 73

حکیم حاجی قاضی سید کرم حسین قادری

وفات 1935

حکیم سید کرم حسین جناب حکیم سید کرم علی کے فرزند تھے، حکیم صاحب کے خاندان کے زیادہ تر افراد دارالقضاء، افتاء اور محتسب کے عہدوں پر فائز رہے۔ حکیم سید کرم علی اپنے والد قاری امداد علی کے انتقال کے بعد ساکرس ضلع گڑگاؤں چھوڑ کر تجارہ منتقل ہوئے۔

حکیم قاضی سید کرم حسین کا اصل نام سید محمد سلیم الدین تھا بعد میں آپ کا نام کرم حسین رکھا گیا عربی علوم اپنے والد محترم سے حاصل کیے پھر تجارہ کے سرکاری مدرسہ میں پڑھا۔ 9 برس کے تھے ابا جان کا سایہ سر سے اٹھ گیا آگے کی کفالت اماں جان نے کی۔ حکیم صاحب کی علمی اور فنی ترقی میں اماں جان کی سرپرستی کا ذکر حکیم صاحب اکثر کرتے تھے۔

ماں کی دعاؤں اور تربیت نے حکیم صاحب کو دست شفا بھی دی اور شہرت، دولت اور عزت بھی، طبی تعلیم میرٹھ جا کر حکیم محمد حسن حاذق اور حکیم بدلو سہائے سے حاصل کی۔ آپ کا مطب عوام وخواص کا مرکز تھا انگریز وزیراعظم اور عالی جاہ مہاراج جے سنگھ کا نام خاص طور سے قابل ذکر ہے۔

خطاطی بھی سیکھی تھی تحریر بہت خوبصورت تھی اپنے استاد حکیم محمد حسن حاذق میرٹھی کی کئی کتابوں کی کتابت حکیم صاحب نے کی۔ میرٹھ میں دس سال قیام رہا جہاں مطب کا سلسلہ بھی جاری تھا، 1984 میں والدہ کے اصرار پر وطن واپس آئے اور مطب کیا۔

1996 میں حکیم صاحب بھوپال آئے اور آپ کو سرکاری طبیب کا عہدہ پیش کیا گیا لیکن حکیم صاحب نے ذاتی مطب کو ملازمت پر ترجیح دی اور تجارہ میں مطب جاری رکھا۔

مطب کے ساتھ حکیم صاحب نے پہلے دواخانہ حکیم کرم حسین پھر دواخانہ شفاء الامراض قائم کیا اس دواخانہ میں معیاری اور اصلی دوائیں تیار ہوتی تھیں جن کی سپلائی آسام، بنگال، بہار، پوٹ بلیر، سیلون، عدن، ہانگ کانگ، نیپال، کلکتہ، حیدرآباد، سندھ، دکن، کراچی، سکھر، بلوچستان، جموں وکشمیر، پونچھ، پٹیالہ، بہاول پور، بنارس، جے پور، قرولی، بڑودہ، بھوپال اور کوچین تک ہوتی

تھی۔ حکیم صاحب کی محفل احباب بہت وسیع تھی اور اکثر مشاہیر اطبا سے آپ کے دوستانہ مراسم تھے جن میں شفاء الملک حکیم اجمل خاں، لکھنؤ کے حکیم عبدالرشید، حکیم سید عبدالحیٔ حسنی، حکیم فرید احمد عباسی، حکیم دلبر حسن خان، حکیم فیروزالدین، حکیم عبدالقادر خاں، حکیم سید عبدالحمید مولف مرج البحرین، حکیم حبیب اللہ خاں، حکیم عبدالحسیب دریابادی، حکیم ہادی رضا خاں لکھنوی، حکیم وہاج الحق فرنگی محلی، حکیم خواجہ کمال الدین لکھنوی، حکیم محمد حسن قرشی، حکیم غلام کبریا خاں، حکیم محمد الیاس خاں، حکیم کبیرالدین اور حکیم فضل الرحمٰن خاں کے نام خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

مطب کے ساتھ شعر و شاعری میں بڑا دخل تھا، قومی و ملی خدمات حکیم صاحب کی زندگی کا اہم حصہ تھیں انجمن خادم اسلام، جمیعۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام اور جامع مسجد تجارہ کا آپ کو برابر تعاون حاصل رہا۔ یہ سب کچھ جاری تھا عمر 83 سال سے زیادہ ہوئی پھر دنیاوی سفر تمام ہوا اور 1953 میں سفر آخرت پر روانہ ہو گئے۔ مطب، قومی و سماجی خدمات کے ساتھ تصنیف و تالیفی خدمات کے طور پر دو درجن سے زائد کتابیں لکھیں، طبی کتابوں میں تحفہ جہاں معروف بہ کیمیائے عشرت، نصاب الطب المعروف طبی خالق باری، رسالہ ام الصبیان، رسالہ خضاب، رسالہ خواص آکھ، کتاب المعالجات اور بیاض طب حکیم صاحب کی قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ کے حوالہ سے بزرگوں کے تجربات پر مشتمل بیاض طب، آکھ کے افعال و خواص سے متعلق رسالہ خواص آکھ، خضاب کے متعدد نسخوں پر مشتمل رسالہ خضاب اور نصاب الطب المعروف طبی خالق باری حکیم صاحب کے استاد طب حکیم محمد حسن حاذق اور حکیم صاحب کی مشترکہ کوششوں سے تیار کیا گیا ایک منظوم رسالہ ہے جس میں دواؤں کے عربی، فارسی اور ہندی ناموں کے علاوہ امراض اور ان سے متعلق اصطلاحات سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ شکر ہے کہ آج ہندوستان کی اس عظیم طبی شخصیت کے ذکر کا قرض اتر گیا جو تاریخ طب مطبوعہ 1989 عربی محض فہرست تک اس لیے محدود رہا کہ فائنل پروف کے دوران حکیم صاحب کے حالات پر مشتمل صفحات آج تک دستیاب نہ ہو سکے۔ آپ کے بیٹے حکیم سید فضل الرحمٰن بھی ماہر معالج تھے اور پوتے پدم شری حکیم سید ظل الرحمٰن بانی ابن سینا اکیڈمی آف مڈی وی ول میڈیسن اینڈ سائنس طب یونانی کی مشہور و معروف شخصیت ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 ہندوستان کے مشاہیر اطبا، حکیم سید حبیب الرحمٰن، ص142-163

2 حیات حکیم سید کرم حسین، حکیم سید ظل الرحمٰن

حکیم مولانا نجم الغنی

وفات بعد 1936

حکیم مولانا نجم الغنی بیسویں صدی کے عظیم مصنف اور ممتاز طبیب تھے ادویہ مفردہ کے حوالے سے حکیم صاحب کا نام نہایت اہم ہے میرے محدود مطالعہ کے مطابق اردو میں خزائن الادویہ سے زیادہ ضخیم اور جامع کتاب نہیں لکھی گئی۔

حکیم عبدالحمید صاحب کی مرتبہ کتاب میں اس کی 8 جلدوں کا تذکرہ ملتا ہے جلدوار صفحات کی تعداد درج ذیل ہے:

جلداول	420 صفحات
جلددوم	512 صفحات
جلدسوم	437 صفحات
جلد چہارم	448 صفحات
جلد پنجم	604 صفحات
جلد ششم	579 صفحات
جلد ہفتم	405 صفحات
جلد ہشتم	426 صفحات

ادویہ کے مترادفات، ماہیت، شناخت، افعال و خواص، مضر، مصلح اور بدل ادویہ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ 1936 کی تالیف ہے۔ آپ کی دوسری

کتاب خزینۃ الادویہ ہے۔ یہ چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

جلداول	887 صفحات
جلددوم	910 صفحات
جلدسوم	939 صفحات
جلد چہارم	910 صفحات

اختصار کی وجہ سے دونوں کتابوں کی مکمل تفصیل یہاں دینا ممکن نہیں ہے۔

قرابادین نجم الغنی

قرابادین حکیم نجم الغنی حکیم نجم الغنی خاں رام پوری (وفات 1899) رام پور کے مشہور علمی خانوادے کے فرزند تھے، ادویہ مفردہ پر اپنی ضخیم، جامع اور مستند تالیف خزائن الادویہ کے حوالہ سے حکیم صاحب کا نام طبی دنیا میں احترام اور عقیدت سے لیا جاتا ہے۔

مرکبات ادویہ پر حکیم صاحب کی یہ تالیف 1099 صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب کی پہلی اشاعت مطبع نول کشور سے 1909 میں عمل میں آئی تھی اس کا دوسرا ایڈیشن 1928 میں چھپا تھا۔ وہ بھی نایاب ہوگیا تھا، کتاب کی افادیت اور جامعیت کے پیش نظر سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن نے 2010 میں اس کا نیا ایڈیشن پیش کر کے وقت کی ایک اہم ضرورت پوری کی ہے۔

کتاب کے ابتدائی صفحات میں حکیم صاحب کی سوانح حیات درج ہے جس میں ابتدائی تعلیم، طب، تصنیفی وتالیفی سرگرمیوں کی تفصیلات لکھی گئی ہیں۔

کتاب کا بیانیہ حرف الف سے شروع ہوکر حرف یاء میں ختم ہوتا ہے۔ حرف الف میں ایارجات اور حرف یاء میں یاقوتی کا بیان کیا گیا ہے۔ زیادہ تر نسخے ہندوستان ویونان کے مشاہیر اطبا کے حوالہ سے لکھے گئے ہیں۔ مرکبات میں اطبا کی نسبت کے بعد مختصر طور سے اس کے افعال پھر اجزا، طریقہ تیاری اور مقدار خوراک درج کی گئی ہے۔

بحیثیت مجموعی اردو زبان میں اہم طبی سرمایہ ہے طلبا، اساتذہ اور تحقیق کے لیے کارآمد ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکوعرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص119

حکیم عبدالحفیظ

وفات بعد 1939

حکیم عبدالحفیظ بیسویں صدی عیسوی کے ممتاز معالج اور مصنف تھے طب میں 8 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔ ادویہ کے موضوع پر اکسیر المجربات مطبوعہ لاہور 1939، رسالہ کچلہ، رسالہ سنکھیا، معمولات شریفی، صناعۃ التکلیس اہم تصانیف ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکوعرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص75

حکیم محمد شریف لاہوری

وفات بعد 1943

حکیم محمد شریف بیسویں صدی کے عظیم مصنف اور معالج تھے ادویہ مفردہ اور ادویہ مرکبات پر آپ نے ضخیم اور جامع کتابیں لکھیں 1943 تک حیات تھے۔ 10 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

1–	معمولات مجربات باھیہ (154 صفحات)	مولفہ 1935	لاہور
2–	معمولات و مجربات (1096 صفحات)	مولفہ 1931	دہلی
3–	مفتاح الاکسیر	مولفہ 1943	لاہور

4-	مفتاح الحکمت (1096 صفحات)	مولفہ 1936	لاہور
5-	مفتاح الکیمیا	مولفہ 1936	لاہور
6-	آنکھوں کی روشنی (216 صفحات)	مولفہ	لاہور
7-	تحفظ وعلاج الانف (936 صفحات)	مولفہ 1920	لاہور
8-	تریاق الاعمار (100 صفحات)	مولفہ 1916	لاہور
9-	جدید فارماکوپیا (200 صفحات)	مولفہ 1916	
10-	امراض چشم	مولفہ 1935	لاہور

اس قدر ضخیم کتابوں کی تصنیف سے حکیم صاحب کے مطالعہ اور ذوق تصنیف کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کاش ان تصانیف کا تفصیلی مطالعہ ہوتا تو طب یونانی کے مزید جواہرات کا اضافہ ہوتا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص 121-120

حکیم محمد حسن قرشی

وفات بعد 1944

حکیم محمد حسن قرشی بیسویں صدی کے نامور طبیب اور مصنف تھے حوالوں میں ان کی درج ذیل کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے۔

بیاض مسیحا	مولفہ لاہور
تذکرۃ الاطباء (تعداد صفحات 96)	مولفہ لاہور
تذکرۃ العقاقیر جلد اول (صفحات 98)	مولفہ لاہور
تذکرۃ العقاقیر جلد دوم (صفحات 160)	مولفہ لاہور
تذکرہ مسیح الملک (صفحات 180)	مولفہ لاہور

جامع الحکمت جلد اول (صفحات 1100)	مولفہ لاہور
جامع الحکمت جلد دوم (صفحات 1200)	مولفہ لاہور
حکایت الاطباء	
دستور الاطباء جلد اول (صفحات 160)	مولفہ لاہور
دستور الاطباء جلد دوم (صفحات 160)	مولفہ لاہور
سلک مروارید (صفحات 500)	مولفہ لاہور
قانون ازدواج	مولفہ لاہور
طبی فارماکوپیا جلد اول (صفحات 502)	مولفہ 1944 لاہور
طبی فارماکوپیا جلد دوم (صفحات 600)	مولفہ لاہور
علاج بالغذاء (صفحات 150)	مولفہ لاہور
علاج بالمفردات (80 صفحات)	مولفہ 1944 لاہور
خلاصہ مخزن الادویہ (404 صفحات)	مولفہ 1887 لکھنؤ
درج گوہر (60 صفحات)	مولفہ 1936 لکھنؤ
علاج النساء	
فیض عام فی شفاء الاسقام (264 صفحات)	مولفہ 1910 لکھنؤ

ادویہ کے حوالے سے تذکرۃ العقاقیر، علاج بالمفردات اور طبی فارماکوپیا اور خلاصہ مخزن الادویہ اہم کتابیں ہیں اس کتاب سے متعلق تفصیلات درج ذیل ہیں۔

یہ کتاب دراصل فارسی زبان کی مشہور کتاب مخزن الادویہ مولفہ حکیم محمد حسین کا خلاصہ ہے۔ ڈاکٹر قریشی صاحب نے اسے حکیم محمد حسن میرٹھی کی کتاب لکھا ہے۔ دوسرے حوالے میں اسے حکیم محمد حسن قرشی کی تصنیف قرار دیا گیا ہے۔ دوا کا بیانیہ نام ومترادفات، طبیعت، مضر، مصلح، بدل اور مقدار خوراک وخواص کے عنوانات پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کا سن تالیف 1887 اور 1888 ہے، مطبع دار العلوم میرٹھ سے شائع ہوئی

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزیشین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص 111

2 انیسویں صدی کے ہندوستان میں علم الادویہ کی رفتار ترقی، ڈاکٹر احتشام الحق قریشی، ص 99

پروفیسر حکیم عبدالقادر احمد

وفات بعد 1945

پروفیسر حکیم عبدالقادر احمد جناب احمد بن محی الدین کے فرزند تھے، ادارہ تکمیل الطب سے 1917 میں فراغت کی۔ تشخیص، علاج، تصنیف و تالیف میں یکساں مہارت تھی۔ مدراس میں شعبہ مخطوطات سے وابستہ رہ کر بہت سی طبی کتابوں کی تدوین کی۔ آپ کی سن وفات کے بارے میں معلومات نہیں ہوسکیں۔ ایک کتاب کے مقدمہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ 1945 تک زندہ رہے ہوں گے۔ طب فریدی 3 رسالہ تحقیق البحران، اور جامع الاشیاء آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

ادویہ کے حوالہ سے طب فریدی میں امراض کا مفرد علاج لکھنؤ کے طبی اسکول کی نمائندگی کرتا ہے۔ مرکب دواؤں کو حسب ضرورت مگر بہت کم اجزا پر مشتمل نسخے اس کتاب کی انفرادیت ہے۔ آپ کی دوسری کتاب جامع الاشیاء فارسی زبان میں مدراس جواب چنئی ہوگیا ہے سے شائع ہوئی ہے اس میں حیوانات اور نباتات کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ میں نے حکیم صاحب کے کئی رسالوں سے ندوہ کی لائبریری میں استفادہ کیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 مقدمہ طب فریدی، ص 1

2 مقدمہ جامع الاشیاء، ص 2

3 تکمیل ااا ب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص 177

حکیم محمد مظہر الدین اجملی

وفات بعد 1948

حکیم محمد اظہر الدین اجملی بیسویں صدی کے ممتاز معالج اور مصنف تھے ذیابیطس کا علاج، بخاروں کا علاج، تپ دق کا علاج، خونی امراض کا علاج اور مخزن العلاج آپ کی اہم کتابیں ہیں۔ ادویہ کے حوالے سے بیاض اجملی، دواؤں کی لغات اور اصطلاحات دواسازی اہم کتابیں ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکوعرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص135

حکیم محمد فیروز الدین

وفات بعد 1949

حکیم محمد فیروز الدین بیسویں صدی کے بڑے ممتاز مصنف، معالج اور طبیب تھے، حکیم صاحب کی مولفہ کتاب رموز الاطباء کے مقدمہ بعنوان مافی الضمیر کے مطالعہ سے کلیاتی مباحث خاص طور سے کلیات ادویہ اور اصول علاج پر آپ کی مہارت کا اندازہ ہوتا ہے طب جدید (ایلو پیتھک) اور طب یونانی کے خواص اور خامیوں کا دیانتداری کے ساتھ تجزیہ اور طبی اصولوں کی روشنی میں معالجاتی تجربات کا جو سلسلہ حکیم صاحب نے شروع کیا تھا اپنے آپ میں نہایت اہم اور تاریخی کام ہے اس محنت سے 600 سے زائد اطبا کے صدری اور تجرباتی نسخوں کی اشاعت حکیم صاحب کا اہم کارنامہ ہے جو رموز الاطباء کے نام سے آج بھی علاج و معالجہ کے کلینیکی مشاہدات میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

ان تمام سرگرمیوں کے ساتھ آپ کی تصانیف بھی بے حد اہم ہیں۔ رسالہ الجریان

(صفحات 264) مولفہ لاہور 1934، حیات جاوید اور قوت باہ (44 صفحات)، رموز الاطباء جلد اول (صفحات 1000) مطبوعہ لاہور 1928، رموز الاطباء جلد دوم (صفحات 1028) مطبوعہ لاہور 1928، محافظ شباب مطبوعہ لاہور 1934، مصباح الحکمت (صفحات 1320)، مطبوعہ لاہور 1939 آپ کی اہم قلمی یادگار ہیں۔

تجرباتی ادویہ کے حوالہ سے رموز الاطباء حکیم صاحب کی سب سے اہم کتاب ہے اس کتاب کے مختلف طباعتوں کے دیباچہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کس قدر منصوبہ بند طریقہ سے حکیم فیروزالدین نے معالجین کی ایک جماعت تیار کی جس نے اپنے تجربات قلمبند کر کے حکیم صاحب کے سپرد کیا بلاشبہ یہ ایک تاریخی کام ہے اس انجمن کا نام حکیم صاحب نے انجمن تجارب رکھا تھا جو 1915 میں قائم ہوئی اور حکیم صاحب کے بعد حکیم غلام محی الدین چغتائی کے ذریعہ جاری رہی۔ تصدیق وتکذیب نسخہ جات کے عنوان سے مختلف امراض کے علاج پر رموز الاطباء میں جو تفصیل دیکھنے کو ملتی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ کم اجزا پر مشتمل آسانی سے تیار ہونے والے نسخے آج بھی اطبا کے لیے مشعل راہ ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 دیباچہ رموز الاطباء، حکیم محمد فیروز الدین، جلد اول مطبوعہ لاہور 1928

2 دیباچہ، رموز الاطباء، حکیم محمد فیروز الدین، جلد دوم مطبوعہ لاہور 1928

3 فزیشین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص 107

حکیم حاجی عبدالغفور رمضان پوری

وفات 1954

حکیم حاجی عبد[illegible] ضلع مونگیر کے قصبہ رمضان پور [illegible] والے تھے۔ طب حکیم حاجی [illegible] العزیز اور دیگر اساتذہ سے سیکھی۔ تکمیل کے بعد رمضان پور [illegible] گئے یہیں مطب کیا۔

مطب کے ساتھ درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی رہا 1954 میں انتقال ہوا۔ کانونچہ (اردو ترجمہ قانون چہ)، رسالہ بحران، رسالہ قبریہ (اردو ترجمہ) اور خلاصۃ المفردات آپ کی اہم تصانیف ہیں۔

مفردات پر خلاصۃ المفردات لکھی جس میں مختصر اور جامع انداز میں یونانی مفرد دواؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ اطبائے بہار، حکیم اسرار الحق، ج 2 ص 132

2 تکمیل الطب کے صاحب تصانیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص 152

حکیم محمد عبد الحلیم لکھنوی

وفات 1954

حکیم محمد عبد الحلیم بانی تکمیل الطب حاجی حکیم عبد العزیز کے فرزند تھے۔ 6 برس کی عمر میں اباجان چل بسے بڑے بھائی حکیم عبد الرشید کی سرپرستی میں آئے 1920 میں بھائی نے بھی ساتھ چھوڑ دیا اس کے بعد چچا حکیم عبد الحفیظ کی نگرانی میں طب پڑھی 1923 میں تکمیل الطب سے فراغت کے بعد کالج سے وابستہ رہے 1929 تک حکیم صاحب کالج سے مختلف حیثیتوں سے وابستہ رہے 1926 میں کسی اختلاف کی وجہ سے کالج چھوڑ دیا۔ اس کے بعد شاہی شفاخانہ چوک کے نگراں اور منبع الطب کالج لکھنؤ کے پرنسپل بنائے گئے۔ طب یونانی کے علاوہ ماہر سرجن بھی تھے۔ مفرد دواؤں پر زبردست گرفت تھی آپ کے نسخوں کے بارے میں حوالوں میں ملتا ہے کہ اگر منہ سے نسخہ کی پہلی دوا برگ نکل جاتی تو سارا نسخہ برگ یعنی دواؤں کے پتوں پر مشتمل ہوتا اسی طرح تخم اور بیخ پر مشتمل نسخے آج بھی آپ کی یادگار ہیں مطب اور تدریس کے ساتھ تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی رہا 8 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں 1954 میں وفات پائی۔

مفردات کے حوالہ سے مفردات عزیزی اور مجربات عزیزی آپ کی اہم تصانیف ہیں اس کے علاوہ مالا یحضرہ الطبیب کے آٹھویں باب میں ما یحضرہ الطبیب فی علم الادویہ سے بھی مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ مفردات عزیزی فارسی زبان میں مفردات کی معتبر کتاب ہے مقدمہ میں حکیم صاحب نے دستیاب مواد میں ادویہ مفردہ اور ادویہ مرکبہ کی مختصر اور جامع تالیف کی کمی کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کی وجہ تالیف بیان کی ہے کتاب میں اگر چہ اہم اطبا قدیم کے نسخے شامل ہیں لیکن اپنے والد حاجی حکیم عبدالعزیز کے مطب میں مستعمل مفردات کا خصوصیت سے تذکرہ کیا گیا ہے اس اعتبار سے اس کتاب کو لکھنؤ کے طبی اسکولوں کی نمائندہ تالیف کہا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں جن اہم کتابوں کا ذکر ہے ان میں تذکرہ سویدی، تذکرہ داؤد انطاکی، تذکرہ ہندی، مجمع الفوائد، الجامع لمفردات، جامع الادویہ، قرابادین کبیر، قرابادین شفائی، قرابادین ذکائی، قرابادین معصومی، کامل الصناعہ، تقویم الادویہ، ذخیرہ نظام شامی، مفردات قانون، مفردات ہندی، تقویم الابدان، خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ جدول (Table) کے انداز پر مرتب اس کتاب میں نام دوا، مزاج، افعال وخواص، مضر اور مصلح کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف امراض میں مفید دواؤں کا ذکر امراض کے حوالہ سے تفصیل سے کیا گیا ہے۔

تجربات عزیزی آپ کی دوسری اہم تصنیف ہے۔ 1953 میں چھپی یہ کتاب 224 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں حکیم صاحب نے اپنے ذاتی مجربات کے علاوہ حکیم محمد عبدالعزیز، حکیم محمد عبدالعلی، حکیم اسماعیل لکھنوی، حکیم محمد مسیح لکھنوی، حکیم محمد یعقوب لکھنوی، حکیم محمد علی رضا خاں، حکیم حسن رضا خاں، حکیم میر محمد مرتعش لکھنوی، حکیم میر محمد اصغر لکھنوی، حکیم میر محمد قاسم، حکیم میر محمد باقر، حکیم میر محمد علی حاذق، حکیم میر محمد عماد الدین شیرازی، ابن السویدی، ابن سینا، حکیم محمد عبدالرشید لکھنوی، حکیم محمد عبدالولی، حکیم کمال الدین احمد پوری اور حکیم محمد اعظم خاں کے مجرّبات حوالہ کے ساتھ شامل کیے ہیں اس اعتبار سے اسے اطبا لکھنؤ اور بقراطی سلسلہ کے اطبا کے تجربات کی انسائیکلوپیڈیا کہا جا سکتا ہے۔ تجربات اعضا کے امراض کے اعتبار سے لکھے گئے ہیں۔

ان دونوں کتابوں کے فارسی سے اردو ترجمے کا تذکرہ مجھے نہیں ملا بہرحال ان کے ترجمے سے نئی نسل اپنے اسلاف کے تجربات سے مستفید ہو سکتی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تذکرۃ الاطباء، حکیم سید سرفراز حسین، ج2 ص190

2 تذکرہ خاندان عزیزی، حکیم سید ظل الرحمن، ص403

3 مقدمہ مفردات عزیزی، حکیم عبدالحلیم، ص2

4 مقدمہ مجربات عزیزی، حکیم عبدالعلی، ص1

5 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص198

6 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص449

حکیم جلیل احمد انصاری

وفات 1960

حکیم جلیل احمد انصاری جناب قاضی صدیق احمد صاحب کے فرزند تھے۔ عربی کی تعلیم کے بعد طب کی طرف توجہ کی اور طب کی ابتدائی کتابیں حکیم بشیر احمد سے پڑھیں۔ اس کے بعد طبیہ کالج دہلی میں تشریح، سرجری اور مرکب دواؤں کی تیاری میں مہارت حاصل کی۔ یہاں سے لکھنؤ آکر تکمیل الطب سے 1927 میں فراغت کے بعد تکمیل الطب میں مدرس بنائے گئے اپنی تشخیص، دست شفاء اور علمی مہارت کی وجہ سے حکیم عبدالحمید جیسے ماہر معالج آپ کو مشورہ میں شریک کرتے تھے اس زمانہ میں کالج میں علاج و معالجہ پر مباحثہ (Debate) ہوتا تھا حکیم صاحب کی رائے ہمیشہ فیصلہ کن سمجھی جاتی تھی۔ تکمیل الطب شفاخانہ کے انچارج رہے 1939 میں لاہور چلے گئے یہاں طبیہ کالج لاہور کے پرنسپل کی حیثیت سے اہم کارنانے انجام دیے۔ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی رہا 1960 میں وفات پائی۔ 5 کتابیں افادہ جلیل، تذکرہ جلیل، تجویز جلیل، انتخاب جلیل اور تعلیم الادویہ آپ کی قلمی یادگار ہیں۔ آپ کی سبھی تصانیف اور مفرد ادویہ اور تجربات و مرکبات ادویہ کا شاندار علمی شاہکار ہیں۔

تذکرہ جلیل یہ کتاب علاج اور ادویہ سے متعلق اطبا قدیم کے اقتباسات کا ایک خوبصورت مجموعہ ہے بقول مولف معالجات اور علم الادویہ وغیرہ پرائمہ فن اور فاضل اطبا متقدمین کی قابل استناد عربی کتب کا مطالعہ شروع کیا اس سلسلہ میں درسی کتابیں بھی میں نے ازسرنو بالاستیعاب دیکھیں اور بہت سے غیر درسی کتابیں جو میسر آسکیں غور وتعمق کے ساتھ پڑھیں۔

آگے لکھتے ہیں:

میں نے ان کتابوں میں کہیں تو اصول وہدایات اور تدابیر کی شکل میں اور کہیں دواؤں اور نسخوں کی صورت میں ان جواہر ریزوں کو یکجا کر دیا۔

بنیادی طور سے حکیم صاحب نے یہ کتاب عربی میں لکھی تھی لیکن بدلتے تقاضوں کے پیش نظر اور عوامی مطالبہ کو سامنے رکھ کر خود حکیم صاحب نے اس کا اردو ترجمہ کیا یہی ترجمہ 1955 میں لاہور سے شائع ہوا۔ کتاب کی توصیف بیان کرتے ہوئے شفاء الملک حکیم عبداللطیف فلسفی نے بجاطور پر لکھا ہے ایک ایسی تالیف ہے جس کو ریسرچ ورک کہا جاتا ہے اگر یورپ میں ہمارے لیے بھی ڈگریوں کا کوئی انتظام ہوتا تو یقیناً یہ کتاب ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لیے مستحق ہوتی۔

آپ کی دوسری کتاب افادہ جلیل اصول علاج ونسخہ نویسی سے سیر حاصل بحث پر مشتمل ہے تجویز جلیل کے عنوان سے حکیم صاحب کا تیسرا شاہکار ہے اس میں تجویز نسخہ، ترکیب ادویہ، کیفیت ترکیب، امزجہ مقادیر مرکبات اور ادویہ مفردہ ونسخہ جات کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے بقول حکیم وسیم احمد یہ کتاب تکمیل الطب میں تدریسی عہد میں لکھی گئی ہے اور اس میں لکھنؤ کے طبی دبستان کی بھرپور وکالت کی گئی ہے اور یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ علاج بالمفردات ہی اصل طریقہ علاج ہے۔

مولف کتاب دیباچہ میں اس کو مزید واضح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

مرکبات کی مقدار خوراک کو اگر ان کے مفردات پر تقسیم کیا جاتا تو چونکہ ان میں سے ایک دوا بھی اپنی کامل مقدار شربت کو نہیں پہنچتی اس واسطے یقیناً ان کے وہ منافع اور اثرات جو انھیں انفرادی حالت میں ان کی پوری مقدار خوراک سے حاصل ہوسکتے ہیں وہ اس طرح اس

مجموعی استعمال سے ہرگز نہیں حاصل ہو سکتے اس لیے جہاں تک ہو سکے مفرد دوا پر کسی مرکب دوا کو ترجیح نہ دیں۔

انتخاب جلیل حکیم صاحب کی تجربات پر مشتمل فارسی تالیف ہے بعد میں اس کا اردو ترجمہ بھی حکیم صاحب ہی نے کیا تھا ان نسخہ جات سے متعلق حکیم صاحب نے کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ اس کو تجربات کی عام کتابوں کی طرح نہ سمجھیں، اس میں اطبا کے ترتیب دادہ اور مستند نسخہ جات ہیں جن میں سے اکثر میرے ذاتی مجرب اور آزمودہ ہیں اور بعض میرے دیگر احباب اور بزرگوں کے معمول و مجرب ہے۔

تعلیم الادویہ مفردات ادویہ پر ایک بہترین تصنیف ہے 3 مقالات پر مشتمل اس کتاب کے پہلے مقالہ میں روزمرہ کے استعمال کی مفرد دواؤں کی بابت، مزاج اور افعال و خواص لکھے گئے ہیں دوسرے مقام میں روزانہ کی مستعمل مرکب دوائیں اور تیسرے میں خاندان عزیزی کے مروجہ مطب میں دواؤں کے وزن لکھے گئے ہیں۔ اہمیت کی بنا پر اس کے تین ایڈیشن شائع ہوئے ہیں پہلا 1951 اور دوسرا 1955 میں چھپا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تذکرۃ الاطبا، حکیم سید سرفراز حسین، ج 2 ص 91

2 تقدمہ اصول نسخہ نویسی و مطب، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 11

3 دیباچہ تذکرہ جلیل طبع دوم، حکیم جلیل احمد، ص 2

4 دیباچہ انتخاب جلیل، ص 3

5 دیباچہ تعلیم الادویہ طبع اول، ص 2

6 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص 200

7 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 470

حکیم ابوصالح محمد سعید خاں

وفات 1963ء

حکیم ابوصالح محمد سعید خاں جناب منشی شفاعت علی خاں کے فرزند تھے عربی تعلیم کے بعد طبی تعلیم کے لیے تکمیل الطب سے 1919 میں فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد مطب شروع کیا بقول حکیم محمد اسرار الحق مولف تاریخ اطبائے بہار سہسرام میں آپ کا مطب بہت مشہور تھا۔ طبی سیاست سے وابستہ رہے اور انجمن اطبائے بہار کے سرگرم ممبر رہے۔ آپ نے اپنے تجربات کو کتابی شکل دی تھی افسوس کہ گردش زمانہ کی نذر ہوگئی ورنہ لکھنؤ طبی اسکول کے کچھ اور جوہر دیکھنے کو ملتے۔ 1963 میں وفات پائی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1. تاریخ اطبائے بہار، حکیم محمد اسرار الحق، ج2 ص263
2. تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص175

حکیم عبداللطیف فلسفی

وفات 1970

حکیم عبداللطیف فلسفی جناب حکیم عبدالوحید کے فرزند تھے، بچپن میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ پرورش چچا حکیم عبدالمعید نے کی، دینیات، معقولات، منطق، فلسفہ اور طب میں یکساں مہارت تھی۔ موسیقی اور بنوٹ (ایک قسم کی لاٹھی) کا ذوق تھا۔ طبی اساتذہ میں شفاء الملک حکیم عبدالحمید کا نام خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ 1921 میں تکمیل الطب سے فراغت کی پھر اسی ادارہ میں تدریس کی خدمات انجام دیں، جب علی گڑھ میں طبیہ کالج قائم ہوا تو حکیم اجمل خاں

نے آپ کو علی گڑھ دعوت دی یہاں پہلے مدرس پھر وائس پرنسپل اور بعد میں پرنسپل ہوئے۔علی گڑھ طبیہ کالج کو شہرت اور انفرادیت دینے میں آپ کا بڑا دخل ہے، بحیثیت معالج آپ کی خدمات بہت اہم ہیں تشخیص اور علاج میں کامیابی کی وجہ سے 1945 میں شفاء الملک کا خطاب ملا۔اور کئی صدر جمہوریہ کے اعزازی معالج رہے۔طبی سیاست میں بھی سرگرم رہے بہت سی طبی کمیٹیوں کے ذمہ دار رہے۔تصنیف و تالیف آپ کا شروع سے علمی ذوق تھا۔طبی صحافت میں بھی برابر کے شریک رہے 1970 میں وفات پائی۔10 سے زائد کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں مطب لطیف اور اردو ترجمہ ادویہ قلبیہ مولفہ شیخ الرئیس ادویہ کے حوالے سے اہم تصانیف ہیں۔

مطب لطیف دراصل حکیم صاحب کی علی گڑھ کی معالجانہ زندگی کا تجرباتی نچوڑ ہے اس کے مرتب جناب حکیم سید کمال الدین حسین ہمدانی کے مطابق یہ تالیف حکیم صاحب کے نسخوں پر مشتمل مکمل مطب ہے۔اس کتاب کے متن میں حکیم محمد طیب نے لکھا ہے کہ حکیم صاحب طویل نسخوں اور اپنے نسخوں سے جن کی شروع سے پہلے مریض کو کسی طرح دواؤں کے حصول کے سلسلہ میں کافی ریاضت کرنی پڑے اور آبلہ پائی کی ایک بیماری اور مول لینی پڑے گریز کرتے تھے۔دراصل یہ تکمیل الطب کے فرزندان کی امتیازی شان ہے جو یہاں کے فارغین کے نسخوں میں آج بھی محسوس کی جاسکتی ہے آپ گھسے پٹے نسخے استعمال نہیں کرتے تھے۔مریض اور مرض کے حسب حال نسخہ کی ترتیب آپ کی انفرادیت تھی۔

ادویہ پر آپ کی دوسری تالیف شیخ کی الادویۃ القلبیہ کا اردو ترجمہ ہے۔جس کی عظمت سے متاثر ہوکر حکیم صاحب نے شیخ کو ریسرچ اور علاج دونوں کا ماہر مان لیا۔شیخ کے بیان میں اس کی تفصیل آچکی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تجدید طب، حکیم عبداللطیف فلسفی، ترتیب وتدوین حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 7-6

2 مطب لطیف ترتیب وتدوین حکیم کمال الدین حسین ہمدانی، ص 2-1

3 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص 182

4 ہندوستان کے مشاہیر اطبا، حکیم سید حبیب الرحمٰن، ص 74
5 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 454

حکیم خواجہ رضوان احمد

وفات 1972

حکیم خواجہ رضوان احمد بیسویں صدی کے ممتاز معالج، مصنف اور عظیم طبی مدرس تھے۔ 1924 میں دہلی طبی کالج سے فارغ ہوئے 1926 میں بحیثیت پروفیسر پٹنہ طبی کالج سے وابستہ ہوئے۔ سات سال بعد اراکین طبی کالج دہلی کی فرمائش پر دہلی واپس آئے 1947 میں جب فساد ہوا تو دہلی کے بربادی کے ساتھ حکیم صاحب اپنے بیٹے کے فساد میں مارے جانے کے صدمہ میں مبتلا رہے۔ بعد میں دہلی چھوڑ کر سلہٹ چلے گئے یہاں طبیہ کالج کے پرنسپل رہے اور زبردست علمی وتدریسی خدمات انجام دیں۔ 1967 میں انتقال ہوا۔

10 کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔ ترجمہ موجز القانون اور ترجمہ حمیات قانون، ترجمہ شرح اسباب، ترجمہ علاج الامراض بحیثیت مترجم آپ کی خدمات کی امین ہیں۔ اس کے علاوہ طب قانون، علم السموم، امراض اطفال کے عنوان سے اہم کتابیں لکھیں۔

ادویہ کے حوالے سے دہلی کا صحیح مطب، دہلی کے مرکبات اور بڑی بیاض آپ کی اہم تصانیف ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تذکرۃ الاطبا، حکیم سید سرفراز حسین، ج 2 ص 65
2 بہار میں یونانی طب کا ارتقا، حکیم سید منظر احسن، ص 66
3 قانون ابن سینا اور اس کے شارحین ومترجمین، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 248
4 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص 93
5 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص 496

حکیم محمد کبیر الدین

وفات 1976

بیسویں صدی کے نامور اطبا میں حکیم محمد کبیر الدین کا نام سرفہرست ہے، بہار کے ضلع مونگیر کے قصبہ شیخو پورہ میں 1889 میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام جمال الدین تھا ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی پھر لکھنؤ آئے یہاں کیننگ کالج سے امتحانات پاس کر کے کانپور گئے۔ طبی تعلیم مدرسہ طبیہ گلی قاسم جان دہلی میں حکیم غلام جیلانی، مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں اور حکیم عبدالحمید سے حاصل کی۔ حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے لاہور سے زبدۃ الحکماء کا امتحان بھی پاس کیا تھا۔ تصنیف و تالیف کا شروع سے شوق تھا جلد ہی حکیم اجمل خاں کی نظر نے اس گوہر آبدار کو پہچان لیا اور 1914 میں قائم شدہ ادارہ تالیفات کا انچارج بنایا۔ اس ادارہ کے سربراہ کی حیثیت سے آپ نے نمایاں خدمات انجام دیں۔

تصنیف و تالیف کے ساتھ درس و تدریس کا سلسلہ بھی رہا 1917 سے 1935 تک آیورویدک اینڈ طبی کالج میں، پھر 1932 سے جامعہ طبیہ ہمدرد، 1939 میں نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد سے وابستہ رہے لیکن لگتا ہے کہ طبیہ کالج میں تدریسی ملازمت حکیم صاحب کو راس نہیں آتی تھی اسی لیے ایک ادارہ سے دوسرے ادارہ تک سفر کرتے رہے۔ بہر حال جہاں بھی رہے تصنیفی و تالیفی کام جاری رہا انھیں خدمات سے متاثر ہو کر نظام حیدرآباد نے آپ کو شہنشاہ تالیفات کے خطاب سے نوازا اور اسی کام نے حکیم صاحب کو شہرت کی ان بلندیوں پر پہنچا دیا جہاں پہنچنا آسان نہیں ہے۔ آزادی کے بعد طبی لٹریچر کو عہد حاضر سے ہم آہنگ کرنے اور بدلتے لسانی تقاضوں کے پیش نظر فارسی زدہ طبی زبان کو سلیس اور آسان اردو میں پیش کرنے کا جو کام حکیم صاحب نے انجام دیا ہے رہتی دنیا تک اسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

آپ کے اسلوب نگارش کی یہ شان تھی کہ پیچیدہ اور مبہم مضمون بھی آپ کے آسان انداز بیان سے دلچسپ بن جاتے تھے اور پڑھنے والا بلا کسی دشواری کے لطف اندوز ہو کر تکنیکی بحث کو اچھی طرح سمجھ لیتا تھا۔

حکیم صاحب کی کوئی بھی کتاب اٹھا لیجئے آپ کی یہ انفرادی خصوصیت ہر طرف جلوہ گر ملے گی۔ حکیم صاحب کی دوررس نگاہوں نے پہچان لیا تھا کہ آگے آنے والا طبی طالب علم مفصل تو چھوڑئے مختصر طبی مباحث سے بھی گھبرائے گا۔ آج حکیم صاحب کی بدولت بہت سا طبی لٹریچر بلا کسی دقت کے طلبا کے درمیان مقبول ہے۔ خاص طور سے عربی سے اردو ترجمہ میں جس روانی اور سلاست سے کام لیا گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے شرح اسباب کے اردو ترجمہ کو لے لیجئے لگتا ہے ترجمہ نہیں اصل کتاب پڑھ رہے ہوں۔

مستقل تصانیف کے علاوہ طبی رسائل کے مدیر کی حیثیت سے بھی آپ کی خدمات بے حد اہم ہیں۔ رسالہ المسیح آپ کی قلمی پیش کش کی ممتاز علامت ہے۔ اس کے علاوہ مختلف رسائل بطور خاص رسالہ الحکیم لاہور میں چھپے آپ کے مضامین سے نہایت مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ آپ نے 82 سال کی عمر پائی 1976 میں انتقال ہوا ایک حوالہ کے مطابق 82 تحریریں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

آپ نے طب کے تقریباً تمام مضامین پر قلم چلائے ہیں۔ تشریح، منافع الاعضاء، امور طبعیہ، کلیات ادویہ، کلیات تشخیص، کلیات علاج، ادویہ مفردہ، ادویہ مرکبہ، دواسازی، معالجات ہر موضوع پر آپ شاندار علمی وراثت کے امین ہیں۔ آپ کی کتاب بیاض کبیر جلد دوم، کتاب الادویہ اور القرابادین تاریخ علم الادویہ کے حوالہ سے زیر بحث ہیں ان کی علاحدہ علاحدہ تفصیل پیش کی جارہی ہے۔

بیاض کبیر

یہ کتاب حکماء دہلی اور دواخانوں کے مرکبات کے مجموعہ پر مشتمل ہے حکیم صاحب کی مقبول ترین تصنیف ہے۔ میرے پاس اس کتاب کا پندرھواں ایڈیشن موجود ہے جو 1977 میں شائع ہوا ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن 1921 میں چھپا ہے دیباچہ طبع اول میں حکیم صاحب نے 5 جنوری 1921 کی تاریخ لکھی ہے پھر سلسلہ وار 1925، 1928، 1932، 1938، 1941، 1948، 1951، 1955، 1959، 1964، 1966، 1968، 1976 اور 1977 میں اس کے ایڈیشن شائع ہوئے ہیں اس کے علاوہ اور بہت سے اداروں نے بھی اپنے اپنے طور سے

اسے شائع کیا ہے اور خوب خوب کمائی کی ہے۔

18×22 سائز پر چھپی یہ کتاب 379 صفحات پر مشتمل ہے۔ 241 صفحات تک مرکبات کا بیان ہے اس کے بعد فرہنگ بیاض کبیر کے عنوان سے رموز لغات پر ایک کتابچہ شامل ہے جس میں ادویہ، امراض اور دواسازی سے متعلق ضروری اصطلاحات کی تشریح لکھی گئی ہے اخیر میں 328 سے ادواء وادویہ کے عنوان سے امراض کے لحاظ سے مفید مرکبات کے نام لکھے گئے ہیں اس اضافہ سے کتاب طلبا کے لیے زیادہ مفید ہوگئی ہے۔

بیاض کبیر کی تکنیکی خصوصیات

اردو زبان میں طب یونانی میں لکھی گئی حکیم کبیرالدین کی دوسری کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی اپنے آسان، عام فہم اور سلیس اردو کی ایک نمائندہ تالیف ہے۔ دہلی کے مطب کو بطور خاص بڑے مختصر اور جامع انداز میں اس پیشکش کی خاص بات یہ بھی ہے کہ ترکیب تیاری کو بہت آسان اور قابل عمل بنایا گیا ہے۔ بلاشبہ اس موضوع پر بہت سی کتابیں بڑے طویل مضامین اور مرکبات کی لمبی فہرست پر مشتمل ہیں لیکن جہاں طریقہ تیاری کی بات آتی ہے وہاں حکیم کبیرالدین کے مخصوص اسلوب کو بآسانی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

یہی معاملہ مرکبات کے افعال وخواص کے تعلق سے بھی ملتا ہے۔ موٹی موٹی اصطلاحات سے پرہیز کرتے ہوئے صرف امراض کا ذکر وہ بھی آسان انداز سے اس کتاب کی شان کو دوبالا کرتی ہے۔ مرکبات کے حوالہ سے اوزان (Weights) کا معاملہ بھی بہت اہم ہے حکیم صاحب کی پوری کتاب پڑھ جائیے آپ کو وزن کی ایک بھی نامانوس اصطلاح نہیں ملے گی اس اعتبار سے یہ ایک انفرادی کوشش ہے۔

طلبا اور اصحاب فن کو پیچیدگی سے محفوظ رکھنے کے لیے ایک ہی دوا کے دوسرے نسخوں کے ساتھ یہ نسخہ خاص لکھ کر انتخاب کا اچھا موقعہ دیا ہے مثال کے طور پر اطریفل کشنیزی کے نسخہ خاص کا نسخہ اصل اطریفل کشنیزی کے نسخے کے مقابلہ میں زیادہ آسان ہے اور اسے بہت آسانی سے بنایا جاسکتا ہے۔ یہی امتیازی شان آپ کو اور بہت سے نسخوں میں دیکھنے کو ملے گی۔

ہمیں یہ اعتراف کرنے میں کوئی جھجک نہیں ہونا چاہیے کہ اپنی انھیں امتیازی خصوصیات

کی وجہ سے شاید ہی کسی کتاب کے اتنے ایڈیشن شائع ہوئے ہوں۔ میرے پاس چودھواں ایڈیشن ہے اس کے علاوہ نہ جانے کتنی اشاعتیں ہند و پاک میں غیر قانونی طور سے بھی دیکھنے کو مل سکتی ہیں۔ بحیثیت مجموعی اردو زبان میں مرکبات کے موضوع پر بیاض کبیر اپنی انفرادیت، آسان اور عام انداز کی بنا پر ایک بے نظیر کتاب ہے جس نے طب کے طالب علم کے لیے مطالعہ کو بہت آسان بنادیا ہے، دیکھا جائے تو کتاب کا اصل مقصد یہی ہے۔

القرابادین

القرابادین علامہ حکیم کبیرالدین (وفات 1976) کی ضخیم ترین تالیف ہے، مولف، مصنف اور مترجم کی حیثیت سے حکیم کبیرالدین سے شاید ہی کوئی ہو جو واقف نہ ہو، میرے طالب علمی کے دور میں یہی ایک نام تھا جن کی کتابیں پڑھ کر امتحان پاس کیے جاتے تھے، چاہے تشریح صغیر و کبیر یا منافع کبیر یا ترجمہ کبیر ان کتب کے مطالعہ کے بغیر ہماری طبی تعلیم مکمل نہیں ہوتی۔ آج بھی بیسیوں کتابیں نئی آنے کے بعد بھی زبان، اسلوب، انداز بیان اور آسان زبان میں مفہوم کو بیان کردینے کی خاصیت اور سلاست و روانی کسی کتاب میں نہیں ملتی یہ حکیم صاحب کی اپنی شان ہے جو انھیں ہمیشہ ممتاز بنائے رکھتی ہے۔

30 سے زائد کتابوں/تراجم ان کی علمی یادگار ہیں، پیش نظر کتاب القرابادین مرکبات ادویہ میں حکیم صاحب کی ایک منفرد تالیف ہے پیش لفظ میں اپنی اس تالیف کی خصوصیات اس طرح لکھتے ہیں:

''ناظرین کرام ہمارے پاس مطول و مختصر ہر قسم کی قرابادین بکثرت موجود ہیں اور ہر ایک میں کم و بیش خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ موجودہ قرابادین جو آپ کے ہاتھ میں ہے کوشش یہ کی گئی ہے کہ حتی الامکان ان ساری خوبیوں کو اس میں جمع کیا جائے اور نقائص اور فروگذاشتوں کو (جو انسانی کام کا خاصہ لازمہ ہے) حتی الامکان کم کیا جائے اس قرابادین کے مطالعہ کرنے کے بعد غالباً آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس کے اندر مندرجہ ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

اس میں علاج الامراض، قرابادین اعظم و اکمل، قرابادین کبیر، قرابادین قادری، قرابادین شفائی اور قرابادین بقائی وغیرہ کے بہترین اور مجرب و معمول نسخے منتخب کر کے درج کیے گئے ہیں۔ حتی الامکان ایسے مرکبات کے اندراجات سے احتراز کیا گیا ہے جن کے اجزا کا حصول

آج کل تقریباً محال ہے اور جن کے ذکر سے کتاب کے وزنی اور بوجھل ہونے کے سوا کوئی فائدہ نہیں۔"

یہ بہر حال ایک اہم ضرورت تھی کہ آسانی سے دستیاب ہونے والے اجزا پر مشتمل مرکبات پر توجہ دی جائے۔ ہمارے اکثر مفید نسخوں کے ساتھ یہ ہوتا ہے کہ دو تین دوائیں دستیاب نہیں ہوتیں جن کی وجہ سے نفسیاتی طور سے اس کی افادیت مشکوک رہتی ہے اس لحاظ سے حکیم کبیر الدین کا یہ اہم کام ہے۔

کتاب سب سے پہلے 1348ھ/ مطابق 1929 میں دفتر المسیح دہلی سے شائع ہوئی تھی اس کی عکسی اشاعت حکومت ہند کی وزارت صحت وخاندانی بہبود (محکمہ آیش) کی اسکیم، کتابوں اور نادر مخطوطات کا حصول، تحفظ اور اشاعت کے تحت، سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن نے 2006 میں طبع کی ہے۔

1285 صفحات پر مشتمل اس ضخیم کتاب میں حروف تہجی کے اعتبار سے مرکبات کی تفصیل لکھی گئی ہے۔ آبزن سے شروع ہو کر یاقوتی تک مرکبات تحریر کیے گئے ہیں۔

اس قرابادین کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں مرکبات کو امراض کے حوالہ سے لکھا گیا ہے مثال کے طور پر آبزن برائے امراض امعاء، آبزن برائے امراض گردہ ومثانہ، آبزن برائے اعضائے تناسل، آبزن برائے امراض مفاصل کی تفصیلات شامل کی گئی ہیں۔

اسی طرح اطریفل برائے امراض سر وچشم، برائے امراض امعاء، برائے امراض اعضائے تناسل واطریفل برائے امراض عام کے عنوان سے مرکبات کے فوائد درج کیے گئے ہیں۔ یہی بیانیہ تقریباً تمام مرکبات کے لیے اختیار کیا گیا ہے جس سے انفرادیت کا پتہ چلتا ہے اور مطالعہ آسان ہو گیا ہے۔ اوزان کے سلسلہ میں تولہ، ماشہ لکھا گیا ہے قدیم طبی اوزان کے لکھنے سے احتراز کیا گیا ہے اس کی وجہ سے کتاب عوام الناس کے لیے بھی مفید ہو گئی ہے۔

اصل کتاب میں فہرست مضامین نہیں تھی سی.سی.آر.یو.ایم. کے ارباب تحقیق نے ایک جامع فہرست کا اضافہ کر کے مرکبات کی تلاش کا کام آسان بنا دیا ہے۔

مرکبات کی وجہ تسمیہ پر سیر حاصل بحث بھی اس کتاب کی اہم خصوصیت ہے مثال کے طور پر اکسیرین کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے۔ اکسیرین اس کے معنی شافی یعنی شفا دینے والے

کے ہیں اور بعض کے نزدیک نافع یعنی نفع دینے والے کے ہیں۔ بعض کے نزدیک نفاذ یعنی نفوذ کرنے والے کے ہیں۔ اور اکثر کے نزدیک اس کا معنی اصل کار ہیں کیونکہ کیمیا کی اصطلاح میں اکسیر اصل کار (کام کی جڑ اور بنیاد) کو کہتے ہیں۔

بعض نے اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ اکسرین ایک دوا ہے جس میں دو اکسیری دوائیں شامل ہیں اور وہ کیس اور نوشادر ہیں۔ پھر یہ نام ہر ایک مرکب کا قرار دیا گیا ہے جو زخموں کے گوشت کو اگائے اور تازہ زخموں کے کنارے باہم چپکائے۔

اسی طرح جوارش کے ذیل میں لکھا ہے کہ جوارش گوارش کا معرب ہے یہ معجون کی وہ قسم ہے جو ہاضم اور خوش مزہ ہوتا ہے اس میں اور معجون میں یہی فرق ہے کیونکہ معجون کے لیے اس کے برخلاف ہاضم اور خوش مزہ ہونا ضروری نہیں۔

مزید مطالعہ کے لیے ملاحظہ فرمائیں

1 قانون ابن سینا اور اس کے شارحین و مترجمین، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص245
2 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص472
3 تاریخ اطبا بہار، حکیم اسرار الحق، ج1 ص118
4 حکیم محمد کبیر الدین، سی.سی.آر.یو.ایم نئی دہلی
5 بہار میں یونانی طب کا ارتقا، حکیم سید منظر احسن، ص46
6 ہندوستان کے مشہور اطبا، حکیم سید حبیب الرحمٰن، ص

حکیم تبارک کریم تکمیلی

وفات 1979

حکیم تبارک علی کریم تکمیلی جناب مولوی بشارت کریم کے فرزند تھے عربی علوم کی تکمیل کے بعد حکیم صاحب نے تکمیل الطب کالج لکھنؤ سے 1933 میں فراغت کی یہاں سے حکیم صاحب

کلکتہ گئے جہاں مطب کے ساتھ ماہنامہ حسن وصحت سے وابستہ رہے اور کلکتہ کی ایشیا ٹک لائبریری کے طبی شعبہ سے خوب استفادہ کیا یہیں سے حکیم صاحب کا رجحان مطب سے کم ہو کر لٹریری طبی ریسرچ کی طرف ہو گیا، حسن وصحت میں چھپے مضامین خاص طور سے عربی سے اردو میں ترجمے نے حکیم صاحب کو پورے ہندوستان میں مشہور کر دیا۔ چنانچہ جب لکھنؤ میں لٹریری ریسرچ یونٹ کا قیام عمل میں آیا تو حکیم صاحب کو خاص طور سے بلا کر ریسرچ آفیسر بنایا گیا اس طرح سرکاری ملازمت کا آغاز ہوا ہم کہہ سکتے ہیں کہ سی. سی. آر. یو. ایم. میں لٹریری طبی ریسرچ کو بڑے مرتبہ پر پہنچانے میں حکیم صاحب کا بڑا دخل ہے لکھنؤ یونٹ میں کتاب الکلیات ابن رشد کے عربی متن کی ایڈیٹنگ، اس کا اردو ترجمہ، کتاب الابدال زکریا رازی کا اردو ترجمہ اور آسان نسخوں کی ترتیب حکیم صاحب کا اہم کارنامہ ہے۔ اس کے علاوہ رسالہ حسن وصحت میں چھپے 40 سے زائد طویل طبی مضامین کو اگر کتابی شکل دی جائے تو کئی جلدیں تیار ہو جائیں گی۔

ادویہ کے حوالہ سے زکریا رازی کی کتاب الابدال کا اردو ترجمہ، الدرر المنتخبہ مولفہ شہاب الدین فارسی کا اردو ترجمہ، اطعمۃ المرضٰی کا ترجمہ، معالجات قانون اور ادویہ قلبیہ سے دواؤں کا انتخاب الابنیہ عن الحقائق الادویہ کا اردو ترجمہ، ترجمہ قرابادین شیخ، مفردات قانون میں ہندوستانی دوائیں، رسالہ سکنجبین کا اردو ترجمہ، کتاب الکلیات ابن رشد کا اردو ترجمہ (جس میں ادویہ اور اغذیہ پر مشتمل باب) اور آسان نسخے حکیم صاحب کی تخلیقی کاوشیں ہیں۔

ان اہم کتابوں کے تعارف کی یہاں ضرورت نہیں ہے واضح رہے کہ ان کتابوں کا ان کے مولفین کے ساتھ تفصیلی جائزہ پیش کیا جا چکا ہے۔

حکیم صاحب کی کتاب آسان نسخے جس میں سر سے پیر تک کے امراض کے لیے ایک ہزار سے زائد نسخے بڑے آسان اور عام فہم انداز میں لکھے گئے ہیں۔ یہی کتاب سی. سی. آر. یو. ایم. کی طب یونانی میں گھریلو ادویہ کی بنیاد بنی۔

آسان اور سلیس زبان، موثر انداز بیان اور عام فہم زبان اردو ترجمہ کے منفرد اسلوب نے حکیم صاحب کی ہر تحریر کو مقبول بنایا، افسوس کہ زندگی نے وفا نہ کی اور حکیم صاحب کے بہت سے ادھورے کام پورے نہیں ہو سکے اور 1979 میں انتقال ہو گیا تاہم یہ بات دعوے سے کہی جا سکتی

ہے کہ لٹریری طبی تراجم میں حکیم صاحب کا کوئی ثانی نہیں بنا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 حکیم تبارک کریم تکمیلی، حکیم محمد یوسف بستوی

2 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص208

3 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص477

حکیم محمد مسیح الزماں ندوی نگرامی

وفات1986

حکیم محمد مسیح الزماں ندوی جناب حکیم محمد سلیمان رشیدی کے فرزند تھے۔لکھنؤ کے قصبہ نگرام کے رہنے والے تھے، عربی علوم کی تکمیل کے بعد تکمیل الطب کالج لکھنؤ سے 1936 میں فراغت حاصل کی۔مطب سے دلچسپی کم تھی۔طبی تصانیف کے مطالعہ کا ذوق تھا یہ بات کالج کے ذمہ داران کے علم میں تھی اسی بنا پر 1944 میں شفاء الملک حکیم عبدالمعید کی دعوت پر تکمیل الطب سے وابستہ ہوئے آپ کے درس کا انداز نرالا تھا۔راقم السطور کو اس کا شرف حاصل ہے۔مشکل مضامین بڑے اچھے انداز سے سمجھا دیتے تھے۔تدریس کے علاوہ کالج کے پرنسپل بھی رہے۔طبی سیاست میں بھی سرگرم رہے۔تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی رہا1986 میں انتقال ہوا۔مطب حمید اور معلم الادویہ آپ کی اہم تصانیف ہیں۔اس کے علاوہ ماہنامہ تکمیل الطب میں چھپے مضامین بھی آپ کی اہم تحریریں ہیں۔

مفردات کے حوالہ سے معلم الادویہ حکیم صاحب کی مایہ ناز تصنیف ہے یہ کتاب میرے مطالعہ میں رہی ہے کلیات ادویہ کی تیاری میں نے اسی کتاب سے کی تھی بڑے مختصر، آسان اور جامع الفاظ میں اصطلاحات علم الادویہ کی وضاحت کے ساتھ ادویہ کو مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے اردو میں کلیات ادویہ پر اتنی مختصر اور جامع کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ص499

حکیم مرزا عبدالنور بیگ

وفات 1993

حکیم مرزا عبدالنور بیگ کاکوری ضلع لکھنؤ کے مشہور طبیب حکیم عبدالشکور بیگ کے فرزند تھے ابتدائی تعلیم کے بعد طبی تعلیم کے لیے تکمیل الطب کالج لکھنؤ میں 1966 میں داخلہ لیا اور 1972 میں فراغت حاصل کی۔ بذلہ سنجی ان کی فطرت میں شامل تھی۔ مہذب فقروں میں بڑی بڑی باتیں سمونا ان کی ادا تھی۔ طبی نظام کی بے راہ روی، اساتذہ طب کی طب کے تئیں سرد مہری اور نااہلوں کی عہدہ برآئی انھیں کبھی ہضم نہیں ہوئی جس کا اظہار وہ اپنی تحریروں اور تقریروں میں برملا کرتے تھے۔

ان کے یہاں سینیارٹی کی اعلیٰ قدریں اور شان بدرجہ اتم موجود تھی۔ زمینداری ان کی گفتار، کردار اور رکھ رکھاؤ سے بڑی آسانی سے پہچانی جاسکتی تھی۔ میں تو ان سے بہت جونیئر تھا۔ تکمیل الطب کی لٹریری ریسرچ یونٹ میں ملازمت کے دوران حکیم صاحب سے بہت ملاقاتیں رہیں میرے آفس میں بیٹھنا اور پھر چائے منگانا روز کا معمول تھا کیا مجال کہ کبھی پیسہ کی ادائیگی کی اجازت مل جاتی۔

انھیں غم روزگار تو نہیں تھا لیکن طب یونانی کے گرتے معیار کے لیے وہ ہمیشہ فکرمند رہے اپنے تنقیدی رویہ کی وجہ سے وہ کبھی کسی ادارے کے پسندیدہ نہیں رہے تکمیل الطب فارمیسی کے انچارج رہے اور نت نئی تحقیق کے دروازے کھولتے رہے اصولاً تو ایسی ہستی کو آسمان طب کا درخشندہ ستارہ ہونا چاہیے تھا لیکن سیاروں کی گردش نے انھیں ہمیشہ ساحل سے دور رکھا افسوس کہ اس قدر صلاحیت کا آدمی طب کے کسی ذی وقار عہدہ کو نہ چھو سکا سگرٹ نوشی ان کے خون میں شامل

تھی بظاہر وہ تمام گردشوں کا مذاق دھوئیں میں اڑاتے چلے گئے اخیر میں جگر کو کینسر نے گرفت میں لے لیا تھا میں نے ہمت کر کے کہا کہ سگرٹ کچھ کم کر دیجئے بولے اماں کم تو کر دی اب صرف سو سگرٹ روزانہ پیتا ہوں اس سے زیادہ کم کرنا میرے بس کی بات نہیں بالآخر یہی سگرٹ نوشی ان کے لیے جان لیوا ثابت ہوئی اور اپنا سفر بہت پہلے مختصر کر کے 1993 میں رخصت ہو گئے۔

کمال کی بات یہ ہے کہ نامساعد حالات کے باوجود حکیم صاحب نے اہم تصنیفی خدمات انجام دیں۔ معمولات مطب، علم الجراثیم طفیلی اجسام اور حمیات آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

سچائی یہ ہے کہ دوران طالب علم پہلی بار علم الجراثیم اور طفیلی اجسام دیکھ کر طب پر اعتماد کا سلسلہ شروع ہوا بعد میں حکیم اشتیاق کی کلیات عصری نے طب پر ایسا مضبوط اعتماد پیدا کیا جس کے سہارے میں نے بہت سی مشکلیں آسانی سے طے کر لیں۔

ادویہ کے موضوع پر معمولات مطب حکیم صاحب کی اہم تصنیف ہے 160 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں ادویہ کے مزاج و درجات اور ادویہ کے افعال و خواص کے ساتھ مرکبات کے استعمال پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ بیگ صاحب نے یہاں جس قدر روزمرہ کی زندگی میں احساس برتری تھی وہی تناسب آپ کی تحریروں میں ملتا ہے۔

اپنی کتاب کے حرف اول میں لکھتے ہیں: یقیناً کوئی دوا کسی کی میراث نہیں اور معالج موقع و محل کے اعتبار سے کسی بھی موزوں دوا کا مناسب طور سے استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن آخر یہ کہنا کیوں باعث شرم سمجھا جائے کہ اگر ٹائیفائڈ کے لیے کلورم فینی کال بہترین دوا ہے تو امراض قلب میں جواہر مہرہ اور خمیرہ آبریشم حکیم ارشد والا کا بھی جواب نہیں۔

نسخہ جات کے انداز تحریر کو محض یونانی اصولوں پر ترجیح دینے کی وکالت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

یہاں ایک بات اور واضح کرتا چلوں کہ ہر فن کی اپنی مخصوص اصطلاحات اور اپنا منفرد انداز ہوتا ہے، ان کو ترک کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس فن کی انفرادیت اور اس کے حسن کو ختم کر دیا جائے، اس نقطہ نظر سے اس کتاب میں بھی نسخہ جات کا انداز تحریر وہی ہے جو طب یونانی کی منفرد خصوصیت ہے۔

ان اقتباسات سے حکیم صاحب کے فن کے منطقی، انقلابی، اختراعی اور خود اعتمادی ذہن کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 حرف اول، معمولات مطب، حکیم مرزا عبدالنور بیگ، ص16

2 آہ حکیم مرزا عبدالنور بیگ، حکیم سید محمد حسان نگرامی، قومی آواز لکھنؤ 16 دسمبر 1993

3 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص238

حکیم محمد سعید

وفات 1998

شہید حکیم محمد سعید جناب حکیم عبدالحمید کے چھوٹے فرزند تھے بڑے بھائی حکیم عبدالحمید تھے جنھوں نے ہندوستان میں ہمدرد کی داغ بیل ڈالی اور چھوٹے بھائی نے پاکستان میں، ڈھائی برس کے تھے ابا جان رخصت ہو گئے تو بڑے بھائی نے پرورش کی، علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد 1939 میں طبیہ کالج دہلی سے فراغت حاصل کی۔ بھائی کی سرپرستی محض رسمی نہیں رہی حکیم محمد سعید نے تمام خوبیاں اپنے بھائی کو آئیڈیل مان کر اپنے اندر جذب کرلیں۔ 1947 تک بھائی جان کے ساتھ شانہ بہ شانہ تمام امور میں شریک رہے۔ 9 جنوری 1948 کو پاکستان چلے گئے وہاں ہمدرد قائم کیا جو حکیم صاحب کے خلوص، محنت، لگن اور صلاحیتوں کی بدولت آج کراچی میں مدینۃ الحکمت کے نام سے سرگرم عمل ہے اپنے بھائی سے مشورے لیتے رہے اور انھیں اپنے یہاں شامل کرتے گئے اور یونانی دواسازی کو وہی عظمت ملی جو حکیم صاحب کے ذریعہ ہندوستان میں حاصل ہوئی۔ دواسازی کے سارے سائنٹفک انداز پر تحقیقات کا سلسلہ حکیم صاحب نے شروع کیا تھا جو آج بھی مکمل طور سے جاری و ساری ہے۔

ان تمام معاملات میں حکیم صاحب نے تمام ملکوں کے بے شمار سفر کیے اور اسے ملت

اسلامیہ اور طب کے فروغ کے لیے وقف کر دیا حکیم صاحب نے طب یونانی کو عالمی سطح پر عزت و احترام کا مقام دلایا جو ایک تاریخی کارنامہ ہے۔ حکیم صاحب نے جو کام کیے ان کا احاطہ اس مختصر مضمون میں ناممکن ہے، ہم اپنے موضوع کی طرف لوٹتے ہوئے ادویہ کے حوالے سے حکیم صاحب کی خدمات کا تذکرہ کر رہے ہیں۔

مطب حکیم صاحب کا کاروباری مشغلہ تھا اور اس مطب کے ذریعہ حکیم صاحب نے بے پناہ تجربات کیے دواؤں کو سائنٹفک انداز سے مریضوں پر آزمایا اور پھر انھیں ایک جگہ مرتب کیا جو تجربات طبیب کے نام سے حکیم صاحب کی شاہکار تصنیف ہے۔ بیرونی ممالک کے سفر کے دوران آپ نے یونانی کے نادر مخطوطات کے حصول کے لیے اہم کوششیں کیں جس سے ہمدرد کی لائبریری میں اہم اضافے ہوئے۔

حکیم صاحب کی قلمی کاوشوں کی فہرست بہت طویل ہے ادویہ کے حوالے سے کتاب الصیدنہ، عربی اور انگریزی ہمدرد فارماکوپیا آف ایسٹرن میڈیسن، میڈیسنل ہربل، فارمیسی اینڈ میڈیسن تھرو دی ایجیز اہم ترین تصانیف ہیں۔

حکیم صاحب کی تمام کوششوں کا تفصیلی جائزہ ابھی باقی ہے۔ ہمدرد میڈیسن کے حوالے سے حکیم صاحب کے 11 رمضامین مختلف ادویات کی تحقیق سے متعلق طب یونانی کو نئی سمت فراہم کرتی ہیں۔ نئی نسل کا فرض بنتا ہے کہ حکیم صاحب کی تصانیف کا گہرائی سے مطالعہ کرے اور انھیں برت کر طب کو وہاں لے جائے جہاں حکیم صاحب چاہتے تھے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 حکیم محمد سعید نمبر، ہمدرد صحت، دہلی

2 حکیم محمد سعید نمبر، ہمدرد صحت، کراچی

3 حکیم محمد سعید، اطبا ہم عصر، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 88-75

4 انگریزی زبان میں حکیم محمد سعید کے قلمی شاہکار، حکیم سید محمد حسان نگرامی، سہ ماہی جہان طب، سی. سی. آر. یو. ایم. نئی دہلی

بانی ہمدرد حکیم عبدالحمید

وفات جولائی1999

بانی ہمدرد پدم شری حکیم عبدالحمید جناب حکیم عبدالمجید صاحب کے فرزند ارجمند تھے طبیہ کالج قرول باغ سے طب کی تعلیم حاصل کی۔ تعلیم کے بعد مطب شروع کیا جس کا سلسلہ تادم حیات جاری رہا۔ ایک کروڑ کے قریب مریضوں کو شفا پہنچائی۔ مطب کے ساتھ ملی، طبی اور تنظیمی تحریکات کے روح رواں رہے۔ جامعہ ہمدرد کی بنیاد ڈالی ایک وقت آیا جب جامعہ ہمدرد مالی بحران کا شکار ہوا تو اپنا تمام ذاتی اثاثہ جو صرف ایک لاکھ روپے پر مشتمل تھا حوالہ کرتے ہوئے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ اب میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے سب کچھ میں نے قوم وملت پر خرچ کر دیا۔ یہی جذبہ تھا جس نے ہمدرد کو یونیورسٹی بنایا۔ خود حکیم صاحب اس کے چانسلر تھے۔ اس کے علاوہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے چانسلر بھی رہے۔ ہمدرد کے تحت دو درجن سے زائد ادارے قائم کیے جنھوں نے آج فیکلٹی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ غالب اکیڈمی قائم کی، پروفیسر جگن ناتھ آزاد نے درست لکھا ہے کہ ہندوستان میں حکیم عبدالحمید اور پاکستان میں حکیم محمد سعید نے اردو کے احیا و بقا کے لیے جو کام کیا ہے وہ زبان اردو کی تاریخ کا نہ مٹنے والا باب ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ حکیم صاحب نے ہمدرد دواخانہ کے ذریعہ طب یونانی کو حیات نو بخشی اگر ہمدرد نہ ہوتا تو طب کب کی عوام کے درمیان سے رخصت ہوگئی ہوتی آج ہمدرد کو یونانی کا مترادف یا دوسرے نام کی حیثیت حاصل ہے۔ حیرت ہے اس قدر عظمت کے کام کرنے والا، اربوں کی مالیت کا مالک اس قدر سادہ کہ سادگی پر شرما جائے، ملت اسلامیہ کے لیے گویا مسیحا تھے پروفیسر نثار احمد فاروقی نے صحیح لکھا ہے کہ ملت اسلامیہ کی فلاح و بہبود کے لیے جتنے اور جیسے کام کیے وہ کسی فرد واحد نے برصغیر میں کسی انجمن اور ادارے نے بھی نہیں کیے یہی وجہ ہے کہ سیاست، کاروبار، صنعت، تعلیم، سماج ہر حلقہ سے حکیم صاحب کی پذیرائی ہوئی اور حکیم صاحب پر جتنے اچھے عنوانات کسی زبان میں ہو سکتے تھے سب پر اصحاب قلم نے خامہ فرسائی کی۔ ہم یہاں صرف اتنا کہہ کر اد و یہ سے متعلق حکیم صاحب کی خدمات پر لوٹتے ہیں کہ۔

''مدتوں ڈھونڈھا کریں گے جام و پیمانہ تجھے''

یوں تو حکیم صاحب کی پوری زندگی دوا بنانے اور دوا دینے میں لگی رہی اور صرف مطب نہیں، ذاتی تجربات اور اطبا قدیم کی گراں قدر کتابوں کے مطالعہ کو پرکھتے رہے ابھی حکیم صاحب کی بیاض اور آپ کے تراشے مطالعہ کے منتظر ہیں جب کبھی انھیں طباعت کا لباس ملے گا بہت سے چونکا دینے والے حقائق سامنے آئیں گے۔ ہم صرف حکیم صاحب کی مطبوعہ کاوشوں کا ذکر کر رہے ہیں۔

1- عرب میڈیسن اینڈ اٹس رلوینس ٹو ماڈرن میڈیسن، مطبوعہ 1977
2- ایکسچینج بٹوین انڈیا اینڈ سنٹرل ایشیا ان دی فیلڈ آف میڈیسن، 1986
3- سائیکو سومیٹک میڈیسن
4- اے ویسنا ٹریکٹ آف کارڈیک ڈرگس اینڈ ایس سیز آن کارڈیو تھیراپی، 1983
5- دی کمپلیٹ بک آف ہوم ریمیڈیز، 1987
6- دی ولج فزیشین، اردو اور ہندی، 1959
7- ہمدرد فارما کوپیا (اردو) 1964
8- قرابادین ہمدرد، 1967

ہم لکھ چکے ہیں کہ ابھی حکیم صاحب کی قلمی تراشوں پر تحقیق جاری ہے اور یقیناً ان کی اشاعت کے بعد نئے طبی ادویاتی تجربات کا یونانی میں اضافہ ہوگا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 حکیم عبدالحمید ایک عہد ایک تاریخ، حکیم محمد خالد صدیقی
2 پیکر فکر و عمل، حکیم محمد خالد صدیقی
3 نذر حمید، مالک رام
4 حکیم عبدالحمید نمبر، ندائے ملت، ہفت روزہ لکھنؤ 29 نومبر 1998

حکیم محمد عمر

وفات1999

حکیم محمد عمر جناب شیخ محمد صدیق کے فرزند تھے، عربی علوم کے بعد طب کی تعلیم تکمیل الطب لکھنؤ سے حاصل کی، عربی، فارسی اور اردو زبان اور طبی علوم میں یکساں مہارت تھی۔ مدرسہ طبیہ لاہور میں کچھ عرصہ رہے پھر جامعہ طبیہ دیو بند گئے یہاں پرنسپل بنائے گئے۔ حکیم وسیم احمد کی تحقیق کے مطابق آپ کی کوئی باضابطہ تالیف نہیں ہے۔ قانون علاج مولفہ حکیم سید سراج الدین کا فارسی زبان سے اردو ترجمہ آئین علاج کے نام سے ملتا ہے۔ یہ کتاب رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور سے شائع ہوئی ہے اس کتاب کی جلد دوم میں ایسی ادویہ کی تفصیل لکھی گئی ہے جو سرد اور گرم تمام امراض میں یکساں طور سے فائدہ مند ہیں۔ حکیم صاحب کا انتقال 1999 میں ہوا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تعارف آئین علاج، حکیم سید سراج الدین، اردو ترجمہ حکیم محمد عمر، ص5-2

2 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص192

حکیم سید احمد حسین فاروقی

عہد بیسویں صدی

حکیم سید احمد حسین فاروقی بیسویں صدی کے معالج اور مصنف تھے۔ 10/ کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔ ادویہ کے حوالے سے مجربات احمدی، مرکبات احمدی، طب وعطار، عطار و ادویہ آپ کی اہم تصانیف ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص150

حکیم نور محمد مشتاق

عہد بیسویں صدی

حکیم نور محمد مشتاق بیسویں صدی کے عظیم مصنف تھے ادویہ مفردہ اور مرکبہ پر آپ نے کئی کتابیں لکھیں۔ مطب مشتاق، قرابادین نوری، کشتہ جات صدری، مجربات نوری اور خزائنۃ الاطباء آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 فزی شین اینڈ آتھرس آف گریکو عرب میڈیسن ان انڈیا، حکیم عبدالحمید، ص149

اکیسویں صدی عیسوی

حکیم افتخار الحق تکمیلی

وفات 2005

حکیم افتخار الحق تکمیلی جناب چودھری عبدالحق کے فرزند تھے۔عربی علوم کے بعد طبی تعلیم کے لیے 1931 میں تکمیل الطب میں داخل ہوئے اور 1934 میں فراغت حاصل کی حکیم صاحب نے زیادہ تر وقت بیسل پور ضلع پیلی بھیت میں گزارا یہاں مطب کے ساتھ تصنیف و تالیف کا کام جاری رہا۔حکیم صاحب بیسویں صدی میں طبی فلسفہ کے امام تھے آپ نے علاج و معالجہ اور مبادیات دونوں کا فلسفیانہ نقطہ نظر سے وسیع جائزہ لیا۔اس کی چھاپ آپ کی تحریروں میں بھرپور دکھائی دیتی ہے۔2005 میں انتقال ہوا۔طبی مقالات، طب قدیم کا مبحث مزاج انسان، ادویہ یونانیہ، جراثیمی یا عفونتی امراض، جراثیم کا مسئلہ آپ کے اہم قلمی شاہکار ہیں۔راقم السطور کو ان سے ملاقات کا شرف رہا ہے اور ہر ملاقات ایک نئی طبی بحث کا عنوان ہوا کرتی تھی۔

مفردات دواؤں کے موضوع پر ادویہ یونانیہ اہم تالیف ہے 356 صفحات پر مشتمل اس

کتاب میں ادویہ کی مزاجی، مادی اور بالخاصہ تاثیرات کے ساتھ یکساں فوائد والی ادویہ کا باہمی فرق، غذاؤں کے منافع اور نقصانات اور چند نایاب دواؤں کے بدل سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

مولف کتاب نے اپنی کتاب کے بارے میں لکھا ہے یہ علم الادویہ کی ایسی کتاب نہیں ہے جس میں دواؤں کے بارے میں وہ امور درج ہیں جو اب تک نامعلوم تھے بلکہ اس میں علم الادویہ کی سابقہ معلومات کو بعض ترمیموں اور اضافوں کی آمیزش سے لکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دواؤں کے ساتھ لکھنؤ کے طبی اسکول میں رائج وزن بھی لکھے گئے ہیں۔

ادویہ میں غالباً یہ پہلی کوشش ہے جن دواؤں کے اثرات کے خانہ میں ہر دوا کی قوت عملی کو ابتدائی، درمیانی اور انتہائی مدارج پر تقسیم کیا گیا ہے تا کہ قوت مرض اور قوت علاج میں توازن شروع سے ہی دھیان میں رہے۔ ان عناوین کے علاوہ تعیین بدل کا اصول، تعیین بدل میں شرط، مساوات قوت تاثیر کی وضاحت اور نکات و مسائل حکیم صاحب کی تالیف کو انفرادی شان عطا کرتے ہیں۔

افسوس کہ اس ذی علم اور مایہ ناز فلسفی طبیب کی کما حقہ قدر نہیں کی گئی اس کی وجہ حکیم صاحب کی خودداری، علم دوستی اور جھوٹی شہرت اور ناجائز دولت سے بے نیازی تھی جس نے ہر کس و ناکس سے ملنے، اسی سے تعلقات بنانے اور خوشامد سے دور رکھا۔ ضرورت ہے کہ حکیم صاحب کی تحریروں کا تقابلی (Comparative) تنقیدی (Critical) اور توضیحاتی (Explanatory) جائزہ لیا جائے یہ کام میرے عزیز مرحوم ڈاکٹر احمد اللہ فراہی نے شروع کیا تھا لیکن افسوس کہ عمر نے ساتھ نہیں دیا۔ سی.سی.آر.یو.ایم. کے سابق ڈائرکٹر جناب حکیم محمد خالد صدیقی مبارکباد کے مستحق ہیں جنھوں نے حکیم صاحب کی عالمانہ حیثیت کے اعتراف کے طور پر کونسل کے سہ ماہی مجلہ جہان طب کی ایک اشاعت میں حکیم صاحب کو معنون کیا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 حکیم افتخار الحق تکمیلی، حیات و افکار، حکیم احمد اللہ فراہی، 37

2 افتخار الحق تکمیلی نمبر، جہان طب، سی.سی.آر.یو.ایم نئی دہلی

3 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص214
4 خشت اولی، ادویہ یونانیہ، حکیم افتخار الحق تکمیلی، ص7، 8، 10
5 تکمیل الطب کے افتخار تھے وہ، حکیم سید محمد حسان نگرامی، جہان طب سی بی آر. یو. ایم نئی دہلی

حکیم عبدالخالق مصباحی

وفات2010

حکیم عبدالخالق مصباحی جناب عبداللطیف صاحب کے فرزند تھے مبارک پور اعظم گڑھ کے رہنے والے تھے عربی علوم مصباح العلوم سے حاصل کیے طبی تعلیم کے لیے تکمیل الطب لکھنؤ سے 1972 میں فراغت حاصل کی 1974 میں تکمیل الطب سے بحیثیت مدرس وابستہ ہوئے اور آخر تک تدریسی انتظامی امور سے تعلق رہا۔علم الجراحت اور انتخاب الادویہ آپ کی قلمی یادگار ہیں۔2010 میں عارضہ قلب میں انتقال ہوا۔

ادویہ کے حوالہ سے آپ کی کتاب انتخاب الادویہ بھارت پریس لکھنؤ سے چھپی ہے 260 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں کلیات ادویہ، دواؤں کے مزاج، ادویہ کے تحفظ، ان کی عمروں اور تاثیر(Shelflife)، اصطلاحات کی تفصیلات کے بعد 205 مفرد دواؤں کی ماہیت، مزاج، افعال وخواص، مقدار خوراک کا سیر حاصل تذکرہ کیا گیا ہے اس کتاب میں جدید اضافے ڈاکٹر سہیل ریڈر تکمیل الطب کالج کی محنت کا ثمرہ ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں
1 حکیم عبدالخالق مصباحی، حکیم سید محمد حسان نگرامی، اندنوں دہلی
2 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص245

حکیم سید ایوب علی

وفات 2011

حکیم سید ایوب علی صاحب حضرت مولانا ابوالبیان صاحب کے فرزند تھے۔ دارالعلوم دیوبند سے فضیلت کے بعد 1965 میں اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی یو ایم ایس کیا۔ چند سال سہارنپور میں میڈیکل آفیسر رہے پھر 1968 میں اجمل خاں طبیہ کالج میں لکچرر مقرر کیے گئے اور اہم عہدوں پر تدریسی خدمات انجام دیتے ہوئے 1994 میں رٹائر ہوئے۔

ادویہ میں اہم تصنیفی و تحقیقی خدمات انجام دیں ایک درجن سے زائد علم الادویہ پر پی جی تحقیق کے مقالوں میں اہم تعاون دیا۔ افسوس کہ حکیم صاحب کے بارے میں زیادہ تفصیلات نہیں مل سکیں۔

یہ تفصیلات نورچشم ڈاکٹر احسان رؤف ایم ڈی اسکالر شعبہ معالجات اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ نے ان کے بیٹے سے حاصل کر کے مہیا کرایا ہے۔

حکیم محمد طیب

وفات 2013

حکیم محمد طیب اپنے عہد کے نہایت ممتاز طبیب، دانشور مصنف تھے۔ آپ نے 1952 میں اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ سے بی یو ٹی ایس کی سند حاصل کی، 1954 میں اسی کالج میں بحیثیت لکچرر تقرر ہوا پھر پروفیسر ہوئے اور 1987 میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں یونانی فیکلٹی کے پہلے ڈین مقرر کیے گئے۔ آپ نے فارسی میں پی ایچ ڈی بھی کیا۔ 39 سال تک شاندار انتظامی اور تدریسی فرائض انجام دینے کے بعد 1993 میں رٹائر ہوئے، تدریسی مشغلہ کے علاوہ طبی تحقیق اور طبی سیاسی سرگرمیوں میں بھی سرگرم رہے۔ سی سی آر یو ایم کی سرگرمیوں سے شروع سے منسلک سائنٹفک ایڈوائزری کمیٹی کے چیئرمین بنائے گئے۔ حکیم صاحب ان تمام امتیازات کے علاوہ

بے حد کامیاب معالج تھے، ان معالجانہ خدمات پر 1996 میں صدر جمہوریہ ڈاکٹر شنکر دیال شرما کے ذریعہ بیسٹ فزیشین ایوارڈ سے نوازے گئے۔

طبی سیاست کے حوالے سے آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کے سینئر نائب صدر کی حیثیت سے اہم خدمات انجام دیں۔

مصنف ومترجم کی حیثیت سے آپ کا اہم مقام تھا، کتاب العشر مقالات فی العین کا اردو ترجمہ، اطبا قدیم کے کلینکلی مشاہدات علم العین اوراطبا قدیم، قانون صحت آپ کی اہم نگارشات ہیں۔

ادویہ کے حوالے سے شعبہ علم الادویہ کے صدر کی حیثیت اور مختلف تحقیقی مقالوں کے سپروائزر کے طور پرآپ نمایاں خدمات کے مالک رہے۔

درج ذیل پی جی مقالے آپ کی نگرانی میں مکمل ہوئے۔

1- اینٹی پیپے ٹک ایکشن آف گل غافث اینڈ گل ٹیسو

تھے راپیوٹک ایویلوایشن آف اے کمبی نیشن آف سے ون یونانی ڈرگس ان وجع المفاصل

دی افکٹ آف ایپ رے زل آف تدبیرادویہ ان ریلیشن ٹوسم یونانی ڈرگس

2- تھے راپیوٹک ایویلوایشن آف کمبی نیشن آف اتیسشنگر ف اینڈ اندر جو تلخ ان ان ٹس ٹائینل امی بائی سس

3- نیوروفارما کالوجیکل اسٹڈی آف جاء پھل

ان مقالات کے علاوہ اور متعدد تحقیقی کاموں میں آپ کی سرپرستی حاصل تھی۔

اکیسویں صدی کے زندہ جاوید اطبا

حکیم خواجہ ساجد حسن

ولادت 1932

حکیم خواجہ سید ساجد حسن جناب خواجہ عابد حسینی کے فرزند ہیں عربی علوم کے بعد 1955 میں تکمیل الطب سے فراغت کی اس کے بعد ایک سال شفاء الملک حکیم خواجہ شمس الدین سے مطب سیکھا۔ بلوچ پورہ لکھنؤ میں مطب شروع کیا۔ 1959 میں تکمیل الطب میں طبی تدریس شروع کی اور یہ سلسلہ بڑی کامیابی کے ساتھ 1989 میں رٹائرمنٹ تک جاری رہا۔ مطب، تدریس کے ساتھ تصنیف و تالیف میں خدمات انجام دیں، تعلیم الصیدلہ، معالج نسواں آپ کی اہم تصانیف ہیں۔ میرے اساتذہ میں گنے چنے حکیموں میں حکیم صاحب ابھی ماشاءاللہ تادم تحریر حیات ہیں اور صحت، جسمانی بناوٹ اور سرخ وسپید چہرہ میں طالب علمی کے زمانہ (1975) سے آج تک کوئی فرق نہیں آیا۔

ادویہ کے حوالہ سے تعلیم الصیدلہ 240 صفحات پر مشتمل ہے دواسازی کے موضوع پر حکیم صاحب نے طلبا اور دواسازوں کی ضرورت کو سامنے رکھ کر اچھی معلومات جمع کی ہیں چونکہ حکیم صاحب دواسازی کے شعبہ سے وابستہ رہے اس لیے اس میں حکیم صاحب کے ذاتی تجربوں

کی چھاپ نظر آتی ہے دواسازی کی اصطلاحات کے ساتھ صیدلہ سے متعلق ضروری باتوں کے اضافہ سے کتاب مزید مفید ہوگئی ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص234

حکیم سید ظل الرحمٰن

ولادت1940

پدم شری پروفیسر حکیم سید ظل الرحمٰن کا وطن مالوف ریاست بھوپال ہے، آپ اہم علمی طبی خانوادے کے فرزند ہیں، آپ کے والد حکیم سید فضل الرحمٰن، دادا حکیم سید کرم حسین اپنے وقت کے نامور اور ممتاز طبیب تھے۔ ابتدائی علوم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں حاصل کیے طبی تعلیم کی تکمیل حکیم اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ہوئی۔

حکیم صاحب کی ملازمت کا آغاز 1960 میں حکیم اجمل خاں طبیہ کالج میں بحیثیت ڈمانسٹریٹر ہوا، 1973 میں ریڈر، 1983 میں پروفیسر بنائے گئے۔ اپنی عظیم صلاحیتوں کی بنا پر شعبۂ علم الادویہ کے صدر اور یونانی فیکلٹی کے ڈین کی حیثیت سے 18 سال تک اہم خدمات انجام دیں۔ تاریخ طب اور بطور خاص عہد وسطیٰ کی تاریخ طب آپ کا اہم میدان کار ہے۔ درس وتدریس کے ساتھ شاندار تصانیف و تالیف آپ کی شہرت اور عظمت کی علامت ہے۔ دور جدید اور طب، تاریخ علم تشریح، علم الامراض، رسالہ جودیہ، تادیب طب، بیاض وحیدی، مطب مرتعش، تذکرہ خاندان عزیزی، کتاب المرکبات، صفوی عہد میں علم تشریح کا مطالعہ، حکیم اجمل خاں حیات کرم حسین، دی عزیزی فیملی آف فزیشینس، قانون ابن سینا اور اس کے شارحین و مترجمین، رسالہ نبضیہ طبی نقدمے، طب فیروز شاہی، ریسرچ ان علم الادویہ، دلی اور طب یونانی، ایران نامہ، آئینۂ تاریخ طب، رسالہ آطریلال، اسماء الادویہ، مقالات شفاء الملک حکیم عبد اللطیف، حکیم اجمل خاں، فارسی

ترجمہ قانون ابن سینا اوراس کے شارحین ومترجمین، سفرنامہ بنگلہ دیش، جوامع کتاب النبض الصغیر لجالینوس، رسالہ فی اوجاع النقرس، عین الحیات، رسالہ فی النبض، کتاب العناصر لجالینوس، کتاب المزاج لجالینوس، کتاب فی فراق الطب لجالینوس، تذکرہ اطبا عصر، پوسٹ گریجویٹ ایجوکیشن، ریسرچ میتھاڈولوجی ان یونانی میڈیسن آپ کی قلمی نگارشات ہیں حکیم صاحب کا بنیادی کام تاریخ طب سے متعلق ہے، علم الادویہ میں پوسٹ گریجویٹ تحقیق کے حوالے سے حکیم صاحب کی خدمات نہایت اہم ہیں، آپ کے ذریعہ مرتب شدہ ریسرچ ان علم الادویہ کے تفصیلی مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ طبی ادب عالیہ کے تعارف اوران کے مراتب کے تعین، ادویہ کے متنازعہ حیثیت کے ازالہ کے لیے تحقیق، عہد بہ عہد ادویہ کی تاریخ کا جائزہ۔ جدید وہ قدیم بیماریوں پر مشتمل یونانی مفرد اور مرکب ادویہ کی معیار بندی، کیمیاوی اور بائیو کیمیاوی تجزیہ، ادویہ کی ماہیت اور ساخت کا سائنٹفک مطالعہ، معالجاتی، فعلیاتی، ادویاتی مشاہدے پر منصوبہ بند تحقیق حکیم صاحب کا گراں قدر کارنامہ ہے۔ خاص طور سے طبی لٹریری مضامین سے متعلق سروے، تبصرے اور تجزیے، طب یونانی کا اہم سرمایہ ہے۔

ادویہ اور مرکبہ کے حوالے سے بیاض وحیدی مطبوعہ 1974، طبی مرکبات مرقعش مطبوعہ 1976، کتاب المرکبات مطبوعہ 1980، علی گڑھ کے طبی مرکبات مطبوعہ 1984، الادویہ القلبیہ مطبوعہ 1992 اوراسماادویہ مطبوعہ 2002 آپ کی گراں قدر تحقیقی اور علمی تالیفات ہیں۔ لکھنؤ طبی اسکول کی نسخہ نویسی کے حوالے سے آپ کی اہم تصنیف تذکرہ خاندان عزیزی اپنے موضوع پر مستند تاریخی دستاویز ہے۔

تاریخ طب علم ادویہ کے علاوہ مخطوطات کا مطالعہ حکیم صاحب کا علمی ذوق ہے، کتابوں کو جمع کرنا، انھیں سلیقہ سے ترتیب دینا، مضمون واران کی تقسیم اسکے علاوہ مختلف طبی یادگاروں کو حیات جاوداں بخشنا حکیم صاحب کا بہت پرانا مشغلہ ہے، اور یہی سب کچھ آج ابن سینا اکیڈمی آف میڈیسن اینڈ سائنسز کے نام سے شہر علی گڑھ کی زینت ہے۔ حکیم صاحب نے اس سفر کا آغاز لائبریری اور میوزیم کی شکل میں 1960 میں کیا تھا، حکیم ظل الرحمٰن لائبریری، حکیم سید فضل الرحمٰن میوزیم کے نام سے یہ اکیڈمی کے مستقل شعبے ہیں۔ ان میں 500 مخطوطات، 20 ہزار مطبوعہ

کتابیں اور نادر مخطوطات و دستاویز کی مائیکروفلم اصحاب تحقیق کی توجہ کی منتظر ہیں۔

بلا شبہ انھیں خدمات کی بنا پر حکیم صاحب کو ڈھیر سارے انعامات سے نوازا جاتا رہا ہے۔ جن میں آیورویدک اینڈ یونانی طبی اکیڈمی حکومت یوپی ایوارڈ، اردو اکیڈمی یوپی ایوارڈ، شفاء الملک حکیم حبیب الرحمٰن موریل شیلڈ، امتیاز میر ایوارڈ، ابن سینا ایوارڈ اور ان سب سے بڑا یوارڈ پدم شری کا خطاب جو طب یونانی کے لیے باعث افتخار ہے۔ سفر جاری ہے اللہ عمر دراز کرے، حکیم صاحب کی محنتوں سے اس بات کی قوی امید ہے کہ آپ کا ادارہ عباسی عہد حکومت کے بیت الحکمت کا اچھا نصیب بنے گا۔

حکیم صاحب کی خدمات اور آپ کے فنی کمالات کا تجزیہ، اس مختصر مضمون میں ممکن نہیں ہے ظاہر ہے جس کے 500 سے زائد مضامین شائع ہوئے ہوں۔ ایک درجن کے قریب کلیدی خطبات ہوں، 38 لکچر ہوں، مختلف سونیر میں 23 پیغامات ہوں، دو درجن اہم سیمیناروں کی صدارت کی ہو، 42 کتابیں چھپی ہوں، 15 بین الاقوامی سیمینار، اور 25 نیشنل سیمینار کی رونق محفل بنے ہوں، 54 کتابوں پر تبصرہ ہوں، 11 کتابوں کا انتخاب ہو، 50 کتابوں پر مقدمے لکھے گئے ہوں۔ ایسی جامع الکمالات شخصیت کے لیے مستقل کتاب کی ضرورت ہے۔ ہم نے صرف ادویہ کے حوالے سے حکیم صاحب کی خدمات کا مختصر جائزہ پیش کیا ہے۔ آپ کی حیات و خدمات سے متعلق مطبوعہ کتب، رسائل اور مضامین کی فہرست مزید مطالعہ کے لیے پیش کی جا رہی ہے۔

---

1 حکیم سید ظل الرحمٰن ایک ممتاز اور یگانہ صفت طبی شخصیت، بشیر ظفر، اسرار حکمت (خصوصی شمارہ) لاہور 1970۔

2 پروفیسر حکیم سید ظل الرحمٰن، ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی، قومی آواز، دسمبر 4، 1995

3 حکیم سید ظل الرحمٰن، شخصیت اور فن، حکیم شفقت اعظمی، رہنمائے صحت، فیصل آباد پاکستان 1998

4 مثالی محقق طب یونانی پروفیسر ظل الرحمٰن کا تاریخی تعارف، حکیم محمد قاسم صدیقی، صدائے قاسمی، کراچی 1997

5 مانی ڈیز ایٹ علی گڑھ، پروفیسر ایم این فاروقی سابق وائس چانسلر اے ایم یو 1995

6 ڈگ نی ٹیز آف علی گڑھ مسلم یونیورسٹی،علیگیرین اسٹوڈینٹس یونین میگزین1998

7 علی گڑھ میگزین،علی گڑھ ایلومنائی ایسوسی ایشن،یوایس اے2010

8 پرتس ٹھت علیگس، ہندی میگزین1996،1997

9 حکیم سید ظل الرحمٰن کے عظیم علمی کارنامے،فاروق نافع لاہور پاکستان1997

10 سوینیر ہندوستان میں طب یونانی،آل انڈیا طبی کانفرنس نئی دہلی1993

11 دستاویز،اردو اکیڈمی،حکومت اتر پردیش،1983

12 علیگیرین ہو میڈ دیر مارکس ان وریس فیلڈس،دی سنٹر بلس این آر ایس انگلش میگزین1997

13 فرزندان علی گڑھ افق،این آر س اردو میگزین1997

14 قومی زبان،کراچی،1997

15 الحکیم،ڈھاکہ،بنگلہ دیش،جولائی ستمبر1997

16 الہی،لرنڈ انڈیا وایشیا انٹرنیشنل دہلی1980

17 انڈوایشین ہوز ہوری فاسی من کوانٹرنیشنل دہلی جلد سوم2001،ص154

18 انڈیاز ہوز ہوInfa1975،ص390

19 بائیوگرافی انٹرنیشنل دہلی1993 تا1994

20 انڈویورپین ہوز ہو دہلی1994

21 انڈوامریکن ہوز ہو دہلی1994

22 ٹو ہیلتھ سنچری ڈش ٹی گوازڈ ہوز ہو دہلی1997

23 انڈوعرب ہوز ہو1997

24 کریکولم وائٹی انٹرنیشنل ہوز ہو2000،ص480

25 حکیم سید ظل الرحمٰن ایک علمی شخصیت،پروفیسر نثار احمد فاروقی ادراک سیوان2003

26 حکیم سید ظل الرحمٰن ایک مایہ ناز شخصیت،ڈاکٹر عبداللطیف،ادراک سیوان2003

27 ڈش ننگ گوازڈ ایچی ورس2005 ساؤتھ ایشیا پرنٹنگ کمپنی دہلی

28 حکیم سید ظل الرحمٰن اوراک نمبر 2005

29 حکیم سید ظل الرحمٰن، حیات وخدمات، معارف اعظم گڑھ 2005

30 حکیم حاذق، گجرات، پاکستان، دسمبر 2008

31 سوینیران وس ٹی نیورسری مونی، ڈاکٹر ذاکر حسین فاؤنڈیشن علی گڑھ 11 دسمبر 2005

ڈاکٹر احتشام الحق قریشی

ولادت 1943

ڈاکٹر احتشام الحق قریشی جناب حکیم افتخار الحق تکمیلی کے فرزند ہیں ابتدائی علوم کی تکمیل کے بعد تکمیل الطب سے فراغت حاصل کی۔ سبھی اساتذہ جن میں حکیم عبداللطیف فلسفی، حکیم عبدالمعید اور حکیم شکیل احمد شمسی حکیم صاحب سے بڑی محبت کرتے تھے اور اپنے ساتھ رکھ کر مطب و نسخہ نویسی سکھایا۔ 1970 میں تکمیل الطب سے بحیثیت ڈمانسٹریٹر منسلک ہوئے یہیں سے اجمل خاں طبیہ علی گڑھ ایم. ڈی. کے لیے گئے اور 1975 میں واپس آئے پھر لکچرر، ریڈر، پروفیسر اور پرنسپل کے بعد کانپور یونیورسٹی کی آیورویدک اینڈ یونانی فیکلٹی کے ڈین ہو کر رٹائر ہوئے۔

مطب کے ساتھ تصنیف وتالیف کا سلسلہ جاری رہا طبی کلیات، رہنمائے تشخیص، مقدمہ علم الادویہ، افعال الادویہ علاج بذریعہ غذا اور انیسویں صدی میں علم الادویہ کی رفتار ترقی حکیم صاحب کی نگارشات ہیں۔

ادویہ کے حوالہ سے مقدمہ علم الادویہ، افعال الادویہ اور آپ کے ریسرچ کا موضوع انیسویں صدی میں علم الادویہ کی رفتار ترقی اہم تحریریں ہیں۔

312 صفحات پر مشتمل مقدمہ علم الادویہ میں رائج طریقوں سے الگ ہٹ کر موالید ثلاثہ، مقام پیدائش کے اعتبار سے نباتات کی تاثیر کا فرق، صورت نوعیہ کی حقیقت، ادویہ کی عمر کا کلی اصول، قیاس کے جدید اصول اس سمت میں اہم اضافے ہیں۔

افعال الادویہ ادویہ مفردہ کی ماہیت، شناخت، مزاج، افعال وخواص اور مضر و مصلح کے

ساتھ بدل کے تذکرہ پر مشتمل ہے اور طلبا کی نصابی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔

حکیم صاحب کا سب سے اہم کام انیسویں صدی میں علم الادویہ کی رفتار و ترقی کے عنوان سے ایم.ڈی.کی تھی جو ابھی غیر مطبوعہ ہے 1975 میں اس تحقیقی عنوان پر حکیم صاحب کو ایم.ڈی. کی ڈگری تفویض کی گئی۔ حکیم صاحب کا تحقیقی مقالہ میرے مطالعہ میں رہا ہے اس میں ہندوستان میں علم الادویہ پر انیسویں صدی سے قبل کیے گئے کام کا مختصر جائزہ، مفردات و مرکبات کا فارسی ذخیرہ، مفردات و مرکبات کا اردو ذخیرہ اور علم الادویہ کے دوسرے موضوعات سے متعلق فارسی اردو ذخیرہ کا تفصیلی اور تکنیکی جائزہ لیا گیا ہے حکیم صاحب کی محنت اور کدوکاوش کا ثبوت ہے۔ دستیاب مطبوعات ومخطوطات کا مطالعہ آسان اور عام فہم انداز میں نہیں مل پاتا جو مستقبل کے مؤرخ کے لیے نئی سمتیں آسان کرتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص 237

2 انیسویں صدی میں یونانی علم الادویہ کی رفتار ترقی، ڈاکٹر احتشام الحق قریشی (مخطوطہ)

حکیم جلال الدین تکمیلی

ولادت 1947

حکیم جلال الدین جناب نصر اللہ کے فرزند ہیں سیتاپور کے رہنے والے ہیں عربی تعلیم کے بعد تکمیل الطب کالج لکھنؤ سے فراغت کی۔ مطب حکیم عتیق احمد دریابادی سے سیکھا اس کے بعد محمدیہ طبیہ کالج مالیگاؤں میں تدریسی خدمات انجام دیں یہاں سے یونانی میڈیکل کالج پونہ آئے یہاں شعبہ معالجات میں لکچرر ہیں۔ مجربات تکمیلی آپ کی تالیف ہے 112 صفحات پر مشتمل یہ کتاب جنوری 2000 میں شائع ہوئی بنیادی طور سے حکیم صاحب کی یہ کتاب ان کے خاندانی اساتذہ اور دیگر ناموران طب کے تجربات کا مجموعہ ہے۔ ان میں خاص طور سے حکیم افتخار الحق

تکمیلی، حکیم محمد مسیح الزماں، حکیم فاروق رضوی، حکیم فیاض علی صدیقی، حکیم خواجہ ساجد حسن، حکیم محمد مختار اصلاحی، حکیم جمیل احمد، حکیم مودود اشرف، حکیم ابوبکر الہ آبادی اور حکیم عتیق دریابادی کے نام اہم ہیں۔

خود مولف کتاب اس کے بارے میں لکھتے ہیں مجربات تکمیلی میں زیادہ تر نسخے آزمائے ہوئے ہیں کچھ ایسے نسخے بھی ہیں جو میں نے خود نہیں بنائے بلکہ مذکورہ محسنوں (حکیم عتیق دریابادی اور حکیم ابوبکر الہ آبادی) کے ساتھ رہ کر استعمال کرتے دیکھا اور مفید و نتیجہ بخش پایا۔ اپنے تجربات کی بنیاد پر یہ کہنے کی جرأت کر رہا ہوں کہ اگر حاملین طب صدق دل سے اخلاط و مزاج کی رعایت کرتے ہوئے استعمال کریں تو انشاءاللہ ضرور مفید پائیں گے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تعارف مجربات تکمیلی، ص 11

2 حوالہ سابق، ص 21

3 تکمیل الطب کے صاحب تصنیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص 245

ڈاکٹر انیس احمد انصاری

ولادت 1948

ڈاکٹر انیس احمد انصاری جناب غلام محمد صاحب کے فرزند ہیں اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی. یو. ایم. ایس. کیا یہیں سے علم الادویہ میں ایم. ڈی. کی سند لی۔ 35 سال تدریسی تجربہ کے مالک ہیں فی الوقت اجمل خان طبیہ کالج میں شعبہ کلیات کے پروفیسر ہیں اپنی اعلیٰ انتظامی اور تکنیکی صلاحیتوں کی وجہ سے سی. سی. آر. یو. ایم. کے ڈائرکٹر حکومت میں یونانی کے ایڈوائزر کے علاوہ بہت سی علمی اور تحقیقی کمیٹیوں کے رکن اور سربراہ رہے۔ کلیات اور علم الادویہ آپ کے تحقیقی میدان ہیں۔ دونوں میں آپ نے طب کے جدید تقاضوں کی روشنی میں نمایاں پیش رفت

کی۔ 4 کتابیں، 12 تحقیقی مقالے، 24 قومی، 18 بین الاقوامی سمینار، 32 کانفرنسوں اور 15 گیسٹ لکچرس آپ کی علمی، قلمی اور تحقیقی کارناموں کے امین ہیں۔ انھیں اہم خدمات کی وجہ سے مختلف انعامات اور اعزازات سے نوازے گئے ان میں جرنل آف الٹرنے ٹیومیڈیسن ایوارڈ، جرنل آف انڈیا، حکیم اجمل خاں ایوارڈ، حکیم احمد اشرف میموریل ایوارڈ بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

آپ نے جنوبی افریقہ، ایران، انڈونیشیا، پاکستان، اسرائیل، مصر، عرب امارات اور اٹلی جاکر یونانی کی نمائندگی کی۔

ادویہ کے حوالے سے تحقیقی مقالوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- اے اسٹڈی آن اریسا ودھا اسپیشل ریفرنس ٹو اٹس اینٹی ونم اینڈ کارڈیووے س کولر ایکٹی وی ٹیز
2- افلکٹ آف کشتہ جات ان کاربن ٹٹرا کلورائڈ انڈوسڈ لیورڈ لے مج ان ریٹس
3- ٹکنیکل اسٹڈی آف پوست بیخ مدار اینڈ مروڑ پھلی ان زحیر امیبائی ہربس ان پری ون شن آف ام پوٹن سی ان ال ڈری ام میونو ساڈو نے لےٹری ایکٹی وی ٹی آف مینگی فیرا انڈکا
4- سی این ایس ڈپ رے سنٹ افلکٹ آف اریسا
5- افلکٹس آف اریسا ان مائیوکارڈیل نک روس س
6- اے شیین نٹ ورک آف ریسرچ ان اینٹی ڈائی بے ٹک پلانٹس

اس کے علاوہ ادویہ سے متعلق ایک درجن سے زائد ٹریننگ پروگرام میں گیسٹ لکچرر پیش کیے۔

اس عمر میں ڈاکٹر انصاری کی محنت، لگن اور تحقیق و تدریس سے وابستگی نئی نسل کے لیے مشعل راہ ہے ہم امید کرتے ہیں کہ مستقبل میں بھی یونانی طب آپ سے فیضیاب ہوتی رہے گی۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 www.amu.ac.in

ڈاکٹرابوبکرخان

ولادت1949

ڈاکٹرابوبکرخان الحاج جناب علی رضا صاحب کے فرزند ہیں۔1972 میں اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی یو ایم ایس کیا، یہیں سے 1977 میں ایم ڈی کی سند حاصل کی، پھر ملازمت کا سلسلہ اجمل خاں طبیہ کالج میں ریسرچ افسر کی حیثیت سے شروع ہوا۔ شعبہ معالجات سے وابستہ ہوئے،1990 میں پروفیسر بنے آج کل اسی عہدہ پر فائز ہیں۔

ڈاکٹر ابوبکر خان، تحقیقی فکر، اور نئے انداز نگارش کے آدمی ہیں۔طب یونانی میں نئے زوایوں کی تلاش آپ کی زندگی کا سرمایہ ہے، تکنیکی اور انتظامی صلاحیتوں کی وجہ سے یونانی فیکلٹی اے ایم یو کے ڈین کی حیثیت سے آپ کی خدمات اہم ہیں۔

علم الادویہ اور معالجات آپ کا تحقیقی میدان ہے اس حوالے سے 26 سے زائد تحقیقی مقالوں میں نگرانی اور معاونت کی متعدد علمی کمیٹیوں کے سرگرم رکن ہیں۔

ادویہ کے حوالے سے درج ذیل مضامین شائع ہوئے۔

1- اینٹی انفلامیٹری ایکٹیوٹی آف ڈل فی نیم ڈے نوڈے ئم
2- کیمیکل اسٹینڈرڈائیزیشن آف ڈل فی نیم ڈے نوڈے ئم
3- اینٹی کن ول زینٹ ایکٹیوٹی آف ڈل فی نیم ڈے نوڈے ئم
4- کارڈیوٹانک پراپرٹیز آف ڈل فی نیم ڈے نوڈے ئم
5- اینٹی اپلکٹک ایکٹیوٹی آف اسطوخودوس
6- کیمیکل ایفیکیسی آف سفوف لک
7- پریمی لینری کلینکل اسٹڈی آف شربت عنصل ان ضیق النفس بلغمی
8- افکٹ آف ارٹی مے سیاایپ سن تھیم ان اکیوٹ انٹسٹائینل امیبیاسس
9- اینٹی کوگ لنٹ افکٹ آف سم ہربل ڈرگس
10- تھےراپیوٹک ایویلوایشن آف یونانی فارمولیشن قبلین

ان مقالات کے علاوہ 24 ابسٹریکٹ شائع ہو چکے ہیں، 50 سے زائد سیمیناروں میں سرگرم شرکت رہی۔

ڈاکٹر خان اس عمر میں رواں دواں اور تحقیق میں مصروف ہیں، ہمیں بھرپور امید ہے کہ آپ کی مستقبل کی تحقیقات طب یونانی کے لیے مشعل راہ ہوگی۔

حکیم محمد خالد صدیقی

ولادت 1950

ہندوستان میں طبی تحقیق کے روح رواں، قدیم طبی ادب عالیہ کے محافظ اور ترجمان، متعدد طبی تحریکات کے سرپرست حکیم محمد خالد صدیقی سنبھل ضلع مرادآباد کے علمی خاندان کے ہونہار فرزند ہیں۔ 1971 میں ہمدرد جامعہ طبیہ سے فراغت حاصل کی۔ سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن میں ریسرچ اسسٹنٹ کے عہدہ سے ملازمت شروع کی اور پھر ڈائرکٹر اور بعد میں ڈائرکٹر جنرل کے منصب سے سبکدوش ہوئے۔ تحریک اور فکر و عمل کے آدمی ہیں یہی وجہ ہے کہ باصلاحیت اور فعال افراد کی تلاش اور ان سے عزت و احترام کے ساتھ کام لینا واحد مقصد ہے۔ حکیم خالد صدیقی کے کامیاب سفر حیات کے عوام کا دو لفظوں میں تجزیہ کرنا ہو تو پیکر فکر و عمل سے سچا اور اچھا کوئی عنوان نہیں ہوسکتا۔ دوران ملازمت بھی رواں دواں اور ملازمت کے بعد بھی شاید خواب میں بھی منصوبے بنانے اور ان پر عمل کے طریقہ کار طے کرتے ہوں گے۔ یقیناً اسی جہد مسلسل کا نتیجہ ہے کہ این.سی.پی.یو.ایل. جیسے اہم ادارہ میں یونانی میڈیسن پینل کے چیئرمین اور جامعہ ہمدرد کے شعبہ اے اینڈ آر سی کے مشیر ہیں۔

15 سے زائد سرکاری کمیٹیوں کے فعال رکن کی حیثیت سے آپ کی موجودہ مصروفیت عمل پیہم کا زندہ ثبوت ہے۔ حکیم صاحب کی خاص بات یہ ہے کہ وہ جمود و تعطل کو برداشت نہیں کرتے، بہانے اور مصلحتوں سے ان کی پیشانی پر بل پڑ جاتے اور ارادہ کرلیتے تو بس اس کام کو کرنا ہے اور وقت سے پہلے کرنا ہے ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی اصطلاح سنی تھی دیکھا حکیم صاحب کے

یہاں۔ بلاشبہ انھیں خصوصیات کی بنا پر آپ کو دھنونتری ایوارڈ، حکیم اجمل خاں، انٹرنیشنل ہپ پو کریٹک میڈیسن ایوارڈ، دنی گورو، الشفاء ایوارڈ، ہرٹ کیر فاؤنڈیشن ایوارڈ، نیشنل ہیلتھ کیر ایوارڈ، حکیم اجمل خاں میموریل سائنٹسٹ، الحکمہ ہیلتھ کیر ایوارڈ، ابن سینا نیشنل ایوارڈ، امتیاز طب ایوارڈ اور محمد علی جوہر ایوارڈ سے نوازا گیا۔

ہمیں یہاں اپنے موضوع کے اعتبار سے ادویہ مفردہ اور مرکبہ پر آپ کے تعاون کا جائزہ لینا ہے تاہم ناانصافی ہوگی کہ اگر ہم حکیم صاحب کے ذریعہ 25 سے زائد قدیم طبی ادب عالیہ کی اشاعت، نیشنل فارمولری آف یونانی میڈیسن، یونانی فارماکوپیا ریسرچ مونوگراف اور 150 کتابوں اور رسائل کی اشاعت کا تذکرہ نہ کریں اور بات ادھوری رہ جاتی ہے جب حکیم صاحب کے ادارت میں شائع ہونے والے سہ ماہی جرنل جہان طب اور ہپ پوکریٹک جرنل آف یونانی میڈیسن کا نام نہ لیں۔

اب بات ادویہ کے حوالے سے ہم سب سے پہلے حکیم صاحب کی کوششوں، سرپرستی اور نگرانی میں شائع ہوئے یونانی فارماکوپیا کا جائزہ لے لیں۔

یہ کتاب یونانی فارماکوپیا کے حصہ دوم کی جلد اول ہے 316 صفحات پر مشتمل ہے وزارت صحت حکومت ہند کی آیوش محکمہ کی جانب سے 2009 میں شائع ہونے والی اس کتاب کا پیش لفظ سابق سکریٹری محکمہ آیوش محترمہ ایس جلجے جانے، مقدمہ جامعہ ہمدرد کے سابق وائس چانسلر اور چیرمین یونانی فارماکوپیا کمیٹی جناب جی.این. قاضی اور اس کا تعارف حکیم محمد خالد صدیقی ممبر سکریٹری نے پیش کیا ہے حکیم خالد صدیقی اس کتاب کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں۔

تجارت کے موجودہ رجحانات اور تقاضوں کے پیش نظر حکومت ہند یونانی ادویہ کی کوالٹی کنٹرول اور گڈ منوفیک چرنگ پریکٹس (جی.ایم.پی.) کے سلسلہ میں بے حد سنجیدہ ہے، واضح رہے کہ یونانی ادویہ کے بنانے کا کام ڈرگس اینڈ کاسمیٹک ایکٹ 1940 کے تحت انجام پاتا ہے ادویہ کو مزید معیاری بنانے کے ارادہ سے حکومت ہند نے یونانی فارماکوپیا کمیٹی کی تشکیل کی ہے جس میں ماہر اطبا نباتات، ماہر کیمسٹری، ماہر علم الادویہ جدید (فارماکولوجسٹ) ماہر فارماکاگ نوسی (شناخت ادویہ) کے ماہرین شامل ہیں۔ مختلف مشہور اور اہم اداروں کے ڈائرکٹروں کے علاوہ

کمیٹی میں نان آفیشیل ارکان میں پروفیسر حکیم سید ظل الرحمٰن، پروفیسر سید شاکر جمیل، ڈاکٹر ایم. ایس. وائی. خان، ڈاکٹر ایس پاشا، ڈاکٹر ایس. ایم. اشرف، ڈاکٹر احتشام الحق قریشی، ڈاکٹر ایس. ایچ. آفاق، پروفیسر آر. کے. لہر، ڈاکٹر سریندر سنگھ، پروفیسر محمد علی، ڈاکٹر تاج الدین، ڈاکٹر مسز عالیہ امان، حکیم فاروقی اور بحیثیت ممبر سکریٹری سابق ڈائرکٹر جنرل سی. سی. آر. یو. ایم نئی دہلی کے نام قابل ذکر ہیں۔

کتاب کی طباعت، خوب سیرت اور خوبصورت پیشکش حکیم محمد خالد صدیقی کا کارنامہ ہے جن لوگوں نے ان کے زمانہ میں چھپی سی. سی. آر. یو. ایم. کی مطبوعہ کتابیں لکھی ہیں اس سلیقہ کو بخوبی محسوس کر سکتے ہیں۔

اس حصہ میں درج ذیل مرکبات کی تفصیل لکھی گئی ہے:

1– عرق عجیب
2– عرق اجوائن
3– عرق بادیان
4– عرق کاسنی
5– عرق کیوڑہ
6– عرق مکوء
7– اطریفل زمانی
8– اطریفل مقل ملین
9– جوارش زرعونی
10– جوارش آملہ سادہ
11– جوارش انارین
12– جوارش تمر ہندی
13– خمیرہ آبریشم سادہ
14– خمیرہ گاؤزباں سادہ
15– خمیرہ صندل سادہ
16– لعوق بادام
17– لعوق سپستاں
18– لعوق شمعوں
19– لعوق کتاں
20– لعوق خیار شنبر
21– معجون فلاسفہ
22– معجون آردخرما
23– معجون انطاکی
24– معجون چوب چینی
25– معجون بلادر
26– معجون دبیدالورد
27– معجون جوگراج گوگل
28– معجون مقوی رحم

29- معجون مقل
30- معجون مصفی خون
31- معجون نانخواہ
32- معجون راح المومنین
33- معجون سنگدانہ مرغ
34- معجون سپاری پاک
35- معجون تلخ دیدانی
36- معجون عشبہ
37- روغن بادام شیریں
38- روغن کل
39- روغن کدو و شریں
40- روغن کاہو
41- روغن لبوب سبعہ
42- روغن مالکنگنی
43- روغن ترب
44- روغن بابونہ سادہ
45- روغن بنفشہ
46- روغن گل
47- سفوف چٹکی
48- سفوف خردل
49- سفوف چوب چینی

یونانی فارما کوپیا علم الادویہ کی تاریخ میں ایک سنگ میل ہے جس میں جدید پیٹنٹ قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام مرکبات کی تفصیل مرتب کی گئی ہے۔

مثال کے طور سے سیالات (Liquid) مرکبات کے لیے پہلے اس کی تعریف، پھر عرق نکالنے کے مختلف طریقے، قطور اور شربت تیار کرنے کے طریقے، احتیاطی اقدامات عرقیات/ سیالات کی شناختی علامات کے بارے میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

عرق عجیب کا بیان اس طرح کیا گیا ہے:

تعریف: عرق عجیب ایک مائی (Liquid) مرکب ہے جو کافور، جوہر پودینہ اور جوہر اجوائن کو عام درجہ حرارت میں ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔

اجزا مرکب:

1-	کافور	Camphor UPI
2-	جوہر پودینہ	Menthol API
3-	جوہر اجوائن	Thymol PPi

طریقہ تیاری: تمام دواؤں کا سفوف تیار کرلیں پھر منہ بند شیشی میں رکھ کر عرق بننے کے لیے رکھ دیں۔ جب شفاف عرق دکھنے لگے اسے دوسرے برتن میں محفوظ کرلیں۔

عرق سے متعلق تفصیل: عرق گاڑھے سیال کی طرح ہوتا ہے رنگ زردی مائل، ذائقہ تلخ اور کافور کی خوشبو آتی ہے۔

شناخت(Identification)

تھن لیر کرومو گرامی(Thin layer chromography)

اس پیمانہ کے تحت عرق کی جانچ کی جاتی ہے۔

فزی کو کیمیکل پیرامیٹرس

پی.ایچ.	5.50	+	4.50
وزن فی ملی لیٹر	0.970	-	0.930.
ریفرکٹر انڈکس	1.480	-	1.470
آپ ٹی مل روٹے ٹشن	22.70	+	422.09
وے ٹائل آئل	90 سے کم رکھیں		

آئیڈنٹیفیکیشن ٹسٹ Identification test مثبت(Positive)

اس کے علاوہ ایف لے ٹاکسن، پس ٹی سائی ڈل رسی ڈو، ہیوی میٹلس کے عنوان سے بھی تفصیلات درج کی گئی ہیں۔

ذخیرہ اندوزی(Storage) دھوپ اور سیلن سے محفوظ کمرہ میں ڈبے کو ٹھیک سے بند کرکے رکھیں۔

طبی خواص: نفخ شکم، قے، غشیاں، بدہضمی، درد معدہ، درد فم معدہ، ہیضہ، زکام، قولنج، نزلہ، کیڑوں مکوڑوں کے کاٹنے، شقیقہ اور درد سر کے لیے مفید ہے۔

افعال: کاسر ریاح اور مسکن الم

طریقہ استعمال: اس دوا کو اندرون اور بیرون طور سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اس کتاب کی تفصیل اس مقصد سے دی گئی ہے تاکہ آج کا طالب علم اس سے مستفید

ہو سکے اور اس کے سائنٹفک طریقہ پیش کش سے اس کا اعتماد اور بڑھے۔ اسے سی.سی.آر.یو.ایم.کی ویب سائٹ ccrum.net پر ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔

ادویہ کے حوالہ سے حکیم محمد خالد صدیقی کے زیر سرپرستی، زیر ادارہ اور زیر نگرانی اور بہت سی کتابیں سی.سی.آر.یو.ایم. سے شائع ہوئی ہیں جن میں مختلف ریاستوں کی میڈیسنل پلانٹس، اور فاک لور (Folklore) سے ادویہ کے مضمون میں اہم اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ این.سی.پی.یو.ایل. کے یونانی کتابوں کے پینل کے چیئرمین کی حیثیت سے ان کی نگرانی میں ادویہ پر خاصا مواد زیر طبع ہے۔ خدا حکیم صاحب کو صحت اور عمر دراز عطا کرے تا کہ حکیم صاحب این.سی.پی.یو.ایل. کے اس تاریخی کارنامہ کو بنفس نفیس دیکھ سکیں۔

آئینۂ فکر و عملی شخصیت کے حامل ڈاکٹر محمد خالد صدیقی کی خدمات کا تفصیلی تذکرہ اس مختصر مضمون میں سمیٹنا ناممکن ہے۔ سی.سی.آر.یو.ایم. کے سابق ڈائرکٹر جنرل کی حیثیت سے آزاد ہندوستان میں طبی تحقیق کے روح رواں کے طور پر یونانی طبی ادب عالیہ کی منصوبہ اشاعت کے علمبردار کے عنوان سے، پورے ملک میں سیمیناروں اور سمپوزیم کے انعقاد کے حوالے سے، یونانی کونسل میں نئے معالجاتی پس منظر کے تعارف کے تعلق سے، کونسل کے اداروں کے توسیع انھیں اپنی عمارت عطا کرنے کی جدوجہد، ملک کے ممتاز طبی اور تحقیقی اداروں سے باہمی تعاون و اشتراک یہ سب ایسے عنوانات ہیں جن کے تحت حکیم صاحب کی خدمات کا جائزہ لینا باقی ہے ہم نے یہاں صرف ادویہ کے حوالے سے حکیم صاحب کی خدمات کا مختصر جائزہ لیا ہے۔ ابھی سفر باقی ہے، منصوبے جاری ہیں۔ پیہم عمل کی رفتار ہنوز سست نہیں ہے اور خاص طور سے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے تحت سرگرم عمل یونانی کتب کی اشاعت کے خصوصی پینل کے چیئرمین کی حیثیت سے حکیم صاحب کی تاریخ ساز خدمات ابھی منظر عام پر آنا باقی ہے جس کے لیے ایک علاحدہ اور مستقل کتاب کا اصحاب علم و فن پر قرض ہے، جس کے بغیر حکیم صاحب کی کما حقہ خدمات کا جائزہ نہیں لیا جاسکتا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

website www.drkhalidsiddiqui.com 1

حکیم سید محمد حسان نگرامی

ولادت 1952

میں پریشان تھا کہ اپنے بارے میں کیا لکھوں، سوچا نظر انداز کردوں، پھر خیال آیا کہ اس دستاویزی کتاب میں میری عدم موجودگی کا احساس بھی عرصہ تک ستاتا رہے گا۔ اچانک یاد آیا میرے بارے میں میرے پرانے دوست حکیم وسیم احمد نے کچھ لکھا ہے بس اسی کو بنیاد بنا کر جہاں تک وسیم صاحب نے لکھا تھا اس کے بعد اضافات اس میں مربوط کردیے گئے ہیں۔

حکیم سید محمد حسان نگرامی ابن مولانا عبدالغفار ندوی، ضلع بستی میں 28 جون 1952 میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم بستی کے مدرسہ بدریہ میں حاصل کی لکھنؤ یونیورسٹی سے عالم، فاضل ادب اور بی اے کے امتحانات پاس کیے، اس کے بعد طبی علوم کی تحصیل کے لیے تکمیل الطب کالج میں داخلہ لیا اور 1979 میں سند فراغت حاصل کی۔ دوران ملازمت 1982 میں کانپور یونیورسٹی، کانپور سے ایم اے بھی کیا۔

تکمیل الطب کالج کی نوجوان نسل کے نمائندوں میں شمار کیے جاتے ہیں، مختلف الجہت شخصیت کے مالک ہیں، تقریر وتحریر کے ساتھ مطب کے بھی آدمی ہیں، تصنیف وتالیف، مطب و ادویاتی کاشت وغیرہ ان کے علمی وعملی مجال ہیں، تحریک کے ورکنگ شخص ہیں، ہردم رواں دواں رہتے ہیں۔ انتہائی متشدد تحصیلی ہیں اور بعض مرحلوں میں بدیہی حقیقتوں سے بھی صرف نظر کر جاتے ہیں۔ جہاں بھی ہوں اختصاص کی راہ نکال لیتے ہیں اور یہ اپنے آپ میں یقیناً بڑی بات ہے۔

حکیم سید محمد حسان نگرامی زبان وقلم کے آدمی ہیں، اعلیٰ درجہ کے مقرر، خطیب اور ذاکر ہونے کے علاوہ بلند مرتبہ مولف، مترجم، مصنف اور مدون بھی ہیں، ان کے کم وبیش 50 تحقیقی مقالات ملک کے موقر مجلات میں شائع ہو چکے ہیں، تقریباً 30 طبی مذاکروں اور سیمیناروں میں اپنے تحقیقی مقالات پیش کر چکے ہیں، ان کی متعدد کتابیں ترتیب، تدوین اور تکمیل وغیرہ کے مراحل میں ہیں، ان کی علمی وطبی خدمات کا اعتراف بھی کیا جاتا رہا ہے، اب تک چار ایوارڈ اور پرائز حاصل کر چکے ہیں، متعدد صحتی، تعلیمی اور فلاحی تنظیموں کے رکن اور روح رواں ہیں۔

حکیم حسان بنیادی طور سے تاریخ طب کے طالب علم ہیں، تاریخ طب از ابتدا تا عہد حاضر مطبوعہ ترقی اردو بیورو 1989 تاریخ طب پر حکیم صاحب کی اہم کتاب ہے۔ یہی کتاب حکیم صاحب کی شہرت کی سبب بنی۔ اس کے علاوہ فن تشخیص پر سریریات جس کے 5 ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں علم الولادت سے متعلق علم القابلہ شائع ہوئی، اصول و تشخیص و علاج، وجع المفاصل کا یونانی علاج، علم الادویہ میں یونانی دوا سازی، طب ماقبل بقراط تا جالینوس، طب تیرھویں تا پندرھویں صدی (زیر طبع) یونانی طب کے تذکرہ نگار اور قاموس الاطباء بھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ ادویہ کے حوالے سے حکیم صاحب کی نگارشات پیش کی جارہی ہیں۔

یونانی میٹریا میڈیکا:

یہ تالیف 312 صفحات پر مشتمل ہے اور مطبع کی صراحت کے بغیر 1975 میں غالباً لکھنؤ سے طبع ہوئی ہے، اس میں موالید ثلثہ کی حرف فا تک کی تقریباً 201 منتخب دواؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور حرف قاف سے یا تک کی۔ دوائیں دوسرے حصہ کے لیے مختص کر دی گئی ہیں، مضمون سے متعلق ضروری اصطلاحات کے عنوان سے کلیات ادویہ کی اصطلاحات تحریر کی گئی ہیں اور جدول کے اندر میں دوا کا نام، مزاج، نفع خاص اور مقدار خوراک کو علاحدہ سے مترب کیا گیا ہے۔

ادویہ کی تفصیلی بحث میں دوا کا یونانی نام، حسب ضروری انگریزی و لاطینی نام مع فیملی (عائلہ = Family)، مترادفات، ماہیت، مقام پیدائش، اجزا مستعملہ، مزاج، افعال و استعمالات، نفع خاص، مصلح مقدار خوراک، کیمیاوی تحقیق اور اہم مرکبات درج ہیں۔

حکیم شکیل احمد شمسی اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں طب یونانی کے دائرہ میں رہتے ہوئے وہ سب معلومات سمیٹ لی گئی ہیں جو نئے علوم میں اضافہ تو کرتی ہیں، کوئی پریشان کن ذہنی تضاد فراہم نہیں کرتیں، مصنف نے اپنے مطالعہ سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے طبی تعلیم کے میدان کی ایک اہم ضرورت فراہم کی ہے، اور تمام اطبا کے لیے بہتر اور اچھا ذخیرہ علم الادویہ کا مرتب کر دیا، ترتیب، تقسیم اور درجہ بندی کے لحاظ سے بھی حسن مذاق کا ثبوت دیا گیا ہے، مطالعہ کو آسان بنانے کی کوشش کی گئی ہے، جس سے استخراج نتائج میں سہولت ہوتی ہے، یہ ایک قابل ستائش کوشش ہے۔

مولف نے اپنی اس تالیف کو دور حاضر کی ضروریات کے عین مطابق بنانے میں حتی الامکان مساعی صرف کی ہیں، مثلاً ہر دوا کا تلفظ انگریزی میں، ماہیت کے بیان میں پیچیدگی اور مغالطہ واشکال سے پرہیز اور صرف دوا کے اجزا کے رنگ شکل، بو اور ذائقہ سے بحث، دواؤں کے مقام پیدائش، نفع خاص، مضر، مصلح، بدل اور مقدار خوراک کے علاحدہ عنوانات، افعال واستعمالات کے بیان میں اختصار کے باوجود ادویہ کی کیمیاوی اجزا اور اہم مرکبات نیز مزاج دوا پر اختلاف کے صورت میں شیخ الرئیس کی رائے کو ترجیح وغیرہ تفصیلات سے درج ہیں۔

یونانی ادویہ مرکبہ

یہ تالیف 333 صفحات پر مشتمل ہے اور مطبع کی صراحت کے بغیر 1995 میں لکھنؤ سے طبع ہوئی ہے، اس میں انھوں نے تقریباً 277 مرکب دواؤں، اطریفلات، تریاقات، جوہر، جوارشات، حبوب، خمیرہ جات، دوا مرکب، سفوف، سکنجبین، سنون، اشربہ، ضمادات، اطلیہ، عرقیات، اقراص، کحل، کشتہ، لبوب، لعوقات، مربی جات، مراہم، معاجین اور مفرح جات کا تذکرہ لیا ہے اور ہر مرکب کی وجہ تسمیہ، اجزا کا یونانی اور لاطینی/انگریزی نام، جدید اوزان، ترکیب تیاری، افعال وخواص نفع خاص، مقدار خوراک اور طریقہ استعمال تحریر کیا ہے۔

یونانی میٹریا میڈیکا کی طرح حکیم نگرامی کی یہ کتاب بھی حصہ اول کی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ حرف میم کے بعد مرکبات اس میں درج نہیں ہیں۔

حکیم نگرامی اپنی تحقیق کو حرف آخر تصور نہیں کرتے بلکہ غلطیوں کے امکان کی بات کرتے ہیں، لکھتے ہیں:

خاص طور سے ادویہ کے انگریزی اور نباتی ناموں کے لیے حتی الامکان کوششوں کے باوجود بہت سے نام ہنوز تحقیق طلب ہیں، اسی طرح بعض ادویہ کی وجہ تسمیہ بھی جستجو کی طالب ہے۔

بلاشبہ اپنی تحریر کو حرف آخر نہ تصور کرنا اور غلطیوں کے امکانات کا احساس واعتراف ہی کسی مصنف میں مزید تحقیق وتفحص پیدا کرتا ہے اور اس کو فکر ونظر کی انتہائی بلندیوں پر لے جاتا ہے۔

الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ

ضیاء الدین عبداللہ بن احمد اندلسی مالقی معروف بہ ابن بیطار (وفات 1248) کی اس

کتاب کا اردو ترجمہ حکیم شکیل احمد شمسی (وفات 1985) کے زیر نگرانی حکیم محمد یوسف بستوی اور حکیم سید محمد حسان نگرامی نے انجام دیا۔ 456 صفحات پر مشتمل یہ ترجمہ سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن، نئی دہلی سے 1985 میں طبع ہوا ہے۔ حکیم ام الفضل اس ترجمہ کی ترتیب کے بارے میں لکھتے ہیں:

آج بھی نباتی ادویہ کا ذکر بغیر نباتی شناخت Botanical identification کے کوئی اہمیت نہیں رکھتا، اس لیے ترجمہ میں بعد تلاش و تحقیق ادویہ کے نباتی ناموں کا بھی اضافہ کیا گیا۔ نیز دواؤں کے دیگر نام بھی جتنا ممکن ہو سکا، تحریر کر دیے گئے ہیں۔

کچھ ترجمہ اور ترتیب کے بارے میں۔ الجامع لمفردات، ج 1، ص 9

مزید لکھتے ہیں:

اصل کتاب میں دوا کی تفصیلات بیان کرنے میں مولف (ابن بیطار) کی قائم کردہ وہ حوالہ جات کی۔ ترتیب سے قدرے ہٹ کر مروجہ طریقہ کے مطابق طبیب یا کتاب کا نام آخر میں درج کیا گیا ہے تا کہ حوالہ جات کو سمجھنے میں اشتباہ نہ ہو۔ کتاب میں ابن بیطار میں دیسقوریدوس اور جالینوس کی کتابوں کے مقالہ نمبر دیے ہیں، لیکن ترجمہ میں اس کو حذف کر دیا گیا ہے۔

اس جلد کی پہلی دوا، آس اور آخری دوا جیرش ہے اور نام کی تکرار کے ساتھ کم و بیش 555 دواؤں کا تذکرہ ہے، کتاب کے آخر میں فہرست اسمائے اطبا محولہ الجامع لمفردات الادویہ والادویہ جلد اول فہرست اسمائے کتب محولہ الجامع لمفردات الادویہ والادویہ جلد اول اور فہرست اوزان محولہ جلد اول مبادی جدید اوزان کے تحت مفید اطلاعات درج ہیں، چنانچہ فہرست اسمائے اطبا میں کم و بیش 75 نام اطبا اور فہرست اسمائے کتب کے تحت کم و بیش 51 کتابوں کے اسما درج ہیں۔

2۔ الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ، جلد دوم اردو ترجمہ:

ضیاء الدین عبداللہ بن احمد اندلسی مالقی معروف بہ ابن بیطار کی اس شہرہ آفاق کتاب کا اردو ترجمہ حکیم شکیل احمد شمسی کی زیر نگرانیم حکیم محمد یوسف بستوی اور حکیم سید محمد حسان نگرامی نے انجام دیا ہے۔ 414 صفحات پر مشتمل یہ ترجمہ سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن، نئی دہلی کے زیر اہتمام نیو پبلک پریس، نئی دہلی سے غیر مئورک شائع ہوا ہے۔

جامع ابن بیطار کی اس جلد کی پہلی۔ دوا حاشا اور آخری دوا زیزفون ہے۔ نام کی تکرار کے ساتھ اس میں کم و بیش 371 دواؤں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ جلد اول کی طرح اس میں بھی کتاب کے آخر میں فہرست اسما اطبا محولہ الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ جلد دوم، فہرست اسما کتب محولہ الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ جلد دوم، فہرست اوزان محولہ مع مساوی جدید اوزان شامل ہیں، چنانچہ فہرست اسمائے اطبا میں کم و بیش 42 کتابوں کے حوالے شامل ہیں۔ یہ اطبا اور کتب زیادہ تر جلد اول کے حوالہ میں آچکے ہیں۔

الجامع لمفردات کی تیسری اور چوتھی جلد کی تکمیل میں حسان نگرامی شریک رہے خاص طور سے جلد چہارم کے نباتی ناموں میں اہم تعاون دیا جس کا اعتراف پیش لفظ میں حکیم محمد خالد صدیقی سابق ڈائرکٹر جنرل سی سی آر یو ایم نے اچھے الفاظ میں کیا ہے۔

ادویہ سے متعلق شائع ہونے والے مضامین درج ذیل ہیں:

عاقرقرحا ماہیت اور خواص	ندائے ملت لکھنؤ	اکتوبر 1980
کتاب الحشائش ادویہ کی اولین کتاب	قومی آواز	1982
کلونجی ایک بے حد مفید دوا	جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی	جولائی ستمبر 2001
لکھنؤ کے مطب کی طبی خدمات	جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی	جولائی دسمبر 2002
خاندان رضا کی طبی خدمات	جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی	جولائی دسمبر 2002
انجیر و زیتون قرآن و حدیث کی روشنی میں	جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی	جولائی ستمبر 2006
حیوانی غذائیں طب جدید و قدیم کی روشنی میں	جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی	اکتوبر دسمبر 2009
شہد کی طبی اور غذائی اہمیت	جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی	اکتوبر دسمبر 2009
انڈے کی طبی خواص اور غذائی افادیت	جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی	اکتوبر دسمبر 2009
دودھ کی غذائی اور طبی افادیت	جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی	اکتوبر دسمبر 2009
تغذیہ اور غذائیں کلیات ابن رشد کے حوالے سے	جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی	اکتوبر دسمبر 2009

سرکہ کی طبی افادیت	جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی	2010
خارخسک کینسر کا یونانی علاج	جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی	جنوری مارچ 2010
زنجبیل طب، حدیث اور قرآن کی روشنی میں	جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی	2011
اراک طب، حدیث اور قرآن کی روشنی میں	جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی	2011
حنا طب، حدیث اور قرآن کی روشنی میں	جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی	2011
کافور طب، حدیث اور قرآن کی روشنی میں	جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی	2012
آب زم زم کی طبی افادیت	جہان طب، سی سی آر یو ایم نئی دہلی	2012

اس کے علاوہ انگریزی زبان میں درج ذیل مقالے مختلف سیمیناروں میں پڑھے گئے:

ایفیکیسی آف یونانی ڈرگس ان ایکزیما	نیشنل سیمینار آف یونانی میڈیسن سری نگر
قرابادین (فارمیسی) تھرو دی ایجیز	انٹرنیشنل کانفرنس، جامعہ ہمدرد دہلی، 30-31 اکتوبر 2007
اسکوپ آف کلٹیویشن آف میڈیسنل پلانٹس ان یونانی میڈیسن	نیشنل کانفرنس (سی میپ) لکھنؤ 28 مارچ 2009
کلینکل ٹرائل آف منضج مسہل تھیراپی ان وجع المفاصل	انٹرنیشنل کانفرنس (سارک) علی گڑھ فروری 2011

مزید معلومات کے لیے ملاحظہ کریں

1 تکمیل الطب کے صاحب تصانیف اطبا، حکیم وسیم احمد، تکمیل الطب نمبر، جہان طب، سی. سی. آر. یو. ایم نئی دہلی

ڈاکٹر عبداللطیف

ولادت1952

ڈاکٹر عبداللطیف جناب ڈاکٹر الطاف احمد صاحب کے فرزند ہیں، بی ایس سی کی ڈگری کے بعد اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے 1978 میں بی یو ایم ایس کیا، پھر یہیں سے علم الادویہ میں 1983 میں ایم ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ کیریر کا آغاز سی سی آر یو ایم میں ریسرچ اسسٹنٹ کی حیثیت سے ہوا۔ بعد میں اپنی محنت اور تدریسی دلچسپیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور 1996 میں جامعہ ہمدرد کے شعبہ علم الادویہ میں لکچرر رہے، آج کل اجمل خاں طبیہ کالج سے وابستہ ہیں، فی الوقت شعبہ علم الادویہ میں ایسوسی ایٹ پروفیسر/ریڈر کے عہدہ پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ تدریس میں نمایاں خدمات کے علاوہ اختراعی ذہن کی بنیاد پر تعلیم میں نئی سمتیں تلاش کرتے رہتے ہیں، انھیں اعلیٰ صلاحیتوں کی بنیاد پر بہت سی اہم کمیٹیوں کے ممبر ہیں۔ ایک درجن کے قریب ریسرچ پروجیکٹس کے نگراں اور معاون کی حیثیت سے تحقیق میں تعاون دیا۔ آپ کی گراں قدر خدمات کے اعتراف کے طور پر جیوتی ایوارڈ2010، برص پر خصوصی تحقیق پر نعمت سائنس اکیڈمی کے علاوہ بہت سے یادگار مومنٹو سے نوازے گئے۔

تقریر و تحریر کی یکساں صلاحیت کو استعمال کرتے ہوئے 25 قومی اور 18 بین الاقوامی سیمینار اور کانفرنس میں تحقیقی مقالے پیش کیے۔ 24 کتابوں میں اہم تعاون دیا۔

علم الادویہ کے حوالے سے آپ کی کتاب توضیحات علم الادویہ اپنے موضوع پر منفرد کتاب ہے۔ اس میں ڈاکٹر عبداللطیف نے ریسرچ میں نئے زاویے پیش کیے ہیں رسمی انداز تالیف سے الگ ہٹ کے طلبا اور اصحاب تحقیق کو دعوت مطالعہ دیتے ہیں۔

ادویہ پر آپ کی ایم ڈی کا عنوان فارما کالوجیکل اینڈ فارما کاگ نوسٹیکل اسٹڈیز آف حب القلقل ود اسپیشل ریفیرنس ٹو اسٹنڈرڈائیزیشن ہے۔ اس تحقیقی کام میں ڈاکٹر عبداللطیف نے جدید پیمانوں کو بروئے کار لا کر سائنٹفک تجزیہ اور معیار بندی کے مشاہدات پیش کیے ہیں۔

آپ کی فعالیت، اختراعی طبیعت اور محنت کی بنا پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی جانب سے

انھیں ڈپارٹمنٹل سپروائزر مقرر کیا گیا ہے، توقع ہے کہ مستقبل میں فن اور ادارہ کو آپ کی خدمات سے مزید مستفید ہونے کا موقع ملے گا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 abdullatif.webs.com

حکیم ارشاد احمد

ولادت 1953

پروفیسر حکیم ارشاد صاحب، جناب ولی الدین کے فرزند ہیں۔ اجمل خاں طبیہ کالج سے ایم ڈی کی سند حاصل کی، پھر درس وتدریس کا سلسلہ شروع ہوا، بحیثیت پروفیسر اور پرنسپل ابن سینا طبیہ کالج آپ کی بے مثال خدمات تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ ملازمت کے اخیر دنوں میں نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن، بنگلور میں صدر شعبہ علم الادویہ رہے، اب رٹائر ہوکر وطن مالوف اعظم گڑھ میں تصنیف وتالیف میں مشغول ہیں۔

اپنی تکنیکی اور انتظامی صلاحیتوں کی بنا پر بہت سی کمیٹیوں کے ممبر ہیں اور میٹنگوں میں فیصلہ کن رائے رکھتے ہیں۔ 19 تحقیقی مقالے، کتابوں کے تبصرہ، ایم ڈی تھیسس کی نگرانی کے علاوہ 32 ایبس ٹریکٹس (تلخیصات) کی اشاعت، 25 سے زائد سیمیناروں میں سرگرم شرکت آپ کی علمی اور عملی جدوجہد کا نمونہ ہیں۔

ڈاکٹر تاج الدین

ولادت 1954

ڈاکٹر تاج الدین جناب محمد شجاع الدین صاحب کے فرزند ہیں۔ 1978 میں اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ سے بی یو ایم ایس کیا۔ 1983 میں یہیں سے علم الادویہ میں ایم ڈی کی سند

حاصل کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ستمبر 1938 سے جولائی 1987 تک ابن سینا طبیہ کالج اعظم گڑھ میں لکچرر رہے۔ پھر 11 ستمبر 1987 سے فروری 1988 تک اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ کے شعبہ علم الادویہ میں لکچرر کے فرائض انجام دیے، اس کے بعد ریڈر پھر یہیں پروفیسر بنے۔ شعبہ علم الصید لہ کے صدر بنائے گئے۔ تدریس کے علاوہ انتظامی صلاحیت اور علمی محنت کی بنا پر بہت سی کمیٹیوں کے ممبر ہیں۔ کئی سیمینار اور کانفرنس ھ کے انعقاد میں سرگرم حصہ لیا، اپنی تحقیقی سرگرمی کی وجہ سے علم الادویہ میں 25 سے زائد تحقیقی مقالوں میں ایم ڈی اسکالرس کی معاونت اور سرپرستی کی۔

تصنیف و تالیف کے حوالے سے کتاب عمل (علم الادویہ)، اسٹینڈرڈائیزیشن آف ہربل ڈرگس، فارماکاگ نوسٹکل، فائیٹو کیمیکل اینڈ کلینکل اسٹڈیز آف یونانی میڈیسنل پلانٹس اور فارماکالوجی آف سلکٹیڈ یونانی میڈیسنل پلانٹس، مطبوعہ کتابیں ہیں اس کے علاوہ مختلف رسائل اور جرائد میں 50 سے زیادہ ادویہ سے متعلق اشاعت آپ کی تیز رفتاری قلم کی علامت ہے۔

پاپولر انداز کے 14 مضامین بھی علم الادویہ کے موضوع پر اہم اضافہ کرتے ہیں۔

ابھی تحقیق کا سلسلہ جاری ہے، چنانچہ کیمیکل انالیسس اینڈ ڈولپمنٹ ایس او پیز آف یونانی کشتہ جات پری پیٹری فرام کنونشنل ایزول ایز ماڈرن میتھڈ کے عنوان سے پی ایچ ڈی پر کام تکمیل کے قریب ہے۔ شعبہ آیوش وزارت صحت حکومت ہند سے بھی کئی پروجیکٹ علم الادویہ کے تعلق سے اہم ہیں۔ 21 قومی اور 11 بین الاقوامی سمینار اور کانفرنسوں میں مقالات کی پیش کش آپ کی ذاتی علمی جدوجہد ہے اس مختصر مضمون میں ہم نے صرف مطبوعہ کتابوں کا تذکرہ کیا ہے، مزید معلومات کے لیے محولہ حوالہ سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

www.amu.ac.in 1

ڈاکٹر لطافت علی خان

ولادت 1954

ڈاکٹر لطافت علی خان مرحوم ڈاکٹر حیدر علی خان کے فرزند ہیں۔ 1976 میں اجمل خاں طبیہ کالج سے بی یو ایم ایس کیا۔ 1982 میں یہیں سے ادویہ میں ایم ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ سی سی آر یو ایم سے وابستہ رہے۔ تحقیق کے آدمی ہیں۔ انتظامی امور بخوبی نبھاتے ہیں آج کل آر آر آئی یو ایم علی گڑھ کے ڈپٹی ڈائرکٹر ہیں۔ سادہ، سنجیدہ شخصیت کے مالک ہیں، مختلف طبی مضامین اور سیمیناروں میں مقالوں کی پیشکش کے علاوہ اکزیما، سوریاسس، استھما، کالا آزار اور فائیلیریا پر مونوگراف کی تیاری میں اہم رول ادا کیا۔

ڈاکٹر احسان اللہ

ولادت 1954

ڈاکٹر احسان اللہ مطب، تدریس اور تصنیف کے آدمی ہیں۔ آپ نے بی یو ایم ایس کے بعد اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے علم الادویہ میں 1986 میں ایم ڈی کی سند حاصل کی۔ 1988 سے حکومت اتر پردیش میں میڈیکل آفیسر کے عہدہ پر فائز رہے۔ اپنی صلاحیتوں کی وجہ سے 1998 سے تکمیل الطب کالج میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ علاج بالتدبیر، معالجات، امراض جلد و مفاصل، کلیات علم الادویہ آپ کی تصانیف ہیں۔ ادویہ کے حوالہ سے سائنٹفک ایویلوایشن آف زرنباد ودہ اسپیشل ریفرینس ٹو اٹس بیالوجیکل ایکٹیوٹی کے عنوان سے اہم تحقیقی کام ہے۔

ابھی تدریس و تصنیف کا سلسلہ جاری ہے اور امید ہے کہ مزید نگارشات منظر عام پر آئیں گی۔

ڈاکٹر محمد محی الحق صدیقی

ولادت 1955

ڈاکٹر محمد محی الحق صدیقی جناب محمد حق صدیقی صاحب کے فرزند ہیں۔ اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے 1977 میں بی یو ایم ایس کیا، 1983 میں یہیں سے علم الادویہ میں پھر 1996 میں معالجات میں ایم ڈی کی سند حاصل کی۔ تقریباً ایک سال راجستھان یونانی میڈیکل کالج جے پور میں لکچرر رہے۔ اس کے بعد کوئی دو سال اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ میں تدریسی فرائض انجام دیے۔ فروری 1984 تک اسٹیٹ تکمیل الطب کالج لکھنؤ سے وابستہ رہے۔ 11 دسمبر 1986 سے اجمل خاں طبیہ کالج میں شعبہ علم الادویہ اور شعبہ معالجات میں مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ 12 دسمبر 2011 سے شعبہ علاج بالتدبیر میں بحیثیت پروفیسر اور چیئرمین سرگرم عمل ہیں۔ تحقیق، تصنیف وتالیف اور سنجیدگی اور پابندی اور محنت کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کا بروئے کار لانا آپ کی فطرت ہے۔

لکھنؤ طبیہ کالج میں ملازمت کے زمانہ میں میری ملاقات رہی۔ سنجیدہ گفتگو، محققانہ فکر، اختراعی طرز تالیف پر مشتمل مذاکرے اکثر ہوتے تھے۔ انھیں صلاحیتوں کی بنا پر مختلف اداروں اور کمیٹیوں کی جانب سے سبجکٹ اکسپرٹ اور رسورس پرسن بنائے گئے، جس میں آپ کی موجودگی رونق محفل رہتی ہے۔

6 کتابیں، 72 مضامین، دو درجن سے زائد سمینار اور کانفرنس میں مقالات کی پیش کش۔ درجنوں تحقیقی مقالوں کی معاونت اور نگرانی آپ کی علمی، تحقیقی اور تصنیفی کاوشوں کا بہترین نمونہ ہیں۔ ادویہ کے حوالے سے آپ کے تحقیقی مقالہ کا عنوان فارما کاگ نوس نکل اینڈ فائی ٹوکیمیکل اسٹڈی آف کندر ہے۔ اتفاق سے معالجات کا عنوان تشویش یا اضطراب نفسیاتی میں مغز کشنیز کی افادیت کا جائزہ بھی۔ ادویہ سے متعلق ہے درج ذیل تصانیف اہم ہیں۔

1- فارما کاگ نوسی فائی ٹوکیمیسٹری، فارما کالوجی اینڈ کلینکل اسٹڈیز آف یونانی میڈیسنل پلانٹس، ج 1، مطبوعہ 1984

2- دقائق العلاج، مطبوعہ 1992

3- اسٹنڈرڈائیزیشن آف یونانی ڈرگس، مطبوعہ 1994

4- فارما کاگ نوسی، فائی ٹوکیمیسٹری فارما کالوجی اینڈ کلینکل اسٹڈیز آف یونانی میڈیسنل پلانٹس، ج 2، 1997

5- معالجات امراض قلب، مطبوعہ 2000

6- امراض متعدی ووبائی، مطبوعہ 2003

اس کے علاوہ درج ذیل نگارشات ادویہ سے متعلق ہیں۔

اس میں ڈاکٹر صاحب خود اور بعض میں دوسرے ماہرین شریک ہیں۔

7- اے پری لیمی نری فارما کالوجیکل اسٹڈیز آف لے ونڈ ولا اسٹےخس

8- این اور یو آف فارما کالوجیکل آئیڈنٹی فیکیشن آف سم ہربل ڈرگس

9- این انڈرا کسپلا ئٹڈ پلانٹ آف میڈیسنل امپانٹس کین بیپٹ ٹو بٹریوز

10- نیڈ آف آئی ڈن ٹیٹی اینڈ سائنٹفک ڈس کرپشن آف ڈرگس

11- کیمیکل اسٹنڈرڈائیزیشن آف کندر

12- دی نان رپورٹیڈ کمپوننٹس آف باسویلا سراٹا را کسب

13- ہنی اے لٹریری سروے

14- کروڈ ڈرگس اینڈ دیر نیوٹرا اینٹ

15- اینٹی اپ لک ٹک ایکٹیوٹی آف اسطوخودوس

16- کلینکل اسٹڈی آف اکسیر سرفہ

اس کے علاوہ اور بہت سے مضامین مختلف رفقائے کار کے ساتھ شائع ہوئے ہیں۔

ابھی رفتار قلم کی تیزی برقرار ہے اور تحقیق جاری ہے، ہم۔ امید کرتے ہیں کہ علاج بالتد بیر جیسے اہم موضوع پر آپ کی علمی اور عملی شخصیت کے تعاون سے پھر یہاں نئی سمتوں اور نئی راہوں کا اضافہ ہوگا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 www.amu.ac.in

ڈاکٹر کشف الدّجیٰ

ولادت 1954

ڈاکٹر کشف الدّ جی جناب محبوب علی صاحب کے فرزند ہیں، 1983 میں اجمل خاں طبیہ کالج سے بی یو ایم ایس اور 1983 میں ادویہ میں ایم ڈی کیا۔ تقریر، تحریر اور مطب تینوں میدان کے آدمی ہیں۔ درس و تدریس ذریعہ معاش رہا۔ فراغت کے بعد 1984 سے 1986 تک زبیریہ طبیہ کالج جودھ پور میں بحیثیت ریڈر اور پرنسپل وابستہ رہے۔ اس کے بعد 1988 تک سیفیہ حمیدیہ طبیہ کالج برہان پور میں انچارج پرنسپل کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیں 1988 سے 1992 حکومت اتر پردیش کے اسٹیٹ یونانی ہاسپٹل سہارن پور کے میڈیکل آفیسر انچارج رہے۔ اس کے بعد درس و تدریس کے میدان میں آئے اور 1992 میں اسٹیٹ یونانی میڈیکل کالج الہ آباد میں لکچرر/ شعبہ علم الجراحت ریڈر کی حیثیت سے خدمات کا آغاز کیا۔ فی الوقت اسٹیٹ تکمیل الطب کالج لکھنؤ میں صدر شعبہ علم الجراحت، صدر شعبہ امراض عین، اذن، الف اور حلق کے سربراہ کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے سفر تلاش معاش اور مختلف الجہات طبی خدمات سے آپ کی ہمہ جہت صلاحیتوں کا اندازہ کیا جا سکتا ہے، کم بولتے ہیں، ناپ تول کر بولتے ہیں، سنجیدہ اور دبی مسکراہٹ میں پر مزاح تبصرہ آپ کی محفل کی رونق ہوتی ہے۔ عربی، انگریزی صلاحیتوں سے آراستہ انداز بیان اور طرز تقریر و تحریر متاثر کرتا ہے۔ بہت سے مقالے سیمینار میں پیش کیے۔ سرپھوکہ کی دافع ذیابیطس اثرات کی جدید سائنٹفک تحقیق آپ کی زندگی کا اہم ترین کام ہے۔ ابھی تخلیقی کام جاری ہیں طب کو ابھی آپ سے بہت توقعات ہیں۔

حکیم محمد آفتاب احمد

ولادت 1955

حکیم محمد آفتاب احمد جناب محمد اکبر صاحب کے فرزند ہیں۔ بی. ایس. سی. کے بعد تکمیل الطب

میں داخلہ لیا اور 1985 میں فراغت ہوئی بعد میں علی گڑھ طبیہ کالج سے 1991 علم الادویہ میں ایم.ڈی. کیا۔ اس کے بعد سیفیہ حمیدیہ طبی کالج برہان پور میں تدریس سے وابستہ ہوئے آج کل جامعہ ہمدرد میں ریڈر/ ایسوسی ایٹ پروفیسر علم الادویہ کے عہدہ پر فائز ہیں ان کے یہاں اساتذہ کی شان بھرپور نظر آتی ہے طلبا سے ضروری فاصلہ رکھتے ہیں اپنے مضمون میں ماہر ہیں۔

20 سالہ تدریسی تجربہ رکھتے ہیں جس میں 6 سال صدر شعبہ علم الادویہ کی حیثیت سے اہم خدمات انجام دیں تدریس کے ساتھ تصنیفی مشغلہ بھی رہا اصول نسخہ نویسی و مطب مطبوعہ 1992، جامع المرکبات مطبوعہ 2000، کلیات علم الادویہ مطبوعہ 2002، علم الفکلیس مطبوعہ 2005 اور اصول ادویہ مطبوعہ 2009 اہم تصانیف ہیں۔ دیکھا جائے تو آپ کی تصانیف زیادہ تر اپنے موضوع علم الادویہ پر مشتمل ہیں۔ ادویہ حیوانیہ اور یونانی فارمیسی جلد ہی منظر عام پر آنے والی ہیں۔ تحقیقی سرگرمیوں کے حوالہ سے 11 تحقیقی مقالات آپ کی نگرانی میں تکمیل کو پہنچے۔ 33 تحقیقی مقالے اور 24 انٹرنیشنل پیپرس کی اشاعت آپ کے قلم کی تیز رفتاری کی علامت ہے۔ 49 ابس ٹریکٹ اور 18 پاپولر مضامین طبع ہو چکے ہیں۔ 13 بین الاقوامی اور 33 قومی سیمناروں میں سرگرم حصہ لیا۔ تکنیکی اور تنظیمی صلاحیتوں کے مالک ہیں اسی وجہ سے بہت سی اہم کمیٹیوں کے ممبر ہیں۔ آپ کی اہم ترین کتاب اصول نسخہ نویسی و مطب کے مشتملات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

692 صفحات پر مشتمل یہ کتاب جولائی 1988 میں نظامی پریس لکھنؤ سے طبع ہوئی ہے، اس کا انتساب انھوں نے اپنے استاد شفیق حکیم احتشام الحق قریشی کے نام کیا ہے، تقریظ ڈاکٹر ستیہ پال گپتا (سابق) ڈائرکٹر آیورویدک اینڈ یونانی سروسز، یو. پی. کی اور تقدمہ پروفیسر حکیم سید ظل الرحمٰن کا ہے۔ بقول ستیہ پال گپتا:

''اصول نسخہ نویسی و مطب، کی ترتیب میں مصنف نے بڑی دیدہ ریزی اور نکتہ رسی سے کام لیا ہے، فراغت کے بعد فوراً اتنی کم عمری میں ان کا یہ کارنامہ ان کے علمی ذوق اور فنی دلچسپی کا پتہ دیتا ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انھوں نے زمانۂ طالب علمی میں درسیات میں مشغول رہنے کے ساتھ ساتھ خود کو کسی ماہر طبیب کے یہاں نسخہ نویسی میں بھی مشغول رکھا ہے۔''

(تقریظ: اصول نسخہ نویسی و مطب، ص 7)

حکیم سید ظل الرحمٰن لکھتے ہیں:

''(اس کتاب) میں انتخاب دوا، ترکیب نسخہ اور قانون علاج پر لکھنے کے علاوہ ادویہ مفردہ کے بدل، مرکبات کی مقدار، مزاج اور غذا و پرہیز کے متعلق تفصیلات فراہم کی ہیں، اس میں جدید معلومات سے بھی استفادہ کیا گیا ہے اور انھیں سلیقہ سے پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔''

(تقدمہ: اصول نسخہ نویسی و مطب، ص10)

حکیم محمد آفتاب احمد کا کارواں فکر و تحقیق ابھی جاری ہے اور ذہن شاداب ہے، مستقبل میں ان سے فن کو بڑی توقعات وابستہ ہیں۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1. تکمیل الطب کے صاحب تصانیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص250

حکیم نعیم احمد خاں

ولادت 1955

حکیم نعیم احمد خاں جناب مطلوب احمد خاں صاحب کے فرزند ہیں 1976 میں گورنمنٹ طبی کالج پٹنہ سے بی. یو. ایم. ایس. کیا 1983 میں اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ سے علم الادویہ میں ایم. ڈی. کی سند حاصل کی۔ ملازمت کا آغاز 22 نومبر 1983 سے شعبہ علم الادویہ مسلم یونیورسٹی میں بحیثیت لکچرر ہوا۔ 1992 میں ریڈر بنائے گئے اور مارچ 1997 میں پروفیسر فی الوقت اسی عہدہ پر تحقیقی خدمات کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ یکساں تکنیکی اور انتظامی صلاحیتوں کی بنا پر بہت سی کمیٹیوں کے فعال رکن ہیں۔ متعدد بار شعبہ علم الادویہ کے چیئرمین رہے اور دو سال تک فیکلٹی آف یونانی میڈیسن کے ڈین کی حیثیت سے شعبہ کو آگے بڑھانے میں اپنا تعاون پیش کیا۔

تصنیف و تالیف میں بھی سرگرم ہیں، ایک کتاب، 87 تحقیقی مقالے، 31 مضامین،

220 ایس ٹریکٹس، 66 قومی اور 18 بین الاقوامی سیمناروں میں شرکت آپ کی علمی پیش رفت ہے۔

حکیم نعیم احمد خاں تدریس، تحقیق اور مطب کے ماہر ہیں علی گڑھ آپ کا مطب کافی مقبول ہے۔ انھیں سرگرمیوں کے اعتراف کے طور پر آپ کو مختلف انعامات کے علاوہ ابن بیطار ایوارڈ سے نوازا گیا۔

ادویہ کے حوالے سے ادویہ عطریہ میں روغن فراری کا تجرباتی مشاہدہ اہم کتاب ہے اس کے علاوہ درج ذیل تحقیقی مقالوں کے سپروائزر رہے:

1- سائنٹفک ای وے لوائے شن آف سم یونانی ڈرگس ان ضیق النفس
2- دی فارما کا گونوس ٹیکل اینڈ فارما کالوجیکل اسٹڈیز آف مارکیٹ سیمپلس آف سداب اینڈ سنبل الطیب
3- فارما کالوجیکل اسٹڈیز آف سم یونانی ڈرگس فارامپروونگ سکسول فنکشن
4- اے سائنٹفک اسٹڈی آف بلادر اینڈ اِٹس سم مرکبات
5- اے سائنٹفک اسٹڈی آف بسھری، بوٹی، شیرزقوم کنڑاسپ ٹو ڈرگس
6- سائنٹفک ای وے لوائے شن آف خاکسی، تریاق اربعہ، سم یونانی ٹانک ڈرگس
7- فزیکل، کیمیکل اسٹینڈرڈ آئی زےشن آف میٹابولک افکٹ آف معجون سیر علوی خاں
8- سائنٹفک ای وے لوائے شن آف معجون سورنجان

اس کے علاوہ 20 اور اہم تحقیقی مقالے ادویہ سے متعلق ہیں جن کی تکمیل حکیم نعیم احمد خاں کی نگرانی میں ہوئی۔

87 مضامین شائع ہوئے ہیں ان میں سے اکثر مضامین مختلف ادویہ کی افادیت اور ان کے سائنٹفک تجزیہ پر مشتمل ہیں۔ 30 سے زائد مضامین بھی ادویہ کی ماہیت افعال اور اس کے تاریخی پس منظر سے متعلق ہیں۔

ابھی تحقیق و تدریس کا سلسلہ جاری ہے توقع ہے کہ مزید نئی تحقیقات سے طب یونانی سرفراز ہوگی اپنے محدود دائرہ تحریر میں ان تمام مضامین کی تفصیلات پیش کرنا ممکن نہیں ہے

حکیم صاحب کی ویب سائٹ کا حوالہ تحریر ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 www.amu.ac.in

ڈاکٹر اقبال احمد قاسمی

ولادت 1956

ڈاکٹر اقبال احمد قاسمی جناب زینت علی صاحب کے فرزند ہیں، دار العلوم دیو بند سے فضیلت کے بعد 1980 میں اجمل خان طبیہ کالج سے بی یو ایم ایس کیا، یہیں سے 1984 میں ایم ڈی کی سند حاصل کی اور 1995 میں معالجات میں ایم ڈی کیا۔ عربی، اردو، انگریزی، ہندی اور فارسی زبانوں میں یکساں مہارت ہے۔ تقریر و تحریر میں انفرادی شان رکھتے ہیں۔ انتظامی اور تکنیکی صلاحیتوں کی بنا پر بہت سے کمیٹیوں کے ممبر ہیں۔ ملازمت کا آغاز سی آر یو ایم میں ریسرچ اسسٹنٹ کی حیثیت سے ہوا۔ طبیعت تدریس و تحقیق کی طرف مائل تھی۔ 1990 تک کونسل میں رہے اس کے بعد 15 اکتوبر 1990 سے 6 ستمبر 1996 تک شعبہ علم الادویہ جامعہ طبیہ دیو بند میں ریڈر کی حیثیت سے فرائض انجام دینے کے بعد جولائی 1996 سے جولائی 1997 تک یونانی میڈیکل کالج پونہ سے وابستہ رہے، یہاں سے اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ آئے اور جولائی 2005 تک لکچرر رہے اگست میں ریڈر بنائے گئے فی الوقت یہیں سرگرم عمل ہیں۔ تدریس و تحقیق دونوں میدانوں میں عربی اور انگریزی سے واقفیت کی وجہ سے امتیازی شان رکھتے ہیں۔ علم الادویہ اور معالجات دونوں میدانوں میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری ہے۔

10 کتابیں، 90 ایبسٹریکٹ، 110 تحقیقی مقالے آپ کی قلمی سفر کی روداد ہیں۔

70 سے زائد سیمیناروں میں شرکت کی، 22 مختلف کمیٹیوں کے ممبر ہیں، 7 بین الاقوامی کانفرنس میں سرگرم حصہ لیا۔ 20 سے زائد ورکشاپ میں تعاون دیا، انھیں سرگرمیوں کی بنا پر مختلف

اداروں اور تنظیموں سے 17 انعامات حاصل کیے۔ پرائز آف بیسٹ اسکالر، بیسٹ اکیڈمک ایوارڈ بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ 80 مضامین ڈاکٹر اقبال کی تیز علمی کاوش کا پتہ دیتے ہیں۔

اختیارات قاسمی، حفظان صحت کے مصادر و مراجع، کتاب النبض، حکیم اجمل خاں، پلس اینڈ ای سی جی، برصغیر کے جدید مسلم مفکرین، ڈکشنری آف سنگل یونانی ڈرگس، کتاب المفردات آپ کی اہم تصانیف ہیں۔

ادویہ کے حوالے سے کتاب المفردات، کتاب التکلس اور ڈکشنری آف سنگل یونانی ڈرگس کتابیں لکھیں ساری تصانیف میں امتیازی اور اختراعی شان جھلکتی ہے، اس کے علاوہ بہت سے مضامین مختلف ادویہ کے معالجاتی اور افادیاتی موضوع پر شائع ہوئے ہیں۔

1- اے فارما کالوجیکل اسٹڈی آف سم یونانی اڈاپٹوجنک ڈرگس
2- نفروپروٹک ٹوکلکس اینڈ اسٹینڈرڈائیزیشن آف یونانی کمپاؤنڈ فارمولیشن جوارش زرعونی سادہ
3- فارما کالوجیکل افکٹ آف یونانی کمپاؤنڈ فارمولیشن ان اکیوٹ اکسپیر یمنٹل ڈائریا
4- اے سائنٹفک اسٹڈی آف سم یونانی افروڈسی ایکس
5- فارما کالوجیکل اینڈ فائی ٹوکیمیکل اسٹڈی آف سرٹن یونانی ڈرگس
6- اے کمپیریٹیو اسٹڈی آف معجون بلادر فار اینٹی پارکنسن ایکٹیوٹی وودھ اسٹینڈرڈ ڈرگس ان ریٹس
7- ہائی پوگلائی سمک افکٹ آف نان فارماکوپیل یونانی کمپاؤنڈ فارمولیشن

ہم امید کرتے ہیں کہ تدریسی تحقیق سے طب یونانی میں نئے زاویے کھلیں گے اور اس طرح یونانی مزید سائنٹفک انداز میں سامنے آئے گی۔

حکیم وسیم احمد

ولادت 1956

حکیم وسیم احمد جناب صفار احمد کے فرزند ہیں وطن اعظم گڑھ ہے، عربی علوم دارالعلوم دیوبند سے حاصل کیے 1979 میں تکمیل الطب سے طبی تعلیم کی سند حاصل کی۔ شروع ہی سے

لکھنے پڑھنے کا ذوق تھا پہلے اردو ادب پر لکھا معیار نظر کے نام سے ادبی مضامین کا مجموعہ ادبی نگارشات کی علامت ہے 1980 میں سی.سی.آر.یو.ایم.کے زیر اہتمام سرگرم عمل لٹریری ریسرچ یونٹ پٹنہ سے ملازمت شروع کی یہیں سے طبی موضوع پر دلچسپی شروع ہوئی۔ پٹنہ میں بین الاقوامی شہرت کی مالک خدابخش لائبریری سے استفادہ کا موقع ملا یہاں سے 1986 میں جب دہلی میں لٹریری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا قیام عمل میں آیا تو اسسٹنٹ ریسرچ پروفیسر کی حیثیت سے تبادلہ ہوا آج کل لکھنؤ کے سنٹرل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن میں سرگرم عمل ہیں۔

سی.سی.آر.یو.ایم.کی ملازمت کے دوران ادبی طبی تحقیق کے نئے زاویوں خاص طور سے کونسل کے سہ ماہی اردو جرنل جہان طب کے ادارتی بورڈ سے وابستہ رہ کر بڑے وقیع کام انجام دیےاس کے علاوہ ذاتی سطح پر طبی تصنیف وتالیف کا سلسلہ سرگرمی سے جاری ہے۔

طبی تصنیف کا آغاز بیت الحکمت کی طبی خدمات سے ہوا عہد عباسی میں ترجمہ، تالیف اور دیگر طبی خدمات پر اس کتاب کو ایک مستند دستاویز کی حیثیت حاصل ہے۔ دہلی میں قیام کے دوران راقم السطور اور حکیم وسیم کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا کہ میں تاریخ طب پر ایک جامع کتاب لکھوں اور وہ (وسیم صاحب) معالجات پر اسی معاہدہ کے تحت میں نے اپنی ساری محنت تاریخ طب پر صرف کی الحمد للہ 1989 سے ترقی اردو بیورو (جواب این.سی.پی.یو.ایل کے نام سے سرگرم عمل ہے) سے ایک کتاب منظر عام پر آئی دوسری طرف حکیم وسیم صاحب نے نہایت محققانہ جدوجہد اور حسین تالیفی انداز سے معالجات کے موضوع پر طبی نصاب کے مطابق کئی جلدوں میں ہزاروں صفحات پر مشتمل معالجات کے نام سے بڑا اہم کارنامہ انجام دیا ہے۔ موصوف کی بے پناہ محنت کی وجہ سے میں انھیں اکثر طبی لیبر کہتا تھا اور یہی لیبر یت ان کی شہرت، عظمت اور انفرادیت کی علمبردار ہے۔

علاج و معالجہ کے موضوع پر حکیم وسیم صاحب کی دوسری کتابوں میں 368 صفحات پر مشتمل امراض اطفال مطبوعہ 1989، 535 صفحات پر محیط امراض نسواں مطبوعہ 1991، 267 صفحات کی کتاب امراض اذن انف وحلق مطبوعہ 1995 معالجات پر طبی نصاب کی اہم ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔ ادویہ کے موضوع پر علم الصیدلہ حکیم صاحب کی اہم تالیف ہے 159 صفحات پر مشتمل

یہ کتاب بھی بی. یو. ایم. ایس. کے مروجہ نصاب کے مطابق ہے اس میں بطور خاص صیدلہ کا تعارف، اس کے اصول، اعمال دواسازی کی اصطلاحات، تدبیر ادویہ، ادویہ کی نوعیت عمل، اعمار ادویہ، آلات دواسازی ان کی تصاویر، موجودہ صیدلہ پر چھپی کتابوں سے ممتاز کرتی ہے۔

ادویہ کے حوالہ سے کلیات ادویہ 273 صفحات پر مشتمل طب نصاب تعلیم سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے بقول مولف اس کے مباحث میں کلیاتی امور کے ساتھ مفرد دواؤں کا حصول اور تحفظ بھی ہے اور اعمار ادویہ کا تعین بھی، ان کلیاتی مباحث پر قدیم طبی ادب میں خاص موازنہ ملتا ہے تاہم یہ موضوعات معالجانہ حذاقت کے ساتھ عصری سائنسی تحقیقات کی روشنی میں منضبط کیے جانے اور جدید منظرنامے کے محتاج ہیں اس تالیف میں انھیں مقاصد کے حصول کی کوشش کی گئی ہے۔ ابھی قلمی کاوشیں جاری ہیں امید ہے کہ یونانی میں مزید اضافے ہوں گے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تکمیل الطب کے صاحب تصانیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص256
2 ابتدائیہ امراض الاطفال، ص958
3 ابتدائیہ امراض نسواں، ص10
4 ابتدائیہ امراض اذن وانف وحلق، ص8
5 تعارف، کلیات ادویہ
6 ابتدائیہ، معالجات، ص14

ڈاکٹر مستحسن علی جعفری

ولادت 1957

ڈاکٹر مستحسن علی جعفری مرحوم سید محسن علی جعفری کے فرزند ہیں۔ 1981 میں اکز امنگ باڈی دہلی سے بی آئی ایم ایس کیا، 1985 میں اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ سے ایم ڈی کی سند

حاصل کی۔25 برس سے زائد کا تعلیمی تجربہ ہے۔جس میں 15 سال بحیثیت پروفیسر تدریسی فرائض انجام دیے۔نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن بنگلور کے سات سال تک ڈائرکٹر رہے،اس دوران ادارہ کے انتظامی اور تدریسی اور تحقیقی شان کو مزید پروان چڑھایا۔

17 سال تک شعبہ علم الادویہ جامعہ طبیہ ہمدرد کے صدر رہے۔32 تحقیقی مقالات میں نمایاں تعاون دیا۔52 تحقیقی مضامین شائع ہوئے۔40 قومی اور 16 بین الاقوامی سیمیناروں میں شرکت کی۔انتظامی اور اعلیٰ تکنیکی صلاحیتوں کی بنا پر متعدد کمیٹیوں کے ممبر ہیں،انھیں خدمات پر آپ کو حکیم اجمل خاں ایوارڈ سے نوازا گیا۔

ادویہ کے حوالے سے مفردات طب جلد اول، ریسرچ ان علم الادویہ جامعہ ہمدرد (زیر طبع) اور ریسرچ اسٹڈیز ان این آئی یو ایم کے علاوہ 32 تحقیقی مقالات میں آپ کا تعاون قابل ذکر ہے۔

ابھی سلسلہ تدریس، تحقیق وتصنیف جاری ہے اور توقع ہے طب یونانی ان کے مستقل جدوجہد سے مزید مستفید ہوگی۔

ڈاکٹر حفظ الکبیر

ولادت 1957

ڈاکٹر حفظ الکبیر جناب خیراتی بیگ صاحب کے فرزند ہیں۔1986 میں اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ سے بی یو ایم ایس کیا،یہیں سے 1991 میں علم الادویہ میں ایم ڈی کی سند حاصل کی، تعلیم مکمل کرنے کے بعد زبیریہ طبیہ کالج جودھپور،سیفیہ حمیدیہ طبیہ کالج برہان پور میں لکچرر اور ریڈر رہے،پھر 1996 سے 2004 تک ہمدرد طبی کالج میں لکچرر کے فرائض انجام دیے۔ 16 دسمبر 2004 سے 19 دسمبر 2006 تک این آئی یو ایم بنگلور سے وابستہ رہے۔آج کل ہمدرد طبی کالج میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں،تصنیف وتالیف اور انتظامی امور کے آدمی ہیں۔6 ایم ڈی تھیسس کی سپروائزری،5 کانفرنس کا انعقاد،30 قومی اور 8 بین الاقوامی کانفرنس

میں شرکت، 4 کتابوں، 25 مضامین، 90 تلخیصات اور 20 تحقیقی مقالوں کی اشاعت آپ کی طبی سرگرمیوں کی دلیل ہے۔ ابھی زبان اور قلم کا سلسلہ جاری ہے مستقبل میں مزید مفید اور بہتر نگارشات کی توقع ہے۔

ادویہ کے حوالے سے آپ کی تصنیف انٹروڈکشن ٹو علم الادویہ ایک قابل ستائش کوشش ہے۔ کتاب میرے مطالعہ میں ہے انداز بیان اور معلومات کے اعتبار سے متاثر کرتی ہے۔

ڈاکٹر وامق امین

ولادت 1958

ڈاکٹر وامق امین ملک محمد حسین صاحب کے فرزند ہیں، 1981 میں اکزامیننگ باڈی دہلی سے 1981 میں بی آئی ایم ایس کیا، 1984 میں اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ سے علم الادویہ میں ایم ڈی کیا، جامعہ طبیہ ہمدرد، اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ میں مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ ہندوستان کے مشہور ادارے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن بنگلور کے ڈائرکٹر بھی رہے۔ فی الوقت اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ کے شعبہ علم الامراض میں پروفیسر کے منصب پر سرگرم عمل ہیں۔ تدریس کے ساتھ تصنیف و تالیف کا مشغلہ بھی جاری رہا۔ 14 مقالات میں تعاون دیا، تکنیکی اور انتظامی دونوں صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ 19 نیشنل اور 11 انٹرنیشنل کانفرنسوں میں شرکت کے ساتھ 102 ایبسٹریکٹ کی اشاعت آپ کی تیزی تحریر کی علامت ہے۔

ابھی تدریس، تحقیق اور تصنیف کا سفر جاری ہے، مستقبل میں ان سے یونانی کو بڑی توقعات ہیں۔

حکیم سید افتخار احمد نقوی

ولادت 1958

حکیم سید افتخار احمد نقوی جناب سید نظیر الحسن نقوی کے فرزند ہیں سہسوان ضلع بدایوں کے رہنے والے ہیں انٹر سائنس کے بعد 1980 میں تکمیل الطب سے فراغت کی۔ 1985 میں علی گڑھ طبیہ کالج علی گڑھ سے ایم.ڈی.کیا آج کل یو.پی.میں میڈیکل آفیسر ہیں علمی صلاحیتوں کی بناپر انھیں تکمیل الطب کے کالج میں تدریسی فرائض کے لیے منسلک کیا گیا ہے۔

حکیم نقوی کا میرا ساتھ تکمیل الطب میں شروع سے رہا، ذہنی ہم آہنگی کی وجہ سے ہم دونوں ایک ساتھ یونین میں بھی رہے۔ صاف ذہن، نیک نیت، سنجیدہ طرز گفتگو اور شریف کردار نے ہمیشہ متاثر کیا بیاض خاص اور اوراق پارینہ اہم علمی نگارشات ہیں اس کے علاوہ آج کل قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان سے مفوضہ عنوان طب ہندوستان کی ریاستوں پر اچھی کتاب لکھی ہے میں نے اس کتاب کو جستہ جستہ دیکھا ہے اس سے ان کی تحقیق اور مواد کی تلاش کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ادویہ کے موضوع پر بیاض خاص 336 صفحات پر مشتمل ہے حکیم سید ظل الرحمٰن لکھتے ہیں مختلف امراض کے یہ نسخے ایک کامیاب مطب کے ضامن ہیں اور ان کے ذریعہ مطب کی ذمہ داریوں سے بڑی حد تک عہدہ برآ ہوا جاسکتا ہے۔

پروفیسر حکیم اقبال احمد قاسمی نے حکیم صاحب کے بارے میں بجا طور پر لکھا ہے افتخار احمد کی شخصیت جہاں ایک طرف فن شاعری کی آماجگاہ تھی۔ فن افسانہ نگاری کی جولان گاہ تھی، علم طب کی گرویدہ تھی وہیں پر سیاست بدنی کے سیاست مدنی بھی ان کا ذوق رہا ہے۔

بیاض خاص کی انفرادی باتوں میں شرائط نسخہ نویسی، نسخوں میں ادویہ کے اوزان، منضج اور مسہل کے اوزان، ادویہ مرکبہ اور ان کا طریقہ استعمال جیسے مباحث شامل ہیں۔

حکیم صاحب کی دوسری تالیف اوراق پارینہ جو نسخہ ہائے ذیابطیس پر مشتمل ہے اس کے مشتملات کے بارے میں حکیم سید ظل الرحمٰن لکھتے ہیں:

اس کے ذریعہ طب یونانی کے ذخیرہ میں موجودہ اس مرض کی تقریباً ساری مروجہ و معمول دوائیں یکجا ہوگئی ہیں، روایتی دواؤں کے علاوہ اس میں بعض ایسی دوائیں بھی پیش کی گئی ہیں جن کا ذیابیطس میں استعمال طبی کتابوں میں درج نہیں ہے لیکن وہ اطبا کے معمولات میں شامل ہیں۔

اس کے علاوہ افسنتین کا جدید سائنس کی روشنی میں ورم کبد پر مطالعہ یونانی طب کی ادویاتی ریسرچ میں اہم اضافہ ہے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 تقدیہ، بیاض خاص، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 21

2 تعارف، بیاض خاص، حکیم اقبال احمد قاسمی، ص 26

3 تقدمہ، اوراق پارینہ، حکیم سید ظل الرحمٰن، ص 11

4 تکمیل الطب کے صاحب تصانیف اطبا، جہان طب، حکیم وسیم احمد، ص 256

ڈاکٹر میر یوسف علی

ولادت 1960

ڈاکٹر میر یوسف علی جناب میر حامد علی کے ہونہار فرزند ہیں۔ بی ایس سی کے بعد بی یو ایم ایس کیا، گورنمنٹ نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد سے علم الادویہ میں ایم ڈی کی سند حاصل کی۔ طبی تعلیم مکمل کرنے کے بعد 21 فروری 1997 سے 9 اگست 1999 تک میڈیکل آفیسر رہے۔ اس کے بعد گورنمنٹ نظامیہ کالج سے وابستہ ہوئے پہلے لکچرر بنائے گئے پھر ریڈر فی الوقت شعبہ علم الادویہ میں پروفیسر ہیں۔ اس دوران اس شعبہ کے چیرمین اور پرنسپل کی حیثیت سے سرگرم عمل رہے۔

تدریس و تحقیق آپ کا علمی میدان ہے۔ انتظامی اور تکنیکی صلاحیتوں کی بنا پر ریاستی اور مرکز کی بہت سی کمیٹیوں کے ممبر ہیں۔

ادویہ کے حوالے سے آپ نے 50 سے زائد تحقیقی مقالوں میں اہم تعاون دیا اس کے علاوہ درج ذیل مضامین اہم ہیں۔

اینٹی انفلا میٹری اینڈ انال جیسک ایکٹیویٹی آف تخم کتاں

آئیڈنٹیفیکیشن اینڈ فارما کالوجیکل اسپیکٹس آف ڈرگس یوزڈ ان ام میونو ڈی فی شی این سی جری آرٹک اینڈ ڈی جنرشن ڈزیزیز

اسکریننگ آف سم ہائی پر اینڈ ہائی پوگلائی سمک یونانی ڈرگس

ابھی تدریس، تحقیق وتصنیف کا سفر جاری ہے۔آپ سے یونانی کو بہت توقعات وابستہ ہیں۔

حکیم ارشد علی

ولادت 1960

حکیم ارشد علی جناب اطہر علی صاحب کے فرزند ہیں لکھنؤ کے مردم خیز قصبہ جگور کے رہنے والے ہیں بی. ایس. سی. کے بعد تکمیل الطب میں داخلہ لیا اور 1986 میں سند حاصل کی۔ حکیم ارشد تقریر، تحریر اور تحریک کے آدمی ہیں۔ تدریس ان کا ذریعہ معاش ہے تاہم طبی تحریکات میں ان کا اشتراک برابر رہتا ہے، وہ جدوجہد اور استقلال کے پیکر ہیں انھوں نے دوران ملازمت جن حالات میں ایم. ڈی. کی ڈگری حاصل کی وہ ان کی ہمت، جرأت اور علم دوستی کی دلیل ہے۔

توضیح المرکبات حکیم ارشد علی کی پہلی تالیف ہے ادویہ مرکبہ پر ایک اچھا کام ہے اس کتاب کی خصوصیات کے بارے میں مولف لکھتے ہیں:

موجودہ دور میں طلبا کی جو کھیپ آرہی ہے بے حد آسان اور عام فہم زبان کی متقاضی ہے اور ایک ایک بات کا پوری وضاحت کے ساتھ بیان چاہتی ہے۔ اگر کتاب کی زبان مشکل انداز بیان وطریقہ تفہیم کچھ مغلق یا کم واضح ہے تو فن سے عدم دلچسپی طلبا کی مکمل بے توجہی کا سبب بن جاتی ہے ایسی کچھ اور باتیں ہیں جن کی وجہ سے میں نے قلم اٹھایا ہے۔

اس کتاب میں ہر مرکب کی وجہ تسمیہ، جز خاص، طریقہ تیاری، خواص اور مقدار خوراک

سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے ہر مرکب کے ساتھ چند اصولی باتیں بھی تحریر کی گئی ہیں جن سے مطالعہ بہت آسان ہوگیا ہے۔

اس کتاب کے علاوہ ڈاکٹر ارشد علی کی علم الادویہ پر پوسٹ گریجویٹ تحقیق ایک اہم کارنامہ ہے۔اینٹی انفلامےٹری ایک ٹی وی ٹی آف میدہ لکڑی ان البنو ریٹس کے عنوان کے تحت ڈاکٹر صاحب نے وجع المفاصل اور تقرس کے لیے طب قدیم میں کثرت سے مستعمل دوا میدہ لکڑی کی سائنٹفک تجزیہ پیش کیا ہے۔اس تحقیق میں البینو چوہوں کے اندر ورمی کیفیت پیدا کر کے میدہ لکڑی کے اثرات کا جدید پیمانوں کی روشنی میں مشاہدہ کیا ہے۔نتیجہ کے طور پر مشاہدہ میں یہ بات سامنے آئی کہ میدہ لکڑی کا الکوحلی عصارہ (الکوحلک اکس ٹریکٹ) میں زبردست محلل تاثیرات موجود ہیں۔

ڈاکٹر ارشد کا علمی سفر ابھی جاری ہےاور توقع ہے کہ مستقبل میں ان کی تکنیکی،انتظامی صلاحیتوں سے طب کواور فائدہ پہنچے گا۔میری دعا ہے کہ اللہ انھیں مزید تخلیقی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 اپنی بات،توضیح المرکبات

2 تکمیل الطب کے صاحب تصانیف اطبا،جہان طب،حکیم وسیم احمد،ص259

3 پروسیڈنگ نیشنل سیمینار آن امرجنگ ٹرنڈس ان دی ڈویلپمنٹ آف یونانی سسٹم آف میڈیسن، اسٹیٹ تکمیل الطب کالج لکھنؤ منعقدہ13-12 مارچ 2001،ص213

ڈاکٹر شارق ظفر

ولادت1963

ڈاکٹر شارق ظفر جناب حکیم شاہ مظفر اسلام کے فرزند ہیں۔دہلی یونیورسٹی سے 1986 میں بی یو ایم ایس کیا،اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ سے 1993 میں ایم ڈی کی سند حاصل کیا اس

کے علاوہ آیورویدمیں پی ایچ ڈی بھی آپ کی امتیازی سند ہے۔مختلف اداروں میں تدریسی فرائض انجام دیے۔ چنانچہ 1990 سے 1991 تک زبیریہ طبیہ کالج جودھ پور میں لکچرر رہے۔ 1991 سے 1993 تک سیفیہ حمیدیہ طبیہ کالج برہان پور میں بحیثیت لکچرر خدمات انجام دیں۔1993 سے 1998 تک علامہ اقبال یونانی میڈیکل کالج مظفر نگر سے وابستہ رہے اور اب محمد اسحٰق جمخانہ طبیہ یونانی میڈیکل کالج ممبئی میں بحیثیت پروفیسر سرگرم عمل ہیں۔تدریس کے علاوہ انتظامی اور تکنیکی امور میں مہارت ہے۔بہت سی کمیٹیوں کے رکن ہیں۔تصنیف وتالیف میں بھی اچھا کام ہے، دو کتابیں شائع ہو چکی ہیں ایک درجن سے زائد کتابیں زیر تکمیل ہیں۔10 مضامین شائع ہو چکے ہیں اس کے علاوہ مختلف رسائل و جرائد میں 12 مضامین چھپے ہیں، مختلف سیمناروں اور کانفرنس کی پروسیڈنگ 4 اہم مقالے شامل ہیں،4ایم ڈی تھیسس کی نگرانی/ معاونت کی ۔قومی اور بین الاقوامی سیمینار میں نمایاں رہے۔ایک سو سے زائد مضامین میں بحیثیت معاون مقالہ نگار آپ کی معاونت سے علمی ذوق کا پتہ چلتا ہے۔

ادویہ کے حوالے سے آپ کی ایم ڈی بعنوان رول آف سم یونانی ڈرگس ان ڈی ایڈکشن یونانی میں اہم اضافہ ہے۔چندن (صندل) پر آیوروید میں پی ایچ ڈی آپ کا امتیازی وصف ہے۔

اس کے علاوہ ادویہ سے متعلق درج ذیل مضامین آپ کی امانت ہیں۔

1- یوز اینڈ ابیوز آف سائی کوایکٹیو پلانٹ ڈرگس
2- افکٹ آف اریومیٹکس ان دی ہیومن انرجی کوسین
3- اسن شی ایل آئل انڈسٹریز اینڈ نیوٹرا سکلس اینڈ یونانی میڈیسن۔
4- کلینکل افی کیسی آف شربت فولاد
5- فارما کو تھے راپی آف اوپی ایٹ ایڈکشن ان یونانی میڈیسن

اس کے علاوہ اور بہت سے مضامین دوسرے مقالہ نگاروں کی شرکت کے ساتھ شائع ہوئے ہیں۔انھیں صلاحیتوں کی بنا پر بہت سے انعامات واعزازات سے نوازے گئے ابھی قلم و زبان کی سرگرمی جاری ہے اور امید ہے کہ یونانی طب آپ کے علمی تعاون سے مزید سرفراز ہوتا رہے گا۔

مزید معلومات کے لیے مطالعہ ب

www.amu.ac.in 1

ڈاکٹر سہیل احمد

ولادت 1963

ڈاکٹر سہیل احمد مرحوم جناب محمد یونس صاحب کے فرزند ہیں۔ اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے 1986 میں بی یو ایم ایس کیا اور 1991 میں یہیں سے علم الادویہ میں ایم ڈی کی سند حاصل کی اس کے بعد سیفیہ حمیدیہ طبیہ کالج برہان پور میں ایک سال تدریسی فرائض انجام دیے، یہاں سے دیوبند آئے اور جامعہ دیوبند سے 1996 تک وابستہ رہے۔ 1996 سے تکمیل الطب کالج لکھنؤ میں پہلے لکچرر بنائے گئے آج کل بحیثیت ریڈر شعبہ علم الادویہ میں سرگرم عمل ہیں۔ تحقیق اور تجربہ کے آدمی ہیں نئی راہیں تلاش کرنے میں مصروف ہیں۔ ادویہ کے حوالے سے انھوں نے گراں قدر خدمات انجام دیں، دی افکٹ آف ے کونا یوری اینس ان سی این ایس فارما کالوجیکل اسٹڈی علم الادویہ میں آپ نے تحقیقی مقالہ کا عنوان تھا۔ انتظامی اور تکنیکی صلاحیتوں کی بنا پر متعدد کمیٹیوں کے ممبر ہیں۔ نے تحقیقی مقالوں کی نگرانی اور معاونت کر چکے ہیں ایک درجن سے زائد تحقیقی مقالے مختلف جرائد میں شائع ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ 25 پاپولر مضامین آپ کی علمی رفتار کا نمونہ ہیں۔

ادویہ پر ایک کتاب انتخاب الادویہ کے علاوہ درج ذیل مضامین آپ کے تحقیقی اور اختراعی ذہن کی نمائندگی کرتے ہیں۔

1۔ اے اسٹڈی آف ایکٹیویٹی آف لوایند ہائی ڈوزز آف تخم کنواچ ان سنٹرل نروس سسٹم

2۔ کشتہ ان طب یونانی

3۔ تھےراپیوٹک ایویلوایشن آف مرقین این یونانی فارمولیشن ان یرقان

4۔ کلینکل ایویلوایشن آف شہد اینڈ سرکہ
5۔ اینٹی کن ولزینٹ ایکٹیوٹی آف کونچ
6۔ افکٹ آف ہربل ہائی پوگلائی سی مک آئجینٹس ان ایس ٹی زیڈ انڈوسڈ ڈائی بے ٹک ریٹس
7۔ فیکٹس فیگرس، کوالٹی کنٹرول آف عرقیات
8۔ لیڈ پر آکسائڈ لیول ان ڈائی بے ٹک الس پرس پک ٹو افکٹ آف ہربل ہائی پوگلائی سی مک افکٹس ان ریٹس
9۔ حجر ازاے میڈیسنل ہرب
10۔ ہلدی اور اس کی افادیت
11۔ لہسن گھریلو دوا
12۔ اڑوسہ کھانسی کی پرسدھ بوٹی
13۔ میٹھا زہر کارا یوم نوارن

ابھی قلم اور زبان کی سرگرمی جاری ہے ہم امید کرتے ہیں کہ آگے بھی آپ کی سرگرمیوں سے طب یونانی مستفید ہوگی۔

ڈاکٹر عابد علی انصاری

ولادت 1966

ڈاکٹر عابد علی انصاری مرحوم حاجی احمد علی انصاری کے فرزند ہیں، 1991 میں اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ سے بی یو ایم ایس کیا، 1996 میں یہیں سے ایم ڈی کی سند حاصل کی تدریس سے وابستہ ہیں۔ 16 سال سے اہم خدمات کے امین ہیں۔ تحقیق، تصنیف و تالیف اور انتظامی امور میں یکساں صلاحیت کے مالک ہیں، جامعہ طبیہ دیوبند سہارنپور، گورمنٹ نظامیہ کالج حیدرآباد، ایچ ایم ایس یونانی میڈیکل کالج تمکور میں مختلف عہدوں پر اہم خدمات انجام دیں۔ اسی

میں پروفیسر ہیں۔اپنی محنت اور صلاحیتوں کی بناپر حکیم اشرف میموریل ایوارڈ، یوایم اے ایکسلنس ایوارڈ سےنوازے گئے، دودرجن سے زائد ریسرچ پیپر شائع ہو چکے ہیں۔

ادویہ کےحوالے سےآپ کی نگارشات حسب ذیل ہیں:

اصل السوس تحقیقی اور تجرباتی مطالعہ،کلونجی صحت کا انمول خزانہ،شہد(العسل)،لہسن قدرت کا انمول عطیہ،تخم کاہو،یونانی دواؤں کی ذخیرہ اندوزی،افیون،ہلدی،ناریل،حدید مولدوم، کےعلاوہ مختلف معدنیات اورعناصر پرآپ کےاہم مضامین شائع ہوئے ہیں۔

ایک درجن سے زائد سیمیناروں میں مقالے پیش کیےاوراسی تعداد میں لکچر بھی دیے۔ مختلف اہم کمیٹیوں کےممبر ہیں۔ابھی سفر جاری ہےاورطب کوامید ہے کہ آگے بھی ڈاکٹر صاحب اپنی نگارشات سےنوازتے رہیں۔

ڈاکٹرفخر عالم

ولادت1971

ڈاکٹرفخر عالم جناب بدرالدین صاحب کےفرزند ہیں مدرسۃ الاصلاح سرائے میراعظم گڑھ سےفضیلت کے بعد1999 میں اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی. یو.ایم. ایس.کیا یہیں سے2003 میں علم الادویہ میں ایم.ڈی.کی سند حاصل کی۔ایک سال طبیہ کالج پونہ کےشعبہ علم الادویہ میں لکچرررہے پھرٹی.کے.ڈی.ایل.کے پروجیکٹ سےوابستہ رہےآج کل سی.سی. آر.یو.ایم.میں ریسرچ آفیسر کےعہدہ پرفائزہ ہیں اس سے پہلے یو.پی.میں میڈیکل آفیسر بھی رہے۔

عربی اورانگریزی میں یکساں مہارت کی وجہ سےتحقیق اورتصنیف دونوں میں خاص طور سےلٹریری طبی تحقیق میں نمایاں شان رکھتے ہیں۔مخطوطات کےحوالے سےان کی خدمات اہم ہیں۔ جالینوس کی کتاب اغلوقن فی شفاء الامراض کی ایڈیٹنگ اور اردو ترجمہ آپ کاقلمی شاہکار ہے۔ممتاز طبیب حکیم سیدکرم حسین کی کتاب خضاب کی ایڈیٹنگ کی اس کےعلاوہ جالینوس کی علاج الاعضاء الباطنہ کی ایڈیٹنگ میں یونانی اخلاقیات پرکتاب زیرترتیب ہے۔یونانی طب کا

مغل اور برطانوی عہد، عکس خانہ حکیم سید ظل الرحمن، حکیم سید ظل الرحمن ایک مطالعہ بھی آپ کی قلمی کوششوں میں شامل ہے۔ 40 مضامین لکھے، مختلف سیمیناروں میں مقالے پیش کیے۔

ادویہ کے حوالہ سے اے سائنٹفک اسٹڈی آف اے یونانی ڈرگ کم بی نے شن کمپرائی زنگ پوئنٹ لس ان وس ٹی گے ٹڈ اینٹی پپے ٹک ایجنٹ کے عنوان سے تحقیقی مقالہ امراض جگر کے مفید علاج کے لیے نئی سمتیں متعین کرتا ہے۔ اس کے علاوہ نجیب الدین سمرقندی رسالہ در خواص منافع الادویہ المفردہ کا اردو ترجمہ اور اس کا انگریزی ترجمہ زیر طبع ہے ابھی نوجوان ہیں محنت کے آدمی ہیں یونانی کو ان سے بہت توقعات وابستہ ہیں۔

ڈاکٹر مصباح الدین اظہر

ولادت 1971

ڈاکٹر مصباح الدین اظہر جناب شجاع الدین صاحب کے فرزند ہیں۔ 1995 میں اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی یو ایم ایس کیا۔ جامعہ ہمدرد فیکلٹی آف میڈیسن سے علم الادویہ میں 2000 میں ایم ڈی کی سند حاصل کی۔ طبی تعلیم مکمل کرنے کے بعد دو سال تک احمد غریب یونانی میڈیکل کالج اکل کواں میں لکچرر رہے۔ تقریباً تین سال تک شعبہ علم الادویہ حکیم اجمل خان طبیہ کالج سے بحیثیت لکچرر وابستہ رہے۔ ٹی کے ڈی ایل میں بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ اس وقت سی سی آر یو ایم نئی دہلی میں ریسرچ آفیسر کے عہدہ پر سرگرم عمل ہیں۔ تدریس، تحقیق اور تصنیف آپ کا میدان ہے۔

ادویہ کے حوالے سے نفرو پروٹک ٹو اسٹڈی آف ریوندا ے یونانی ڈرگ کے عنوان سے ایم ڈی کا مقالہ تحقیق کی نئی راہیں متعین کرتا ہے۔ اس کے علاوہ نفرو پروٹک ایکٹیوٹی آف کلتھی، میڈیسنل یوزز آف آملہ پلانٹس ودھ نفرو پروٹک ایکٹیوٹی، اینٹی ایچ آئی وی پلانٹس، رول آف اسگندھ ان کے ڈی نم کلورائڈ انڈ وسڈ نفروٹاک سی ٹی ان ریٹس، رول آف یونانی میڈیسن ان ہائی پر لپی ڈیمیا، داء الصدف اینڈ رول آف ہربل ڈرگس، سائنٹفک سروے آف اینٹی ڈائے بے ٹک

یونانی ڈرگس اہم مضامین ہیں، بہت سے سیمیناروں میں سرگرم شرکت کی۔ابھی رفتارِ قلم رواں دواں ہے،ہمیں مستقبل میں ان سے بہت توقعات ہیں۔

ڈاکٹر غلام الدین صوفی

ولادت 1972

ڈاکٹر غلام الدین صوفی جناب عبدالاحد صوفی کے فرزند ہیں۔1997 میں اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے بی یو ایم ایس کیا یہیں سے علم الادویہ میں ایم ڈی کی سند حاصل کی،دوسال میڈیکل آفیسر رہے،2004 سے تادمِ تحریر شعبہ علم الادویہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن،بنگلور میں لکچرر کے عہدہ پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔فعال اور محنتی نوجوان ہیں اسی بناپر این آئی یو ایم میں مختلف کمیٹیوں کے ممبر ہیں۔

علم الادویہ پر تحقیق ان کی زندگی کا اہم مقصد ہے،ان کی زیادہ تر نگارشات براہ راست یا بلا واسطہ ادویہ سے متعلق ہے۔3 درجن سے زائد مطبوعہ مضامین میں آپ کی علمی صلاحیتوں کی دلیل ہیں۔بنگلور سے مطبوعہ ریسرچ ان علم الادویہ کے تفصیلی مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اکثر تھیسس میں ڈاکٹر صوفی نے محنت معاون گائڈ کے اہم خدمات انجام دی ہیں۔ادویہ کے حوالے سے درج ذیل مضامین اہم ہیں۔

1۔ اسٹڈیز آف ڈائی ریٹک ایکٹیوٹی آف تخم کرفس۔
2۔ ایویلوایشن آف ماسکیولاروی سیٹاافکٹ آف ناگرموتھا۔
3۔ ایویلوایشن آف واؤنڈ ہیلنگ ایکٹیوٹی آف پوست انار
4۔ ہیپٹو پروٹک ایکٹیوٹی آف گوما
5۔ اسٹےبیلیٹی اسٹڈیز آف سفوف برص
6۔ اینٹی انفلامیٹری اینڈ انالجیسیک افکٹ آف برگ حلبہ

7۔ واوَنڈ ہیلنگ ایکٹیوٹی آف برگ لاجونتی

8۔ تھیراپیوٹک ایویلواشن آف سفوف برص

ڈاکٹر بلال احمد

ولادت 1973

ڈاکٹر بلال احمد مرحوم جناب اشفاق احمد صاحب کے فرزند ہیں، مدرسۃ الاصلاح اعظم گڑھ سے فضیلت کے بعد 1998 میں اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی یو ایم ایس کیا، یہیں سے 2003 میں علم الادویہ میں ایم ڈی کی سند حاصل کی، طبی تعلیم کی تکمیل کے بعد محمد اسحٰق جیم خانہ یونانی میڈیکل کالج ممبئی میں ایک سال لکچرر ہے، اس کے بعد محکمہ آیوش کے پروگرام ٹی کے ڈی ایل سے وابستہ رہے، آج کل سی سی آر یو ایم میں ریسرچ آفیسر کے عہدہ پر فائز ہیں، عربی اور انگریزی دونوں کی صلاحیتیں ہیں، تحقیق اور تصنیف کے آدمی ہیں۔

علم الادویہ کے حوالے سے فزی کو کیمیکل اینڈ فارما کالوجیکل اسٹنڈرڈائیزیشن ٹولس انویسٹیگیٹیڈ یونانی ڈرگس سنجنہ اور کسوندی اہم تحقیقی کام ہے۔ تفہیم المرکبات مطبوعہ 2005 اہم تصنیف ہے، اس کے علاوہ ادویہ سے متعلق مضامین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ فزی کو کیمیکل اسٹڈی آف لیف اینڈ روٹ آف مورنگا اولی فیرا دار چینی اے ریویو

2۔ ہیپٹو پروٹکٹو ایکٹیوٹی آف لیف آف کے سیا سوپ لیرا

3۔ کلینکل انی کیسی آف شربت فولاد ان آئرن ڈی فی شی این سی سنڈروم

4۔ لہسن قدرت کا ایک انمول عطیہ۔

5۔ طب یونانی میں مستعمل ادویہ جراحیہ

ابھی نوجوان ہیں محنت اور تحقیق کے آدمی ہیں، توقع ہے کہ ان کے مستقبل کی نگارشات سے طب یونانی میں مزید اضافہ ہوگا۔

ڈاکٹر عبدالرؤف

ولادت 1973

ڈاکٹر عبدالرؤف جناب عبداللہ صاحب کے فرزند ہیں۔ 1993 میں دارالعلوم دیوبند سے فاضل کی سند لینے کے بعد اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ میں داخلہ لیا 1999 میں فراغت ہوئی پھر یہیں سے علم الادویہ میں 2003 میں ایم ڈی کی سند حاصل کی، عربی اور انگریزی میں مہارت کی وجہ سے تدریس، تحقیق اور تصنیف تینوں میں ایک انفرادیت ملتی ہے۔

تدریسی سلسلہ 2004 میں جامعہ ہمدرد سے شروع ہوا آج کل اجمل خاں طبیہ کالج کے شعبہ علم الادویہ میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ تصنیف و تالیف اور مقالہ نگاری میں آپ نے گراں قدر تحریریں پیش کی ہیں۔

11 ریسرچ پیپر، اتنے ہی پاپولر مضامین شائع ہو چکے ہیں، ایک درجن سے زائد اہم سیمیناروں میں وقیع مقالے پیش کیے۔ مختلف اہم انتظامی اور تکنیکی کمیٹیوں کے رکن ہیں۔ اپنی صلاحیتوں کی بنا پر طالب علمی کے زمانہ میں ہی انعامات ملتے رہے، مضمون نگاری کے مقالوں اور مباحثوں کے حوالے سے متعدد انعامات سے نوازے گئے۔ ایک انعام عربی تقریر پر بھی حاصل کیا۔

ادویہ کے حوالے سے ایم ڈی کی تحقیق بعنوان اے سائنٹفک اسٹڈی آف سم یونانی افروڈی سی ایکس کے علاوہ درج ذیل مضامین لکھے۔

- فائٹو کیمیکل اینڈ فزیکو کیمیکل اسٹنڈرڈائیزیشن آف غاریقون۔
- یونانی ڈرگس اینٹی انفلامیٹری اینڈ انالجیسک افکٹ آف میدہ لکڑی،

اسٹنڈرڈائیزیشن آف یونانی ڈرگس اے نسسٹی آف پرزنٹ ایریا۔ ان مضامین میں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ دوسرے نام بھی شامل ہیں۔ اختصار کے وجہ سے ان کا ذکر نہیں کیا گیا۔

پاپولر مضامین میں ادویہ قلبیہ اور اے ماسٹر پیس آف ابن سینا، قرابادین اور اس کے ارتقا، منازل، ابن بیطار قرون وسطیٰ کا ایک عظیم ماہر نباتات، کیمیاگری اور دواسازی میں عرب اطبا کی خدمات، مزاج ادویہ کی سائنٹفک توضیح اس کے علاوہ ادویہ متعدد ریسرچ پروجیکٹس میں تعاون اور

نگراں کے کام بھی جاری ہیں۔ڈاکٹر صاحب کی صلاحیتوں سے ابھی بہت اہم نگارشات اور تحقیقات کی توقع کی جاسکتی ہے۔

ڈاکٹر حامدالدین

ولادت 1974

ڈاکٹر حامدالدین جناب سید متین الدین کے فرزند ہیں 1997 میں سیفیہ حمیدیہ طبیہ کالج برہان پور دیوی اہلیا وشو ودلیالیہ اندور ایم. پی. سے بی. یو. ایم. ایس. کیا، 2003 میں این. ٹی. راما راؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز وجے واڑہ آندھرا پردیش سے علم الادویہ میں ایم. ڈی. کی سند حاصل کی۔ تعلیم کے بعد یکم جولائی 2003 سے 19 جنوری 2004 تک اقرا یونانی میڈیکل کالج جلگاؤں مہاراشٹر میں بحیثیت لکچرر تدریسی فرائض انجام دیے پھر 20 جنوری 2004 سے اگست 2009 تک محمدیہ طبیہ کالج مالیگاؤں مہاراشٹر میں شعبہ علم الادویہ سے وابستہ رہے۔ 19 مارچ 2012 سے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن بنگلور میں علم الصیدلہ کے شعبہ میں لکچرر کے عہدہ پر فائز ہیں۔

تصنیف و تحقیق اور نئی فکر کے آدمی ہیں، محنت کرتے ہیں اور محنت کے طلبگار ہیں انتظامی اور تکنیکی صلاحیتوں کی وجہ سے متعدد علمی کمیٹیوں کے سرگرم رکن ہیں۔

ادویہ کے حوالہ سے آپ کی کتاب مضر مصلح میں جدید اضافات مطبوعہ 2009 آپ کی جدت فکر کی مثال ہے اس کے علاوہ پریلیمنری اس کریننگ آف ریٹھا اینڈ تخم کشوث این پیپے ٹو پرونگ ٹوان اکس پری منٹل ایملس کے عنوان سے آپ کا تحقیقی مقالہ نئے اضافے کرتا ہے۔

ادویہ سے متعلق تحقیقی مقالوں و مضامین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- یوٹی لائی زے شن آف میڈی سی نل پلانٹس کن ٹے ننگ سے پونین ان یونانی میڈیسن

2- اینٹی ہائی پرلپی ڈی مک ایک ٹی وی ٹی آف اے یونانی فارمولے شن کن ٹیننگ ریٹھا، ہیتھی اینڈ بارتنگ

3- ہربل ڈرگس ان لیور ڈس آرڈرس

4- اسٹینڈرڈائی زیشن آف یونانی/آیورویدک ڈرگس ان رس پکٹ آف دیر ٹاکسی سٹی اینڈ سیفٹی

5- اسٹینڈرڈآئی زیشن آف یونانی ڈرگس ان پرےزنٹ ایج

6- ایڈورس افلکٹ آف ٹریڈیشنل ڈرگس ان پرگ ننٹ اینڈ نرسنگ مدرس

7- بندق الھندی اے مائی رےکلس ڈرگ آف ایتھے نومیڈیکل اوری جن

8- فارما کالوجی آف واؤنڈس اینڈ السرس ان یونانی میڈیسن

اس کے علاوہ معاون مقالہ نگار کی حیثیت سے ایک درجن سے زائد میں تعاون دیا۔ابھی نوجوان ہیں فعال، محنتی اور باصلاحیت قلم کے مالک ہیں یونانی کو آپ سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔

ڈاکٹرنسرین جہاں

ولادت 1974

ڈاکٹرنسرین جہاں جناب حاجی محمد طاہر کی بیٹی ہیں 1996 میں اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ سے بی. یو.ایم.ایس.کیا۔یہیں سے 2001 میں علم الادویہ میں ایم.ڈی.کیا، پہلے شعبہ علم الادویہ جامع طبیہ دیوبند میں لکچرر رہیں اس کے بعد 2004 سے این.آئی. یو.ایم. بنگلور میں لکچرر کے فرائض انجام دے رہی ہیں۔

دو کتابیں لکھیں 37 مضامین شائع ہوئے اور 84 ابس ٹریکٹ کی اشاعت ہو چکی ہے۔ 12 تحقیقی مقالوں کی سپروائزر رہیں۔

ادویہ کے حوالہ سے اصل السوس تحقیقی اور تجزیاتی مطالعہ کے عنوان سے ایک کتاب ہے اس کے علاوہ بہت سے مضامین ادویہ کی افادیت اوران کے سائنٹفک مطالعہ سے متعلق ہیں۔

قلم اور تحقیق کی رفتار سے توقع ہے کہ مستقبل میں ڈاکٹرنسرین طب یونانی میں مزید نئی تحقیقات کا اضافہ کریں گی۔

ڈاکٹر شمیم ارشاد اعظمی

ولادت 1977

ڈاکٹر شمیم ارشاد ممتاز طبیب ڈاکٹر ارشاد صاحب کے فرزند ہیں۔ مدرسۃ الاصلاح کی فضیلت کی سند حاصل کی۔ طبی تعلیم کے لیے اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ آئے، 2003 میں بی یو ایم ایس اور 2009 میں نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن بنگلور سے ایم ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی۔ عربی اور انگریزی دونوں زبانوں میں ماہر ہیں۔ تقریر و تحریر کی صلاحیت ہے۔ تصنیف و تالیف، مضمون نگاری اور سیمیناروں میں مقالوں کی پیش کش ان کا شوق اور مشغلہ ہے، جامعہ طبیہ دیوبند میں لکچرر رہے آج کل نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن بنگلور میں لکچرر کے عہدہ پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ 8 کتابیں، 9 مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ 100 سے زائد تحقیقی مقالوں کی اشاعت 5 بین الاقوامی اور 27 قومی سیمیناروں میں تحقیقی نگارشات کی۔ پیش کش آپ کی تیز علمی و قلمی رفتار کی علامت ہیں۔

ادویہ کے حوالے سے ٹمپریچر اسٹنڈرڈائیزیشن اینڈ کم پیریٹیو ٹاک سٹی اسٹڈی آف کشتہ سم الفار اہم تحقیق پیش رفت ہے اس کے علاوہ درج ذیل کتابیں اور مضامین ادویہ سے متعلق ہیں۔

1۔ مجربات اعظم، مطبوعہ 2009، طبی ادویہ کی تحقیق میں مخطوطات کے مطالعہ کی اہمیت

2۔ مرکبات کا تاریخی پس منظر، ابدال الادویہ، عہد عباس میں علم الادویہ کا ارتقا ایک مطالعہ

3۔ انگور غذا اور دوا، حب قوتی ایک اہم دوا، دوران حمل کھجور کی طبی افادیت، دوا کا ارتقا ایک تاریخی جائزہ، دودھ کی غذائی اور طبی افادیت، شیر مادر کی غذائی اور طبی افادیت، کشتہ کا تاریخی پس منظر، غذا میں رنگین مواد کی طبی اہمیت اور افادیت اس کے علاوہ بہت سے مضامین ادویہ پر لکھے گئے ہیں۔ ابھی رفتار قلم جاری

ہے اور ڈاکٹر شمیم کی تیز رفتاری سے پوری امید ہے کہ نوجوان نسل کا یہ طبیب ابھی اور مضامین کے انبار لگائے گا۔

اعتراف

ہمیں افسوس ہے کہ فون، ایس ایم ایس اور ای میل کے ذریعہ مصنفین علم الادویہ، مدرسین شعبہ ادویہ، محققین ادویہ مفردہ و مرکبہ اور علم الادویہ میں ایم ڈی سند رکھنے والوں سے ہماری ان گنت درخواستوں پر بہت کم لوگوں نے اپنے بائیو ڈاٹا مہیا کرایا۔ اسی وجہ سے بہت سی اہم شخصیات ہمارے تذکرہ میں شامل نہیں ہو سکیں۔ بدرجۂ مجبوری ہمیں جس قدر اور جتنی معلومات مل سکیں انھیں کو بنیاد بنا کر کتاب مرتب کر دی۔ بہت سے مصنفین کے صرف کتابوں کے نام معلوم ہو سکے، حالانکہ اگر مصنفین توجہ دیتے تو مزید معلومات پیش کی جا سکتی تھیں۔ ایک بڑی تعداد ان کتابوں کی ایسی بھی ہے جو ابھی تک طبع نہیں ہوئیں۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ علم الادویہ پر دستیاب طبی مخطوطات اور فہرست کتب ادویہ کے عنوان سے ذخیرہ کو ایک جگہ جمع کر دیں۔ اس امید کے ساتھ آئندہ مورّخ کو اپنے کام کو آگے بڑھانے میں مدد ملے گی۔

علم الادویہ میں پوسٹ گریجویٹ تحقیق

ہندوستان میں علم الادویہ کے موضوع پر پوسٹ گریجویٹ تحقیق کا سہرا اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ کے سر جاتا ہے۔ 1972 میں ادویہ میں پوسٹ گریجویٹ تحقیق کے شعبہ کے قیام کے بعد ڈیڑھ سو سے زائد عناوین پر پوسٹ گریجویٹ ڈگری عطا کی گئیں یہاں کے فارغین پورے ملک میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں جی چاہتا تھا کہ ان تمام ماہرین فن کی حیات و خدمات پر تفصیلی بحث شامل کی جائے لیکن افسوس کہ متعدد یاددہانیوں کے باوجود صرف گنے چنے لوگوں نے اپنے بائیوڈاٹا فراہم کرائے۔ ہم نے کوشش کی اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی ویب سائٹ سے استفادہ کیا۔ یہاں بھی بہت مختصر تعداد ہاتھ لگی۔ اجمل خاں طبیہ کالج کے علاوہ گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج قرولباغ دہلی، جامعہ طبیہ دیوبند، شعبۂ علم الادویہ فیکلٹی آف میڈیسن نئی دہلی، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن بنگلور، طبی کالج پونہ میں ادویہ میں شاندار طبی تحقیقات منظر عام پر آئی ہیں۔ ہم نے رابطہ کیا لیکن حسب منشا تفصیلات حاصل نہیں ہوسکیں۔

بہرحال جس قدر تفصیلات مل سکیں ان پر مشتمل ایک اشاریہ ہدیہ ناظرین ہے امید ہے کہ آگے کا مؤرخ اس سلسلہ کو مزید آگے بڑھائے گا۔

نورچشم ڈاکٹر احسان رؤف پی جی اسکالر شعبہ معالجات طبیہ کالج علی گڑھ کی جدوجہد سے

اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ کے عناوین پر مشتمل ایک فہرست اور ریسرچ ان علم الادویہ کے عنوان سے پروفیسر حکیم سید ظل الرحمٰن کی زیر سرپرستی 1990 تک طبع شدہ تلخیصات سے بڑی مدد ملی۔

(1) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر حبیب الرحمٰن خان

عنوان: طب یونانی میں حجریات کا استعمال اور ان کے منافع

سپروائزر و معاون سپروائزر: جناب حکیم سید ظل الرحمٰن، جناب اے کیو خان

سن فراغت: 1975

(2) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر سید جلیل حسین

عنوان: اس کری نگ آف سم یونانی کارڈیوٹانک ڈرگس

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر جناب محمد طارق، محمد آصف، سید ایوب علی

سن فراغت: 1975

(3) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر محمد ظفر اللہ

عنوان: فارماکولوجی اینڈ فارماکوگ نوسی آف سم یونانی ڈرگس

سپروائزر و معاون سپروائزر: جناب ایس ایچ آفاق، محمد طارق، اے کیو خان

سن فراغت: 1975

(4) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر مفتی محمد طاہر

عنوان: قرابادین اعظم کی اہمیت اور اس کے مرتبہ کا تعین

سپروائزر: حکیم سید ظل الرحمٰن

سن فراغت: 1975

(5) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر نجم الحسن

عنوان: این کری ٹی کل ایپ روچ ٹو سبس ٹی چیوٹ آف یونانی ڈرکس

سپروائزر: حکیم سید ایوب علی

سن فراغت: 1975

(6) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر محمد رفیع خان

عنوان: این ٹی ان فرٹی لٹی اسٹڈیز آف سم یونانی میڈی سن نل پلانٹس
سپروائزر: ڈاکٹر جناب محمد طارق، ایس ایچ آفاق، محمد آصف
سن فراغت: 1975
(7) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سید مودود اشرف
عنوان: کن ٹری بیوشن آف ابن بیطار ودھ اسپیشل رفرنس ٹو ہز جامع المفردات
سپروائزر: حکیم سید ظل الرحمٰن
سن فراغت: 1975
(8) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر احتشام الحق قریشی
عنوان: انیسویں صدی کے ہندوستان میں یونانی علم الادویہ کی رفتار ترقی
سپروائز: حکیم سید ظل الرحمٰن
سن فراغت: 1975
(9) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر افسر جہاں
عنوان: کیمیکل، بائیو کیمیکل اینڈ بائیولوجیکل اسٹینڈرڈ آئی زے شن آف معجون فلاسفہ
سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر جناب محمد آصف، حکیم محمد طارق، محمد رفیق الدین
سن فراغت: 1976
(10) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر مسرور جہاں
عنوان: کیمیکل، بائیو کیمیکل اینڈ بائیولوجیکل اسٹینڈرڈ آئی زے شن آف خمیرہ آبریشم حکیم ارشد والا
سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر جناب محمد آصف، محمد طارق، حکیم رفیق الدین
سن فراغت: 1976
(11) نام پی جی اسکالر: سید کریم اللہ قادری
عنوان: کیمیکل اینڈ بائیولوجیکل اسٹینڈرڈ آئی زے شن آف دواء

المسک معتدل

سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر جناب محمد آصف، محمد طارق، حکیم محمد رفیق الدین

سن فراغت: 1977

(12) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سید رافت اللہ

عنوان: اے اسٹڈی آف فارماکولوجی اینڈ فارماکاگ نوسی آف عشبہ

سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر جناب محمد طارق، ایس ایچ آفاق، محمد آصف

سن فراغت: 1977

(13) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

عنوان: تخم ہلیون کی متنازعہ حیثیت اور طبی خواص

سپروائزر: حکیم سید ظل الرحمٰن

سن فراغت: 1977

(14) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عبدالرشید مسعودی

عنوان: فارماکالوجیکل اینڈ فارماکاگ نوس ٹی کل اسٹڈیز آف مرٹس کمونس لن

سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر جناب محمد طارق، ایس ایچ آفاق

سن فراغت: 1979

(15) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر مشتاق احمد

عنوان: فارماکولوجیکل اس کری ننگ آف عودصلیب این اینٹی اِپ لپ ٹک یونانی ڈرگ

سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر جناب محمد طارق، ایس ایچ آفاق، حکیم محمد آصف، محمد رفیق الدین

سن فراغت: 1979

(16) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ابوبکر خان

عنوان: فائی ٹوکیمیکل اینڈ فارماکولوجیکل اسٹڈیز آف جدوار
سپروائزر رومعاون سپروائزر: ڈاکٹر جناب محمد طارق، ایس ایچ آفاق، حکیم سید ایوب علی محمد آصف
سن فراغت: 1979

(17) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ارشاد احمد
عنوان: تخم ریحاں کی متنازعہ حیثیت اور اس کا تحقیقی مطالعہ
سپروائزر رومعاون سپروائزر: حکیم سید ظل الرحمٰن، اے کیو خان
سن فراغت: 1981

(18) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد اسماعیل
عنوان: دوا کے تکلیسی اثرات
سپروائزر رومعاون سپروائزر: حکیم سید ظل الرحمٰن/محمد رفیق
سن فراغت: 1981

(19) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سرور سلطان رضوی
عنوان: خاکسی کی متنازعہ حیثیت اور طبی خواص
سپروائزر: حکیم سید ظل الرحمٰن
سن فراغت: 1981

(20) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شاہد اکبر
عنوان: فائی ٹوکیمیکل اینڈ فارماکولوجیکل اسٹڈیز آن بہمن سرخ
سپروائزر رومعاون سپروائزر: ڈاکٹر جناب محمد طارق، ایس ایچ آفاق، محمد آصف، حکیم ایوب علی
سن فراغت: 1982

(21) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر زبیر احمد خان
عنوان: فارماکوگ نوسٹکل اسٹڈیز آف سم یونانی ڈرگس

سپروائزر ومعاون سپروائزر: جناب ایس ایچ آفاق، محمد آصف
سن فراغت: 1982
(22) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شکیل تمنا
عنوان: کیمیکل اسٹڈیز آن جدوار ودھ اسپشل ریفرنس ٹو اسٹینڈرڈ آئی زیشن
سپروائزر: ڈاکٹر جناب محمد آصف
سن فراغت: 1982
(23) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر انیس احمد انصاری
عنوان: فارماکولوجیکل اسٹڈیز آف ایرسا
سپروائزر: ڈاکٹر جناب محمد آصف
سن فراغت: 1982
(24) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر لطافت علی خاں
عنوان: چند یونانی ادویہ کا جدید سائنس کی روشنی میں مطالعہ
سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر جناب عبدالقوی خاں، ڈاکٹر ایس ایچ آفاق
سن فراغت: 1982
(25) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عبداللہ انصاری
عنوان: اے اسٹڈی آف تھےراپی ٹک اینڈ پیتھوفزیالوجیکل رول آل ٹریس الی منٹس ان کشتہ جست
سپروائزر ومعاون سپروائزر: حکیم جناب محمد رفیق الدین، حکیم سید ایوب علی
سن فراغت: 1982
(26) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد راشد خان
عنوان: جوارش کمونی اور اس کے اجزا کی تحقیق
سپروائزر ومعاون سپروائزر: حکیم جناب محمد رفیق الدین و حکیم سید ایوب علی

سن فراغت: 1982

(27) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر اقتدار الحسن زیدی

عنوان: طب یونانی میں تریاق وسموم کا مطالعہ

سپروائزر: حکیم سید ایوب علی

سن فراغت: 1982

(28) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر سید محمد کاظم انور سعیدی

عنوان: ڈٹرمی نے شن آف فارما کالو جی اینڈ آئی ڈن ٹی فکے شن آف شونیز

سپروائزر: حکیم سید ایوب علی

سن فراغت: 1982

(29) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر محمد اقبال آفریدی

عنوان: فارما کولوجیکل اینڈ کن ٹروورشی ل اسٹڈیز آف تخم کثوث

سپروائزر: حکیم سید ایوب علی

سن فراغت: 1982

(30) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر کشف الدجیٰ

عنوان: ہائی پوگلائی سی مک افلکٹ آف سم یونانی ڈرگس

سپروائزر: حکیم محمد طیب

سن فراغت: 1983

(31) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر کلیم احمد انصاری

عنوان: تھے راپیوٹک ای وے لوا ے شن آف کم بی نے شن آف اتیس، شنگرف اینڈ اندر جو تلخ ان ان ٹس ٹائی فل امی بیاسس

سپروائزر: حکیم محمد طیب

سن فراغت: 1983

(32) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر محبوب النساء
عنوان: اسٹڈی آف افتیمون اے یونانی ہربل ڈرگ آن کیمیکلی ان ڈوسڈ پے پی لوماس اینڈ کارسی نوماس آف اسکن اینڈ یوٹے رائن سروکس
سپروائزر: ڈاکٹر ایس ایچ آفاق
سن فراغت: 1983

(33) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر محمد طارق اکرم صدیقی
عنوان: فزی کوکیمیکل اینڈ فارماکولوجیکل اسٹڈیز آف وج
سپروائزر: ڈاکٹر محمد آصف
سن فراغت: 1983

(34) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر عبداللطیف
عنوان: فارماکوک نوس ٹی کل اینڈ فارماکولوجیکل اسٹڈیز آن حب القلقل وداسپشل ریفرنس ٹو اسٹنڈرڈ آئی زے شن
سپروائزر: ڈاکٹر ایس ایچ آفاق
سن فراغت: 1983

(35) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر محمد محی الحق صدیقی
عنوان: فارماکولوجیکل اینڈ فائی ٹو کیمیکل اسٹڈیز آف کندر
سپروائزر: ڈاکٹر ایس ایچ آفاق، ڈاکٹر محمد آصف
سن فراغت: 1983

(36) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر محمد نعیم خان
عنوان: اے اسٹڈی آف سم آف دی ان اس ٹیب لشڈ اینڈ ابن ڈنڈ ڈرگس آف یونانی ری پوزی ٹری
سپروائزر: حکیم سید ظل الرحمٰن
سن فراغت: 1983

(37) نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر تاج الدین
عنوان:	سائن ٹی فک اوالوائےشن آف بوزیدان
سپروائزر:	حکیم محمد طیب
سن فراغت:	1983
(38) نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر اقبال احمد
عنوان:	فائی ٹو کیمیکل اوالوائےشن آف ایرسا اینڈ اڑوسہ اینڈ دیر کلینکل اسٹڈیز آن ضیق النفس نزلی
سپروائزر:	حکیم سید ایوب علی، حکیم ابوبکر خان
سن فراغت:	1984
(39) نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر محمد آصف شیخ
عنوان:	فزی کو کیمیکل اینڈ بائیولوجیکل اسٹڈیز آف بیخ کرفس ود اسپشل ریفرنس ٹو اسٹینڈرڈ آئی زےشن
سپروائزر رو معاون سپروائزر:	ڈاکٹر محمد آصف، ڈاکٹر کے ایم وائی امین
سن فراغت:	1984
(40) نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر ظفر الدین انصاری
عنوان:	فارماکولوجیکل اسٹڈیز آف سرٹن یونانی ڈرگس ایز جنرل ٹانک
سپروائزر رو معاون سپروائزر:	ڈاکٹر ایس ایچ آفاق، آر اے خان
سن فراغت:	1984
(41) نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر عبدالمنان
عنوان:	فزی کو کیمیکل اینڈ فارماکالوجیکل اسٹڈیز آف بسفائج
سپروائزر رو معاون سپروائزر:	ڈاکٹر ایس ایچ آفاق، آر اے خان
سن فراغت:	1984
(42) نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر پرویز احمد

عنوان:	تھے راپیوٹک ای وے لوا ے شن آف اے کم بی نے شن آف زوفا اینڈ برگ بادرنجو یہ ان ضیق النفس نزلی
سپروائزر:	حکیم سید ظل الرحمٰن
سن فراغت:	1985
(43) نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر سید افتخار احمد نقوی
عنوان:	تھے را پیوٹک ای وے لوا ے شن آف یونانی ہربل ڈرگ فسخین ان ہے پے ٹائی ٹس
سپروائزر و معاون سپروائزر:	حکیم سید ظل الرحمٰن، حکیم سید جلیل حسین
سن فراغت:	1985
(44) نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر محمد افروز
عنوان:	کم پے رے ٹیو کلینکل اسٹڈی آف قنبیل اینڈ ٹٹ رامی سول ان دیدان امعاء
سپروائزر و معاون سپروائزر:	حکیم سید ظل الرحمٰن، حکیم سید مودود اشرف
سن فراغت:	1985
(45) نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر نعیم الدین
عنوان:	کلینکل اسٹڈیز آف اصل السوس ان پپ ٹک السر اینڈ ہائی پر اے سی ڈی ٹی
سپروائزر و معاون سپروائزر:	حکیم سید ظل الرحمٰن، حکیم سید جلیل حسین
سن فراغت:	1985
(46) نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر عبدالعزیز انصاری
عنوان:	کلینکل اسٹڈی آف پوست بیخ مدار اینڈ مروڑ پھلی ان زحیر امی بائی
سپروائزر و معاون سپروائزر:	حکیم محمد رفیق الدین، حکیم اے اے انصاری

سن فراغت: 1985

(47) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر مستحسن علی جعفری

عنوان: سائن ٹی فک ای وے لوا ے شن آف لسان العصافیر اے یونانی ہربل ڈرگ

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر ایم جعفری، کے ایم وائی امین

سن فراغت: 1985

(48) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر شمیم احمد

عنوان: کلینکل ٹرائل آف اسطوخودوس ان کرانک سائنوسائی ٹس

سپروائزر: حکیم سید ایوب علی

سن فراغت: 1985

(49) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر محمد وامق امین

عنوان: فارماکولوجیکل اینڈ فائی ٹو کیمیکل اسٹڈیز آف اکلیل الملک

سپروائزر: ڈاکٹر ایس ایچ آفاق

سن فراغت: 1985

(50) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر نزہت انور

عنوان: اسٹینڈرڈ آئی زے شن آف بیخ کاسنی

سپروائزر: ڈاکٹر محمد آصف

سن فراغت: 1985

(51) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر اسلام الدین

عنوان: عرق ماءاللحم کی ترکیب کا تحقیقی مطالعہ

سپروائزر: حکیم محمد رفیق الدین

سن فراغت: 1985

(52) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر ایم خورشید خان

عنوان: تھےراپیوٹک ای وے لوایےشن آف بیخ انجبار
سپروائزر و معاون سپروائزر: حکیم سید ایوب علی، حکیم مودود اشرف
سن فراغت: 1985

(53) نام پی. جی اسکالر: ڈاکٹر ایم محسن
عنوان: تھےراپیوٹک ای وے لوایےشن آف ستاور
سپروائزر: حکیم سید ظل الرحمٰن
سن فراغت: 1985

(54) نام پی. جی اسکالر: ڈاکٹر نظام الدین پی ظہیر الدین
عنوان: کلینکل ٹرائی آن ملیریا ود اے کم پاؤنڈ آف ست گلو، پھٹکری اینڈ کشتہ کوڑی
سپروائزر و معاون سپروائزر: حکیم سید ظل الرحمٰن، حکیم محمد رفیق الدین
سن فراغت: 1986

(55) نام پی. جی اسکالر: ڈاکٹر اظہر حسن
عنوان: این ٹی ہے پےٹوٹاک سک ایکشن آف گل غافث اینڈ گل ٹیسو
سپروائزر و معاون سپروائزر: حکیم محمد طیب، ڈاکٹر کے ایم وائی امین
سن فراغت: 1986

(56) نام پی. جی اسکالر: ڈاکٹر احسان اللہ
عنوان: سائن ٹی فک ای وے لوایےشن آف زرنباد ود اسپشل ریفرنس ٹو اٹس بیالوجیکل ایک ٹی وی ٹی
سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر محمد آصف، ڈاکٹر کے ایم وائی امین
سن فراغت: 1986

(57) نام پی. جی اسکالر: ڈاکٹر محمد حسین انصاری
عنوان: کلینکل ٹرائل آن ان ٹس ٹائی نل وارمس ود اے کم پاؤنڈ

آف ایلوا، پلاس اینڈ حب الغیل

سپروائزر و معاون سپروائزر: حکیم محمد رفیق الدین، حکیم علی حیدر جعفری

سن فراغت: 1986

(58) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ممتاز حسین انصاری

عنوان: تھےراپیوٹک ای وےلوا ےشن آف اے کم بی نے شن آف سے ون یونانی ڈرگس ان وجع المفاصل

سپروائزر و معاون سپروائزر: حکیم محمد طیب، حکیم رفیق الدین

سن فراغت: 1986

(59) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد ادریس

عنوان: نیورو فارماکولوجیکل اسٹڈیز آف کاپھل

سپروائزر و معاون سپروائزر: حکیم محمد طیب، حکیم رفیق الدین

سن فراغت: 1987

(60) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر مشتاق علی

عنوان: سائن ٹی فک ای وےلوا ےشن کا خمیرہ مروارید اینڈ خمیرہ صدف-اے کم پے رے ٹو اسٹڈی

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر محمد آصف، ڈاکٹر کنور محمد یوسف امین

سن فراغت: 1988

(61) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عبدالقیوم

عنوان: سائن ٹی فک ای وےلوا ےشن آف سر ٹین ہائی پوٹن سوڈرگس

سپروائزر و معاون سپروائزر: حکیم سید ایوب علی، محمد مبشر

سن فراغت: 1989

(62) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر افسر حسین خان

عنوان: کلینکل ٹرائکس آف نوشادر، گھیکوار اینڈ ابخیران ان لارج

منٹ آف اس پلین

سپروائزرومعاون سپروائزر: حکیم سید ظل الرحمٰن، حکیم سید مودود اشرف

سن فراغت: 1989

(63) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر حفظ الکبیر

عنوان: سائن ٹی فک ای وے لوا ےشن آف سم یونانی ڈرگس ان ضیق النفس شعبی

سپروائزرومعاون سپروائزر: حکیم سید ایوب علی، حکیم نعیم احمد خاں

سن فراغت: 1990

(64) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر احمد انصاری

عنوان: اے سائن ٹی فک اسٹڈی آف سم یونانی ڈرگس یوزڈ ان وجع المفاصل

سپروائزرومعاون سپروائزر: حکیم محمد رفیق الدین، ڈاکٹر کنور محمد یوسف امین

سن فراغت: 1990

(65) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سہیل احمد

عنوان: دی افکٹ آف میوکانا پرورین Mucana Prurien آن سی، این، ایس اے فارماکالوجیکل اسٹڈی

سپروائزرومعاون سپروائزر: حکیم محمد طیب، ڈاکٹر کنور یوسف امین

سن فراغت:

(66) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد آفتاب احمد

عنوان: سائن ٹی فک ایپ رےزل آف تدبیر ادویہ (دی ٹاک سی فی کےشن پروسس) ان ریلیشن ٹو سم یونانی ڈرگس

سپروائزرومعاون سپروائ: حکیم سید ظل الرحمٰن، حکیم تاج الدین

سن فراغت: 1991

(67)نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر سلیم ایم، ام بے کار
عنوان:	فارما کالوجیکل اسٹڈی آف سم یونانی ڈرگس یوزڈ فارام پرومنٹ آف سکس سوال فنکشن
سپروائزر ومعاون سپروائزر:	ڈاکٹر کنور محمد یوسف امین، ڈاکٹر نعیم احمد خاں
سن فراغت:	1991
(68)نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر رفعت آفریدی
عنوان:	فارما کالوجیکل اسٹڈیز آف سرٹن یونانی پلانٹس
سپروائزر:	ڈاکٹر ایس ایچ آفاق
سن فراغت:	1992
(69)نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر شہلا قمر انصاری
عنوان:	فارما کاگ نوس ٹی کل اینڈ فارما کالوجیکل اسٹڈیز آف مارکیٹ سیمپل آف سداب
سپروائزر:	ڈاکٹر ایس ایچ آفاق
سن فراغت:	1992
(70)نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر نظام الدین
عنوان:	فزی کو کیمیکل اسٹڈیز آف بیش ود اسپشل ریفرنس ٹو اٹس آئی ڈن ٹی ٹی فرام جدوار
سپروائزر:	ڈاکٹر ایم آصف
سن فراغت:	1992
(71)نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر محمد نفیس خاں
عنوان:	اے سائن ٹی فک اسٹڈی آف سم یونانی ڈرگس یوزڈ فارام پروموٹنگ میل سکس اول فنکشنس
سپروائزر ومعاون سپروائزر:	حکیم سید ظل الرحمٰن، ڈاکٹر یوسف امین، ڈاکٹر نعیم احمد خاں

سن فراغت: 1993

(72) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عبدالودود

عنوان: فارماکالوجیکل اسٹڈی آف سم یونانی میڈیسنل پلانٹس

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر ایس ایچ آفاق، ڈاکٹر تاج الدین

سن فراغت: 1994

(73) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر افضال احمد

عنوان: اے سائن ٹی فک اسٹڈی آف بلادر اینڈ سم مرکبات

سپروائزر و معاون سپروائزر: حکیم سید ظل الرحمٰن، ڈاکٹر یوسف امین، ڈاکٹر نعیم احمد خان

سن فراغت: 1994

(74) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سہیل احمد

عنوان: سائن ٹی فک اسٹڈی آف بسھری روٹ

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر کنور یوسف امین، ڈاکٹر ایس ایچ آفاق، ڈاکٹر نعیم احمد خان

سن فراغت: 1994

(75) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ایم اکبر فریدی

عنوان: اے سائن ٹی فک اسٹڈی آف شیرزقوم

سپروائزر: حکیم سید ایوب علی

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر یوسف امین، ڈاکٹر محمد آصف، ڈاکٹر نعیم احمد خان

سن فراغت: 1994

(76) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر طارق احسن

عنوان: اسٹینڈرڈ آئی زے شن اینڈ فارماکالوجیکل اسٹڈی آف تریاق اربعہ

سپروائزر و معاون سپروائزر: حکیم سید ظل الرحمٰن، ڈاکٹر یوسف امین، ڈاکٹر نعیم احمد خان

سن فراغت: 1995

(77) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر غفران احمد

عنوان:	اے سائن ٹی فک اسٹڈی آف سم یونانی ٹانک ڈرگس
سپروائزر/معاون سپروائزر:	ڈاکٹر یوسف امین، ڈاکٹر نعیم احمد خان، ڈاکٹر تاج الدین
سن فراغت:	1995
(78) نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر جلیس احمد
عنوان:	اے سائن ٹی فک اسٹڈی آف سم یونانی کن ٹراسپ ٹو ڈرگس
سپروائزر/معاون سپروائزر:	ڈاکٹر یوسف امین، ڈاکٹر ایس ایچ آفاق، ڈاکٹر نعیم احمد خان
سن فراغت:	1995
(79) نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر محمد تقی
عنوان:	سم ایس پکٹ آف سائن ٹی فک ای وے لوایشن آف خاکسی
سپروائزر/معاون سپروائزر:	حکیم سید ظل الرحمٰن، ڈاکٹر یوسف امین، ڈاکٹر نعیم احمد خان
سن فراغت:	1995
(80) نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر ناہید پروین
عنوان:	فارما کاگ نوس ٹی کل اینڈ فارما کالوجیکل ایس پکٹس آف سم یونانی ڈرگس
سپروائزر/معاون سپروائزر:	ڈاکٹر ایس ایچ آفاق، ڈاکٹر یوسف امین، ڈاکٹر تاج الدین
سن فراغت:	1996
(81) نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر شاہین یاسمین
عنوان:	فارما کالوجیکل اسٹڈی آف سم ڈی اے ڈک ٹو یونانی ڈرگس
سپروائزر:	ڈاکٹر کنور محمد یوسف امین
سن فراغت:	1996
(82) نام پی جی اسکالر:	ڈاکٹر شعیب احمد
عنوان:	این اکس پری من ٹل اسٹڈی آف این ٹی آرتھرائی ٹک میٹابولک اینڈ کارڈیو ویس کولر افکٹ آف معجون سیر علوی خان

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر نعیم احمد خان، ڈاکٹر یوسف امین
سن فراغت: 1996
(83) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر صدر الہدیٰ
عنوان: فائی ٹو کیمیکل اینڈ فارما کاگ نوس ٹی کل اسٹڈیز آف سرٹن یونانی ڈرگس
سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر ایس ایچ آفاق، ڈاکٹر تاج الدین
سن فراغت: 1996
(84) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ارشاد احمد
عنوان: سائن ٹی فک ای وے لوایے شن آف معجون سورنجان اے یونانی فارمولے شن
سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر نعیم احمد خان، ڈاکٹر یوسف امین
سن فراغت: 1997
(85) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر انصار احمد
عنوان: کلینکل فارماکولوجی آف سم یونانی این ٹی آرتھرائی ٹک ڈرگس
سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر کنور یوسف امین، ڈاکٹر مودود اشرف
سن فراغت: 1997
(86) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شمس الاسلام
عنوان: سائن ٹی فک اسٹڈی آف جند بیدستر
سپروائزر و معاون سپروائزر: حکیم سید ظل الرحمٰن، ڈاکٹر تاج الدین، ڈاکٹر یوسف امین
سن فراغت: 1997
(87) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد عمران عثمانی
عنوان: کلینکل اسٹڈی آف معجون سیر علوی خان ان آرتھرائی ٹس
سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر نعیم احمد خان، حکیم مختار، ڈاکٹر تاج الدین

سن فراغت: 1997

(88) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر نفیس احمد قاسمی

عنوان: اے سائن ٹی فک اسٹڈی آف اے کم پاؤنڈ یونانی فارمولےشن

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر نعیم احمد خان، ڈاکٹر یوسف امین، ڈاکٹر مودود اشرف

سن فراغت: 1998

(89) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شمیم انور

عنوان: اے سائن ٹی فک اسٹڈی آف بنادق البزور اے یونانی کمپاؤنڈ فارمولےشن

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر نعیم احمد خان، ڈاکٹر یوسف امین

سن فراغت: 1998

(90) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر اشفاق احمد

عنوان: اے فارمالوجیکل اسٹڈی آف سم یونانی اے ڈاپٹوگونک ڈرگس

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر کنور یوسف امین، ڈاکٹر عبداللطیف

سن فراغت: 1998

(91) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ایم تاج الدین

عنوان: سائن ٹی فک ای وے لوایےشن آف حب شفاء اے یونانی فارمولےشن

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر نعیم احمد خان، ڈاکٹر تاج الدین

سن فراغت: 1998

(92) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر کلیم اللہ

عنوان: ہائی پوگلائی سی مک ایک ٹی وی ٹی اینڈ اسٹینڈرڈ آئی زےشن آف سم یونانی ڈرگس

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر نعیم احمد خان، ڈاکٹر انعام الدین، ڈاکٹر غفران احمد

سن فراغت: 1999

(93) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ایس جی حیدر شاہ جعفری

عنوان: سائن ٹی فک ای وے لوا ے شن آف نبیذ

سپروائزر و معاون سپروائزر: حکیم سید ظل الرحمٰن، ڈاکٹر عبداللطیف

سن فراغت: 1999

(94) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر لئیق احمد

عنوان: سائن ٹی فک ای وے لوا ے شن آف سفوف مہزل اے فار ما کو پی ال پری پر ے شن

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر نعیم احمد خان، ڈاکٹر غفران احمد

سن فراغت: 1999

(95) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سلیم اختر

عنوان: ٹاپی کل تھیوراپی ٹک ای فے کے سی آف یونانی فار مو لے شن ان کریم بیس آن دی کے سس آف سوریا سس

سپروائزر و معاون سپروائزر: حکیم سید ظل الرحمٰن، ڈاکٹر عبداللطیف، ڈاکٹر محمد تحسین

سن فراغت: 2000

(96) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر صوفی غلام محی الدین

عنوان: سائن ٹی فک ای وے لوا ے شن آف معجون فلاسفہ

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر تاج الدین، ڈاکٹر نعیم احمد خان، ڈاکٹر غفران احمد

سن فراغت: 2000

(97) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر معراج الحق

عنوان: کم پے رے ٹیو فار ما کالوجیکل اسٹڈی آف شنگرف احمر

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر نعیم احمد خان، ڈاکٹر غفران احمد

سن فراغت: 2000

(98) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ایم افضل
عنوان: نف رو پروٹک ٹو اِفلکس اینڈ اسٹینڈرڈ آئی زے شن آف سم یونانی فارمولیشنس
سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر نعیم احمد خان، ڈاکٹر اقبال احمد، ڈاکٹر انعام الدین
سن فراغت: 2000

(99) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر کہکشاں زینب
عنوان: سائن ٹی فک وے لی ڈے شن آف اے نئی ڈائی بی ٹک ایک ٹی وی ٹی آف سم یونانی ڈرگس
سپروائزر و معاون سپروائزر: حکیم سید ظل الرحمٰن، ڈاکٹر تاج الدین، ڈاکٹر عبداللطیف
سن فراغت: 2001

(100) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر نسرین جہاں
عنوان: فزی کو کیمیکل اسٹنڈرڈائی زے شن اینڈ گیس ٹرک افکٹ آف اے یونانی کمپاؤنڈ فارمولیشن
سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر ایس ایچ آفاق، ڈاکٹر نعیم احمد خاں، ڈاکٹر عبداللطیف
سن فراغت: 2001

(101) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد علیم خان
عنوان: فارماکولوجیکل افکٹ آف اے یونانی کم پاؤنڈ فارمولے شن ان اکیوٹ اکسی پری من ٹل ڈائریا
سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر نعیم احمد خاں، ڈاکٹر اقبال احمد، ڈاکٹر غفران احمد
سن فراغت: 2001

(102) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شمشاد احمد
عنوان: اے سائنٹفک اسٹڈی آف سم یونانی افروڈی سیک
سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر تاج الدین، ڈاکٹر عبداللطیف، ڈاکٹر اقبال احمد

سن فراغت: 2001

(103) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر روحی عبید

عنوان: تھےراپیوٹک افی کےسی آف اے یونانی فارمولے شن (پیسٹ) ان جنجی وائی ٹس

سپروائزر و معاون سپروائزر: پروفیسر سید ظل الرحمٰن، ڈاکٹر ایس ایچ ہاشمی، ڈاکٹر عبداللطیف

سن فراغت: 2002

(104) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر بلال احمد

عنوان: اے فارماکالوجیکل اسٹڈی آف ہجنہ اینڈ کسوندی ٹولس انوس ٹی گےٹڈ یونانی ڈرگس

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر نعیم احمد خان، ڈاکٹر غفران احمد، ڈاکٹر انعام الدین

سن فراغت: 2002

(105) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر فخر عالم

عنوان: اے سائنٹفک اسٹڈی آف یونانی ڈرگ کم بی نے شن کم پرائی زنگ پوٹینٹ بٹ لس انوسٹیگیٹڈ اینٹی ہے پے ٹائی ٹس اے جنٹس

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر کے، ایم، وائی امین، ڈاکٹر نعیم احمد

سن فراغت: 2001

(106) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر یوسف سلیم

عنوان: اسٹڈیز اینڈ اس ٹی مے شن آف آئرن کن ٹنٹس ان یونانی کم پاؤنڈ فارمولے شن

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر تاج الدین، ڈاکٹر ایس ایچ آفاق

سن فراغت: 2002

(107) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عبدالرؤف
عنوان: اے سائنٹفک اسٹڈی آف سم یونانی افروڈی سی ایکس
سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر ایس ایچ آفاق، ڈاکٹر عبداللطیف
سن فراغت: 2003

(108) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر مسرت نفیس
عنوان: فارماکولوجیکل اینڈ فزیکوکیمیکل اسٹڈی آف سم اینٹی آتھرائی ٹک ڈرگس
سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر نعیم احمد خان، ڈاکٹر کنور یوسف امین، ڈاکٹر غفران احمد
سن فراغت: 2003

(109) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر مظفر حسین
عنوان: اے فارماکالوجیکل اسٹڈی آف چپے ٹو پروٹک یٹوڈرگس اینڈ چھال ارجن
سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر کنور محمد یوسف امین، ڈاکٹر نعیم احمد خان
سن فراغت: 2003

(110) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سعود انظر
عنوان: انٹی آکسی ڈینٹ ایکٹی وی ٹی آف سم یونانی ڈرگس
سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر نعیم احمد خان، ڈاکٹر کنور یوسف امین، ڈاکٹر شمیم
سن فراغت: 2004

(102) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شمشاد احمد
عنوان: اے سائنٹفک اسٹڈی آف سم یونانی افروڈی سی ایکس
سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر تاج الدین، ڈاکٹر عبداللطیف، ڈاکٹر اقبال احمد
سن فراغت: 2004

(111) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد عامر

عنوان: انٹی آکسی ڈینٹ پراپرٹیز آف سم یونانی کم پاؤنڈ فارمولیشن

سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر نعیم احمد خان، ڈاکٹر محمد یوسف امین، ڈاکٹر غفران احمد

سن فراغت: 2004

(112) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر تنویر ایف خان

عنوان: فارما کاگ نوسٹکل اینڈ فائی ٹو کیمیکل اسٹڈی آف سرٹن یونانی ڈرگس

سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر ایس ایچ آفاق، ڈاکٹر عبداللطیف، ڈاکٹر اقبال احمد

سن فراغت: 2004

(113) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد طارق رحیم

عنوان: اسٹڈی آف اینٹی مائیک روبیل ایک ٹی وی ٹی آف سم یونانی ڈرگس

سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر تاج الدین، ڈاکٹر عبداللطیف، ڈاکٹر جمال اختر

سن فراغت: 2004

(114) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سلمٰی پروین

عنوان: فارما کولوجیکل اسٹڈی آف سم یونانی نوٹرا پک ڈرگس

سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر تاج الدین، ڈاکٹر کنور یوسف امین

سن فراغت: 2005

(115) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شہباز علی

عنوان: ٹی ایل سی پروفائل اینڈ پروٹین انالی سس آف سرٹن یونانی ڈرگس

سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر ایس ایچ آفاق، عبداللطیف، ڈاکٹر محمد اوّل

سن فراغت: 2005

(116) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد وسیم احمد

عنوان: فزی کوکیمیکل انسٹنڈرڈ آئی زیشن اینڈ فارماسیوٹکل اسٹڈی آف سم نفرو پروٹنک یونانی ڈرگس

سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر نعیم احمد خان، ڈاکٹر غفران احمد، ڈاکٹر شمشاد احمد

سن فراغت: 2005

(117) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد طیب

عنوان: اے فاما کالوجیکل اسٹڈی آف سم یونانی اینٹی آرتھرائیٹک ڈرگس

سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر کنور یوسف امین، ڈاکٹر غفران احمد

سن فراغت: 2005

(118) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد ذاکر

عنوان: فارما کاگ نوس ٹی کل اینڈ فائی ٹوکیمیکل اسٹڈیز آف سنکھا ہولی اینڈ سہد یوی لسرنون ڈرگس

سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر ایس ایچ آفاق، ڈاکٹر عبداللطیف

سن فراغت: 2006

(119) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد جاوید عالم

عنوان: اے فاما کالوجیکل اسٹڈی آف سم یونانی ڈرگس بوزیدان وجع المفاصل مرض

سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر کنور یوسف امین، ڈاکٹر غفران احمد

سن فراغت: 2006

(120) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر افسر علی

عنوان: اسٹڈی آف ام میونو ماڈولیٹری افکٹ آف سم یونانی ڈرگس

سپروائزر ومعاون سپروائزر: ڈاکٹر تاج الدین، ڈاکٹر غفران احمد

سن فراغت: 2006

(121) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد مظفر

عنوان: اے کم پریٹیو اسٹڈی آف معجون بلادر فار اینٹی پارکن سن ایکٹی وٹی ود اسٹینڈرڈ ڈرگس ان ریٹس

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر تاج الدین، ڈاکٹر کنور یوسف امین

سن فراغت: 2006

(122) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد رحمت اللہ رحمٰن

عنوان: ہائپو گلائی سی مک افکٹ آف نان فارموکوپیل یونانی کمپاؤنڈ فارمولیشن

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر اقبال احمد، ڈاکٹر محمد ناصر الدین

سن فراغت: 2007

(123) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عائشہ صدیقی

عنوان: اکسپری منٹل ایویلوایشن آف ہیپٹو پروٹکٹیو افکٹ آف دار ہلد

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر تاج الدین، ڈاکٹر کنور یوسف امین

سن فراغت: 2007

(124) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر منہاج الدین

عنوان: کوان ٹی فی کیشن اینڈ مکینزم آف دی اینٹی انفلا مٹری ایکشن آف سم یونانی ڈرگس

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر کنور یوسف امین

سن فراغت: 2007

(125) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شارق شمسی

عنوان: اسٹینڈرڈ آئی زیشن اینڈ فارما کالوجیکل ایولوایشن آف ٹو ٹرؤائن یونانی فارمولیشن

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر تاج الدین، ڈاکٹر ایس ایچ آفاق

سن فراغت: 2008

(126) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد شہباز
عنوان: فارماکوڈائی نامک اینڈ ٹاکسی سٹی اسٹڈی آف سم یونانی اینٹی انفلا میٹری ڈرگس
سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر کنور یوسف امین
سن فراغت: 2008

(127) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عبدالرزاق
عنوان: سائنٹفک ویلیڈیشن آف یونانی ڈرگس (قطور چشم)
سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر عبداللطیف، ڈاکٹر آراین شکلا
سن فراغت: 2008

(128) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شمشاد عالم
عنوان: اے اسٹڈی آف ہیپٹو پروٹکٹیو افکٹ آف قرص ریوندا ین یونانی فارماکوپیل فارمولیشن ان ریٹس
سپروائزر و معاون سپروائزر: پروفیسر نعیم احمد خان، ڈاکٹر نسیم الدین، ڈاکٹر شمشاد احمد
سن فراغت: 2008

(129) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر اظہر جاوید
عنوان: اسٹینڈرڈائیزیشن اینڈ فارماکالوجیکل ایویلوایشن آف یونانی کمپاؤنڈ فارمولیشن
سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر تاج الدین
سن فراغت: 2009

(130) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عبداللہ
عنوان: فارماکالوجیکل ایویلویشن اینڈ اسٹڈیز اینٹی مائیکروبیل ایکٹیویٹی آف سم یونانی میڈیسنل ہربس اگینسٹ ملٹی ڈرگ رزز ٹینٹ اس ٹرینس آئیسولیٹیڈ فارنوزوکومی ال انفکشن

سپروائزر و معاون سپروائزر: پروفیسر ایس ایچ آفاق، ڈاکٹر عبداللطیف

سن فراغت: 2009

(131) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر آسیہ پروین

عنوان: ایولوایشن آف یونانی فارماکوپیل کمپاؤنڈ فارمولیشن معجون گل ان اکسپریمنٹل انڈیوسڈ ہیپٹک ڈیمیج ان ریٹس

سپروائزر و معاون سپروائزر: پروفیسر نعیم احمد خان

سن فراغت: 2009

(132) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سنبل الرحمٰن

عنوان: اینٹی بیکٹیریل اسکریننگ اینڈ مائیکروبیل لوڈ ڈٹرمینیشن آف سم یونانی ڈرگس

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر عبداللطیف

سن فراغت: 2009

(133) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عزیز الرحمٰن

عنوان: اے فارماکالوجیکل اینڈ فارماکوپیل اسٹڈی آف این اینٹی آرتھرائیٹک یونانی فارمولیشن

سپروائزر و معاون سپروائزر: ڈاکٹر تاج الدین، پروفیسر کنور یوسف امین

سن فراغت: 2010

(134) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد انس

عنوان: اینٹی ہیپٹک ایکٹیوٹی آف این یونانی فارماکوپیل کمپاؤنڈ قرص غافث این اکسپریمنٹل اسٹڈی

سپروائزر و معاون سپروائزر: پروفیسر نعیم احمد خان، پروفیسر کنور یوسف امین

سن فراغت: 2010

(135) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر علی حیدر نیر

عنوان: فارما کاگ نوسٹیکل فائیٹو کیمیکل اینڈ اینٹی مائیکروبیل اسٹڈی آف حماض

سپروائزر/معاون سپروائزر: ڈاکٹر کنور یوسف امین

سن فراغت: 2010

(136) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر مسیح الزماں

عنوان: اے فارما کالوجیکل اینڈ فزیکوکیمیکل اسٹڈی آف این اینٹی آرتھرائیٹک یونانی فارمولیشن قرص مفاصل جدید

سپروائزر/معاون سپروائزر: پروفیسر نعیم احمد خان

سن فراغت: 2012

(137) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر علویہ خان

عنوان: اسٹڈی آف گلنار فارسی ٹو ایویلوائٹ اٹس اینٹی ڈائیبٹک افکٹ ان اکسپریمنٹلی انڈیوسڈ ہائپرگلائی سیمیا

سپروائزر/معاون سپروائزر: ڈاکٹر غفران احمد

سن فراغت: 2012

(138) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر صبا وقار

عنوان: کمپریٹیو اینٹی آرتھرائیٹک پروفائل آف سم یونانی ڈرگس

سپروائزر/معاون سپروائزر: پروفیسر کنور یوسف امین

سن فراغت: 2012

(139) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد بلال تفسیر

عنوان: اینٹی مائیکروبیل اسکریننگ آف لعوق سپستاں خیار شنبری اینڈ اٹس مائیکروبیل لوڈ ڈٹرمینیشن

سپروائزر/معاون سپروائزر: ڈاکٹر عبداللطیف، ڈاکٹر عبدالرؤف

سن فراغت: 2012

فارغین ایم آئی۔جے ممبئی طبیہ کالج

(1) نام پی۔جی۔اسکالر: ڈاکٹر شگفتہ پروین

عنوان: ڈولپمنٹ آف یونانی ہربل منرل کریم اینڈ تھے رابیوٹک ای وے لوا ے شن آف اٹس ٹاپیکل افکٹ آن سم اسکن پرابلمس

گائڈ: ڈاکٹر شارق ظفر

سن فراغت: 2006

(2) نام پی۔جی۔اسکالر: ڈاکٹر مسرور علی قریشی

عنوان: کلینکل ای وے لوا ے شن آف سفوف جواہر مہرہ ان کیسس آن ایڈس

گائڈ: ڈاکٹر شارق ظفر

سن فراغت: 2006

(3) نام پی۔جی۔اسکالر: ڈاکٹر منور حسین

عنوان: فزیوفار ما کولوجیکل اس کری ننگ آف دی اسن شی ایل آئل آف گل سرخ ود اسپیشل ریفرنس ٹو یونانی اپروپیتھی

گائڈ: ڈاکٹر شارق ظفر

سن فراغت: 2007

(4) نام پی۔جی۔اسکالر: ڈاکٹر نور محمد پٹیل

عنوان: اسٹڈی آف دی افکٹ آف این اورل یونانی ڈرگ فارمو لے شن ان دی کیسس آف ٹائپ ٹو ڈائی بے ٹیس میلائٹس

گائڈ: ڈاکٹر محمد طارق احسن

سن فراغت: 2007

(5) نام پی۔جی۔اسکالر: ڈاکٹر اسماعیل ذبیح اللہ

عنوان: کتاب الابدل پر ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

گائڈ: ڈاکٹر محمد طارق احسن

سن فراغت: 2007

فارغین محمدیہ طبیہ کالج مالیگاؤں

(1) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر شارق ذہیب

عنوان: کلینکل ای وے لوایے شن آف اے فارمولے شن کن ٹینگ ریٹھا اینڈ بارتنگ ان کیس آف پرائمری ہائی پرلپی ڈیمیا

گائڈ و معاون گائڈ: ڈاکٹر حکیم محمد ملک عبدالحمید، ڈاکٹر حامد الدین

(2) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر فضل حق

عنوان: لیتھوٹر یپک ایک ٹی وی ٹی آف کشتہ سنگ شکن اے کلینکل اسٹڈی

گائڈ و معاون گائڈ: حکیم محمد ملک عبدالحمید، ڈاکٹر حامد الدین

(3) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر توحید احمد انصاری قمر الدین

عنوان: کلینکل ای وے لوایے شن آف یونانی فارمولے شن کن ٹینگ شونیز، بیج بندکو نج، اٹنگن ان اولی گواسپرمیا

گائڈ و معاون گائڈ: ڈاکٹر سراج احمد انصاری، ڈاکٹر حامد الدین

(4) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر مقصود

عنوان: کلینکل ای وے لوایے شن آف اینٹی تھلمک ایک ٹی وی ٹی آف یونانی کمپاؤنڈ فارمولے شن کن ٹیننگ پلاس پاپڑہ، کمیلہ، مغز کرنجوہ

گائڈ و معاون گائڈ: ڈاکٹر سراج احمد انصاری، ڈاکٹر حامد الدین

فارغین شعبہ علم الادویہ فیکلٹی آف یونانی میڈیسن جامعہ ہمدرد نئی دہلی

(1) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر ایم جلیس سبحانی

عنوان: ای وے لوایے شن آف ہیپے ٹو پروٹک ٹو ایک ٹی وی ٹی آف کسوندی

سپروائزر: پروفیسر ایم. اے. جعفری

سن فراغت: 1997

(2) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر ضمیر احمد

عنوان: سائنٹفک وے لی ڈے شن آف ریوند چینی آفٹر تدبیر

سپروائزر: ڈاکٹر محمد آصف

سن فراغت: 1997

(3) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر شمیم احمد خاں

عنوان: اسٹینڈرڈ آئی زے شن اینڈ فارما کولوجیکل ای وے لوا ے شن آف انقصابی اے یونانی کمپاؤنڈ ڈرگ

سپروائزر: پروفیسر ایم. اے. جعفری

سن فراغت: 1997

(5) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر محمد اسلم

عنوان: سائنٹفک ای وے لوا ے شن آف سم امپارٹنٹ میڈیسنل پلانٹس یوزز ان دی ٹریٹمنٹ آف ذیابیطس سکری

سپروائزر: پروفیسر ایم. اے. جعفری

سن فراغت: 1997

(5) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر نسیم احمد خاں

عنوان: نیورو فارما کالوجیکل اسٹڈی آف تخم کاہو

سپروائزر: پروفیسر ایم. اے. جعفری

سن فراغت: 1997

(6) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر مسز سہیل فاطمہ

عنوان: کلینکل ای وے لوا ے شن آف سم یونانی ڈرگس آن سیلان الرحم التہابی

سپروائزر: ڈاکٹر عبد الصمد

سن فراغت: 1998

(7) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر محمد سلیم

عنوان: کلینکل اسٹڈی آف دواء ذیابیطس ان ڈائی بے ٹس ملائٹس

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے.جعفری

سن فراغت: 1998

(8) نام پی.جی.اسکالر: ڈاکٹر محمود احمد

عنوان: اینٹی استھے مینک اینڈ اینٹی انفلامے ٹری ایک ٹی وی ٹیز آف سرٹن یونانی ڈرگس

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے.جعفری

سن فراغت: 1998

(9) نام پی.جی.اسکالر: ڈاکٹر عارفہ صدیقی

عنوان: اے فارما کالوجیکل اسٹڈی آف دواء الکرکم اے یونانی لیور پروٹک ٹو فارمولےشن

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے.جعفری

سن فراغت: 1999

(10) نام پی.جی.اسکالر: ڈاکٹر خورشید احمد

عنوان: ہپے پروٹک ٹوایک ٹی وی ٹی آف سنبل الطیب

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے.جعفری

سن فراغت: 1999

(11) نام پی.جی.اسکالر: ڈاکٹر شمشاد بانو

عنوان: اینٹی ڈائی بے ٹک اسٹڈی آف سم یونانی ڈرگس

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے.جعفری

سن فراغت: 1999

(12) نام پی.جی.اسکالر: ڈاکٹر فرحہ

عنوان: اسٹڈی آف ہیل کلاس آن قرحہ معدی

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے.جعفری

سن فراغت: 1999

(13) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر شاداب ظفر

عنوان: اے فارماکولوجیکل اسٹڈی آف جدواران مارفین ڈپن ڈنس

سپروائزر: ڈاکٹر محمد آفتاب

سن فراغت: 1999

(14) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر مستحسن

عنوان: فارماکالوجیکل اسٹڈیز آف خارخسک ان سکسول فنکشن

سپروائزر: ڈاکٹر حفظ الکبیر

سن فراغت: 1999

(15) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر عبدالہادی

عنوان: کلینکل اسٹڈی آف هلیلہ سیاہ مدبران امی بیاسس

سپروائزر: ڈاکٹر عبدالصمد

سن فراغت: 1999

(16) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر شاہدہ پروین رحمانی

عنوان: اے فارماکالوجیکل اسٹڈی آف سم یونانی ڈرگس ان اینمیا

سپروائزر: ڈاکٹر حفظ الکبیر

سن فراغت: 2000

(17) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر جاوید انعام صدیقی

عنوان: سائنٹفک ای وے لوائے شن آف حب سورنجان

سپروائزر: پروفیسر ایم. اے. جعفری

سن فراغت: 2001

(18) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر مصباح الدین اظہر

عنوان: نفرو پروٹک ٹو افکٹ آف ریوند چینی

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے.جعفری

سن فراغت: 2001

(19) نام پی.جی.اسکالر: ڈاکٹر شیخ ولی اللہ

عنوان: اینٹی ڈائی بی ٹک اسٹڈی آف گل نیم

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے.جعفری

سن فراغت: 2001

(20) نام پی.جی.اسکالر: ڈاکٹر عرشی ناز

عنوان: نیورفار ما کالوجیکل اسٹڈیز آن اے کم بی نیشن کمپرائی زنگ آف تخم کاہو، اسگندھ اینڈ بزرالبنج

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے.جعفری

سن فراغت: 2001

(21) نام پی.جی.اسکالر: ڈاکٹر رفعت نظیر

عنوان: اینٹی آرتھرائی ٹک ایک ٹی وی ٹی آف پوست بیخ مدار

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے.جعفری

سن فراغت: 2002

(22) نام پی.جی.اسکالر: ڈاکٹر فیروز احمد وانی

عنوان: نیوروفار ما کالوجیکل اینڈ اینٹی اسٹریس ایک ٹی وی ٹی آف بلادر

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے.جعفری

سن فراغت: 2003

(23) نام پی.جی.اسکالر: ڈاکٹر فیاض حسن فیضی

عنوان: ہپے ٹوپروٹک ٹو اسٹڈی آف بسکھپرا

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے.جعفری

سن فراغت: 2003

(24) نام پی.جی. اسکالر: ڈاکٹر ماہ عالم

عنوان: نفرو پروٹکٹو ایکٹی وٹی آف کندر

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے. جعفری

سن فراغت: 2003

(25) نام پی.جی. اسکالر: ڈاکٹر انور جمال

عنوان: اینٹی گیسٹرک ایکٹی وٹی آف ہیل خورد

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے. جعفری

سن فراغت: 2003

(26) نام پی.جی. اسکالر: ڈاکٹر کمال احمد

عنوان: کلینکل ای وے لوایشن آف سم یونانی ڈرگس ان ٹریٹمنٹ آف امی بیاسیس

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے. جعفری

سن فراغت: 2003

(27) نام پی.جی. اسکالر: قاضی مسیح الرحمٰن اجمیری

عنوان: اینٹی ڈائریل ایکٹی وٹی آف سم یونانی ڈرگس

سپروائزر: ڈاکٹر محمد آفتاب

سن فراغت: 2004

(28) نام پی.جی. اسکالر: ڈاکٹر احمد جمال

عنوان: کلینکل ای وے لوایشن آف سم یونانی ڈرگس ان ارٹی کیریا

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے. جعفری

سن فراغت: 2005

(29) نام پی.جی. اسکالر: ڈاکٹر قدسیہ نظامی

عنوان: سائیکو نیورو فارما کالوجیکل ای وے لوایشن آف سم یونانی ڈرگس

سپروائزر: پروفیسر ایم.اے. جعفری

سن فراغت: 2005

(30) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر صائقہ مہدی

عنوان: ہائی پوگلائی سمک ایک ٹی وی ٹی آف سم یونانی ڈرگس

سپروائزر: پروفیسر ایم. اے. جعفری

سن فراغت: 2005

(31) نام پی. جی. اسکالر: ڈاکٹر مہتاب عالم خاں

عنوان: فارماکالوجیل اسٹڈیز آف سم یونانی ڈرگس ان سوءالقنیہ

سپروائزر: ڈاکٹر محمد آفتاب

سن فراغت: 2005

(32) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ناظمہ خاتون

عنوان: ہیپٹو پروٹکٹیو اینڈ تھیراپیوٹک رول آف مروقین ان ریٹ ماڈل

سپروائزر: ڈاکٹر حفظ الکبیر

سن فراغت: 2005

(33) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر فرحان اختر

عنوان: ایویلوایشن آف نفروپروٹکٹیو افکٹ آف سم یونانی ڈرگس

سپروائزر: ڈاکٹر محمد اسلم

سن فراغت: 2005

(34) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد سرفراز عالم

عنوان: فزیکوکیمیکل اسٹنڈرڈائیزیشن اینڈ ایویلوایشن آف اینٹی السروجنک ایکٹیوٹی آف گلنار فارسی

سپروائزر: ڈاکٹر محمد آفتاب احمد

سن فراغت: 2006

(35) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر صائقہ بیگم

عنوان: ہائی پوگلائی سمک ایکٹیوٹی آف کمون

سپروائزر: ڈاکٹر محمد اسلم

سن فراغت: 2006

(36) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر ایس اے آر زیدی

عنوان: ایویلوایشن آف سم یونانی ڈرگس فارمولیشن ان کرانک برانکا ئیٹس

سپروائزر: ڈاکٹر محمد آفتاب احمد

سن فراغت: 2006

(37) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر اسرار احمد

عنوان: فزی کوکیمیکل اسٹنڈرڈائیزیشن اینڈ ایویلوایشن آف نفرو پروٹکٹیو ایکٹیوٹی آف سم یونانی ڈرگس ان البینو ریٹس

سپروائزر: ڈاکٹر محمد اسلم

سن فراغت: 2006

(38) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر ضمیر احمد

عنوان: فزی کوکیمیکل اسٹنڈرڈائیزیشن اینڈ ایویلوایشن آف اینٹی انفلا میٹری اینڈ انالجیسک ایکٹیوٹی آف پرسیاؤں شاں اینڈ تخم خطمی

سپروائزر: ڈاکٹر محمد آصف

سن فراغت: 2007

(39) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر شبانہ پروین

عنوان: نفروپروٹیکوافکٹس آف ایلوا

سپروائزر : ڈاکٹر محمد اسلم

سن فراغت: 2007

(40) نام پی.جی اسکالر: ڈاکٹر ارشد علی

عنوان: فارماکالوجیکل ایویلوایشن آف اینٹی انفلا میٹری ایکٹیوٹی آف سم یونانی

ڈرگس ان البینو ریٹس

سپروائزر: ڈاکٹر محمد آفتاب احمد

سن فراغت: 2008

(41) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر صباحت اللہ

عنوان: نفرو پروٹکٹو افکٹ آف بسھری بوٹی اینڈ کا سنج

سپروائزر: ڈاکٹر محمد اسلم

سن فراغت: 2008

(42) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر صبیحہ سنبل

عنوان: ایولوایشن آف اینٹی گیسٹرک السر ایکٹیوٹی آف حب الآس ان البینو ریٹس

سپروائزر: ڈاکٹر محمد آفتاب احمد

سن فراغت: 2009

(43) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر راسخ جاوید

عنوان: اینڈ ایویلوایشن آف نفرو پروٹیکٹو ایکٹیوٹی آف دارچینی اینڈ ہینگ ان البینو ریٹس

سپروائزر: ڈاکٹر محمد اسلم

سن فراغت: 2010

(44) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد اشرف مختار

عنوان: فارماکالوجیکل ایویلوایشن آف ووںڈ ہیلنگ افکٹ آف نینو جل پری
پریشن آف اے یونانی فارمولیشن ان مرہم رال ان البینو ریٹس

سپروائزر: ڈاکٹر محمد آفتاب احمد

سن فراغت: 2010

(45) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شاذیہ خان

عنوان: افکٹ آف نینوٹرائی بلس ٹرس ان ہائپر لپی ڈیمیا

سپروائزر: ڈاکٹر حفظ الکبیر

سپروائزر: ڈاکٹر حفظ الکبیر

سن فراغت: 2010

(46) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر تمنا نار لی

عنوان: این ایویلوایشن آف سم یونانی ڈرگس فار اینٹی السر ایکٹیوٹی ان البینو ریٹس

سپروائزر: ڈاکٹر محمد آفتاب احمد

سن فراغت: 2011

(47) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر خدیجہ خاتون

عنوان: کوالٹی اسٹینڈر رڈائیزیشن اینڈ ایویلوایشن آف اینٹی ایپلکٹک ایکٹیوٹی آف زراوند

سپروائزر: ڈاکٹر محمد اسلم

سن فراغت: 2011

(48) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر نعمان انور

عنوان: اینٹی مائکروبیل اینڈ وونڈ ہیلنگ پراپرٹیز آف مرہم آتشک

سپروائزر: ڈاکٹر محمد آفتاب احمد

سن فراغت: 2011

(49) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محفوظ الرحمٰن

عنوان: فزیکوکیمیکل اینڈ اینٹی انفلامیٹری اینڈ انالجیسک ایویلوایشن آف کرنجوہ

سپروائزر: ڈاکٹر حفظ الکبیر

سن فراغت: 2012

(50) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر جلال الدین بٹ

عنوان: کوالٹی اسٹینڈرڈائیزیشن اینڈ ایویلوایشن آف اینٹی کن ول زینٹ ایکٹیوٹی آف زوفا یابس ان البینو مائس

سپروائزر: پروفیسر شاہد علی انصاری

سن فراغت: 2012

(51) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر فہیمہ ناظم

عنوان: اسٹینڈرڈائیزیشن اینڈ نفرو پروٹکٹو ایکٹیوٹی آف تخم خطمی اینڈ تخم خربوزہ

سپروائزر: ڈاکٹر محمد اسلم

سن فراغت: 2012

(52) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شہزاد یعقوب

عنوان: اسٹینڈرڈائیزیشن پروسیجر فار دی ڈولپمنٹ آف حب اذاراقی اینڈ اٹس کم
پیروٹیو فزیکو کیمیکل کیریکٹرائی زیشن وددی مارکیٹ سیمپل

سپروائزر: ڈاکٹر محمد آفتاب احمد

سن فراغت: 2012

فارغین گورمنٹ نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد

(1) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر نعیم اشرف انصاری

عنوان: اسٹڈی آف سبس ٹی ٹیوشن ودریفرینس ٹو حب الغار اینڈ حبطیا ناروی
ان دی لائٹ آف کلاسیکل ماڈرن لٹریچر

سپروائزر: ڈاکٹر حبیب الرحمٰن

سن فراغت: 1996

(2) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عنایت اللہ خان

عنوان: فائیٹو کیمیکل اینڈ فارماکالوجیکل ایویلوایشن آف کالی زیری ودا سپیشل
ریفرینس ٹو اسٹنڈرڈائیزیشن

سپروائزر: ڈاکٹر حبیب الرحمٰن

سن فراغت: 1996

(3) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شیخ شاہ حمید

عنوان: فزیو کیمیکل اینڈ فارماکالوجیکل اسٹڈی ان برگ سداب

سپروائزر: ڈاکٹر حبیب الرحمٰن

سن فراغت: 1996

(4) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر مسرت آرا

عنوان: ایکشن آف بادرنجبویہ ان ہرٹ ریٹ

سپروائزر: ڈاکٹر حبیب الرحمٰن

سن فراغت: 1996

(5) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر خدیجہ بیگم

عنوان: کارڈیوٹانک ایکشن آف صندل سفید

سپروائزر: ڈاکٹر حبیب الرحمٰن

سن فراغت: 1996

(6) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر حبیب احمد

عنوان: سائنٹفک ایویلوایشن آف اسارون

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 1997

(7) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد خلیل اللہ

عنوان: فزی کوکیمیکل اینڈ فارماکالوجیکل آف سفوف اکسیر جگر

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 1997

(8) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد محسن

عنوان: اسٹینڈرڈائزیشن آف معجون عصبی

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 1997

(9) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شفیق احمد

عنوان: فزی کوکیمیکل اینڈ فارما کالوجیکل پروفائل آف عودصلیب

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 1997

(10) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد احمد حسن

عنوان: انالجیسک اینڈ انفلا میٹری ری ایکشن آف تخم کٹائی خورد

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 1997

(11) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد وارث

عنوان: اینٹی انفلا میٹری اینڈ انالجیسک ایکشن آف فلفل مویہ

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 1998

(12) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر اکرام احمد

عنوان: انالجیسک اینڈ انفلا میٹری ایکشن آف تخم حلبہ

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 1998

(13) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد اشفاق

عنوان: اینٹی اسپازموٹک اینڈ انالجیسک ایکٹیوٹی آف سنبل الطیب ہندی

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 1998

(14) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ایم جے شعیب

عنوان: سائنٹفک ایویلوایشن آف قسط ود اسپیشل ریفرینس ٹو فارما کالوجیکل اسٹڈی ہیپے ٹو پروٹک ٹو

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 1998

(15) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد نقی احمد

عنوان: اینٹی اسپازموٹک اینڈ انالجیسک ایکٹیوٹی آف برگ کسوندی

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 1998

(16) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شفیق احمد

عنوان: اینٹی ڈائیوریٹک ایکٹیوٹی آف چرائتہ تلخ ان ایملس

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 1999

(17) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر مسعود احمد انصاری

عنوان: اینٹی کن ول زینٹ ایکٹیوٹی آف اسارون اینڈ قسط شیریں

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فر غت: 1999

(18) م پی جی اسکالر: ڈاکٹر خلیق الرحمٰن

عنوان: ایویلوایشن آف ڈائیوریٹک اینڈ اینٹی پائیریٹک ایکٹیوٹی آف خرفہ

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 1999

(19) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر میر یوسف

عنوان: اینٹی انفلامیٹری اینڈ انالجیسک ایکٹیوٹی آف السی

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 1999

(20) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر نثار احمد

عنوان: انالجیسک اینڈ انفلامیٹری ایکشن آف تخم کرفس

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 1999

(21) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سلیم احمد

عنوان: اینٹی اری تھے میٹک ایکٹیوٹی آف جائفل

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 1999

(22) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شفیق احمد

عنوان: اینٹی ہلمن تھے نک ایکٹیوٹی آف سم یونانی ڈرگس

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2001

(23) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عذرا معین ساجدہ

عنوان: کلینکل ٹرائل آف اینٹی ہائی پرٹنسو آف کیدم کاپ ٹکم

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2001

(24) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر اطہر معین رشیدہ

عنوان: کلینکل ٹرائل آف ہائی پرگلائی سیمیا

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2001

(25) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شمشاد عالم

عنوان: اسپر مے ٹوجنک ایکٹیوٹی آف مے کونا پروائنس اینٹ ٹمر نڈس انڈیکا

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2001

(26) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ارشاد احمد

عنوان: ایولوایشن آف اینٹی کنول زینٹ ایکٹیوٹی آف سلے سٹرس پینی کو لے ٹا

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2001

(27) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سنجے کمار

عنوان: ایویلوایشن آف اینٹی آکسی ڈینٹ پوٹینشیل آف سم یونانی میڈیسن یوزڈ ان تحجر مفاصل

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2001

(28) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عطیہ محسن

عنوان: کلینکل ٹرائل آف ہائی پرٹنسو ایکٹیوٹی آف کیرم کا یسائی ٹم

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2001

(29) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عبدالسلیم

عنوان: الکٹ آف یونانی ڈرگس ان دامینجمنٹ آف ازدیاد اظفار غدد

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2001

(30) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ایس جی اشتیاق

عنوان: کارڈیک ڈپ ر ے سینٹ ایکٹیوٹی آف سن نے ٹل البم ان اکسپر یمنٹل اینیملس

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2003

(31) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سید محفوظ سلام

عنوان: کلینکل ٹرائل آف مفتت حصاۃ ایکٹیوٹی آف تخم خطمی

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2003

(32) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سمینہ یاسمین

عنوان: انی کیسی آف یونانی ڈرگس ان قلت لبن

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2003

(33) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد سعد

عنوان: ہائی پوگلا سیمک ایکٹیوٹی آف اسٹم بارک آف برگد

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2003

(34) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سید جلال الدین

عنوان: انی کیسی آف پس نے جیون لُس کس فارارے ڈی کیشن آف ہیلک بیٹر
پائی لوری ان ڈوڈے نل السر

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2003

(35) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر آصف علی

عنوان: ایویلوایشن آف ڈائیوریٹک ایکٹیوٹی آف وائی اولا اوڈریٹا

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2002

(36) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر حامد الدین

عنوان: پری لی مینری اسکریننگ آف ریٹھا اینڈ تخم کثوث امیز ہیپے ٹو پروٹیک ٹو
ایکٹیوٹی آف کروکو ماز ے ڈوریا ان اکسپری منٹل اینیملس

سروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2002

(37) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ایم اے لطیف

عنوان: نگیٹو کرونوٹرا پک ایکٹیوٹی آف کروکو ماز یڈوریاان اکسپریمنٹل اینیملس

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2002

(38) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر نجیب جہاں

عنوان: کلینکل ٹرائل آف ایسٹرن جنٹ اینڈ ڈی ل سنٹ ایکٹیوٹی آف بارک آف اکاکیا عربے بکاان دی ٹریٹمنٹ آف برن

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2002

(39) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر وقار احمد

عنوان: کلینکل ٹرائل آف لیتھوٹرا پک ایکٹیوٹی آف گوکھر واینڈ پتھر پھوڑی ان یورولی تھیاسس

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2003

(40) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر آمنہ یاسمین

عنوان: کلینکل ٹرائل آف ہائی پوگلائی سمک ایکٹیوٹی ان ڈائے بی ٹس میلائی ٹس

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2003

(41) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر آصف انصاری

عنوان: ایویلوایشن آف اینٹی کن ول زینٹ ایکٹیوٹی آف اسافیٹے ڈا

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2003

(42) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد عبدالماجد

عنوان: اسپرے ٹوجنک ایکٹیوٹی آف ایریل روٹ آف فائی کس بنگال لن سس اینڈ سنگھاڑا

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2004

(43) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد معاویہ

عنوان: رول آف زنجبر آفی شی نے لے سس اینڈ ٹے کارڈیا لکا ان ہائی پر لپیڈ یمیا (ازدیاد تشحم دم)

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2004

(44) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر صادق محی الدین

عنوان: کلینکل ٹرائل آف جامن اینڈ ست گلوان ڈائیبیٹس ملائٹس

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2004

(45) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر آصف اقبال صدیقی

عنوان: ایویلوایشن آف یونانی فارمولیشن وِدریفرینس ٹو اٹس نفرو پروٹنک ٹو ایکٹیوٹی ان اینی مل اکس پری مرینٹ

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2004

(46) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر امینہ طلعت فاطمہ

عنوان: ایفیکیسی آف موصلی سفید ان اڈکشن آف اوو وے لے اے شن

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2004

(47)نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد خالد

عنوان: کلینکل ٹرائل آف ام سے ثا اینڈ ازاز درختا انڈیکاان ایکنے ولگارس

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2005

(48)نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سید عبدالرحمٰن

عنوان: ایویلوایشن آف ایف روڈی سی ایک ایکٹیوٹی آف ٹریبولس ٹرس ٹرس

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2004

(49)نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سید نظیر الدین

عنوان: کلینکل افیکیسی آف کنگھی اینڈ گل صد برگ ان کم پلی کے ٹڈ ہمورائڈس

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2004

(50)نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر یاسین محی الدین

عنوان: ایویلوایشن آف کلینکل افی کیسی آف سم فائبرائیڈ موسی لج رچ یونانی ڈرگس ان انکمپلی کے ٹڈ اوبیسیٹی

سپروائزر: ڈاکٹر وہاب الرحمٰن

سن فراغت: 2004

(51)نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر اسماء عشرت

عنوان: ایلس ٹرن جینٹ ایکٹیوٹی آف فرولس بنگال ان سس ان نان میتھو جنک ویجائنل ڈسچارج کلینکل ٹرائل

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2005

(52)نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر کلدیپ کمار کول

عنوان: فائیٹو کیمیکل اسٹینڈرڈائیزیشن آف سم یونانی ڈرگس ودا یویلوایشن اینڈ مینیجمنٹ آف سوریاسس

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2005

(53)نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر انیتا کماری

عنوان: کلینکل ایویلویشن آف سم یونانی ڈرگس ان مینیجمنٹ آف سائنوسائٹس

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2005

(54)نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر نوری بانو نورین

عنوان: کلینکل ٹرائل آف حب گل آکو ان تحجر مفاصل

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2006

(55)نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محموم احمد خان

عنوان: کلینکل ایویلویشن آف ارٹی می سیا افسن تھیم اینڈ تمر انڈس انڈی کس ان مینجمنٹ آف ان کمپلی کیٹیڈ جانڈس

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2006

(56)نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ارشاد علی

عنوان: کلینکل ایویلوایشن آف سم یونانی ڈرگس ان دی ٹریٹمنٹ آف نارفاری

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2006

(57)نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمدی بیگم

عنوان: افکٹ آف تگندیا بابری مری اینڈ فلفل سیاہ ان نان اکوسی فک پرووراٹی ٹس

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2006

(58) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عائشہ فاطمہ

عنوان: کلینکل رسپانس آف سم یونانی ڈرگس ان ورم لوزتین مزمن

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2006

(59) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عبدالنبی

عنوان: کلینکل اسٹڈی آف روغن حنظل ان دی مینیجمنٹ آف ان کمپلی کیٹڈ واونڈ

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2007

(60) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر نسیم اللہ خان

عنوان: کلینکل ٹرائل آف جوشاندہ افتیمون ان دی مینیجمنٹ آف کلف

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2007

(61) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر علی وقار

عنوان: ایویلواشن آف اینٹی ڈپ ریسنٹ ایکٹیوٹی آف ارائی لس آف مرس ٹکا
فرنگ رئیس

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2007

(62) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر رفیہ سلطانہ

عنوان: ایویلوایشن آف ڈائیوریٹک ایکٹیوٹی آف اکس یکٹ آف سیڈس اینڈ
روٹ آف چائی کوریم انٹائی بس ان اکسپر یمنٹل اینیملس

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2007

(63) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شیخ طارق

عنوان: ایفیکیسی آف کشتہ قلعی ان سیفٹی ایویلوایشن ٹاک سی سی ٹی اسٹڈیز ان ایبلس

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2007

(64) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ظہور

عنوان: کلینکل ایکشن آف یونانی ڈرگس فار دی مینیجمنٹ آف ضیق النفس جسیاتی

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2007

(65) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر فاروق احمد وانی

عنوان: کلینکل ایویلوایشن آف سم یونانی ڈرگس ان دی مینیجمنٹ آف ہائی پوکون ڈریاسس

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2007

(66) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عابدہ سلطانہ

عنوان: لیھتوٹراپک ایکشن آف حجر الیہود ان یوری لی تھیاسس

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2007

(67) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ایم اے کریم

عنوان: افی کیسی آف زوفا یابس ان ان کمپلی کیٹڈ کف

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2008

(68) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ثریا مجید

عنوان: کلینکل انی کیسی آف انجباران کثرت طمث

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2008

(69) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر زاہد اقبال

عنوان: کلینکل انی کیسی آف نارمشک اینڈ اسپغول ان دی مینیجمنٹ آف بواسیر

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2008

(70) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر شیخ عندلیب

عنوان: اینٹی انفلا میٹری ایکٹیوٹی آف مکوہ

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2008

(71) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر غیاث اللہ

عنوان: اینٹی پائی ریٹک ایکٹیوٹی آف چرائتہ تلخ ان اکسپیر یمنٹل اینملس

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2008

(72) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر کے چندرا بھوشن راؤ

عنوان: انالجیسک اینڈ اینٹی انفلا میٹری ایکشن آف شہتوت ان ٹانسی لائی ٹس

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2008

(73) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر عزیز النساء

عنوان: اینٹی کن ول زینٹ ایکٹیوٹی آف عودصلیب

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2008

(74)نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سائرہ انجم

عنوان: کلینکل اسٹڈی آف کالی زیری ان ویدان امعاء

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2008

(75)نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر روشن جہاں

عنوان: اے کلینکل اسٹڈی ٹو ایویلوایٹ ویدر عسل النحل (شہد) کین بی کیون ان ٹائپ ٹو ڈائی بے ٹیس

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2008

(76)نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر ایم اے وحید

عنوان: انالجیسک اینڈ اینٹی پائی ریٹک ایکٹیوٹی آف یونانی کمپاؤنڈ ڈرگ ان والو اینڈ وٹرو

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2008

(77)نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد نجیب خان

عنوان: ان وٹرو اینڈ ان ایولوایشن آف اینٹی آکسی ڈنٹ پوٹینشیل ایکٹیوٹی آف سفوف اکسیر جگر

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2009

(78)نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر محمد ظہیر احسن سہیل

عنوان: ان وٹرو اینڈ ان والوای وے لوایشن آف ہیپے ٹو پروٹک ٹو ایکٹیوٹی آف معجون دبید الورد اگینسٹ پیرا سی ٹامال انڈ وسڈ ٹاک سی سٹی

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2009

(79) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سائرہ ناز

عنوان: فائی ٹو کیمیکل اینڈ ہیپے ٹو پروٹنک ٹوان وس ٹیگیشن آف کے بیج

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2009

(80) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سید افشاء جبین

عنوان: تھرام بوسائی ٹک ایکٹیوٹی آف کم لی نے رامکل

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2009

(81) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر امینہ خاتون

عنوان: ایلولوایشن آف اینٹی کینسر پراپرٹی آف افتیمون ان پیشینٹ سفرنگ کینسر

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2010

(82) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر واصفہ کوکب

عنوان: اسسمینٹ آف اینٹی مائکروبیل ایکٹیوٹی آف اسٹم بارک آف ازاذر درختاانڈیکاووا سٹینڈرڈ ائزیشن

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2010

(83) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر منیزہ مہتاب

عنوان: انی کیسی آف برگ گاؤزباں ان ئے کی کارڈیا آن اکس پیر منٹل انیملس

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2010

(84) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر زیب النساء بیگم

عنوان: ایویلوایشن آف تخم سنبھالوان می نو پازل سن ڈروم

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2010

(85) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر آصفہ ترنم

عنوان: اینٹی مائیکروبیل ایکٹیوٹی آف گل دھاوا

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2011

(86) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر سیدہ ساجدہ

عنوان: افکٹس آف تخم کرفس ان گاؤٹ ان اکسپریمنٹل اینیملس

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2011

(87) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر اسماء ناز

عنوان: اینٹی السر ایکٹیوٹی آف اصل السوس

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2011

(88) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر نتیش کمار

عنوان: افکٹ آف ے کونا پرورینس ان میل ری پروڈکٹو پرُوفائل ان Wningr ریٹس

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2011

(89) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر نسرین سلطانہ

عنوان: افی کیسی آف عشبہ دیسی ان دی مینیجمنٹ آف یوٹی آئی ڈیوٹو ای کولائی اینڈ کلب سیلا

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2011

(90) نام پی جی اسکالر: ڈاکٹر توحید احمد

عنوان: فائٹو کیمیکل ایکٹیوٹی آف سرٹن یونانی ڈرگس ان دی فارمس آف جوشاندہ اینڈ خیسانده

سپروائزر: ڈاکٹر میر یوسف علی

سن فراغت: 2011

مختلف کتب خانوں میں علم الادویہ پر دستیاب مخطوطات

فارسی مخطوطات:

کتاب	مصنف/مولف	کتب خانہ/ذخیرہ
احسن التجارب	منشی ہردیال	طبیہ رضا/ٹونک
احسن القرابادین	حکیم احسن اللہ خاں	
بیاض	حکیم میر سید علی وارث علی	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
بیاض	حکیم سید وارث علی	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
بیاض	حکیم اسماعیل	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
بیاض	حکیم عبدالرحمٰن خاں	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
بیاض	حکیم عبدالقادر خاں	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ

بیاض	حکیم علی گیلانی	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
بیاض	حکیم نثار علی	طبیہ
بیاض	حکیم شیخ محمد طاہر	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
بیاض	حکیم مرزا حسیب اللہ	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
بیاض طبی	حکیم عبدالحیٔ	رضا/ندوہ
بیاض خورد	حکیم ضیاء الحسن	طبیہ
بیاض علوی	حکیم علوی خاں	طبیہ/صناعت اللہ
بیاض فی الطب	حکیم حمد اللہ	خدابخش
بیاض غلام کبریا	حکیم غلام کبریا	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
بیاض مثلث	حکیم بدرالدین	سہسرام
بیاض مجربات	حکیم احمد علی	ندوہ
بیاض نسخہ جات	حکیم نواب سید علی خاں	رضا
بیاض نسخہ جات	حکیم محمد کفایت اللہ	رضا
بیاض نسخہ جات	حکیم سعادت علی	رضا
بیاض نسخہ جات	حکیم علی محمد	خدابخش
بیاض نسخہ جات	حکیم معالج خاں	خدابخش/آزاد
تجربات عنایت خانی	حکیم عنایت خاں	رضا
تجربات المجربات شاہی	اسعد اللہ زنجانی	سالار
تجربات ناصری	حکیم محمد طاہر کیرانوی	رضا/آصفیہ

تحفۃ المجربات	حکیم جمال الدین	آصفیہ
تحفۃ المجربات	حکیم محمد شریف خان	رضا
ترکیب الادویہ	حکیم مہدی حسن بشارت خاں	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
تذکرہ عقاقیر	حکیم سید حسن	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
تسہیل الدواء لتحصیل الشفاء	حکیم غیاث الدین محمد	خدابخش
تلخیص العقاقیر	حکیم محمود علی خاں	آصفیہ
جامع المجربات	حکیم عیسیٰ	مدراس/آصفیہ
جامع المجربات	حکیم منعم خاں	آصفیہ
جدول ادویہ مفردہ	حکیم عبدالرحیم	آصفیہ/رضا
خزینۃ المجربات	حکیم امان علی علوی	طبیہ
خلاصۃ الادویات	حکیم میر جاں	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
رسالہ اسامی ادویہ	حکیم مہدی اکبرآبادی	آزاد
رسالہ اطریفلات	حکیم علوی خاں	طبیہ
رسالہ آطریلال	حکیم عمادالدین محمود سرازی	خدابخش/آصفیہ
رسالہ بدل ادویہ	حکیم معصوم بن کریم	خدابخش/آصفیہ
رسالہ بدل ادویہ	شابور بن سہل	خدابخش
رسالہ تریاق فاروقی	حکیم کمال الدین حسینی	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
رسالہ چوب چینی (عین الحیات)	حکیم محمد ہاشم بن میر محمد طاہر	خدابخش/رضا/طبیہ

رسالہ چوب چینی	حکیم نور اللہ	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
رسالہ چوب چینی	حکیم فخر الدین	آزاد
رسالہ چوب چینی	حکیم ارشد شفائی خان	نظامیہ/ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
رسالہ چوب چینی	حکیم ارشد شفائی خان	
رسالہ چوب چینی	حکیم غلام حسین خان	
رسالہ چوب چینی	حکیم الملک مرزا قاضی بن کاشف	رضا
رسالہ در افیون	حکیم عماد الدین محمود شیرازی	خدابخش/ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
رسالہ در بیان سموم	حکیم عماد الدین محمود شیرازی	خدابخش
رسالہ در خواص لحوم	حکیم شاہ اسماعیل صفوی	رضا
رسالہ ذکر چند ادویات	حکیم مرزا فخر اللہ بیگ	رضا
ریاض الادویہ	حکیم محمد یوسف یوسفی	طبیہ
علم الادویہ	حکیم ابوبکر مظہر بن محمد	خدابخش
فوائد المجربات	حکیم قاضی رحم علی	جلالی
فہرست مفردات نسخہ سعیدی	حکیم احمد علی خاں	رضا
قرابادین	حکیم جعفر علی مومن	خدابخش
قرابادین	حکیم محمد شریف خان	رضا/طبیہ
قرابادین اسکندری	حکیم سکندر	آصفیہ/ایشیاٹک

قرابادین اعظم	حکیم محمد محسن اختر	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
قرابادین شیخ محمد طاہر	حکیم شیخ محمد طاہر	آزاد
قرابادین عطاء اللہ	حکیم محمد عطاء اللہ خاں قریشی	رضا/ندوہ
قرابادین فرحت العیون	حکیم سید محمد شرف	طبیہ
قرابادین کافی	حکیم عبدالکریم	خدابخش
قرابادین کرامت الشفاء	حکیم سید محمد بخش	
قرابادین معصومی	حکیم معصوم بن عبدالکریم	خدابخش/طبیہ/رضا/آزاد
قرابادین ممتازیہ	حکیم محمد عارف پٹنی	آصفیہ
قرابادین نظیری	حکیم جان محمد صدیقی	پھلواری
کتاب درذکرادویہ	حکیم تقی الدین	رضا
کتاب کنزالادویہ	حکیم برہان الکمال	طبیہ/دہلی
مجرب التحقیقات	حکیم سید محمد علی	آصفیہ
مجرب الشفاء	حکیم احمد بن ملتانی	آصفیہ/ملا فیروز
مجربات المجربات	حکیم علی زماں	سہسرام
مجربات	حکیم محمد علی	خدابخش
مجربات الاطباء	حکیم قاضی محمد رحم اللہ	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
مجربات بوعلی خاں	حکیم بوعلی خاں	خدابخش
مجربات التداوی	حکیم غلام مصطفیٰ خاں	خدابخش
مجربات حکیم رحمت شاہ	حکیم رحمت شاہ	آزاد
مجربات	حکیم سید محمد عبداللہ	آصفیہ
مجربات شیخ بینا	حکیم شیخ بینا	آصفیہ

مجربات عبدالحق	حکیم عبدالحق الہ آباد	آصفیہ
مجربات عشقی	حکیم عشقی	رضا
مجربات علی ضامن	حکیم علی ضامن	آصفیہ
مجربات غلام محی الدین	حکیم غلام محی الدین	خدابخش
مجربات فلسفی	حکیم سید محب حسن	آصفیہ
مجربات قدیر	حکیم غلام حسین خاں	رضا
مجربات کاظمی	حکیم محمد کاظم تبریزی	آصفیہ
مجربات نسخہ جات	حکیم خادم علی	خدابخش
مجربات نعیمی	حکیم نعیم اللہ	طبیہ
مجربات یحییٰ	حکیم میر یحییٰ بلگرامی	خدابخش
مجموعہ نسخہ جات	حکیم احمد سعید خاں	
محسن المجربات	حکیم محبوب عالم عرف حکیم باسو	
مخزن الادویہ انتخاب	حکیم محمد سراج الدین	آصفیہ
مخزن اسرار اطباء	حکیم محمد مہدی	خدابخش/آصفیہ
مصباح المجربات	حکیم غلام امام بریلوی	رضا
مطب حکیم امام الدین خاں	حکیم امام الدین خاں دہلوی	آصفیہ
مطب حکیم شفائی خان	حکیم شفائی خاں	ٹونک
مطب شریفی	حکیم سید محمد حسین	خدابخش/طبیہ
مطب ہفت روزہ	حکیم قاضی عبدالحلیم	جے پور
معدن التجربات	حکیم محمد مہدی بن محمد جعفر	خدابخش/رضا/آصفیہ
معمولات حکیم معالج خاں	حکیم معالج خاں	
معمولات حکیم غلام علی	حکیم غلام علی	طبیہ

معمولات حکیم محمد یعقوب لکھنوی	حکیم محمد یعقوب	ندوہ
معمولات ومجربات اسدی	حکیم علی اسد خاں	آصفیہ
مفردات	حکیم سید نوازش علی خاں	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
مفردات اختیارات ظفر خانی		
مفردات علوی	حکیم علوی خاں	طبیہ
مفردات ادویہ ہندیہ	حکیم مہدی اکبرآبادی	آزاد
مفردات محسنی	حکیم سید وزیر علی باقری	طبیہ
مفردات ہندی	حکیم محمد شرف الدین	خدابخش/ ندوہ/ آصفیہ رضا /ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
مفردات سکندری	حکیم سکندر بن حکیم اسماعیل	آصفیہ
مقاتین در مفردات	حکیم محمد باقر بن عماد الدین	آصفیہ
منافع افضلیہ معروف بہ قرابادین افضلی	حکیم علی افضل	رضا/آصفیہ
نسخہ ادویات متفرقہ	حکیم محمد احسان خاں	خدابخش
نسخہ جات انوشدارو ودیگر مرکبات	حکیم علوی خاں	خدابخش
نسخہ جات	حکیم محمد نواب	رضا
نسخہ جات	حکیم فرید الدین عرف کلو	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
نسخہ جات	حکیم جلال الدین ابن	خدابخش
نسخہ جات طبی	حکیم مرزا محمد علی لکھنوی	طبیہ
نسخہ جات متفرقہ	حکیم یوسف بن محمد الیاس	رضا/آصفیہ
نسخہ جات مجرب	حکیم احمد اللہ دہلوی	آصفیہ

نسخہ جات مجرب	حکیم قطب الدین	آصفیہ
نسخہ سعیدی	حکیم احمد خاں فاخر	رضا
نسخہ منذر نذر	حکیم محمد عبداللہ سیاح	آصفیہ
نسخہ ہائے مجربہ	حکیم محمد صادق	رضا
اجتماع الادویہ	حکیم حسین بن علی انصاری فرزند حاجی زین العطار	سالار
ادویہ مفردہ مرکبہ	حکیم تقی الدین محمد بن صدر الدین علی	رضا/ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
اغذیۃ للامراض	حکیم محمد عارف خاں	میڈیکل
بیاض طب	حکیم وارث علی	نظامیہ
بیاض فوائد وارثیہ	حکیم وارث علی	نظامیہ
بیاض مجربات روحانی	حکیم محمد عبدالرحمٰن	نظامیہ
بیاض مجربات	حکیم محمد اکبر ارزانی	نظامیہ
بیاض مجربات	حکیم میر عابد علی	نظامیہ
بیاض مجربات	حکیم کشن لال	نظامیہ
تحائف التجارب	حکیم مقصود علی	نظامت لائبریری مرشد آباد
تحائف المجربات	حکیم الیاس	آزاد/ نظامیہ/ سالار
تحقیق الاوزان	حکیم عبداللہ محمد اشرف	ایشیاٹک، آصفیہ، نظامیہ
خلاصۃ التجارب	سید ابوالقاسم بن سید محمد الحسنی	آصفیہ/ آزاد/ سالار
خواص ادویہ	حکیم قاضی بن کاشف الدین	آصفیہ
خواص ادویہ	حکیم الملک نظام الدین احمد سالاری	سالار
خواص ادویہ	حکیم محمد افضل	سالار
دستور العمل/ قرابادین	حکیم محمد حسین/ محمد باقر بن محمد حسین	نظامیہ

رسالہ ادویہ	حکیم حسن خواجگی بن مسعود	اسٹیٹ آرکائیوز
رسالہ درخواص ادویہ ونسخہ جات	حکیم ولایت علی میر	نظامیہ
رسالہ درطریق مسہلات	حکیم امان اللہ	این. پی. آر. آئی لکھنؤ
قرابادین احمدی	حکیم احمد اللہ مدراسی	نظامیہ
قرابادین قاسم	حکیم محمد قاسم	نظامیہ
مجربات مطب	حکیم محمد ابراہیم لکھنوی	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
مجموعہ نسخہ جات	حکیم محمد صاحب مندوزی	سالار
مطب حکیم مسیح الدولہ	حکیم مسیح الدولہ	نظامیہ/آصفیہ
معمولات حکیم محمد شریف خاں	افتخار الدولہ مشیر الملک فرزند جاہ محمد شریف	نظامیہ
مفردات مسیحی	حکیم مسیح الدین	نظامیہ
مقالہ نبیذ	روفس	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
نسخہ جات مجربات اساتذہ	حکیم فخر الدین	آصفیہ
بیاض اللہ داد	حکیم اللہ داد	ہمدرد کراچی
بیاض برخوردار	شیخ برخوردار	ہمدرد کراچی
بیاض برکت علی	حکیم برکت علی	ہمدرد کراچی
بیاض جان عالم	حکیم مولوی جان عالم	ہمدرد کراچی
بیاض جمیل	حکیم محمد جمیل خاں	ہمدرد کراچی
بیاض الحسن	حکیم سید منور علی	ہمدرد کراچی
بیاض مہدی	حکیم غلام مہدی	ہمدرد کراچی
بیاض خیر الدین	حکیم خیر الدین	ہمدرد کراچی

بیاض حیدری	حکیم سید حیدر علی شاہ	ہمدرد کراچی
بیاض صادق	حکیم صادق علی خاں	ہمدرد کراچی
بیاض نوری	حکیم نورالدین	ہمدرد کراچی
تقویم الادویہ	حبیتسبن ابراہیم	ہمدرد کراچی
خواص ادویہ	حکیم سید مرزا علی لکھنوی	ہمدرد کراچی
ذخیرۃ الدواء	حکیم محمد علی	ہمدرد کراچی
صیدنہ	ترجمہ ابوبکر علی بن عماں	ہمدرد کراچی
فرہنگ ادویہ	حکیم عبدالفتح	ہمدرد کراچی
قرابادین	حکیم سید حسن علی	ہمدرد کراچی
قرابادین آصفی	حکیم آصف	ہمدرد کراچی
قرابادین جلالی	حکیم جلال بن امن	ہمدرد کراچی
قرابادین شفاء	حکیم محمد رضا طبیب	ہمدرد کراچی
قرابادین صالحی	محمد صالح بن محمد	ہمدرد کراچی
مجرب الشفاء	غلام رسول قادری	ہمدرد کراچی
مجربات ابراہیمی	ابراہیم بن خلیفہ نصر اللہ	ہمدرد کراچی
مجربات اطباء	حکیم محمد ضیاء الحق فاروقی	ہمدرد کراچی
مجربات امیر اللہ	حکیم امیر اللہ بدایونی	ہمدرد کراچی
مجربات محمد تقی	حکیم محمد تقی	ہمدرد کراچی
مجربات رضوی	حکیم محمد صادق	ہمدرد کراچی
مجربات عبدالرؤف	حکیم عبدالرؤف	ہمدرد کراچی
مجربات عمادالدین محمود	حکیم عمادالدین محمود	ہمدرد کراچی
مجربات غلام مصطفیٰ	حکیم غلام مصطفیٰ	ہمدرد کراچی
مجربات قلعہ داری	حکیم محمد عبدالکریم قریشی	ہمدرد کراچی

مجربات کریم بخش	حکیم کریم بخش دہلوی	ہمدرد کراچی
مجربات مجمع الفوائد	حکیم محمد امین	ہمدرد کراچی
مجربات ہلالی	ہلال ہندی	ہمدرد کراچی
مرکبات اسحاقیہ	حکیم محمد اسحٰق	ہمدرد کراچی
مطب حیدری	حکیم حیدر علی	ہمدرد کراچی

عربی مخطوطات:

کتاب	مصنف/مولف	کتب خانہ/ذخیرہ
ابدال الادویہ	محمد بن زکریا رازی 935	ایاصوفیا
اتخاذ ماء الجبن	محمد بن زکریا رازی 935	شہید علی
ابدال العقاقیر المعدنیہ والنباتیہ والحیوانیہ	نامعلوم	فاتح
الادویۃ المنتخبہ فی الادویۃ المجربہ	زین الدین بسطامی	ایاصوفیا
الادویۃ القلبیہ	ابن سینا	فاتح/شہید علی/جراح پاشا
کتاب الادویۃ المفردہ	ابن ابی الاشعث	مغنیسا
رسالہ فی الادویۃ المرکبہ	ارسطوماخوس	احمد ثالث
کتاب الادویۃ المفردہ	عبدالرشید بن صالح باکوی	حاجی بشیر آغا
الادویۃ المفردہ علی ثمان لغات یونانی، عربی، فارسی، لاطینی، ترکی، بربری، ہندی، جرلی	نامعلوم	علی امیری
کتاب فی الادویۃ النباتیہ		نور عثمانیہ
الادویۃ المفردہ المستعملہ وخواصہا وافعالہا	نجیب الدین سمرقندی	ایاصوفیا/جوروم/ولی الدین افندی
ارجوزۃ فی الادویۃ المسمومہ	نامعلوم	لالہ لی

ارجوزة مختصرة فی المجربات الطبیہ	ابن سینا	نور عثمانیہ/ ایاصوفیہ
کتاب اسمای الادویہ بالاسۃ المختلفہ (عربیہ، فارسیہ، سرمانیہ، روبیہ و یونانیہ)	نامعلوم	سلیم آغا
اصول تراکیب الادویہ	نجیب الدین سمرقندی 1222	ایا صوفیا / شہید علی شعبہ عربی جامعہ استانبول/ خدا بخش/ رضا/ ٹڈیکل
اطعمۃ المرض	نجیب الدین سمرقندی 1222	جوروم، شعبہ عربی جامعہ استانبول/ ایاصوفیا/ مغنیسا
کتاب الاغذیہ والاشربہ	نجیب الدین سمرقندی 1222	شعبہ عربی جامعہ استانبول / شہید علی / مغنیسا / خدا بخش/ طبیہ
کتاب الاطعمہ والاشربہ	ابن مندویہ	احمد ثالث/ قسطمونی
اطعمۃ المرض	محمد بن عبداللہ بغدادی التمش التستری 731	ایاصوفیا
کتاب الاغذیہ	محمد بن عبداللہ بغدادی التمش التستری 731	ایاصوفیا
اعتماد الادویۃ المفردہ	ابن الجزار 1001	ایاصوفیا
کتاب الاغذیہ	ابن زہر	احمد ثالث
جمع الفوائد المنتخبہ من الخواص المجربہ	ابن زہر	احمد ثالث
کتاب الاغذیہ والاشربہ و مایتصل بہالالاصحاء	نامعلوم	فاتح
کتاب الاغذیہ وقواھاومنافعھا	اسحٰق بن سلیمان اسرائیلی 1932	فاتح

الاقرابادین	ابوبکر محمد بن زکریا رازی 1935	بغدادلی وھبی
کتاب الاقرابادین	احمد نحوی	مغنیسا
الاقرابادین	اسحاق بن سلیمان اسرائیلی 1932	مغنیسا
کتاب الاقرابادین	محمد بن احمد نحوی شراجی	مغنیسا
اقرابادین	مظفر بن محمد حسینی شفائی 1555	شہید علی/نور عثمانیہ
الاقرابادین	محمد بن عبداللہ بغدادی شمس تستری 731	ایاصوفیا
اقرابادین	خیرالدین عطوفی 1541	بغدادلی وھبی
کتاب الاقراباذین	بدرالدین قلانسی، سمرقندی 1233	مغنیسا
الاقراباذین اختیارات الکندی للادویہ الممتحنہ المجربہ	یعقوب بن اسحاق کندی 870	ایاصوفیا
اقراباذین	نامعلوم	ملّی کتب خانہ
اقراباذین	نامعلوم	نور عثمانیہ
اقراباذین الدکان	نامعلوم	نور عثمانیہ
الاقراباذین دستور البیمارستانات فی الادویۃ المرکبہ	داؤد بن ابی البیان سلیمان بن اسرائیل 1242	یوسف آغا
اقراباذین علی ترتیب العلل	نجیب الدین سمرقندی	نور عثمانیہ/ ایاصوفیا
اقراباذین علی ترتیب العلل	نامعلوم	ایاصوفیا
اقراباذین منتزع من عدۃ اقراباذین ابن التلمیذ 1107		مغنیا
تذکرہ اولی الالباب والجامع للعجب العجاب	داؤد انطاکی 1599	نور عثمانیہ/مغنیا
تذکرہ لبعض الابدال عن بعض الادویہ	نامعلوم	شہید علی

التذکرۃ المامونیہ فی منافع الاغذیہ وخواصھا	حنین بن اسحق 873	حاجی بشیر آغا
تقویم الادویہ	نامعلوم	شہید علی
تقویم الادویۃ المفردہ	ابوحفید ابراہیم 557	نور عثمانیہ
تقویم الادویۃ المفردہ	حویش بن ابراہیم 639	ایاصوفیا
ادویۃ الادویہ	حویش بن ابراہیم 639	ولی الدین افندی
جامع الادویۃ المفردہ	ابن سمجون 1010	احمد ثالث
کتاب جامع الادویۃ المالوفہ علی اصناف ترکیبھا	نامعلوم	نور عثمانیہ
جامع مفردات الادویہ والاغذیہ	ابن بیطار 1248	سلیمیہ، مغنیسا، خدا بخش
جوامع معانی الخمس المقالات الاول من کتاب جالینوس فی الادویۃ المفردہ	حنین بن اسحق	نور عثمانیہ
الجامع لصفات النبات وضروب الانواع المفردات	شریف ادریسی 1166	شعبہ عربی جامعہ استانبول
جوامع الادویۃ المسہلہ	ثابت بن قرہ 901	ایاصوفیا
الحاوی فی الطب	ابومحمد بن زکریا رازی	کوپریلی
حواشی علی الادویۃ المرکبہ من موجز القانون	برہان الدین عبداللہ	
خواص الادویۃ المفردہ	محمد بن لطف اللہ اسامی	ایاصوفیا
کتاب الداء والدواء	ابن قیم جوزیہ 1350	بایزید عمومی
رسالۃ فی اتخاذ الادویہ المفردہ فی ای زمان ومکان	نامعلوم	شہید علی

رسالۃ فی الادویہ	نامعلوم	نورعثمانیہ
رسالہ فی الادویہ المفردہ	نامعلوم	شہیدعلی
رسالۃ فی الادویۃ المسہلہ	نامعلوم	بغدادلی وھبی
رسالۃ فی الادویہ المقویۃ للباہ	نامعلوم	شیدعلی
رسالۃ فی اعمال الادویہ	نامعلوم	احمد ثالث
رسالۃ فی ترتیب الادویۃ المفردہ	نامعلوم	شہیدعلی
رسالۃ فی ترکیب الاشربہ والمعاجین	نامعلوم	شہیدعلی
رسالۃ فی جداول جالینوس فی الادویۃ المفردہ	ثابت بن قرہ	حفید افندی
رسالۃ فی درجۃ الادویہ	نامعلوم	شہیدعلی
رسالۃ المراہم الجراحیہ	نامعلوم	شہیدعلی
رسالۃ فی مقدارلشربۃ من الادویہ	نامعلوم	بغدادلی وھبی
رسالۃ فی منافع حبۃ السوداء	نامعلوم	عاشرافندی
شرح اسماء الادویۃ المفردہ	نامعلوم	شہیدعلی
شرح الطب النبوی	نامعلوم	ملّی کتب خانہ
شرح فی المنافع والفوائدوالادویہ	نامعلوم	کوپریلی
صفۃ الادویہ	نامعلوم	مغنیسا
صفۃ دواء البواسیر	نامعلوم	جوروم
صفۃ عمل دھن الآجروترکیبہ	نامعلوم	بایزیدعمومی
کتاب عمدۃ الاطباء فی معرفۃ الداء والدواء	نامعلوم	احمد ثالث
رسالۃ فی الادویۃ الملوکیہ فی علاج القولنج	ابن جلجل 987	احمد ثالث

رسالۃ فی منافع اللیمون	ابن جلجل 987	احمد ثالث
شرح اسماء العقاقیر	ابن میمون 1203	ایاصوفیا
شفاء المتعال فی ادویۃ السعال	عبدالرشید بن صالح 1403	شہید علی
فصل فی امتحان الادویہ المفردہ والمرکبہ	نامعلوم	شہید علی
کتاب فی ابدال الادویہ المفردہ والاشجار والصموغ	فیثاغورس مترجم حنین بن اسحٰق چھٹی صدی	ایاصوفیا
کتاب فی الاغذیۃ التی یسہل وجدانہا	نامعلوم	نورعثمانیہ
ترکیب الادویۃ بحسب المواضع الآلمۃ	حنین بن اسحٰق	احمد ثالث
کتاب فی التریاق الی فیسون	حنین بن اسحٰق	ایاصوفیا
کتاب فی قوی الادویۃ المفردہ لجالینوس	مترجم حنین بن اسحٰق	احمد ثالث
مختصر الادویۃ المفردہ لجالینوس	نامعلوم	احمد ثالث
مختصر فی تقویم الامراض بالادویہ	نامعلوم	رئیس الکتاب
مختصر فی معرفۃ الادویۃ المفردہ	تاج الدین بلغاری 1218	مغنیسا
المغنی فی الادویۃ المفردہ	ابن بیطار	فاتح/خدابخش، رضا، دیوبند
المغنی فی الادویۃ المفردہ	نظام الدین ہروی	ایاصوفیا
مقالۃ فی ذکر الادویۃ النباتیہ المستدرکہ علی کتاب دیاسقوریدوس	ابن جلجل	نورعثمانیہ
منتخب الجامع فی الادویۃ والاغذیہ	علی بن محمد بن عبداللہ ابزی	حکیم اوغلی
منتخب القرابادینات	مظفر بن محمد شفائی	نورعثمانیہ
میزان الادویہ	محمد امین بن حسن خطیب 1235	شعبہ عربی جامع استانبول
وصف الدواء فی کشف آفات الوباء	زین الدین بسطامی 1454	شہید علی، نورعثمانیہ محمد فہمی

ادویہ	احمد بن یحییٰ الدین بن محمد حسینی	خدابخش
اسماء الادویہ	نامعلوم	مڈیکل
کتاب الاغذیہ ولا اشربہ لجالینوس		آصفیہ
اطعمۃ المرض/اغذیۃ المرض علی ترتیب العلل	نجیب الدین سمرقندی	خدابخش، رضا، ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
اقربادین المارستانی		ٹونک
ترکیب دواء ومعجون		خدابخش
تقویم الادویہ/تقویم الابدان	فخر الدین محمد بن علی نیشاپوری	میڈیکل، آصفیہ، رضا،
کتاب السیامر	1307	ٹونک
تقویم الادویہ	کمال الدین ابوالفضل حبیش نعلیسی 1203	رضا
تقویم الصحۃ فی قوی الاغذیہ ودفع مضارھا	ابن بطلان 1052	خدابخش، سالار، میڈیکل
خواص الادویۃ المفردہ	ابوالصلت امیہ بن عزیز اندلسی 1135	آصفیہ
دفع مضار الاغذیہ	داؤد بن عمر انطاکی 1567	خدابخش
رسالہ جامع الادویہ والاغذیہ		طبیہ
رسالہ حفظ الادویہ		آصفیہ
رسالۃ فی الادویہ علی ترتیب العلل		رضا
رسالۃ فی الادویۃ المرکبہ		رضا
رسالۃ فی اعمار الادویۃ المرکبہ		ٹونک
الرسالۃ فی الاغذیہ		خدابخش

رسالہ فی بیان الاغذیہ المرکبہ		رضا
رسالہ فی بیان طبیعۃ الافیون	نجم الدین ابوالحسن علی بن عثمان قزوینی 1276	رضا
رسالہ فی تخلیط الاغذیہ	ابن سینا	خدابخش
رسالۃ فی التکلیس		خدابخش
رسالۃ فی البادزہر حیوانی	بدرالدین قوصوی 1571	رضا
رسالۃ فی خواص الادویہ		رضا
رسالۃ فی خواص اللیمون	ابوالعشائر ہبۃ اللہ اسرائیلی 1198	رضا
رسالۃ فی السقنقور		رضا
رسالۃ فی السموم		خدابخش
رسالۃ فی علم الادویۃ والمرکبہ واللحوم	محمد بن علی الطبیب	طبیہ
الرسال فی اللبن	علی بن محمد	آزاد
رسالہ فیہ یدفع ضررالاغذیہ	ابن سینا	رضا
رسالہ فی منافع تریاق برشعسا	اوحدالزماں، الوالبرکات ہبۃ اللہ بغدادی 1165	رضا
رسالۃ مجربہ		خدابخش
زبدۃ الطب	اسماعیل جرجانی	خدا بخش/ این. بی. آر آئی لکھنؤ/آصفیہ/ رضا
سرالاسرار فی علم الحشائش والاشجار		رضا
شرح اختصار کتاب القانون	القطب المصری	سالار
شرح القانون	ابواسحٰق ابراہیم بن علی	خدابخش، دیوبند
شرح القانون	قطب الدین محمود شیراری	خدابخش، دیوبند، آصفیہ

شرح القانون	سدید الدین کازرونی	
شرح القانون	حکیم علی جیلانی	آصفیہ، آزاد، صیافت اللہ
شرح القانون	حکیم شفائی خاں	خدابخش، میڈیکل، پھلواری
شرح القانونچہ	عبدالفتاح بن سید اسماعیل حسینی	خدابخش، آصفیہ
شرح القانونچہ	حسین بن ولی شفاءی	رضا
شرح القانونچہ	حسین بن محمد علی استرآبادی	رضا
شرح القانونچہ	عمادالدین محمد شیرازی	رضا، آزاد
شرح الموجز	حبیب اللہ	آصفیہ
شرح الموجز	غلام محمد بن حکیم صادق علی خان	خدابخش
شرح الموجز	سدید الدین کازرونی	آزاد، آصفیہ، ندوہ
قرابادین ایضاح محجۃ العلاج	ابوالحسن طاہر بن ابراہیم محمد شنجری	خدابخش، رضا، آصفیہ
قرابادین شاہی		آصفیہ
قرابادین علوی خاں	حکیم علوی خاں	خدابخش
قرابادین المارستانی	ابن التلمیذ	رضا
قرابادین مخزن الجواہر	حکیم سید حسن علوی	طبیہ
کتاب الاغذیہ	حنین بن اسحٰق	خدابخش
کتاب الاقربادین المستعملات	صالح افندی	رضا
کتاب الجد اول فی الادویۃ المفردہ		آزاد
کتاب الحشائش	دیسقوریدوس ترجمہ حنین بن اسحٰق	خدابخش، طبیہ دہلی
کتاب الخواص		رضا
کتاب مجربات الخواص	ابن زہر 1131	رضا، طبیہ
کتاب الفواکہ وغیرھا		خدابخش

کتاب فی معرفۃ مومیائی	ابوبکر محمد بن زکریا رازی	آصفیہ
کتاب المأۃ	ابوسہل مسیحی	خدابخش، طبیہ، آصفیہ، رضا، ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
کتاب المنصوری الکناش المنصوری	زکریا رازی	
کتاب المغنی	ابوالحسن سعید بن ھبۃ اللہ	خدابخش
کتاب النبات		آصفیہ
الکناش السامری	موفق الدین سامری 1282	رضا
الکناش الطبری	احمد بن محمد طبری	طبیہ
مجربات	علی بن ربن طبری	ظل الرحمٰن لائبریری، ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ
مجربات الخواص	ابن زھر	
مجموعہ منتخب الادویہ	جعفر بن سید محمد مرتضیٰ	خدابخش
مختصر فی الادویہ والاغذیہ		رضا
المرکبات الشاھیہ	عماد الدین محمود شیرازی 1000	رضا
مطب اطباء		طبیہ
المعتمد فی الادویہ المفردہ		آصفیہ
معرفۃ قوۃ اللبن	حنین بن اسحٰق	آصفیہ
مفتاح الادویہ مقیاس الاشربہ	علی اصغر بن محمد باقر اصفہانی	خدابخش
مفردات الادویہ	حکیم خادم حسین	آزاد
مفردات الادویہ والاغذیہ		آزاد
مفردات الادویہ	نجیب الدین سمرقندی	رضا
المفردات من الاغذیہ	نجیب الدین سمرقندی	رضا

مقالۃ فی السواک والسنون	ابن ماسویہ 840	آزاد
منتخب الادویہ	محمد جعفر بن سید محمد جونفوری	آصفیہ
کتاب المنصوری	محمد بن زکریا رازی	خدابخش، رضا، آصفیہ، آزاد، این. بی. آر. آئی لکھنؤ
المنظومہ فی الماکولات	شعبان سلیم	خدابخش
نسخہ برشعسا		خدابخش
رسالہ اغذیہ	محمد بن زکریا رازی	خدابخش
رسالہ بدل الادویہ	مجد الطبیب بن سعید قیسی	سالار
عمل الادویہ المرکبہ واصطلاح المفردہ		آصفیہ

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں

1 ہندوستان کے کتاب خانوں میں مخطوطات طب (فارسی وعربی) طب اسلامی برصغیر میں، ص 1-76

2 پاکستان کے کتاب خانوں میں غیر مطبوعہ طبی مخطوطات، احمد منزوی طب اسلامی برصغیر میں، ص 80-88

3 مخطوطات کتب خانہ ہمدرد جلد اول طبی علوم ہمدرد فاؤنڈیشن پریس، کراچی ص 49-72

4 فہرست مخطوطات الطب اسلامی، فی مکتبات ترکیا، دکتور احسان اوغلی

فہرست کتب علم الادویہ

یہ فہرست ادویہ مفردہ اور مرکبہ پر لکھی گئی تصانیف پر مشتمل ہے ان کے مصنفین کے بارے میں تفصیلی معلومات دستیاب نہیں ہوسکی۔ اس امید سے یہ فہرست پیش کی جارہی ہے کہ مستقبل کے مؤرخ کو اس سے کچھ مدد مل جائے گی۔

نام کتاب	نام مصنف	عہد	کہاں دستیاب ہے
قرابادین جلالی	حکیم جلال الدین امروہی	نواب ڈونڈے خاں	آصفیہ حیدرآباد
مخزن اسرار اطباء			
معدن تجربات	حکیم محمد مہدی	وفات 1758	آصفیہ حیدرآباد
دوانامہ	محمد عبداللہ سیاح	وفات 1747	نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد
تجربات غیاث شاہی	سعداللہ زنجانی	غیاث الدین بلخی	آصفیہ حیدرآباد
قرابادین کافی	حکیم عبدالکریم خاقان محمد	انیسویں صدی	1808 میں طبع ہوئی
قرابادین سلامی	حکیم عبدالسلام برہان پوری	انیسویں صدی	
التریاق	حکیم عبدالعزیز ملتانی	انیسویں صدی	
الزمرد الاخضر	حکیم عبدالعزیز ملتانی	انیسویں صدی	

العتبر الاشہب	حکیم عبدالعزیز ملتانی	انیسویں صدی	
معجون الجواہر	حکیم عبدالعزیز ملتانی	انیسویں صدی	
القوائد الجنسیہ فی المفردات	حکیم عبدالعلی امروہی	وفات 1855	
مرکبات ہندیہ	حکیم عبدالقاسم رضوی	انیسویں صدی	
قرابادین سلطانی	احمد اختر	انیسویں صدی	1892 میں طبع ہوئی
تجربات شفاء	حکیم احمد ملتانی	انیسویں صدی	
سراج الطب	اشرف علی	انیسویں صدی	آصفیہ سالار جنگ
قرابادین بقائی	حکیم بقاءاللہ	انیسویں صدی	مطبوعہ
تحقیقات نادرہ فی ادویہ ہندیہ	حکیم بشیر احمد امروہی	انیسویں صدی	مطبوعہ
جامع المفردات	حکیم بندہ حسین	انیسویں صدی	
مجرّبات بوعلی خان	حکیم بوعلی خان	انیسویں صدی	مطبوعہ 1804
تعلیقات قانون شیخ	حکیم بدرالدین سہسوانی	وفات 1844	
مفردات احسانی	حکیم احسان علی فاروقی	وفات 1877	مطبوعہ
مرکبات احسانی	حکیم احسان علی فاروقی	وفات 1877	مطبوعہ
مفردات باہیہ	حکیم فریدالدین عرف حکیم کلّو مرادآبادی	انیسویں صدی	مطبوعہ 1816
مخزن المفردات	حکیم فضل اللہ لکھنوی	انیسویں صدی	
ترکیب القوانین	حکیم فتح الدین گوپاموی	انیسویں صدی	
علاج الغرباء	حکیم غلام امام	انیسویں صدی	مطبوعہ 1864
خواص الادویہ	حکیم غیاث	وفات 1845	
تجربات غیاثیہ	حکیم غیاث	وفات 1845	
تجربات	حکیم غلام مصطفیٰ بہاری	انیسویں صدی	

کنزالمسہلین	حکیم امام الدین	اٹھارھویں صدی	مطبوعہ 1897
مطب حکیم امام الدین	حکیم امام الدین دہلوی	اٹھارھویں صدی	
تجربات جمالی	حکیم جمال الدین مدراسی	اٹھارھویں صدی	
عجائب الاطبادر شناخت تریاق	حکیم کاشف الدین	اٹھارھویں صدی	
تجربات حیدری	خواجہ حیدر حسین	اٹھارھویں صدی	
کحل الابصار	پنڈت لعل چند		
احکام الاغذیہ	حکیم محمد علی بخش خاں	انیسویں صدی	مطبوعہ 1874
خواص الادویہ	حکیم محمد افضل لکھنوی	انیسویں صدی	
قرابادین ممتازی	حکیم محمد عارف پٹنوی	اٹھارھویں صدی	آصفیہ حیدرآباد
تجربات اکملی	حکیم محمد اصغر		مطبوعہ لکھنو
القرابادین	حکیم محمد اسلم نصیرآبادی	وفات 1859	
ھدایۃ الغوی الی المنھل الروی فی الطب النبوی	حکیم شیخ محمد غوث مدراسی	وفات 1827	سالار جنگ حیدرآباد
خواص الحیوانات	حکیم شیخ محمد غوث مدراسی	وفات 1827	سالار جنگ حیدرآباد
کنزالاسرار	حکیم محمد ہادی حسین	انیسویں صدی	مطبوعہ 1871 کانپور
مصباح الادویہ	حکیم محمد مصباح	انیسویں صدی	
مفردات ناصر علی	حکیم محمد ناصر علی	انیسویں صدی	مطبوعہ 1880 لکھنو
فرہنگ ناصریہ (لغت ادویہ)	حکیم محمد ناصر	انیسویں صدی	مطبوعہ
انتخاب کتاب مخزن	حکیم محمد سراج الدین	انیسویں صدی	مولفہ 1862 آصفیہ حیدرآباد

جامع الادویہ	حکیم محمد سراج الدین	انیسویں صدی	مولفہ 1862 آصفیہ حیدر آباد
مفردات ہندی	حکیم شریف الدین	انیسویں صدی	مولفہ 1806 آصفیہ حیدر آباد
ترکیب الادویہ	حکیم مہدی حسن	انیسویں صدی	سالار جنگ حیدر آباد
فوائد محمودیہ	حکیم محمد علی	انیسویں صدی	آصفیہ حیدر آباد
جامع المفردات	حکیم منعم خاں	انیسویں صدی	
طب رضا	حکیم محمد رضا اکبر آبادی	انیسویں صدی	
منتخب الادویہ	حکیم قمر الدین حسینی حیدر آبادی	انیسویں صدی	
الطب النبوی	مولانا قطب الدین دہلوی	انیسویں صدی	نظامیہ حیدر آباد
بضاعۃ الاطباء	حکیم رحیم علی سکندر پوری	وفات 1811	
بضائع النوادر	حکیم رحیم علی سکندر پوری		
بضع التجارت	حکیم رحیم علی سکندر پوری		
منتخب الادویہ	حکیم صادق حسین منے خاں	انیسویں صدی	مطبوعہ 1853
شرح قانونچہ	حکیم سید عبد الفتاح لاہوری	انیسویں صدی	
احکام التغذیہ	حکیم سید آصف علی	انیسویں صدی	مطبوعہ
زبدۃ المفردات	حکیم سید علی حسن	انیسویں صدی	
مجربات مینائی	حکیم سید ہدایت حسین	انیسویں صدی	مطبوعہ 1868
طب اعظم	حکیم سید محمد	انیسویں صدی	نظامیہ حیدر آباد
مفردات ہندیہ	حکیم شرف الدین سہواری	وفات 1809	آصفیہ حیدر آباد
احکام المسہلات	حکیم شمس الدین	انیسویں صدی	مطبوعہ لکھنؤ 1875
شرح قانونچہ	حکیم شیخ احمد قنوجی	انیسویں صدی	

میزان الادویہ	حکیم تابع محمد لکھنوی	انیسویں صدی	
یاقوتی	حکیم وکیل احمد سکندر پوری	انیسویں صدی	مطبوعہ
ازالۃ الحزن عن اکسیر البدن	حکیم وکیل احمد سکندر پوری	انیسویں صدی	
رسالہ قانونچہ	حکیم عبدالاحد	بیسویں صدی	مطبوعہ 1928
بیاض حامد	ڈاکٹر عبدالحمید	بیسویں صدی	
شاہی بیاض	حکیم عبدالرحیم	بیسویں صدی	
ارنڈ کے اعجاز	حکیم عبدالمجید عتیقی	بیسویں صدی	مطبوعہ 1934
جامع العقاقیر	حکیم عبدالمجید عتیقی	بیسویں صدی	
رسالہ شنگرف	حکیم عبدالمجید عتیقی	بیسویں صدی	
جڑی بوٹیوں کے خواص	حکیم عبدالعزیز کامل	بیسویں صدی	مطبوعہ لاہور
مقوی غذائیں	حکیم عبدالصمد	بیسویں صدی	
مفردات عزیزی	حکیم عبدالحلیم	بیسویں صدی	
قرابادین مجددی	حکیم عبدالرسول	بیسویں صدی	مطبوعہ لاہور 1940
ذخیرۃ الاطباء	حکیم عبدالسلام	بیسویں صدی	مطبوعہ لاہور 1914
ذخیرہ جواہر	حکیم عبدالستار	بیسویں صدی	
عطیۃ المجربات	عبدالستار لطفی	بیسویں صدی	
قرابادین لطفی	عبدالستار لطفی	بیسویں صدی	
کتاب التکلیس (کشتہ سازی)	عبدالواحد ناظم	بیسویں صدی	مطبوعہ دہلی 1922
مجرب چٹکلے	حکیم عبدالواحد	بیسویں صدی	مطبوعہ دہلی 1925
مسعود الادویہ معروف بہ چشمہ فیض عام	حکیم ابوالفیض	بیسویں صدی	مطبوعہ حیدرآباد 1939
اوزان الادویہ	حکم علم الدین	بیسویں صدی	مطبوعہ لاہور 1920

رسالہ مدبرات وتشویہ			
تریاق	حکیم امبا پرشاد	بیسویں صدی	
تریاق السموم	حکیم عاشق حسین	بیسویں صدی	
دستور تجارب العین	حکیم اصغر حسین	انیسویں صدی	مطبوعہ لکھنؤ 1888
خیر التجارب	حکیم بدر السلام فاروقی	بیسویں صدی	مطبوعہ لاہور 1935
مجموعہ مجرّبات	حکیم سی فانا	بیسویں صدی	مطبوعہ لاہور
مجرّبات حکمت	حکیم بشیر الدین میرٹھی	بیسویں صدی	مطبوعہ میرٹھ 1939
لباب المجر بات	حکیم دلبر حسین	بیسویں صدی	
گنجینہ مجربات	حکیم دلبر حسین	بیسویں صدی	
صدری مجرّبات	حکیم دیوان سنگ	بیسویں صدی	
طب احسانی	حکیم احسان علی	انیسویں صدی	مولفہ 1898 لاہور
معمولات شیرانی	حکیم غلام حسن خان	بیسویں صدی	مولفہ 1942
رہنمائے عقاقیر	حکیم غلام محی الدین چغتائی	بیسویں صدی	مطبوعہ لاہور 1940
طب نبوی	حکیم اکرام الدین	بیسویں صدی	مطبوعہ لکھنؤ 1891
پاکٹ فارماکوپیا	حکیم حافظ محمد نعیم الدین	بیسویں صدی	
مجرّبات محمدی	حکیم محمد یوسف	بیسویں صدی	مولفہ 1929
غذائیات	حکیم حافظ محمد سعید	بیسویں صدی	مطبوعہ دہلی 1941
تعلیم المرکبات	حاذق جنگ بہادر	بیسویں صدی	مطبوعہ حیدرآباد 1902
روح الادویہ	حسین مکی	بیسویں صدی	
خزینۃ الاطباء	حکیم علم الدین	بیسویں صدی	مولفہ پنجاب 1932
شرح قانون بوعلی سینا	حکیم جعفر علی یار	بیسویں صدی	لکھنؤ
مجربات سیوطی	جلال الدین سیوطی		
طب کریمی	حکیم کریم بخش	بیسویں صدی	مولفہ 1908

اسرار حاذقین	حکیم قادری بخش	بیسویں صدی	
مجرّبات طب	حکیم خورشید حسن	بیسویں صدی	مطبوعہ لکھنؤ 1911
مجربات طب قدیم وجدید	حکیم پچھمن پرساد	بیسویں صدی	مولفہ 1948
یونانی فارما کوپیا جلد اول، دوم، سوم	لفٹنٹ کرنل ای۔جی۔او۔ میرا	بیسویں صدی	لاہور 1936
زمرّد اخضر یاقوت احمر	حکیم منور علی خاں	بیسویں صدی	
معیار الادویہ	حکیم منصور علی خاں	بیسویں صدی	حیدرآباد 1911
بیاض ماحر	حکیم محمد علی خاں	بیسویں صدی	
مجربات مان سنگھ	حکیم مان سنگھ	بیسویں صدی	
طب نادر مع قرابادین	حکیم میر نادر علی	بیسویں صدی	
تجربات عامل	مرزا محمد علی شاہ جہاں بادی	بیسویں صدی	
تجربات بالمجربات ہمدرد وصحت لاہور	حکیم امام الدین	بیسویں صدی	مطبوعہ 1926
مجرّبات کمال	حکیم مرزا کمال الدین	بیسویں صدی	مولفہ 1906
مجربات مہدی	حکیم مرزا محمد مہدی	بیسویں صدی	مولفہ 1905
جامع المفردات	حکیم مرزا محمد ذکی	بیسویں صدی	
تاثیرات خرمہرہ	حکیم محمد عبدالماجد	بیسویں صدی	
قرابادین جلالی	حکیم جلال الدین امروہی	انیسویں صدی	مولفہ لکھنؤ 1884
تریاق کبیر	حکیم مہدی حسن	انیسویں صدی	مولفہ 1893
خلاصہ مخزن الادویہ	حکیم محمد حسن میرٹھی	انیسویں صدی	مولفہ 1884
مجرّبات فاروقی	حکیم متیسی	انیسویں صدی	مولفہ 1888
ہمارا مطب مع مطب سلیمی	حکیم محمد افضل	انیسویں صدی	

ہندوستانی فارماکوپیا	حکیم محمد انوار الحق	انیسویں صدی	لاہور 1936
پھلوں سے علاج	حکیم ابراہیم ایڈیٹر العلاج	انیسویں صدی	
بال فارماکوپیا	حکیم محمد عظیم اللہ	بیسویں صدی	
فیملی فارماکوپیا	حکیم محمد عظیم اللہ		
مجرّبات طبّی	حکیم محمد عزیز	بیسویں صدی	مولفہ 1932
نسخجات باقری	حکیم محمد باقر	انیسویں صدی	مولفہ 1896
مجرّبات باقی	حکیم محمد باقر	انیسویں صدی	
حلق مجربات	حکیم محمد ابراہیم	انیسویں صدی	مولفہ 1941
کشتہ جات	حکیم محبوب عالم	انیسویں صدی	لاہور
مجربات حفظ صحت			
خلاصہ مخزن الادویہ			
بازاری ادویہ			
جڑی بوٹی			
کفر المسہلین	حکیم امام الدین	بیسویں صدی	
86 صفحات			
مجرّبات، 168 صفحات	حکیم محمد میر حسن	بیسویں صدی	مولفہ 1939
کتاب المفردات	حکیم محمد مظہر الدین اجملی	بیسویں صدی	
(بستان الادویہ)			
تریاق صغیر	حکیم محمد مہدی	بیسویں صدی	
تریاق کبیر			
رہنمائے عطاری	حکیم مظہر حسین اظہری	بیسویں صدی	مولفہ 1914
قرابادین نجم	حکیم محمد نجم الغنی	بیسویں صدی	مولفہ 1936
798 صفحات			

شفاء رحمت المفردات	حکیم محمد رحمت اللہ		
160 صفحات			
مجربات ولی اللہ	حکیم ولی اللہ	بیسویں صدی	
72 صفحات			
مجربات اکبری	حکیم واحد موہانی	بیسویں صدی	
فہرست مطب وزیری	حکیم محمد وزیر علی	بیسویں صدی	حیدرآباد
424 صفحات			
مجربات سلطانی	حکیم محمد یار	بیسویں صدی	لاہور
ج1 ج2 ج3			
ریاض یعقوبی	حکیم یعقوب نوتنوی	بیسویں صدی	مولفہ 1929
256 صفحات			کراچی
زاد زہر، 98 صفحات	حکیم محمد ظفر الدین	بیسویں صدی	مولفہ 1940 حیدرآباد
بیاض کشتہ، 192 صفحات	حکیم محمد زکی قریشی	بیسویں صدی	
خواص اشیاء، 24 صفحات	حکیم مجاہد الدین مدراسی	بیسویں صدی	مدراس
میزان الادویہ	حکیم نورالدین شیرازی	بیسویں صدی	
جواہر ادویہ، 64 صفحات	حکیم نورالدین	بیسویں صدی	
مجربات حکماء ہند	پنڈت ٹھاکر دت	بیسویں صدی	مولفہ 1904 لاہور
96 صفحات			
کشتہ جات کی پہلی	پنڈت کشن کمار شرما	بیسویں صدی	
کتاب، 64 صفحات			
رہبر مجربات	حکیم رام سروپ	بیسویں صدی	امبالہ
جڑی بوٹی	حکیم پیارے لال	بیسویں صدی	مولفہ 1904
رموز حکمت	حکیم رجب علی	انیسویں صدی	مولفہ 1884 لکھنؤ

جڑی بوٹی حصہ اول ودوم	حکیم سکھارام		لاہور
774 صفحات			
رسالہ غذا، 64 صفحات	حکیم سید غلام حسین		آگرہ
ضیاء الحکمت	حکیم سید نور علی شاہ		مولفہ 1942
بیاض نوری 70 صفحات			
شہد	حکیم سید واجد حسین	بیسویں صدی	آگرہ
مجربات طب وسکندری	حکیم شیخ لیاقت حسین	بیسویں صدی	مولفہ 1902
رسالہ کافی وکوکا	حکیم سید غلام حسین	بیسویں صدی	مولفہ 1900
رسالہ ادویہ باہیہ	حکیم سید احمد حسین	بیسویں صدی	مولفہ 1904
دیسی فارماکوپیا	حکیم سید محمد اکبر علی	بیسویں صدی	مولفہ 1937
160/صفحات			پنجاب
تریاق اختری	حکیم سید محمد حسین	بیسویں صدی	
62 صفحات			
تریاق اکبر	حکیم سید رمضان علی	انیسویں صدی	مولفہ 1890 لکھنؤ
84 صفحات			
افضل الافادات	حکیم سید فضل اللہ	انیسویں صدی	مولفہ 1888 لکھنؤ
افادات مسیح الملک	حکیم نظیر احمد	انیسویں صدی	مولفہ 1932 دہلی
قرابادین کبیر	حکیم محمد حسین	انیسویں صدی	لکھنؤ
مجربات سدیدی	حکیم سید عابد حسین	انیسویں صدی	مولفہ 1895 لکھنؤ
مجربات حکیم اجمل خاں	حکیم سید اکبر علی	بیسویں صدی	مولفہ 1932 لکھنؤ
94 صفحات			
مجربات اور آسان کشتہ	حکیم سید علی اکبر صادق	بیسویں صدی	مولفہ 1935
جات 176 صفحات			

افضل الادویہ	حکیم طالع محمد	بیسویں صدی	
قرابادین ذکائی	ذکاء اللہ	بیسویں صدی	لکھنؤ
قرابادین کبیر رحمانی	حکیم عبدالرحمٰن	انیسویں صدی	
قرابادین صغیر رحمانی			
مجربات احمدی	حکیم احمد الدین		
خواص الادویہ	حکیم اسرار الحق امروہی		
کشتہ جات ہزاری	چودھری ہزار خاں لاہوری		
مفردات ہندی	حکیم محمد شرف الدین	انیسویں صدی	
مفردات ہندی	حکیم ڈی سلو	انیسویں صدی	
معالجات نبوی معروف بہ مجربات امامی	حکیم غلام امام	انیسویں صدی	
قراضۂ عیسوی	حکیم میر عیسیٰ	انیسویں صدی	
جامع الاشیاء	حکیم باقر حسین	انیسویں صدی	
طب سعیدی	حکیم احمد خاں فاخر	انیسویں صدی	
رسالہ مفردات	حکیم احمد خاں فاخر	انیسویں صدی	
ایمائے ظفری	حکیم محمد صالح	انیسویں صدی	
مفردات بکرمی	حکیم محمد چراغ الدین لاہوری	انیسویں صدی	
انیس الاطباء	حکیم محمد صادق علی خاں	انیسویں صدی	
جامع المفردات	حکیم بندہ حسن	انیسویں صدی	
مجربات ناصری	حکیم ناصر علی	انیسویں صدی	
جواہر الادویہ	حکیم محمد ابراہیم خاں	انیسویں صدی	
میزان الادویہ	حکیم تاج محمد	انیسویں صدی	
قرابادین فرنگی	حکیم ڈی سلو	انیسویں صدی	

قرابادین ہندی	حکیم غلام اکبر آبادی	انیسویں صدی
قرابادین اعظم	حکیم غلام اکبر آبادی	انیسویں صدی
دستور العلاج یعنی مطب حکیم یعقوب صاحب	حکیم اکرام رضا خاں	
نسخہ مسیحی لاجواب	حکیم سید احمد علی غازی پوری	
یاقوتی	حکیم وکیل احمد سکندر پوری	
مجربات رضائی	حکیم سید رضا حسین جعفری	
بیاض نسخہ جات		
مطب حکیم باقر علی		
مجموعہ نسخہ جات	رام سروپ	
دستورات مطب	حکیم محمد ہاشم علی خاں	
قرابادین سلطانی	حکیم مرزا محمد اختر	
مفردات و مرکبات کا فارسی ذخیرہ		
مفردات ہندی	مولفہ محمد شرف الدین	
مفردات ہندی	حکیم جزی دی سلوا	
مفردات ہندی	حکیم جزی ڈی ڈی سلوا	
معالجات النبوی معروف بہ مجربات امامی	حکیم غلام امام	
تذکرۃ الہند معروف بہ یادگار رضائی	حکیم رضا علی خاں	
جامع الاشیاء	حکیم باقر حسین	
طب سعیدی	حکیم احمد خاں فاخر	

رسالہ مفردات	حکیم احمد خاں فاخر
ایمائے ظفری	حکیم محمد صالح
مفردات بکری	محمد چراغ الدین لاہوری
انیس الاطباء	حکیم سید محمد صادق علی خاں
جامع المفردات مع تکملہ	حکیم بندہ حسین
ناصر المعالجین	حکیم ناصر علی
مجربات ناصری مع تکملہ	حکیم ناصر علی
محیط اعظم	حکیم محمد اعظم خاں رام پوری
جواہر الادویہ	حکیم محمد ابراہیم خاں
میزان الادویہ	حکیم تاج محمد
قرابادین جلالی	حکیم جلال الدین امروہی
قرابادین فرنگی	حکیم جزی ڈی سلوا
احسن القرابادین	حکیم احسن اللہ خاں
قرابادین ہندی	حکیم غلام اکبرابادی
قرابادین اعظم	
دستور العلاج یعنی مطب	حکیم اکرام رضا خاں
حکیم یعقوب صاحب	
نسخہ مسیحی لاجواب	سید احمد علی غازی پوری
یاقوتی	حکیم وکیل احمد سکندر پوری
مجربات رضائی	حکیم سید رضا حسین جعفری
بیاض نسخہ جات	
مطب حکیم باقر علی	
مجموعہ نسخہ جات	رام سروپ

دستورات مطب حکیم محمد ہاشم علی خاں
قرابادین سلطانی حکیم مرزا احمد اختر
مفردات و مرکبات کا
اردو ذخیرہ
بستان المفردات حکیم عبدالحکیم ندوی
مفردات رزاقی حسیب الدین سوزان
تالیف احسانی حکیم احسان علی خان
افضل الافادات فی حکیم سید محمد فضل اللہ
تفریق المفردات
توضیح الادویہ حکیم محمد حسن میرٹھی
خلاصہ مخزن الادویہ حکیم محمد حسن میرٹھی
تحقیقات نادرہ مفردات حکیم بشیر احمد گوپاموی
ہندی
مخزن مفردات و مرکبات غلام نبی
قرابادین کوکبی و مرکبات نواب دوست محمد خاں کوکب
شوکتی
قرابادین لطفی حکیم عبدالستار دہلوی
قرابادین احسانی حکیم احسان علی خاں
مرکبات احسانی حکیم احسان علی خاں
قرابادین احمدیہ حکیم احمد علی خاں
قرابادین احمدیہ حصہ دوم حکیم احمد علی خاں
قرابادین ویدک حکیم مرزا احمد اختر دہلوی
ترجمہ قرابادین شفائی مظفر بن محمد الحسینی شفائی

مجربات حکیم حسام الدین خاں	حکیم مرزا احمد اختر
ترجمہ تحفہ محمد شاہی	حکیم مرزا احمد اختر
تریاق اعظم	حکیم عبدالحئی لکھنوی
تریاق اعظم	حکیم محمد اعظم شاہ جہاں پوری
گلدستہ مجربات	حکیم الہی بخش
مجربات اکبری	حکیم واحد علی موہانی
مجربات بوعلی سینا معروف تحفۃ العاشقین	حکیم محمد عبداللہ خان
کتاب اغذیۃ الامراض	
خواص فواکہات	حکیم علی اشرف خاں
فواکہ شاہی	حکیم میر شاہ مرزا خان المسوی الصغری
مرغوب القلوب	حکیم عبدالغفور
صحت جسمانی	عبدالشکور
مخزن منفعت	حکیم منشی مہتاب رائے
رسالہ غذا	سید غلام حسین
راحت العاشقین	حکیم ابوعلی خاں
رسالہ برص	حکیم سید محمد مہدی
رسالہ خضاب	حکیم سید محمد مہدی
مفردات باہیہ	حکیم فرید الدین مراد آبادی
تحفۃ الاحباب فی لطف الشباب	حکیم محمد صدر الدین خاں

تریاق استمناء	حکیم امام الدین
تحفہ جہاں معروف بہ کیمیائے عشرت	حکیم حاجی قاضی سید کرم حسین
اکسیر باہ حصہ دوم	حکیم سید نظیر احمد خاں
دافع امراض عضو تناسل	حکیم سید فضل حسین
تریاق اکبر	حکیم سید رمضان علی
مجربات بشیر	حکیم بشیر احمد
تریاق کبیر	حکیم مرزا محمد مہدی
حاوی المفردات جامع المصطلحات	حکیم سید ھادی حسین
میزان الادویہ	حکیم عبدالعزیز
فرہنگ مفردات سعیدی	حکیم احمد خان فاخر
فرہنگ ادویہ	
فرہنگ نصیریہ بہ معروف	حکیم محمد نصیر
حل مخزن الادویہ	
التحفۃ الجامدہ فی الضاعۃ الاکلیسیہ	حکیم اجمل خاں
رسالہ کشتہ جات	حکیم محمد شفیع
ذخیرہ جواہر	حکیم عبدالستار دہلوی
مجربات شاکری	لالہ گردھر لال
محی الحوسین	حکیم غلام محی الدین
تحقیق الاوزان	حکیم عبداللہ بن محمد اشرف صدیقی
میزان الاوزان	حکیم علی حسین خان بن حکیم محمد خاں

الفوائد القطبیہ فی تحقیق	ظہیرالدین احمد معروف بہ محمد	
الاوزان الطبیہ	اشرف علی	
مثنوی بدیع باغ رزاق	راجہ گردھاری پرشاد باقی	
طبی خالق باری	حکیم محمد حسن ناطق اور حکیم	
	سید کرم حسین ناطق	
رسالہ زبدۃ المفردات	حکیم سید علی حسین ملیح	
خواص ادویہ	حکیم یوسف	
بستان المفردات	حکیم عبدالحلیم	
منہاج الصیدلہ	حکیم محمد رفیق الدین	2001
366 صفحات		
کتاب المرکبات	حکیم و ڈاکٹر غلامی جیلانی	باراول 1995
معروف مخزن المرکبات		
491 صفحات		
کتاب المرکبات	ڈاکٹر محمد نفیس خان قاسمی	2011
600 صفحات		
یونانی ادویہ مفردہ	حکیم سید صفی الدین علی	پہلا ایڈیشن 1979
365 صفحات		
یونانی ادویہ مرکبہ	حکیم سید محمد حسان نگرامی	پہلا ایڈیشن
یونانی میٹیریا میڈیکا	حکیم سید محمد حسان نگرامی	دوسرا ایڈیشن 1987
کتاب المفردات	ڈاکٹر اقبال احمد قاسمی	اشاعت اول
		2001
244 صفحات		
توضیح المرکبات	ڈاکٹر ارشد علی	دوسرا ایڈیشن
		2002
332 صفحات		

کنزالادویہ مفردہ حکیم محمد رفیق الدین 1995
692 صفحات

رہنمائے علم الادویہ ڈاکٹر حفظ الکبیر
134 صفحات

حافظ صحت ودافع سم حکیم محمد سعدی احسن قادری 2006
ادویہ مفردہ، 71 صفحات

قوانین ادویہ حکیم ایوب علی قاسمی
208 صفحات

منافع المفردات ڈاکٹر محمد یوسف انصاری 2012
504 صفحات

مخزن المفردات خواص حکیم محمد کبیر الدین
الادویہ 658 صفحات

تاج المفردات ڈاکٹر حکیم نصیر احمد طارق باراول 2004
وخواص الادویہ
800 صفحات

جامع الادویہ ڈاکٹر عبدالباری 2003
144 صفحات

کلیات ادویہ علمی حکیم ابوالغزالی ہشمی
128 صفحات

کلونجی کے کرشمات حکیم محمد طارق محمود چغتائی 2000
تحقیقات وتدوین
180 صفحات

کتاب التکلیس معروف حکیم محمد کبیر الدین
بہ علم کشتہ جات
220 صفحات
گھریلو ادویہ حکیم ابو الجمالی خالد جاوید شمسی 1993
206 صفحات
توضیحات کلیات ادویہ ڈاکٹر عبد اللطیف پہلا ایڈیشن 2002
صناعۃ التکلیس حکیم عبد الحفیظ 2005
کشتہ جات کا مجموعہ
248 صفحات
اصول نسخہ نویسی و مطب ڈاکٹر آفتاب احمد 1988
کتاب المرکبات حکیم سید ظل الرحمٰن اشاعت سوم
212 صفحات 2010
رسالہ آطریلال عماد الدین ترجمہ حکیم سید ظل الرحمٰن 1993
محمود شیرازی
بیاض کبیر حصہ اول حکیم محمد کبیر الدین 2010
232 صفحات
بیاض کبیر حصہ دوم حکیم محمد کبیر الدین 2010
394 صفحات
بیاض کبیر حصہ سوم حکیم محمد کبیر الدین 2010
146 صفحات
قرابادین اعظم مترجم مولوی عظمت علی حسرت
618 صفحات

علم الصیدلہ	حکیم محمد کبیر الدین	2010
146 صفحات		
قرابادین قادری	حکیم محمد اکبر ارزانی	1998
(اردو ترجمہ)		
547 صفحات		

علم الادویہ کے موضوع پر انگریزی زبان میں مطبوعہ کتابیں:

علم الصیدلہ دی یونانی	ڈاکٹر محمد خلیل اللہ	پہلا ایڈیشن 2009
فارمیسی 133 صفحات	ڈاکٹر اطہر معین راشدہ	
فزی کو کیمیکل اسٹینڈرڈ	سی بی آر یو ایم نئی دہلی	
آئی زےشن آف یونانی		
فارمولےشن حصہ اول		
دوم وسوم		
اسٹینڈرڈ آئی زےشن	سی بی آر یو ایم نئی دہلی	
آف سنگل ڈرگس		
آف یونانی		
میڈیسن		
حصہ 1و 2، 3		
کیمسٹری آف میڈیسنل	سی بی آر یو ایم نئی دہلی	1993
پلانٹس ج1، 254 صفحات		
اسٹینڈرڈ آئی زےشن	ڈاکٹر تاج الدین	1994
آف ہربل ڈرگس	ڈاکٹر محمد محی الحق صدیقی	
183 صفحات		

فارما کاگ نوسی، فائی ٹو کیمسٹری، فارما کالوجی اینڈ کلینکل اسٹڈیز آف یونانی میڈیسنل پلانٹس	ڈاکٹر ایس.ایچ.آفاق ڈاکٹر محمد محی الحق صدیقی	1984
نیشنل فارمولری آف یونانی میڈیسن حصہ اوّل تا حصہ 6	محکمہ آیوش وزارت صحت نئی دہلی	1993
نیشنل فارمولری آف یونانی میڈیسن حصہ اول و دوم	محکمہ آیوش وزارت صحت نئی دہلی	
فارماکولوجی اینڈ کلینکل اسٹڈیز آف یونانی میڈی سنل پلانٹس اصل السوس، اڑوسہ، 122 صفحات	ڈاکٹر تاج الدین ڈاکٹر محمد محی الحق صدیقی	1997
میڈیسنل پلانٹس آف گوالیار فارسٹ ڈویژن 155 صفحات	سی.سی.آر.یو.ایم نئی دہلی	1984
کن ٹری بیوشن ٹو دی یونانی میڈیسنل پلانٹس فرام نارتھ ارکاٹ ڈسٹرکٹ 166 صفحات	سی.سی.آر.یو.ایم نئی دہلی	1992

پوٹینشی ال اینٹی ہربل سی.سی.آر.یو.ایم.نئی دہلی 2000
ڈرگس فرام ساؤتھ
ایسٹرن بہار اینڈ اڑیسہ

کن ٹری بیوشن ٹومیڈی سی.سی.آر.یو.ایم.نئی دہلی 1981
سی نل پلانٹس آف
علی گڑھ 45 صفحات

محوّلہ کتب خانوں کا تفصیلی اشاریہ

1	ندوہ	کتب خانہ شبلی نعمانی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
2	این۔بی۔آر۔آئی	نیشنل بوٹانکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لائبریری لکھنؤ
3	آصفیہ	آصفیہ لائبریری، حیدراباد
4	خدابخش	خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ
5	ہمدرد	سنٹرل لائبریری، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی
6	آزاد	مولانا آزد لائبریری علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
7	ظل الرحمٰن	ابن سینا انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ
8	تکمیل الطب	اسٹیٹ تکمیل الطب لائبریری، لکھنؤ
9	احمد ثالث	متحف سلیمانیہ ملحق مکتبہ فاتح ترکی
10	آدنہ	آدنہ سٹی لائبریری ترکی
11	ازمیر	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
12	ازمیر علی	مکتبہ وطنیہ ازمیر سٹی لائبریری ترکی
13	ازمیر لی اسماعیل حقی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
14	اسپارطہ	مکتبہ خلیل احمد پاشا، اسپارطہ سٹی لائبریری ترکی

15	اسعد افندی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
16	اسمخان سلطان	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ اسمخان ترکی
17	اسماعیل صائب افندی	شعبہ کلیۃ اللغۃ والتاریخ جامعہ انقرہ ترکی
18	افیون	کدیک احمد پاشا افیون سٹی ترکی
19	آق سٹی	یکے محمد پاشا آق سٹی لائبریری ترکی
20	آماسیہ	آماسیہ سٹی لائبریری ترکی
21	مصطفیٰ توفیق افندی	ملحق بہ مکتبہ آماسیہ ترکی
22	امانت خزانہ سی	شعبہ متحف طوپ قپوسرائے ترکی
23	انطالیہ	انطالیہ سٹی لائبریری ترکی
24	انطالیہ۔ تکہ لی اوغلی	شعبہ سلیمانیہ لائبریری ترکی
25	اورخان غازی	شعبہ بروسی سٹی لائبریری ترکی
26	اولو جامع	شعبہ بروسی سٹی لائبریری ترکی
27	ایا صوفیا	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
28	اینہ کول	اینہ کول لائبریری اینہ سٹی ترکی
29	بالیکیسر	بالیکیسر لائبریری بالکسیر سٹی ترکی
30	بالیکیسر	ملحق بالیکیسر لائبریری ترکی
31	بالیکیسر	ملحق بالیکیسر لائبریری ترکی
32	بایزید عمومی	بایزید عمومی لائبریری استانبول ترکی
33	بشیر آغا	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
34	بغداد کوشکی	شعبہ متحف طوپ قپوسرائے ترکی
35	بغداد لی وہبی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
36	بلدیہ	بلدیہ لائبریری، استانبول ترکی
37	بوردور	بوردور سٹی لائبریری ترکی

38	بروسہ عمومی	ملحق بروسہ سٹی لائبریری ترکی
39	پرتو پاشا	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
40	پرتو نھال	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
41	تیرہ	تیرہ سٹی لائبریری ترکی
42	تیرہ نجیب پاشا	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
43	جاراللہ	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
44	جامعہ استانبول	مکتبہ جامعہ استانبول، شعبہ مخطوطات عربی، فارسی، ترکی، استانبول ترکی
45	جامعہ انقرہ	معہد تاریخ الطب۔ جامعہ انقرہ ترکی
46	جبہ جی	انقرہ سٹی لائبریری ترکی
47	چراغ پاشا	مکتبہ کلیۃ چراغ پاشا، جامعہ استانبول ترکی
48	چلپی عبداللہ	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
49	جورلیلی علی پاشا	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
50	جوروم	جوروم سٹی لائبریری ترکی
51	حاجی بشیر آغا	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
52	حاجی محمود	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
53	حالت افندی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
54	حسیب افندی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
55	حسن حسنی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
56	حسن خیری	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
57	حسین چلپی	شعبہ مکتبہ بروسہ سٹی لائبریری ترکی
58	حکیم افندی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
59	حکیم اوغلی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی

60	حمیدیہ	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
61	خسرو پاشا	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
62	دارالمثنوی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
63	داماد ابراہیم	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
64	رئیس الکتاب	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
65	رشید افندی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
66	سرز	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
67	سرویلی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
68	شاذلی تکیہ سی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
69	شہید علی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
70	طاہر آغا	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
71	طرخان والدہ	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
72	طرنوالی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
73	عاشر افندی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
74	علی طرخان	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
75	عجہ زادہ حسین پاشا	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
76	فاتح	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
77	قرہ چلبی زادہ	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
78	قصیدہ جی زادہ	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
79	قلیج علی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
80	سلیمانیہ	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
81	کیرہ سون	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
82	لالہ اسماعیل	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی

83	لالہ لی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
84	محمد عارف	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
85	محمد مراد	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
86	محمود پاشا	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
87	مراد بخاری	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
88	مہر شاہ سلطان	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
89	نظیف افندی	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
90	یحییٰ توفیق	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
91	یکے جامع	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
92	سلیمانیہ بازمہ باغشلر	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
93	یوزعار	شعبہ مکتبہ سلیمانیہ ترکی
94	خراجی اوغلی	شعبہ بروسہ سٹی لائبریری ترکی
95	راشد افندی	سٹی لائبریری قیصریہ ترکی
96	رواں کوشکی	شعبہ متحف طوپ قیوسرائے ترکی
97	سلیم آغا	محلہ اسکرار استانبول
98	سلیمیہ	سٹی لائبریری طاوشانلی ترکی
99	عاطف افندی	استانبول ترکی
100	علی امیری	مکتبہ ملی استانبول ترکی
101	قسطمونی	سٹی لائبریری قسطمونی ترکی
102	نوشہر	سٹی لائبریری نوشہر ترکی

ماخذ ومصادر

عربی مصادر

1- کتاب اتحاف اعلام الناس، مولوی عبدالرحمٰن بن زیدان، مطبوعہ رباط، مراکش

2- کتاب ارشادالاریب الی معرفۃ الادیب (معجم الادباء) طبقات الادباء یاقوت حموی

3- کتاب اعیان العصر واعوان النصر، شیخ امام صلاح الدین خلیل صفدی

4- تاریخ مصر (بدائع الزہور فی وقائع الدہور، محمد بن احمد بن ایاس حنفی، مصری

5- البدایہ والنھایہ، ابن کثیر، عماد الدین، ابوالفداء اسماعیل بن کثیر بصری

6- کتاب البعثات العلمیۃ فی عہد محمد علی وعہد عباس اول، مطبوعہ 1934

7- کتاب بغیۃ الملتمس فی تاریخ رجال اہل الاندلس، مطبوعہ مجریط، 1884

8- کتاب تاریخ آداب اللغۃ العربیہ، جورجی زیدان

9- تاریخ الاسلام وطبقات المشاہیر والاعلام، محمد بن احمد بن عثمان بن قایمان، ذہبی شمس الدین ابوعبداللہ

10- تاریخ بغداد حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی، مطبوعہ قاہرہ 1931

11- تاریخ حکماء الاسلام، ظہیر الدین بیھقی

12- تاریخ دمشق، ابن قلانسی، بحوالہ نزہۃ العیون، ملک عباس بن علی

-13 تاریخ الدول والملوک، شیخ ناصر الدین محمد بن عبدالرحمٰن، ابن الفرات، بحوالہ الضوء اللامع، سخاوی

-14 کتاب تاریخ علماء اندلس، ابوالولید، عبداللہ بن محمد بن یوسف بن نصر ازدی، ابن القرضی

-15 التاریخ الکبیر، حافظ نقش الدین، ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ، بحوالہ المختصر مطبوعہ دمشق 1330

-16 کتاب تاریخ مختصر الدول، غریغوریوس، ابوالفرج بن العبری، مطبوعہ بیروت 1890

-17 التبر المبوک فی ذیل السلوک، علام حافظ محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن بن ابی بکر بن عثمان سخاوی

-18 کتاب تتمہ صوان الحکمہ، امام ظہیر الدین ابوالحسن علی بن ابوالقاسم زید بیہقی، مطبوعہ لاہور 1351

-19 تتمۃ المختصر فی اخبار البشر (تاریخ زین الدین عمر بن وردی)

-20 التکملۃ لکتاب الصلۃ، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن ابی بکر قضاعی، بلنسی ابن الآبار، مطبوعہ 1886

-21 کتاب تنبیہ الطالب وارشاد الدارس الی مافی دمشق من المدارس، علیمی

-22 جذوۃ الاقتباس لمن حل من الاعلام مدینۃ فاس، احمد بن محمد بن محمد بن بن ابی العافیہ، ابن القاضی

-23 حسن المحاضرہ فی اخبار المصر والقاہرہ، شیخ جلال الدین سیوطی

-24 الخطط التوفیقیہ، علی مبارک پاشا

-25 کتاب خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر۔ مولی محمد ابن محبی حموی

-26 الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ، شیخ الاسلام حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی، ابن حجر عسقلانی

-27 کتاب درۃ الاسلاک فی دولۃ الاتراک، ابوعلی الحسن بن عمر بن حسن بن عمر بن حبیب

-28 کتاب الدیباج المذہب فی معرفۃ اعیان علماء المذہب، قاضی القضاۃ

برہان الدین ابراہیم بن علی بن محمد بن فرحون مدنی

29- کتاب الذخیرۃ فی محاسن اصل الجزیرہ، ابوعبداللہ عبدالملک بن مضور بن عبدالبر بن عدی، بن ہشام

30- کتاب ذیل تاریخ الاسلام، ذہبی

31- ذیل تاریخ، مرآۃ الزمان، سبط بن جوزی

32- کتاب سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر، ابوالفضل محمد بن خلیل مرادی، مطبوعہ بولاق، 1301ھ

33- کتاب السلوک لمعرفۃ دول الملوک، شیخ تقی الدین احمد بن علی بن عبدالقادر مقریزی

34- کتاب السنا الباہر بتکمیل النور السافر فی اخبار القرن العاشر، سید محمد شبلی یمنی۔

35- شذرات الذہب، ابوالفلاح، عبدالحی بن احمد بن محمد بن عسکری، ابن العماد

36- الشقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ، طاشکبری زادہ، احمد بن مصطفیٰ بن خلیل

37- کتاب الصلۃ فی تاریخ ائمۃ الاندلس، ابوالقاسم خلف بن عبدالملک بن بشکوال، مطبوعہ مجریط 1882

38- کتاب صوان الحکمۃ، ابوسلیمان محمد بن بھرام بجستانی

39- الضوء اللامع فی اعیان القرن التاسع، محمد بن عبدالرحمٰن بن شمس الدین سخاوی

40- الطالع السعید الجامع لاسماء الفضلا والرواۃ باعلی الصعید کمال الدین ابوالفضل جعفری ثعلب بن جعفر ادفوی، شافعی

41- کتاب طبقات الامم، قاضی صاعد اندلسی، مطبوعہ سعادۃ مصر

42- کتاب طبقات الشافعیۃ الکبری، شیخ الاسلام تاج الدین ابونصر عبدالوہاب بن تقی الدین سبکی۔

43- عجائب الآثار فی التراجم والاخبار، شیخ عبدالرحمٰن جبرتی، حنفی، مطبوعہ بولاق

44- عقد الجمان فی تاریخ اصل الزمان، عینی، محمود بن احمد بن موسیٰ عنتابی، حنفی بدرالدین عینی

45- عیون التاریخ محمد بن شاکر کتبی

46- کتاب العقد فی ذکر افاضل الروم بحوالہ الشقائق النعمانیہ

47- غایۃ النھایۃ فی طبقات القراء، شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد جزری، مطبوعہ قاہرہ 1932

48- کتاب فوائد الارتحال ونتائج السفر فی اخبار القرن الحادی عشر، علامہ شیخ مصطفیٰ المکی بن فتح اللہ شافعی

49- الفوائد البھیۃ فی تراجم الحنفیۃ، محمد عبدالحی لکھنوَ

50- فوات الوفیات، محمد بن شاکر بن احمد الکتبی

51- الکامل، ابن اثیر جزری

52- کتاب کنز الدرر وجامع الغرر، ابوبکر بن عبداللہ بن ایبک ظاہری

53- الکوکب السائرہ عناقب اعیان الماۃ العاشرہ۔ نجم الدین بن محمد عامری قرمنی

54- کتاب مجموعۃ فی تاریخ الاندلس وبلاد المغرب، مطبوعہ مدرید 1915

55- مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان فی معرفۃ من حوادث الزمان، شیخ امام ابومحمد عبداللہ بن اسعد یافعی، یمنی حیدرآباد دکن 1338

56- مرآۃ العصر فی تاریخ ورسوم آکابر الرجال، عصر، الیاس زجورا

57- کتاب مسالک الابصار فی ممالک الابصار، ابن فضل اللہ عمری

58- المعجم فی اصحاب القاضی، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن ابوبکر قضاعی، ابن الابار، مطبوعہ مجریط 1858

59- المعجم الاحد فی تراجم اصحاب الامام احمد، زین الدین عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن

60- المنھل الصافی والتوفی فی بعد الوافی، ابوالمحاسن یوسف بن مقر

61- کتاب نشر الثانی لاہل القرن الحادی عشر والثانی (الازہار النادیۃ واہل المایۃ الحادیۃ عشر والثانیۃ، محمد بن الطیب بن امام ابومحمد، مطبوعہ مراکش

62- نظم العقبان فی اعیان الاعیان، امام حافظ جلال الدین سیوطی، مطبوعہ نیویارک 1927

63- کتاب نھایۃ الارب فی فنون الادب، شہاب الدین احمد بن عبدالوہاب بن احمد الکبری

64- کتاب النور السافر عن اخبار القرن العاشر، سید عبدالقادر عیدروس

-65 کتاب نیل الابتھاج بتطریز الدیباج، ابوالعباس احمد بن احمد بن محمد اقیت تنبکتی، مطبوعہ سعادۃ 1329ھ

-66 نیل الواطر من تراجم رجال الیمن، محمد بن محمد بن یحیٰ حسنی، مطبوعہ مطبع سلفیہ قاہرہ 1348ھ

-67 الوافی بالوفیات، صلاح الدین صفدی

-68 کتاب الوفیات، ابن رافع

-69 تاریخ الاطباء والفلاسفہ، اسحٰق بن حنین، تحقیق فوادسید، امین المخطوطات بدارالکتب المصریۃ، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع دوم، 1985

-70 طبقات الاطباء والحکماء، ابی داؤد سلیمان بن حسان الاندلسی ابن جلجل، تحقیق فوادسید، امین المخطوطات بدارالکتب المصریۃ، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع دوم، 1985

-71 اخبار الحکماء، جمال الدین قفطی، مطبوعہ مصر 1326ھ

-72 عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ابن ابی اصیبعہ، مطبوعہ مصر 1882

-73 کشف الظنون، ملا کاتب، چلپی، مطبع عالم 1310ھ

-74 تاریخ مختصر الدول، ابوالفرج بن العربی، بیروت 1890

-75 مختصر التاریخ الطب العربی، ڈاکٹر کمال سامرائی، مطبوعہ دمشق

-76 فہرس مخطوطات الطب الاسلامی فی مکتبات ترکیا، ڈاکٹر احسان اوغلی، ریسرچ سنٹر فار اسلامک ہسٹری، آرٹ اینڈ کلچر استانبول، مطبوعہ 1984

-77 معجم البلدان، یاقوت حموی، مطبوعہ، لیپزک

-78 الفہرست، ابن ندیم، مطبوعہ، لیپزک، 1871

-79 تاریخ الطب العربی، ڈاکٹر یحیی شریف

-80 الاعلام، خیرالدین زرکلی

-81 معجم المصنفین، عمر رضا کحالہ

-82 معجم الاطباء، دکتور احمد عیسیٰ، بیروت 1942

-83 تاریخ علم النبات عندالعرب، دکتور احمد عیسیٰ، قاہرہ

اردو

-84 تاریخ علم تشریح، پروفیسر حکیم سید ظل الرحمٰن، طبی اکیڈمی دہلی 1967

-85 طبی صحائف، حکیم اشہر قدیر، نئی دہلی

-86 طب نبوی کا مطبوعہ اور غیر مطبوعہ سرمایہ، حکیم شمیم ارشاد، حکیم ارشاد احمد، جہان طب، سی سی آر یو ایم، نئی دہلی۔

-87 قانون ابن سینا اور اس کے شارحین و ترجمین، حکیم سید ظل الرحمٰن، علی گڑھ

-88 اردو دائرۃ المعارف الاسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور۔1973

-89 طب العربی، حکیم سید علی احمد نیر واسطی، مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور 1954

-90 طب اسلامی برصغیر میں، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ 1988

-91 تاریخ طب از ابتدا تا عہد حاضر، حکیم سید محمد حسان نگرامی ترقی اردو بیورو نئی دہلی 1989

-92 مجموعہ ضیائی، مولانا عبدالحئی فاروقی، خدا بخش جنرل نمبر 45

-93 سلطان محمد تغلق کے عہد کا اہم مخطوطہ، حکیم سید عبدالوہاب ظہوری، ہمدرد صحت، دہلی، نومبر 1959

-94 اختیارات بدیعی کا تنقیدی مطالعہ، حکیم خورشید احمد شفقت اعظمی، طب اسلامی برصغیر میں، ص 284

-95 ذخیرہ ٹونک کے طبی مخطوطات، سید منظور الحسن برکاتی، طب اسلامی برصغیر میں، ص 158

-96 تکمیل الطب کے صاحب تصانیف اطباء، حکیم وسیم احمد، جہان طب، سی سی آر یو ایم۔ نئی دہلی جولائی-دسمبر 2002

-97 بیت الحکمت کی طبی خدمات، حکیم وسیم احمد، نظامی پریس لکھنؤ مطبوعہ 1990

-98 القانون کی گمشدہ جلدیں، حکیم سید محمد حسان نگرامی، ابن سینا نمبر، جہان طب، سی سی۔ آر۔ یو۔ ایم نئی دہلی، اکتوبر-دسمبر 2000، ص 150-147

-99 ہندوستان میں فارسی طبی ادب کا تخلیقی سفر، حکیم سید محمد حسان نگرامی، جہان طب، سی سی۔ آر۔ یو۔ ایم نئی دہلی، اپریل-جون 2006، ص 15-8

یہ کتاب انسانی صحت کے ایک حساس شعبے ''تاریخ علم الادویہ'' سے تعلق رکھتی ہے۔ انسانی ارتقا کے سفر میں علمِ طب کا ایک اہم حصہ رہا ہے۔ بالیدہ معاشرے کو قوتِ کار کا ہنر اور اس کی تحفظاتی بنیادیں اسی شعبے سے فراہم ہوتی ہیں۔ ذہن کی سلامتی کا مدار صحت اور عمدہ صحت کی فکرمندی کا محور علم الادویہ اور اس کے اصول وآئین ہیں۔ اس فن کا ارتقا انسانی ارتقا کی طرح صدیوں پر محیط علم ہے۔ یہ کتاب علم الادویہ کی تاریخ سے بحث کرتے ہوئے استقلیبوس 2800 ق م سے عہد حاضر تک، پانچ ہزار برس کی ادویاتی تاریخ اور اس کی کارگزاریوں کا جائزہ پیش کرتی ہے۔ اس میں علم الادویہ کی ابتدائی پیش رفت سے متعلق یونان، ہندستان، مصر، چین، ایران اور دیگر قدیم تہذیبوں کے اولین ماخذ اور مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ کتاب اپنے موضوع اور اس کی تاریخ پر استناد کا درجہ رکھتی ہے۔

کتاب کے مصنف حکیم سید محمد حسان نگرامی علم طب کے سند یافتہ اسکالر ہیں۔ طبی موضوعات پر تحقیق اور دوسری زبانوں سے علم طب کی کتب کے تراجم، مضامین اور مقالات ان کی دلچسپی کے شعبے ہیں۔ اپنے بتیس سالہ علمی اور تحقیقی سفر میں انھوں نے کتاب الجامع المفردات کا عربی سے اردو ترجمہ، معالجاتی تحقیق کے حوالہ سے وجع المفاصل، برص، سمن مفرط پر تحقیقی خدمات انجام دیں ہیں۔ تاریخ طب، سریریات، یونانی میٹریا میڈیکا، یونانی ادویہ مرکبہ، علم القابلہ، تاریخ الادویہ، طب ما قبل بقراط تا جالینوس، طب تیرہویں تا پندرہویں ان کی اہم تصانیف ہیں۔ وہ سی سی یو آر ایم، نئی دہلی کے سابق ڈپٹی ڈائرکٹر ہیں۔ موصوف نے پچھتر سے زائد قومی اور بین الاقوامی سیمیناروں میں شرکت کی ہے اور متعدد بار حکومت نے انھیں اکرام سے بھی نوازا ہے۔ فی الوقت وہ ہربل کلینک اینڈ ریسرچ سنٹر کے نام سے ایک مطب چلانے کے علاوہ دیگر علمی کام میں مصروف ہیں۔

ISBN 978-93-5160-083-1
9 789351 600831

فروغ اردو بھون
NCPUL
New Delhi

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند
فروغ اردو بھون ایف سی، 33/9
انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولا، نئی دہلی-110025

قیمت -/220 روپے